سنن نسائی (مترجم)

تالیف:

امام ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن بحر نسائی رحمہ اللہ

(م ۳۰۳ھ/۹۱۵ء)

ترجمہ:

مولانا دوست محمد شاکر۔ مولانا حافظ محمد عبدالستار قادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جُزْءُ الثَّالِثِ مِنْ كِتَابِ سُنَنِ النَّسَائِيِّ

كِتَابُ النُّحْلِ

کتاب عطیہ کے بیان میں

ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ فِي النُّحْلِ

"راویانِ کرام نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کی خبر میں جو اختلاف کیا ہے

اس باب میں اس کا بیان ہے"

٣٧٠٥ - عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَهُ غُلَامًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ فَقَالَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ وَاللَّفْظُ لِمُحَمَّدٍ -

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ کے والد گرامی نے آپ کو ایک نوکر عطیہ کے طور پر دیا - بعد ازاں حضرت نعمان بن بشیر کے والد حضور سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تاکہ آپ کو اس عطیہ پر گواہ کریں - آپ نے دریافت فرمایا کیا تم نے سب بچوں کو بخشش کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں! میں نے سب کے لیے تو بخشش نہیں کی - حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بخشش کو واپس کرنے کا حکم صادر فرمایا اور حدیث پاک کے متن کے الفاظ جناب محمد کے ہیں۔

نوٹ: مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے دو استاد ہیں جن سے آپ نے یہ حدیث پاک روایت فرمائی اسی لیے بیان فرماتے ہیں۔

کہ حدیث ہذا میں الفاظ محمد کے ہیں قتیبہ کے نہیں۔

۳۷۰۶ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ اَتٰى بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ غُلَامًا كَانَ لِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهٗ قَالَ لَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَارْجِعْهُ

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ کے والد ماجد مجھے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گئے۔ اور آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ میں نے اپنا غلام اپنے بیٹے کو عطیہ کے طور پر دے دیا ہے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا آپ نے بخشش سب بیٹوں کو کی ہے یا صرف ایک کو؟ انھوں نے عرض کیا کہ میں نے اپنے سب بیٹوں کو تو نہیں دیا۔ تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اپنے عطیہ کو واپس لے لیجئے۔

۳۷۰۷ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ بَشِيْرَ ابْنَ سَعْدٍ جَآءَ بِابْنِهِ النُّعْمَانِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا كَانَ لِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلَّ بَنِيْكَ نَحَلْتَ قَالَ لَا قَالَ فَارْجِعْهُ۔

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ کے والد ان کو حضور کی خدمت میں لائے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اپنا غلام اس بیٹے کو بخش دیا۔ آپ نے پوچھا کیا تم نے دوسرے بیٹوں کو بھی کچھ دیا؟ انھوں نے عرض کیا نہیں آپ نے فرمایا۔ اسے واپس کر لو۔

۳۷۰۸ عَنْ بَشِيْرِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّهٗ جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ فَقَالَ اِنِّيْ نَحَلْتُ ابْنِيْ هٰذَا غُلَامًا فَاِنْ رَاَيْتَ اَنْ تُنْفِذَهٗ اَنْفَذْتُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكُلَّ بَنِيْكَ نَحَلْتَهٗ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ۔

سیدنا حضرت بشیر بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو لائے اور عرض کیا کہ میں نے اپنے بیٹے کو غلام بخش دیا۔ اگر آپ اجازت فرمائیں تو میں اس بخشش کو برقرار رکھوں؟ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا آپ نے سب بیٹوں کو عطیہ دیا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو پھر اس غلام کو واپس لے لیجئے (یعنی عطیہ واپس لیجئے)۔

۳۷۰۹ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ اَنَّ اَبَاهُ نَحَلَهٗ نُحْلًا فَقَالَتْ لَهٗ اُمُّهٗ اَشْهِدِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَا نَحَلْتَ ابْنِيْ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَكَرِهَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّشْهَدَ لَهٗ۔

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کے والد نے آپ کو بخشش کے طور پر کچھ دیا۔ حضرت نعمان بن بشیر کی والدہ نے نعمان کے والد کو ان کے اس دیئے گئے عطیہ پر فرمایا۔ کہ آپ نے جو عطیہ دیا ہے۔ اس پر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ کیجئے! تو وہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کا ذکر کیا آپ نے اس پر گواہ بننے کو ناپسند فرمایا۔

۲۴۰- عَنْ بَشِيرٍ أَنَّهُ نَحَلَ ابْنَهُ غُلَامًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَادَ أَنْ يُشْهِدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ.

سیدنا حضرت بشیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے اپنے بیٹے کو بطور عطیہ ایک نوکر دیا۔ پھر حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس ارادے سے حاضر ہوئے کہ آپ کو اس پر گواہ بنائیں! آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا آپ نے یہ عطیہ سب بیٹوں کو اسی طرح دیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں! آپ نے ارشاد فرمایا اسے واپس لے لیجیے۔

۲۴۱- عَنْ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ بَشِيرًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ نِحْلَةً قَالَ أَعْطَيْتَ لِإِخْوَتِهِ قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ.

سیدنا حضرت عروہ اپنے والد گرامی سے راوی ہیں کہ جناب بشیر حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے حضرت نعمان کو عطیہ اور بخشش کے بطور کچھ دیا ہے! آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تم نے ان کے بھائیوں کو بھی کچھ دیا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اسے واپس لے لیجیے!

۲۴۲- عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ انْطَلَقَ بِي أَبُوهُ يَحْمِلُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْهَدْ إِنِّي قَدْ نَحَلْتُ النُّعْمَانَ مِنْ مَالِي كَذَا وَكَذَا قَالَ كُلَّ بَنِيكَ نَحَلْتَ مِثْلَ الَّذِي نَحَلْتَ النُّعْمَانَ.

سیدنا حضرت نعمان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آپ کو ان کے والد حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گئے! تو آپ کے والد نے عرض کیا کہ میں نعمان کو اپنے مال و دولت میں سے فلاں فلاں چیز بخشش دیتا ہوں اور آپ کو اس پر گواہ کرتا ہوں آپ نے دریافت فرمایا کیا آپ نے اپنے تمام بیٹوں کو اسی طرح دیا ہے! جیسے نعمان کو عطیہ دیا ہے!

۲۴۳- عَنِ النُّعْمَانِ أَنَّ أَبَاهُ أَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُ عَلَى نُحْلٍ نَحَلَهُ إِيَّاهُ فَقَالَ أَكُلَّ وَلَدِكَ نَحَلْتَ مِثْلَ الَّذِي نَحَلْتَهُ قَالَ لَا قَالَ فَلَا أَشْهَدُ عَلَى شَيْءٍ أَلَيْسَ يَسُرُّكَ أَنْ يَكُونُوا إِلَيْكَ فِي الْبِرِّ سَوَاءً قَالَ بَلَى قَالَ فَلَا إِذًا.

سیدنا حضرت نعمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ کو آپ کے والد گرامی حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائے تاکہ وہ آپ کو اس عطیہ پر گواہ کرلیں جو حضرت نعمان کو دیا تھا! آپ نے دریافت فرمایا کیا آپ نے دوسرے بیٹوں کو بھی اسی طرح عطیہ دیا ہے جیسا اس کو دیا ہے۔ انہوں نے عرض کیا نہیں! آپ نے فرمایا میں اس پر گواہ نہیں بنتا۔ آپ نے حضرت نعمان کے والد سے دریافت فرمایا۔ کیا آپ اس بات سے خوش نہیں ہوتے کہ سب لوگ آپ کے ساتھ احسان کریں! آپ نے عرض کیا کیوں نہیں تو حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ایسا کام نہ کیجیے!

۳۷۱۴ عَنْ نُعْمَانَ أَنَّ أُمَّهُ ابْنَةَ رَوَاحَةَ سَأَلَتْ أَبَاهُ بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ مِنْ مَالِهِ لِابْنِهَا فَالْتَوَى بِهَا سَنَةً ثُمَّ بَدَا لَهُ فَوَهَبَهَا لَهُ فَقَالَتْ لَا أَرْضَى حَتَّى تُشْهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّ هَذَا ابْنَةَ رَوَاحَةَ قَاتَلَتْنِي عَلَى الَّذِي وَهَبْتُ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بَشِيرُ أَلَكَ وَلَدٌ سِوَى هَذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفَكُلَّهُمْ وَهَبْتَ لَهُمْ مِثْلَ الَّذِي وَهَبْتَ لِابْنِكَ هَذَا قَالَ لَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تُشْهِدْنِي إِذًا فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ۔

سیدنا حضرت نعمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نعمان کی والدہ رواحہ کی بیٹی نے حضرت نعمان سے کہا کہ اپنے مال میں سے اس کے فرزند نعمان کو کچھ دو! حضرت نعمان کے والد نے کم و بیش ایک سال تک اس عطیہ کو ٹال مٹول میں رکھا! بعد ازاں ان کے دل میں کچھ آیا تو عطیہ کی وہ چیز نعمان کو دینے لگے! نعمان کی والدہ نے کہا کہ میں نہیں مانتی جب تک کہ وہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ نہ کریں تو نعمان کے والد نے حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لڑکے کی والدہ یعنی رواحہ کی بیٹی مجھ سے اس بات میں جھگڑا کرتی ہیں۔ اور مجھ سے اس لڑکے کے لیے کچھ بخشش کرانا چاہتی ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ اے بشیر کیا آپ کے پاس کوئی اور لڑکا بھی ہے جو اس کے علاوہ ہو۔ انہوں نے عرض کیا ہاں ہے! آپ نے دریافت فرمایا کیا آپ نے اسے بھی اسی طرح بخشش میں دیا ہے۔ جیسے کہ اس فرزند کو ہبہ کرتا ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے یہ سن کر ارشاد فرمایا۔ تم اس بات پر مجھے گواہ نہ کرو کیونکہ میں زیادتی اور ظلم پر گواہ نہیں ہوتا۔!

۳۷۱۵ عَنِ النُّعْمَانِ قَالَ سَأَلَتْ أُمِّي أَبِي بَعْضَ الْمَوْهِبَةِ فَوَهَبَهَا لِي فَقَالَتْ لَا أَرْضَى حَتَّى أُشْهِدَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَأَخَذَ أَبِي بِيَدِي وَأَنَا غُلَامٌ فَأَتَى رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمَّ هَذَا ابْنَةَ رَوَاحَةَ طَلَبَتْ بَعْضَ مَوْهِبَةٍ وَقَدْ أَعْجَبَهَا أَنْ أُشْهِدَكَ عَلَى ذَلِكَ قَالَ يَا بَشِيرُ أَلَكَ ابْنٌ غَيْرُ هَذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَوَهَبْتَ لَهُ مِثْلَ

سیدنا حضرت نعمان سے مروی ہے۔ کہ میری والدہ نے میرے والد سے بطور بخشش کے کچھ طلب کیا۔ اور اس نے مجھے دینا چاہا! اس وقت میری والدہ نے کہا جب تک حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم گواہ نہ ہوں گے میں خوش نہیں ہوں گی! حضرت نعمان فرماتے ہیں کہ میرے والد نے میرا ہاتھ پکڑ کر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملایا۔ اور میں اس وقت لڑکا تھا! اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آکر عرض کیا کہ اس لڑکے کی والدہ یعنی رواحہ کی بیٹی کچھ بخشش کے طور پر مانگتی ہیں۔ اور ان کی خوشی اس بات میں ہے کہ میرے دینے پر آپ گواہ بن جائیں۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ اے بشیر کیا اس کے

مَا وَهَبْتَ لِهٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدْنِي إِذًا فَإِنِّي لَا أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ.

٣٧١٧ عَنْ عَامِرٍ قَالَ إِنَّ بَشِيرَ بْنَ سَعْدٍ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ امْرَأَتِي عَمْرَةَ بِنْتَ رَوَاحَةَ أَمَرَتْنِي أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلَى ابْنِهَا نُعْمَانَ بِصَدَقَةٍ وَأَمَرَتْنِي أَنْ أُشْهِدَكَ عَلَى ذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ بَنُونَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَأَعْطَيْتَهُمْ مِثْلَ مَا أَعْطَيْتَ هٰذَا قَالَ لَا قَالَ فَلَا تُشْهِدْنِي عَلَى جَوْرٍ.

٣٧١٨ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ مُحَمَّدٌ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنِّي تَصَدَّقْتُ عَلَى ابْنِي بِصَدَقَةٍ فَاشْهَدْ فَقَالَ هَلْ لَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ أَعْطَيْتَهُمْ كَمَا أَعْطَيْتَهُ قَالَ لَا قَالَ أَشْهَدُ عَلَى جَوْرٍ

٣٧١٩ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ يَقُولُ ذَهَبَ بِي أَبِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ عَلَى شَيْءٍ أَعْطَانِيهِ فَقَالَ أَلَكَ وَلَدٌ غَيْرُهُ قَالَ نَعَمْ وَصَفَّ بِيَدِهِ بِكَفِّهِ أَجْمَعَ كَذَا أَلَا سَوَّيْتَ

سوا بھی تمہارا بیٹا ہے؟ بشیر نے عرض کیا ہاں ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا آپ نے اس کو بھی اسی طرح دیا ہے؟ جس طرح اس کو دیا ہے؟ بشیر نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اگر ایسا ہے تو آپ مجھے گواہ نہ کریں کیونکہ میں ظلم کی بات پر گواہ نہیں بنتا۔

سیدنا حضرت عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت بشیر بن سعد حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیوی عمرہ بنت رواحہ کی بیٹی کہتی ہیں کہ صدقہ کرو اور میرے بیٹے نعمان کو دیجئے! اور کہتی ہے کہ اس پر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ کیجئے! آپ نے بشیر سے دریافت فرمایا کیا آپ کے کوئی اور بیٹے بھی ہیں اس کے علاوہ ہیں۔ انہوں نے عرض کیا ہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم نے انہیں بھی اتنا ہی دیا ہے کہ جتنا اس کو دیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ تم مجھے ظلم پر گواہ نہ بناؤ!

سیدنا حضرت عبداللہ بن عتبہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور مصنف کے استاد محمد کی روایت میں "جاء" کا لفظ نہیں۔ بلکہ "اتی" کا لفظ ہے۔ اور دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔ اور اس نے آکر عرض کیا۔ کہ میں نے اپنے بیٹے کو کچھ دیا ہے اس پر آپ گواہ رہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے اور بچے بھی ہیں اس کے علاوہ ہیں؟ اس نے عرض کیا ہاں ہیں۔ آپ نے ان سے دریافت فرمایا کیا تم نے ان کو بھی اسی طرح دیا ہے جس طرح اس کو دیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں ظلم پر گواہ نہیں ہوتا۔

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میرے والد مجھے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لے گئے۔ تاکہ آپ کو اس کا گواہ کریں جو آپ مجھے عنایت کیا چاہتے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تمہارا اس کے سوا بھی کوئی لڑکا ہے؟ انہوں نے عرض کیا

بَيْنَهُمْ۔

ان ہے۔ آپ نے ہاتھ سے اشارہ کر کے ارشاد فرمایا کہ تمام لڑکوں کو مساوی رکھنا چاہیئے۔

نوٹ:۔ ایک کو دینا اور دوسرے کو محروم کر دینا ظلم ہے۔

٢١٩۔ عَنِ النُّعْمَانِ يَقُوْلُ وَهُوَ يَخْطُبُ انْطَلَقَ بِيْ أَبِيْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُشْهِدَهُ عَلَى عَطِيَّةٍ أَعْطَانِيْهَا فَقَالَ هَلْ لَكَ بَنُوْنَ سِوَاهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ سَوِّ بَيْنَهُمْ۔

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ آپ نے یہ حدیث بیان فرمائی کہ مجھے میرے والد حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے گئے۔ تاکہ آپ کو اس عطیہ پر گواہ کریں جو آپ نے مجھے دیا تھا...... آپ نے اس سے پوچھا کیا تمہارے اس کے سوا اور بھی بیٹے ہیں اس نے عرض کیا ہاں ہیں۔ آپ نے فرمایا ان کے درمیان مساوات پیدا کیجئے!

٢٢٠۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ الْمُهَلَّبِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ بَشِيْرٍ يَخْطُبُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْدِلُوْا بَيْنَ أَبْنَائِكُمْ اعْدِلُوْا بَيْنَ أَبْنَائِكُمْ۔

سیدنا حضرت جابر بن مفضل رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ کہ میں نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے سنا آپ فرماتے تھے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے بچوں میں مساوات اور عدل کرو۔ اپنی اولاد کے درمیان مساوات اور عدل کرو۔

كِتَابُ الْهِبَةِ

ہبہ کے بارے میں کتاب

٢٢١۔ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ أَتَتْهُ وَفْدُ هَوَازِنَ فَقَالُوْا يَا مُحَمَّدُ إِنَّا أَصْلٌ وَعَشِيْرَةٌ وَقَدْ نَزَلَ بِنَا مِنَ الْبَلَاءِ مَا لَا يَخْفَى عَلَيْكَ فَامْنُنْ عَلَيْنَا مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْكَ فَقَالَ اخْتَارُوْا مِنْ أَمْوَالِكُمْ أَوْ نِسَائِكُمْ قَالُوْا خَيَّرْتَنَا بَيْنَ أَحْسَابِنَا وَأَمْوَالِنَا بَلْ نَخْتَارُ نِسَاءَنَا وَأَبْنَاءَنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں آپ نے اپنے والد ماجد سے سنا آپ نے اپنے دادا سے سنا ان کے دادا فرماتے ہیں کہ ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے جب قبیلہ ہوازن کے ایلچی آئے۔ اور کہنے لگے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! ہم لوگ سب ایک اصل اور ایک ہی قبیلے سے متعلق ہیں اور جو مصیبت ہم پر ٹوٹی وہ آپ سے پوشیدہ نہیں۔ لہٰذا ہم پر نظر کرم فرمایئے۔ اللہ رب العزت نے آپ پر کرم فرمایا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ دو چیزوں میں سے ایک چیز اختیار کر لو یا تو اپنا مال و دولت لے جاؤ یا اپنی عورتیں آزاد کرا لو۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے ہم کو اپنی حسب خواہش یعنی عورتوں اور مال و دولت

فَمَا كَانَ لِي وَلِبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكُمْ فَإِذَا صَلَّيْتُ الظُّهْرَ فَقُومُوا فَقُولُوا إِنَّا نَسْتَعِينُ بِرَسُولِ اللَّهِ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ أَوِ الْمُسْلِمِينَ فِي نِسَائِنَا وَأَمْوَالِنَا فَلَمَّا صَلَّوُا الظُّهْرَ قَامُوا فَقَالُوا ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَا كَانَ لِي وَلِبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكُمْ فَقَالَ الْمُهَاجِرُونَ وَمَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَتِ الْأَنْصَارُ مَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ أَمَّا أَنَا وَبَنُو تَمِيمٍ فَلَا وَقَالَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنٍ أَمَّا أَنَا وَبَنُو فَزَارَةَ فَلَا وَقَالَ الْعَبَّاسُ بْنُ مِرْدَاسٍ أَمَّا أَنَا وَبَنُو سُلَيْمٍ فَلَا فَقَامَتْ بَنُو سُلَيْمٍ فَقَالُوا كَذَبْتَ مَا كَانَ لَنَا فَهُوَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ رُدُّوا عَلَيْهِمْ نِسَاءَهُمْ وَأَبْنَاءَهُمْ فَمَنْ تَمَسَّكَ مِنْ هَذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ فَلَهُ سِتُّ فَرَائِضَ مِنْ أَوَّلِ شَيْءٍ يُفِيئُهُ اللَّهُ عَلَيْنَا وَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ وَتَعَلَّقَ بِهِ النَّاسُ اقْسِمْ عَلَيْنَا فَيْئَنَا

میں اختیار دیا ہے۔ اور ہم دونوں میں سے عورتوں اور بچوں کو اختیار کرتے ہیں۔

حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس قدر میرا اور حضرت عبدالمطلب کی اولاد کا مالِ غنیمت میں حصہ ہے۔ میں وہ تم کو دے چکا لیکن جب میں ظہر کی نماز پڑھ لوں تو تم سب کھڑے ہو اور یوں کہو۔ کہ ہم حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے مسلمانوں سے اپنی عورتوں اور مالوں میں مدد چاہتے ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ جب لوگ نمازِ ظہر پڑھ چکے تو وہ کھڑے ہوئے اور انہوں نے ایسے ہی کہا تو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو کچھ میرا اور عبدالمطلب کی اولاد کا حصہ ہے وہ تمہارے لیے ہے۔ یہ بات سن کر مہاجرین نے بھی کہا کہ جو کچھ ہمارا حصہ ہے۔ وہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ہے۔ اور پھر انصار نے بھی یہی کہا۔ اقرع بن حابس نے کہا کہ میں اور بنی تمیم اس میں شریک نہیں ہیں۔ اور عیینہ بن حصین نے کہا کہ میں اور بنو فزارہ بھی اس میں شامل نہیں۔ نیز عباس بن مرداس نے کہا کہ میں اور بنو سلیم اس میں شریک نہیں (لیکن بنو سلیم اٹھ کھڑے ہوئے اور عباس سے کہنے لگے) تم نے جھوٹ بولا ہے۔ ہمارا جو کچھ ہے۔ وہ حضور علیہ السلام کے لیے ہے۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اے لوگو۔ ان کی عورتیں اور بچے واپس کر دو اور جو کوئی مفت نہ دینا چاہتا ہو میں وعدہ کرتا ہوں کہ اسے چھ اونٹ دوں گا۔ اس مال میں سے جو پہلے عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں۔

یہ ارشاد فرما کر حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم اونٹ پر سوار ہو گئے۔ لیکن لوگ آپ کے پیچھے ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہمارا مالِ غنیمت ہمیں تقسیم کر دیجئے اور لوگ آپ کو گھیر کر ایک درخت کی جانب لے گئے۔ وہاں آپ کی ردائے مبارک درخت سے لگ کر جدا ہو گئی آپ نے فرمایا اے لوگو! میری چادر مجھے اٹھا دو خدا کی قسم اگر تہامہ کے

فَالْجَمُوهُ إِلَى شَجَرَةٍ فَخَطَفَتْ رِدَاءَهُ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ رُدُّوا عَلَيَّ رِدَائِي فَوَاللّٰهِ لَوْ أَنَّ لَكُمْ بِعَدَدِ شَجَرِ تِهَامَةَ نَعَمًا لَقَسَمْتُهُ عَلَيْكُمْ ثُمَّ لَمْ تُلْفُونِي بَخِيلًا وَلَا جَبَانًا وَلَا كَذُوبًا ثُمَّ أَتَى بَعِيرًا فَأَخَذَ مِنْ سَنَامِهِ وَبَرَةً بَيْنَ إِصْبَعَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ هَا إِنَّهُ لَيْسَ لِي مِنَ الْفَيْءِ شَيْءٌ وَلَا هٰذِهِ إِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ فِيكُمْ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ بِكُبَّةٍ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَخَذْتُ هٰذِهِ لِأُصْلِحَ بِهَا بَرْذَعَةَ بَعِيرٍ لِي فَقَالَ مَا كَانَ لِي وَلِبَنِي عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ أَوَبَلَغَتْ هٰذِهِ فَلَا أَرَبَ لِي فِيهَا فَنَبَذَهَا وَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ أَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمِخْيَطَ فَإِنَّ الْغُلُولَ يَكُونُ عَلَى أَهْلِهِ عَارًا وَشَنَارًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

درختوں کے برابر بھی جانور میرے پاس ہوں تو میں انہیں تقسیم کر دوں پھر تم مجھے بخیل اور بزدل نہ پاؤ گے نہ ہی جھوٹا بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس تشریف لائے اور آپ نے اپنی چٹکی میں اس کی کوہان کے بال پکڑ لیے بعد ازاں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سنو میں تمہاری اس فیئ سے کچھ بھی نہیں لیتا۔ اور صرف خمس ہی لیا جاتا ہوں۔ یعنی پانچواں حصہ۔! اور وہ خمس بھی واپس تمہارے خرچ میں آتا ہے۔ یہ سن کر ایک شخص حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں آکر کھڑا ہوا اور اس کے پاس بالوں کا ایک گچھا تھا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے یہ چیز اس لیے لی ہے کہ اس سے میں اپنے اونٹ کی کملی درست کروں! آپ نے اس سے ارشاد فرمایا۔ کہ جو چیز میرے لیے اور حضرت عبدالمطلب کی اولاد کے لیے ہے۔ بس وہ آپ کی ہے! اس شخص نے عرض کیا کہ جب یہ معاملہ اس حد کو پہنچا تو اب مجھے اس کی ضرورت نہیں۔ اور بالوں کا وہ گچھا پھینک دیا۔ راوی کا بیان ہے کہ بعد ازاں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو سوئی اور دھاگہ تک اس مال خیر میں داخل کرنے کا حکم فرمایا۔ کیونکہ مال غنیمت میں چوری چوری کرنے والے کے لیے قیامت کے روز باعث ننگ و عار ہوگا!

نوٹ:۔ ہبہ مشاع کی تعریف یہ ہے۔ کہ ایک چیز کئی آدمیوں کے درمیان مشترک ہو۔ اور کوئی شخص تقسیم ہونے سے قبل اپنا حصہ کسی کو بخش دے اس حدیث پاک سے ثابت ہوتا ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا اور حضرت عبدالمطلب کا حصہ جو حوازن کو دے دیا۔

نوٹ:۔ اس حدیث پاک میں ہے کہ ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے مدد چاہتے ہیں۔ [illegible]

رُجُوعُ الْوَالِدِ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ

والد اپنے بیٹے کو دے کر واپس لے لے تو کیسا ہے؟

۳۷۲۲ - عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرْجِعُ أَحَدٌ فِي هِبَتِهِ إِلَّا وَالِدٌ مِنْ وَلَدِهِ وَالْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ.

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کوئی شخص کسی کو کوئی چیز دے کر واپس نہ لے۔ مگر خود اپنے بیٹے کو دے کر واپس لے لے تو کوئی حرج نہیں۔ کیونکہ کسی شخص کو ہبہ کر کے واپس لینے والا قے کر کے چاٹ لینے والے کی طرح ہے۔

۳۷۲۳ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِرَجُلٍ يُعْطِي عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا إِلَّا الْوَالِدَ فِيمَا يُعْطِي وَلَدَهُ وَمَثَلُ الَّذِي يُعْطِي عَطِيَّةً ثُمَّ يَرْجِعُ فِيهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ أَكَلَ حَتَّى إِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِي قَيْئِهِ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی شخص کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ کسی کو کوئی چیز بخش دے اور پھر اس سے وہ چیز واپس لے لے سوائے والد کے جو کچھ وہ اپنے بیٹے کو عطا کرتا ہے (اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا) دے کر واپس لینے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کہ کتا مسلسل کھاتا چلا جاتا ہے۔ جب اس کا پیٹ بھر جاتا ہے تو وہ قے کر دیتا ہے۔ اور بعد ازاں وہ اپنی قے کو کھا لیتا ہے۔

۳۷۲۴ - عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنے ہبہ کو واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر اسے کھا لیتا ہے۔

۳۷۲۵ - عَنْ طَاوُسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِأَحَدٍ أَنْ يَهَبَ هِبَةً ثُمَّ يَرْجِعَ فِيهَا إِلَّا مِنْ وَلَدِهِ قَالَ طَاوُسٌ كُنْتُ أَسْمَعُ وَأَنَا صَغِيرٌ عَائِدٌ فِي قَيْئِهِ فَلَمْ نَدْرِ أَنَّهُ ضَرَبَ لَهُ مَثَلًا قَالَ فَمَنْ فَعَلَ ذَلِكَ فَمَثَلُهُ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَأْكُلُ ثُمَّ يَقِيءُ ثُمَّ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ.

سیدنا حضرت طاؤس سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کسی شخص کے لیے یہ درست نہیں کہ وہ عطا کرے اور پھر اسے لے لے سوائے والد کے کہ وہ اپنے بیٹے سے واپس لے سکتا ہے۔ اور طاؤس بیان فرماتے ہیں کہ میں نے چھوٹی عمر میں اپنی قے چاٹنے والا سنا تھا۔ یہ معلوم نہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کے لیے یہ مثال بیان فرمائی یا نہیں۔ اور وہ یہ کہ پھر جو شخص اس طرح کرے وہ کتے کی طرح ہے۔ وہ کھاتا ہے پھر قے کر دیتا ہے اور بعد ازاں پھر اس قے کو کھا لیتا ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ لِخَبَرِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عَبَّاسٍ

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے اختلاف کا بیان

۲۴۲۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الَّذِيْ يَرْجِعُ فِيْ صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَرْجِعُ فِيْ قَيْئِهِ فَيَأْكُلُهُ.

سیدنا حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صدقہ دے کر واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو اپنے کھائے ہوئے کو اگل دیتا ہے۔ اور بعد ازاں اسے پھر کھا لیتا ہے۔

۲۴۲۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يَتَصَدَّقُ بِالصَّدَقَةِ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فِيْ قَيْئِهِ فَاَكَلَهُ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص صدقہ دے کر واپس لیتا ہے۔ اس کی مثال کتے کی سی ہے جو قے کرتا ہے اور خود اپنی قے کو کھا لیتا ہے۔

۲۴۲۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الَّذِيْ يَرْجِعُ فِيْ صَدَقَتِهِ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا صدقہ دے کر واپس لینے والا کتے کی طرح ہے۔ داسعہ کتے کا کام یہی ہے کہ وہ قے کرتا اور پھر اسے کھا لیتا ہے۔

۲۴۲۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهِ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنی دی ہوئی چیز کو واپس لینے والا اپنی قے چاٹنے والے کی طرح ہے۔

۲۴۳۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهِ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنی دی ہوئی چیز کو واپس لینے والا قے چاٹنے والے کی طرح ہے۔

۲۴۳۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهِ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہمارے لیے بری مثال نہیں چاہیئے اپنی چیز دے کر واپس لینے والا اپنی ہی قے کو کھا لینے والا ہے۔

نوٹ: یعنی مسلمان کو چاہیے کہ وہ بری شے سے اپنی مشابہت پیدا نہ کرے!

٣٧٢٢- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور پرنور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہمارے لیے بری مثال نہیں چاہیے اپنی دی ہوئی چیز کو واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو چاٹ لیتا ہے۔

٣٧٢٣- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الرَّاجِعُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ فِيْ قَيْئِهِ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہمارے لیے بری مشابہت نہیں چاہیے کہ کوئی چیز دے کر واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو قے کھاتا ہے اپنی جیسے کتا اپنی ہی الٹی چیز کو کھا جاتا ہے۔ ایسے ہی دے کر واپس لینے والا بھی ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى طَاؤسٍ فِي الرَّاجِعِ فِيْ هِبَتِهِ

اس اختلاف کا ذکر جو راویان کرام نے جناب طاؤس کی روایت میں بیان کیا ہے!

٣٧٢٤- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهِ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے مال کو دے کر واپس کرنے والا اپنی قے چاٹنے والے کی طرح ہے۔

٣٧٢٥- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَقِيْءُ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْ قَيْئِهِ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اپنے مال کو دے کر واپس کرنے والا کتے کی طرح ہے جیسے کتا قے کرکے پھر اسے کھا لیتا ہے۔

٣٧٢٦- عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُّعْطِيَ الْعَطِيَّةَ فَيَرْجِعَ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدَ فِيْمَا يُعْطِيْ وَلَدَهٗ وَمَثَلُ الَّذِيْ يُعْطِي الْعَطِيَّةَ فَيَرْجِعُ فِيْهَا كَالْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰى اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِيْ قَيْئِهِ.

سیدنا حضرت ابن عمر اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم ہر دو راوی ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی شخص کے لیے دے کر واپس لے لینا حلال نہیں ہاں مگر باپ اپنے بیٹے کو کوئی چیز دے کر واپس لے لے تو کوئی حرج نہیں بلکہ اس کے لیے درست ہے۔ اور ایسا شخص جو دے کر واپس لے لیتا ہے کتے کی مثال ہے۔ وہ کھاتا ہے۔ یہاں تک کہ جب وہ سیر ہو جاتا ہے۔ تو قے کر دیتا ہے۔ پھر قے کو چاٹ لیتا ہے۔

۳۷۲۴- عَنْ طَاوُسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يَهَبُ هِبَةً ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْهَا اِلَّا الْوَالِدُ قَالَ طَاوُسٌ كُنْتُ اَسْمَعُ الصِّبْيَانَ يَقُوْلُوْنَ يَا عَائِدًا فِيْ قَيْئِهٖ وَلَمْ اَشْعُرْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ ذٰلِكَ مَثَلًا حَتّٰى بَلَغَنَا اَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ مَثَلُ الَّذِيْ يَهَبُ الْهِبَةَ ثُمَّ يَعُوْدُ فِيْهَا وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَاْكُلُ قَيْئَهٗ۔

سیدنا حضرت طاؤس راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی شخص کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی کو کوئی چیز بخش دے اور پھر اسے واپس لے لے مگر والد کے لیے یہ امر جائز ہے کہ وہ اسے اپنے بیٹے سے واپس لے لے۔ جناب طاؤس بیان فرماتے ہیں کہ میں لڑکوں سے یہ بات سنا کرتا تھا جو کہتے تھے اسے قے چاٹنے والے لیکن مجھے معلوم نہ تھا کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو مثال کے طور پر بیان فرمایا۔ آخر مجھے معلوم ہوا کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم دے کر پھیر لینے والے کو بطور مثال بیان فرماتے تھے۔ یہ دے کر پھیر لینے والے کے لیے ایک مثال ہے۔ جس کے معنی اس طرح تھے۔ یعنی وہ دے کر واپس لینے والا کتے کی طرح ہے جو اپنی قے کو کھاتا ہے۔

نوٹ:- حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ضرب المثل ہو گیا یہاں تک کہ لڑکے کسی کو چڑا کتے وقت اس طرح کہہ کر پکارتے طاؤس کو اس کلمے کی حقیقت معلوم نہ تھی۔ آخر معلوم ہوا کہ یہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارکہ کا لفظ ہے۔ یعنی حریص، لالچی اور کتے کی ایک عادت ہے۔ کہ اسے اپنی چیز ملے تب بھی وہ صبر نہیں کرتا۔ اور نہ ملے تب بھی صبر نہیں کرتا۔ پہلے وہ بادل نخواستہ بخشش دیتا ہے۔ پھر پچھتاتا ہے۔ اور اسے لالچ دامن گیر ہوتی ہے۔ دوبارہ مانگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ایسی عادات بد سے بچائے۔ (آمین)

۳۷۲۵- عَنْ حَنْظَلَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ طَاوُسًا يَقُوْلُ اَخْبَرَنَا بَعْضُ مَنْ اَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ مَثَلُ الَّذِيْ يَهَبُ الْهِبَةَ ثُمَّ يَرْجِعُ فِيْ هِبَتِهٖ كَمَثَلِ الْكَلْبِ يَاْكُلُ قَيْئَهٗ ثُمَّ يَاْكُلُ قَيْئَهٗ۔

سیدنا حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے یہ حدیث مبارکہ جناب طاؤس سے سنی اور حضرت طاؤس فرماتے ہیں کہ میں نے یہ خبر ایسے شخص سے سنی جنہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی تھی اور وہ خبر اور حدیث یہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ اس شخص کی مثال جو دے کر واپس لے لے اس طرح ہے۔ جیسے کتے کی مثال ہے۔ کتا کھاتا ہے اور قے کرتا ہے۔ اور پھر اس قے کو دوبارہ کھا لیتا ہے۔

كِتَابُ الرُّقْبٰى

"کتاب رقبیٰ کے بارے میں"

۳۷۳۹ عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرُّقْبٰى جَائِزَةٌ.

سیدنا حضرت زیدؓ بن ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رقبیٰ جائز ہے۔

رقبیٰ

کسی شخص کا دوسرے شخص کو اپنا مکان یا زمین دے دینا۔ اور شرط یہ رکھنا کہ اگر پہلے میں فوت ہو جاؤں تو تم میرا مکان لے لینا۔ اور اگر تم پہلے فوت ہو گئے تو پھر میں اپنا مکان واپس لے لوں گا۔

۳۷۴۰ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ الرُّقْبٰى لِلَّذِي اُرْقِبَهَا.

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبیٰ کا مالک اس شخص کو کیا۔ جسے مالک نے وہ چیز عنایت فرمائی تھی۔

نوٹ:۔ کیونکہ یہ ہبہ تھا اور ہبہ میں رجوع کرنا منع ہے۔

۳۷۴۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ لَا رُقْبٰى فَمَنْ اُرْقِبَ شَيْئًا فَهُوَ سَبِيْلُ الْمِيْرَاثِ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا۔ رقبیٰ نہیں کرنا چاہیئے پھر جس شخص نے رقبیٰ کیا اس کا راستہ میراث کا ہے۔

نوٹ:۔ یعنی رقبیٰ لینے والوں کے وارثوں کو میراث میں دیا جائے گا۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى اَبِي الزُّبَيْرِ

حدیث میں ابو الزبیر پر اختلاف کا تذکرہ!!

۳۷۴۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُرْقِبُوْا اَمْوَالَكُمْ فَمَنْ اُرْقِبَ شَيْئًا فَهُوَ لِمَنْ اُرْقِبَهُ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اپنے اموال کا رقبیٰ نہ کیا کرو پھر کوئی شخص اگر کسی چیز کا رقبیٰ کرے تو وہ چیز جس کا رقبیٰ کیا گیا اسی کی ہو گی۔

۳۷۴۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ لِمَنْ اُعْمِرَهَا وَالرُّقْبٰى جَائِزَةٌ لِمَنْ اُرْقِبَهَا وَالْعَائِدُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی شخص کو تمام عمر کے لیے کوئی چیز دینا جائز ہے اور وہ اسی کے لیے ہو جاتا ہے۔ جسے دیا جاتا ہے اور رقبیٰ اس شخص کے لیے ہو جاتا ہے۔ جس کے واسطے کیا گیا ہو۔ واپس

فِيْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِيْ قَيْئِهٖ.

چیز کو واپس لینے والا اس طرح ہے جیسے قے کر کے کھا لینے والا!

نوٹ:۔ کسی کو یہ کہہ کر مکان زمین یا جائداد وغیرہ دے دینا کہ میں نے تمہیں یہ تمام عمر کے لیے دیا عمریٰ کہلاتا ہے۔

۳۷۴۴- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى سَوَاءٌ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عمریٰ اور رقبیٰ دونوں برابر ہیں۔

نوٹ:۔ بعض لوگوں کے نزدیک عمریٰ اور رقبیٰ میں فرق ہے اور وہ یہ کہ کسی گھر یا زمین کا عمریٰ کر دینا کسی کو مالک کر دینا ہے اور رقبیٰ کرنا ایسا ہے جیسے کسی کو کوئی چیز مانگی ہوئی دے دینا اور وہ مانگ کرنے جانے والا اس سے اپنا کام نکال لیتا ہے حالانکہ وہ چیز دینے والے کی ہوتی ہے۔ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک یہ دونوں برابر ہیں۔

۳۷۴۵- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَحِلُّ الرُّقْبٰى وَلَا الْعُمْرٰى فَمَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ وَمَنْ أُرْقِبَ شَيْئًا فَهُوَ لَهٗ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے آپ نے فرمایا کہ رقبیٰ درست نہیں اور اسی طرح عمریٰ بھی درست نہیں۔ پھر فرمایا جو کوئی کسی کو کوئی چیز عمریٰ کے طور دے پس وہ چیز اس شخص کی ہے۔ اور جس شخص نے رقبیٰ میں کوئی چیز لی تو وہ اسی کی ہے۔

نوٹ:۔ رقبیٰ۔ کسی شخص کو کوئی چیز اس شرط پر دینا کہ اگر دینے والا پہلے فوت ہو جائے تو وہ چیز اس دوسرے کی ملک ہو جائے گی۔ اور اگر لینے والا پہلے فوت ہو جائے تو دینے والا اسے واپس لے لے گا۔ اس کو رقبیٰ اس لیے کہتے ہیں کہ ان میں سے ہر شخص دوسرے کی موت کا خواہاں اور منتظر ہوتا ہے۔ اسی طرح عمریٰ کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے سے یہ کہہ دے کہ میں نے اپنی چیز تمہیں ساری عمر کے لیے دی۔ حدیث ہذا سے مراد یہ ہے کہ رقبیٰ اور عمریٰ کرنا مصلحت کے خلاف ہے لیکن جب ایک دفعہ کر دیا تو پھر واپس لینا درست اور جائز نہیں کیونکہ دینے کے بعد یہ چیز اس شخص کی ہو گی جسے دے دی گئی۔

۳۷۴۶- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَا تَصْلُحُ الْعُمْرٰى وَلَا الرُّقْبٰى فَمَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا أَوْ أُرْقِبَهٗ فَإِنَّهٗ لِمَنْ أُعْمِرَهٗ وَأُرْقِبَهٗ حَيَاتَهٗ وَمَوْتَهٗ أَرْسَلَهٗ حَنْظَلَةُ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عمریٰ کرنا اور رقبیٰ کرنا مصلحت کی بات نہیں۔ پھر جس شخص کو عمریٰ یا رقبیٰ میں کوئی چیز دی گئی وہ زندگی اور موت میں اسی کی ہو گی۔ حنظلہ نے حدیث ہذا کو مرسل کیا ہے۔

نوٹ:۔ حدیث کی سند کے آخر میں اگر کوئی راوی گم ہو جائے تو اس حدیث کو مرسل کہتے ہیں۔

۳۷۴۷- عَنْ حَنْظَلَةَ أَنَّهٗ سَمِعَ طَاؤُسًا يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الرُّقْبٰى فَمَنْ أُرْقِبَ بِرُقْبٰى فَهُوَ سَبِيْلُ الْمِيْرَاثِ.

سیدنا حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب طاؤس رضی اللہ عنہ فرماتے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ رقبیٰ کرنا جائز نہیں پھر اگر کسی شخص کو رقبیٰ کے طور کوئی چیز دی گئی اس کا راستہ میراث کا ہے۔

نوٹ:- یعنی دینے والے کا اس میں کوئی حق نہیں۔ بلکہ یہ لینے والے کے وارثوں کو دیا جائے گا!

۳۷۴۸- عَنْ زَيْدِ ابْنِ ثَابِتٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى مِيْرَاثٌ

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زمین عمر بھر کیلئے دینا لینے والے کے وارثوں کی میراث کر دیا گیا ہے۔

۳۷۴۹- عَنْ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمریٰ وارثوں کی میراث ہے۔

۳۷۵۰- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ.

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمریٰ کرنا جائز ہے۔

۳۷۵۱- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ.

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمریٰ وارثوں کی میراث ہے۔

۳۷۵۲- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ-

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمریٰ وارثوں کی میراث ہے۔

كِتَابُ الْعُمْرٰى

عمریٰ کرنے کے بیان میں

۳۷۵۳- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى هِيَ لِلْوَارِثِ

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عمریٰ وارث کا حق ہے۔

۳۷۵۴- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ.

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمریٰ وارث کی ملک ہے۔

۳۷۵۵- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْعُمْرٰى لِلْوَارِثِ.

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے وارث کے لیے عمریٰ کا حکم فرمایا۔

۳۷۵۶- عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں

فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لِمُعْمَرِهِ مَحْيَاهُ وَمَمَاتَهُ وَلَا تُرْقِبُوْا فَمَنْ أَرْقَبَ شَيْئًا فَهُوَ لِسَبِيْلِهِ۔

کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کسی چیز کو عمری قرار دیا۔ تو وہ چیز اس کے لیے ہوگی جس کے لیے عمری کیا۔ اور یہ عمری زندگی اور موت دونوں میں ہوگا اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رقبی نہ کیا کرو اور جس شخص نے کسی چیز میں رقبی کیا تو وہ اپنے راستے میں جائے گی (اور رقبی کے حکم کے مطابق عمل ہوگا۔ اور وہ چیز جسے رقبی دیا ہے۔ اس کی ہو جائے گی اور شرط پر عمل نہ ہوگا)

۳۷۵۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رقبی درست اور جائز ہے۔

نوٹ:۔ یعنی اگر کسی شخص نے عمری ادا کیا تو وہ جائز ہو جائے گا اور عطا کردہ چیز دوسرے شخص کی ملک میں چلی جائے گی۔

۳۷۵۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رقبی درست اور جائز ہے۔

۳۷۵۹ عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى۔

سیدنا حضرت مکحول سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمری اور رقبی کو ثابت رکھا۔

نوٹ:۔ یعنی عطا فرمانے کے بعد اس کے واپس کرنے کا حکم نہ فرمایا بلکہ اس بخشش کو قائم اور برقرار رکھا۔

ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ جَابِرٍ فِي الْعُمْرٰى

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے عمری کے بارے میں ذکر کیا ہے اور ناقلین اس میں اختلاف کیا گیا ہے

۳۷۶۰ عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَهُمْ فَقَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ

سیدنا حضرت عطاء نے جناب حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت فرمائی ہے کہ خطبہ کے وقت حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے ارشاد فرمایا۔ کہ عمری جائز اور درست ہے۔ یعنی کرنے کے بعد درست اور جائز ہو جاتا ہے۔

۳۷۶۱ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ

سیدنا حضرت عطاء سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمری اور رقبی کرنے سے منع فرمایا۔ (راوی نے اپنے استاد حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے دریافت

الْعُمْرٰى وَالرُّقْبٰى قُلْتُ وَ مَا الرُّقْبٰى قَالَ يَقُوْلُ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ هِيَ لَكَ حَيَاتَكَ فَإِنْ فَعَلْتُمْ فَهِيَ جَائِزَةٌ۔

کیا رقبیٰ کیا چیز ہے؟ اور کس کا نام ہے۔ آپ نے بتایا کہ رقبیٰ یہ ہے کہ کوئی شخص دوسرے شخص سے یہ کہے کہ یہ چیز تمہاری زندگی تک تمہاری ہے اور تم ہی اس کے مالک ہو۔ اس طرح دینے کو منع فرمایا۔ پھر اگر کسی کو اس طرح کہہ دیا تو وہ چیز اس کی ہو جاتی ہے۔ جیسے اس نے اس طرح کہا ہے۔

۳۷۶۲- عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

سیدنا حضرت عطاء حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ درست اور جائز ہے۔

۳۷۶۳- عَنْ عَطَاءٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا حَيَاتَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَ مَمَاتَهُ

سیدنا حضرت عطاء سے مروی ہیں۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کوئی چیز کسی کو زندہ رہنے تک دی (تاکہ وہ اس کو برت لے) تو وہ چیز زندگی اور موت کے بعد بھی اسی کی ہو گی!

نوٹ:۔ یعنی مرنے کے بعد وہ لینے والوں کے وارثوں کی ہو جائے گی اور وہ چیز لوٹا کر دینے والوں کو نہ پہنچائی جائے گی۔

۳۷۶۴- عَنْ عَطَاءٍ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُرْقِبُوْا وَلَا تُعْمِرُوْا فَمَنْ أَرْقَبَ أَوْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهِ۔

جناب عطاء نے سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت فرمائی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا رقبیٰ نہ کیا کرو اور عمریٰ کرنا اچھا نہیں پھر جس شخص کو رقبیٰ یا عمریٰ کسی چیز میں دیا جائے گا تو وہ چیز اس کے وارثوں کی ہو جائے گی۔

نوٹ:۔ یعنی پہلے اس چیز کا مالک وہ شخص ہو جاتا ہے جس کو دی جاتی ہے۔ اور اس چیز کے مالک اس کے وارث ہیں۔ الغرض عمریٰ اور رقبیٰ میں دی ہوئی چیز واپس نہیں ہو سکتی اور یہ ہمیشہ لینے والے کی ملکیت ہو جاتی ہے۔

۳۷۶۵- عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عُمْرٰى وَلَا رُقْبٰى فَمَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا أَوْ أُرْقِبَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَ مَمَاتَهُ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نہ ہی عمریٰ کرنا چاہئے اور نہ رقبیٰ کرنا اچھا ہے۔ پھر جس شخص نے عمریٰ اور رقبیٰ کیا۔ تو وہ چیز ہمیشہ ہمیشہ اس شخص کی ہو گی خواہ لینے والا شخص فوت ہو جائے یا زندہ رہے!

۳۷۶۶- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عُمْرٰى وَلَا رُقْبٰى فَمَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا أَوْ أُرْقِبَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کسی چیز میں رقبیٰ اور عمریٰ نہیں۔ پھر کسی شخص نے اگر کسی چیز میں عمریٰ یا رقبیٰ کیا تو وہ چیز زندگی اور موت دونوں میں اس کی ہو گی۔ جس نے

مَمَاتَهُ۔

کے لیے عمریٰ یا رقبیٰ کیا گیا تھا۔

٣٧٤٧ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّقْبَى وَقَالَ مَنْ أُرْقِبَ رُقْبَى فَهُوَ لَهُ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے رقبیٰ کرنے سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی کو رقبیٰ میں کوئی چیز دے تو وہ چیز اسی شخص کی ہو جاتی ہے جسے وہ دی گئی!

٣٧٤٨ عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَمَمَاتَهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی چیز میں عمریٰ کرے تو وہ چیز زندگی اور موت میں اس کی ہے

٣٧٤٩ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ لَا تُعْمِرُوهَا فَإِنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا فَإِنَّهُ لِمَنْ أُعْمِرَهُ حَيَاتَهُ وَمَمَاتَهُ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے انصاری لوگو اپنے مال و دولت کو اپنے پاس رکھو۔ اور اپنے مال میں عمریٰ نہ کرو۔ پھر جو شخص کسی چیز میں عمریٰ کرے گا، تو وہ چیز زندگی اور موت دونوں میں اس کی ہو جائے گی!!

٣٧٥٠ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمْسِكُوا عَلَيْكُمْ أَمْوَالَكُمْ وَلَا تُعْمِرُوهَا فَمَنْ أَعْمَرَ شَيْئًا حَيَاتَهُ فَهُوَ لَهُ حَيَاتَهُ وَبَعْدَ مَمَاتِهِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! اپنے مال و دولت کی حفاظت کرو اور ان اموال میں عمریٰ نہ کیا کرو۔ پھر جو شخص کسی چیز میں دوسرے کے لیے عمریٰ کرے گا۔ تو وہ چیز زندگی بھر اس کی ہو جائے گی، جب تک وہ زندہ ہے۔ اور وفات کے بعد بھی وہ چیز اسی کی ہے۔

نوٹ: حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد پاک سے غرض یہ ہے کہ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ عمریٰ ایک ہبہ اور بخشش ہے...... اور جس شخص کو بخشش کی گئی وہ مکمل طور پر اس چیز کا مالک ہے۔ اور بخشش کرنے والے کو وہ چیز دوبارہ نہیں مل سکتی۔ جب یہ بات لوگوں کو معلوم کرا دی تو اب جس شخص کا جی چاہے وہ عمریٰ کرے اور جس کا جی چاہے وہ نہ کرے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو یہ بات اس لیے ارشاد فرما دی تاکہ وہ ایسا کرنے میں دھوکہ نہ کھائیں۔

٣٧٥١ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرُّقْبَى لِمَنْ أُرْقِبَهَا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ رقبیٰ اس شخص کا ہے جس شخص کے لیے رقبیٰ کیا گیا۔

٣٧٥٢ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا وَالرُّقْبَى جَائِزَةٌ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عمریٰ اس کا ہو جاتا ہے، جسے دیا گیا۔ اور رقبیٰ

لِاَهْلِهَا۔ اس کے اہل کے لیے جائز ہو جاتا ہے۔

نوٹ :- اس حدیث پاک کا مطلب یہ ہے کہ دینے والا اور اس کے مالک زندگی میں اس کو نہیں لے سکتے اور یہ اس کے قبضہ میں رہے گی۔ جیسے اس نے بخشش دی تھی۔ اور اس کے مرنے کے بعد اسے اس کے وارث لے لیں گے۔ پھر دینے والا اسے کس طرح لے سکتا ہے! اور عمریٰ کی تین اقسام ہیں۔ پہلی یہ کہ کہنے والا یہ کہے کہ میں نے یہ چیز تجھے دی۔ اور یہ تمہارے پاس تمہاری زندگی تک ہے۔ اور تمہاری وفات کے بعد یہ تمہارے وارثوں کے سپرد ہے۔ اس میں بالاجماع اس کے وارث مالک ہو جاتے ہیں۔ اور اگر اس کا کوئی وارث نہ ہوگا۔ تو وہ مال بیت المال میں داخل ہوگا۔ اور اگر دینے والے نے یہ کہہ دیا کہ میں یہ تمہیں تمہاری زندگی تک دیتا ہوں (مثلاً مکان)، تو اس کا حکم بھی پہلے حکم کی طرح ہے۔ تاہم بعض علماء کے نزدیک یہ حکم پہلے حکم کی طرح نہیں، بلکہ دینے والا دوبارہ اس گھر کو واپس لے سکتا ہے۔ لیکن یہ قول زیادہ معتبر نہیں اور تیسرا یہ کہ دینے والا جس کو دیا جائے اور بخشش کرنا مقصود ہے یہ کہہ دے کہ میں نے تمہیں یہ گھر تمہاری زندگی بھر کے لیے دے دیا اور تمہاری وفات کے بعد یہ گھر میرا ہو جائے گا اور اگر میں فوت ہو گیا تو میرے وارثوں کا ہو جائیگا۔ راجح اور درست قول یہ ہے کہ یہ بھی پہلے قول کی طرح ہے۔ یعنی مال دینے والے شخص کی طرف نہیں لوٹایا جا سکتا۔ بلکہ وہ لینے والے کا ہو گیا۔ یا اس کے وارثوں کا ہوگا اور یہ اس کے مرنے کے بعد اور عطا کرنے والے نے زندگی کی جو شرط لگائی ہے۔ وہ فاسد ہے۔ اور قابل اعتبار نہیں۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ فِيْهِ

اس حدیث پاک میں زہری پر بیان کیے گئے اختلاف کا بیان

[illegible]عَنِ الزُّهْرِيِّ عَنْ عُرْوَةَ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اُعْمِرَ عُمْرٰى فَهِيَ لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ يَرِثُهَا مَنْ يَرِثُهٗ۔

جناب حضرت زہری نے عروہ سے اور عروہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کسی کے لیے عمریٰ کیا وہ چیز اسی کی ہو گئی اور بعد ازاں وہ اس کے وارثوں کی ہے جو اس کے پیچھے رہ گئے ہیں۔

[illegible]عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى لِمَنْ اُعْمِرَهَا هِيَ لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ يَرِثُهَا مَنْ يَرِثُهٗ مِنْ عَقِبِهٖ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمریٰ اس شخص کا ہے جس کے لیے عمریٰ کیا گیا۔ اور اس کے وارثوں کے لیے عمریٰ کا وارث وہ شخص ہے۔ جو اس کے بعد اس کے مال کا وارث ہوگا۔

[illegible]عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَى لِمَنْ أُعْمِرَهَا هِيَ لَهُ وَلِعَقِبِهِ يَرِثُهَا مَنْ يَرِثُهُ مِنْ عَقِبِهِ

عمریٰ اس شخص کے لیے ہے۔ جس کے لیے عمریٰ کیا گیا ہے اور جو چیز اسے عمریٰ میں موصول ہوئی ہو۔ وہ اس کی ہے۔ اور اس کے بعد اس شخص کی ہے۔ جو وارث پیچھے رہ جائے گا اور جو کوئی اس کے مال کا وارث ہوگا وہی اس کے عمریٰ کا بھی وارث ہے۔

٣٧٧٦ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ رَجُلاً عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَهِيَ لَهُ وَلِمَنْ يَرِثُهُ مِنْ عَقِبِهِ مَوْرُوْثَةٌ

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی شخص کو عمریٰ میں کوئی چیز دے اور اس کے پیچھے رہ جانے والے کو تو بخشش میں آئی ہوئی وہ چیز اس کی ملک ہے جس کو اس کے مالک نے دی۔ اور پھر اس شخص کی ہے۔ جو اس بخشش لینے والے کا وارث ہوگا۔

٣٧٧٧ عَنْ جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَعْمَرَ رَجُلاً عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَقَدْ قَطَعَ مِنْ قَوْلِهِ حَقَّهُ وَهِيَ لِمَنْ أُعْمِرَ وَلِعَقِبِهِ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اپنی چیز دوسرے شخص اور اس کے وارثوں کو دی تو اس نے اپنے قول سے اپنے حق کو کاٹ دیا۔ اور اس کے کہنے سے وہ چیز اسی کی اور اس کے وارثوں کی ہوگئی۔ جس کو اس نے دی ہے۔

٣٧٧٨ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی کے لیے اور اس کے پیچھے رہنے والوں کے لیے عمریٰ کرے۔ یعنی اس کے ورثاء کے لیے تو وہ اس کی عطا کردہ چیز کا وارث ہو جاتا ہے اور وہ چیز واپس نہیں ہو سکتی۔ دینے والے کی طرف کیونکہ اس نے ایسی بخشش کی ہے۔ کہ اس میں لینے والے کے وارثوں کی میراث ہو گئی ہے۔

٣٧٧٩ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّهُ مَنْ أَعْمَرَ رَجُلاً عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي أُعْمِرَهَا يَرِثُهَا مِنْ صَاحِبِهَا الَّذِي أَعْطَاهَا مَا وَقَعَ مِنْ مَوَارِيْثِ اللّٰهِ وَحَقِّهِ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جس شخص نے کچھ بطور عمریٰ دیا اور اسے اور اس کے پیچھے وارثوں کو مالک کر دیا۔ تو وہ اس چیز کا مالک ہو گیا اور اللہ رب العزت کے مقرر کیے ہوئے حقوق کے مطابق اس کے وارث اس کے عمریٰ کو لیں گے اور دینے والے کو کچھ نہ دے گا۔

۱۸۴۰ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي مَنْ أُعْمِرَ عُمْرٰى لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ فَهِيَ لَهٗ بَتْلَةٌ لَا يَجُوْزُ لِلْمُعْطِيْ مِنْهَا شَرْطٌ وَلَا ثُنْيَا قَالَ أَبُوْ سَلَمَةَ لِأَنَّهٗ أَعْطٰى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ فَقَطَعَتِ الْمَوَارِيْثُ شَرْطَهٗ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آدمی کے مقدمے میں حکم فرمایا جس نے اپنی چیز دوسرے آدمی کو عمریٰ میں دی اور اس آدمی کے وارثوں کو جو اس کی وفات کے بعد باقی رہ جائیں اور اس حکم کی تفصیل یہ ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ عطیہ ہے۔ یعنی وہ ایسی بخشش اور عطیہ ہے۔ جو دینے والے کو نہیں مل سکتی اور دینے والے شخص کے لیے درست نہیں کہ وہ اس میں کوئی شرط لگائے اور نہ یہ کہ وہ اس میں استثنیٰ کرے۔

حضرت ابو سلمہ فرماتے ہیں کہ وہ عطیہ اس لیے واپس نہیں کیا جا سکتا کہ اس دینے والے نے اس طرح بخشش اور عطیہ کیا ہے۔ کہ اس میں لینے والے کے وارثوں کی میراث ثابت ہو گئی ہے۔ اور وارثوں نے اس شرط کو قطع کر دیا۔

نوٹ:۔ اگر بخشش یا عطیہ کرنے والا کوئی شرط لگائے۔ کہ میں بعد ازاں یہ چیز واپس لے سکتا ہوں تو وہ شرط لغو ہے۔ کیونکہ اس نے خود کہہ دیا کہ یہ تمہارے لیے اور تمہارے وارثوں کے لیے عمریٰ ہے۔

۱۸۴۱ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أَعْمَرَ رَجُلًا لَهٗ وَلِعَقِبِهٖ قَالَ قَدْ أَعْطَيْتُكَهَا وَعَقِبَكَ مَا بَقِيَ مِنْكُمْ أَحَدٌ فَإِنَّهَا لِمَنْ أُعْطِيَهَا وَإِنَّهَا لَا تَرْجِعُ إِلٰى صَاحِبِهَا مِنْ أَجْلِ أَنَّهٗ أَعْطَاهَا عَطَاءً وَقَعَتْ فِيْهِ الْمَوَارِيْثُ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کسی شخص اور اس کے وارثوں کے لیے عمریٰ کیا۔ اور اس دینے والے نے دوسرے شخص کو یہ کہا کہ میں نے تمہیں اپنا گھر بخش دیا ہے تمہارے وارثوں کے لیے جب تک ان میں سے کوئی ایک باقی اور زندہ رہے گا۔ تو وہ گھر اس کا ہو جائے گا جس کو اس دینے والے نے دیا۔ اور وہ واپس نہیں ہو سکتا اس شخص کی طرف جس نے پہلے عطا اور بخشش کی ہے۔ کیونکہ اس دینے والے نے اس طرح پر بخشش کی کہ ان میں میراثیں واقع ہو گئیں۔

نوٹ:۔ یعنی ترکے میں وارثوں کو مل گیا۔ اور اب اس کا واپس کرنا عطا کرنے والے کے لیے ناجائز ہے۔

۱۸۴۲ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْعُمْرٰى أَنْ يَهَبَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ الْهِبَةَ وَلِعَقِبِهِ الْهِبَةَ وَيَسْتَثْنِيَ إِنْ حَدَثَ بِكَ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے عمریٰ کے متعلق حکم فرمایا کہ اگر کوئی شخص کسی کو کوئی چیز بخشش دے اور اس آدمی کو اس چیز کا مالک کرے اور وارثوں کو بھی اور یہ کہہ کر استثناء کرے کہ اگر آپ پر کوئی حادثہ آئے یا تمہارے وارثوں پر حادثہ آئے تو وہ چیز میری

حَدَّثَكَ وَبَقِيَتْ فَهُوَ لَكَ وَ إِلَى عَقِبِكَ إِنَّمَا لِمَنْ أَعْطِيَهَا وَ لِعَقِبِهِ۔

اور میرے وارثوں کی ہوگی یہ کہنے کے باوجود بھی وہ چیز حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کے مطابق اسی شخص کی ہوگی جسے وہ بخشش میں دی گئی اور اس چیز کے اس کے بعد دوسرے آدمی کے جو وارث ہیں مالک ہوں گے۔

نوٹ: یعنی استثناء کرنے اور شرط لگانے کے باوجود بھی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ وہ چیز مالک کو واپس نہیں دی جا سکتی!

٢٧٨٣ عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرٰى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عمریٰ اس شخص کا ہو جاتا ہے جس کو بخشش کیا گیا۔

٢٧٨٤ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى لِمَنْ وُهِبَتْ لَهُ۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمریٰ اس شخص کا ہو جاتا ہے جس کو بخشش کیا گیا۔

٢٧٨٥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عُمْرٰى فَمَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عمریٰ کرنا اچھا نہیں۔ لیکن جس شخص نے کوئی چیز عمریٰ میں دے دی وہ اس کی ہو جائے گی جس کو دی گئی!

٢٧٨٦ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُعْمِرَ شَيْئًا فَهُوَ لَهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے کسی چیز میں عمریٰ کیا، وہ چیز اس کی ہوگی جس کو ہبہ کر دی۔

٢٧٨٧ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمریٰ کرنا جائز ہے۔

٢٧٨٨ عَنْ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

حضرت بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمریٰ کرنا جائز ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ۔

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عمریٰ کرنا جائز ہے:

قَالَ قَتَادَةُ وَكَانَ الْحَسَنُ يَقُولُ الْعُمْرٰى جَائِزَةٌ

سیدنا حضرت قتادہ راوی ہیں۔ کہ حسن فرماتے تھے کہ عمریٰ جائز ہے (یعنی جس شخص کے لیے عمریٰ کیا جاتا ہے۔ وہ چیز اس شخص کے لیے درست اور جائز ہو جاتی ہے)

قَالَ قَتَادَةُ قَالَ الزُّهْرِيُّ إِنَّمَا الْعُمْرٰى إِذَا أُعْمِرَ

سیدنا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب زہری نے فرمایا جب کسی شخص کو اس کی زندگی بھر عمریٰ دیا جائے

وَعَقِبِهِ مِنْ بَعْدِهِ، فَإِذَا لَمْ يَجْعَلْ عَقِبَهُ مِنْ بَعْدِهِ، كَانَ لِلَّذِي يَجْعَلُ شَرْطُهُ.

قَالَ قَتَادَةُ سُئِلَ عَطَاءُ ابْنُ أَبِي رَبَاحٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي جَابِرُ ابْنُ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ قَالَ قَتَادَةُ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ كَانَ الْخُلَفَاءُ لَا يَقْضُونَ بِهَا قَالَ عَطَاءٌ وَقَضَى بِهَا عَبْدُ الْمَلِكِ ابْنُ مَرْوَانَ.

اور اس کے بعد بھی اس کے وارثوں کو عطیہ کیا جائے تو پھر وہ عمریٰ اپنے دینے والوں کی طرف نہ لوٹے گا اور جو شخص اس کے وارثوں کے لیے نہ کرے تو شرط کے مطابق عمل کیا جائے گا یعنی دینے والے کو مل سکتا ہے۔

سیدنا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ کسی شخص نے عطاء بن ابی رباح سے دریافت کیا آپ نے بیان فرمایا کہ جناب جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے مجھے حدیث سنائی کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عمریٰ کرنا جائز ہے۔ جناب قتادہ زہری سے سن کر بیان فرماتے ہیں۔ کہ خلفاء نے اس کے مطابق عمل نہیں کیا یعنی جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عمریٰ کے جواز کا حکم نہیں دیا مگر جناب عطاء فرماتے ہیں کہ عبدالملک بن مروان نے اس کے مطابق حکم دیا۔

عَطِيَّةُ الْمَرْأَةِ بِغَيْرِ إِذْنِ زَوْجِهَا

اگر عورت اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر دیدے تو اس کا بیان

۲۷۸۹ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ هِبَةٌ فِي مَالِهَا إِذَا مَلَكَ زَوْجُهَا عِصْمَتَهَا.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ عورت کو اپنے مال سے ہبہ اور بخشش کرنا جائز نہیں اس وقت جبکہ مرد اس کی عصمت کا مالک ہو گیا ہو۔

۲۷۹۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ جَدِّهِ قَالَ لَمَّا فَتَحَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَكَّةَ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ فِي خُطْبَتِهِ لَا يَجُوزُ لِامْرَأَةٍ عَطِيَّةٌ إِلَّا بِإِذْنِ زَوْجِهَا.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے روایت بیان کرتے ہیں کہ جب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ مکرمہ کو فتح فرمایا تو آپ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے اور آپ نے خطبہ میں بیان فرمایا کہ کسی عورت کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے خاوند کے حکم کے بغیر کوئی چیز بخشش کرے۔

۲۷۹۱ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَلْقَمَةَ

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن علقمہ رضی اللہ عنہ

الثقفي قال قدم وفد ثقيف على رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعهم هدية فقال أهدية أم صدقة فإن كانت هدية فإنما يبتغى بها وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم وقضاء الحاجة وإن كان صدقة فإنما يبتغى بها وجه الله عز وجل قالوا لا بل هدية فقبلها منهم وقعد معهم يسائلهم ويسألونه حتى صلى الظهر مع العصر۔

راوی ہیں، کہ قبیلہ بنو ثقیف کے ایلچی حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور ان کے پاس کچھ تحفہ بھی تھا۔ آپ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ تحفہ ہے یا صدقہ اگر یہ تحفہ ہے تو اس میں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خوشنودی ہے۔ اور یہ حاجت روائی کی چیز ہے۔ اور اگر یہ صدقہ یا خیرات ہے۔ تو اس میں اللہ رب العزت کی خوشنودی ہے۔ ان ایلچیوں نے یہ سن کر عرض کیا کہ یہ صدقہ نہیں بلکہ ہدیہ یا تحفہ ہے۔ آپ نے اس وقت اسے قبول فرمایا اور آپ اس وقت ان کے پاس تشریف فرما ہو کر گفتگو فرمانے لگے اور وہ لوگ آپ سے سوال کرنے لگے۔ یہاں تک کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر کی نماز ادا کر لی۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا سے معلوم ہوا کہ ہدیے اور صدقے میں یہ فرق ہے۔ جو کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یعنی ہدیہ اور تحفہ انسان کی خوشی اور اپنی کارروائی کے لیے ہوتا ہے۔ اور صدقہ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لیے ہوتا ہے!

۲۸۲ عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لقد هممت أن لا أقبل هدية إلا من قرشي أو أنصاري أو ثقفي أو دوسي۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں چاہتا ہوں کہ کسی شخص کا تحفہ اور ہدیہ قبول نہ کروں ماں مگر قریشی، انصاری، ثقفی یا دوسی کا ہدیہ قبول کروں گا۔

نوٹ:۔ کیونکہ یہ لوگ مال مست ہوتے ہیں۔ ایک اعرابی نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹ تحفہ دیا۔ آپ نے اسے چھ اونٹ دیے۔ مگر پھر بھی وہ ناخوش رہا۔

۲۸۳ عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أتي بلحم فقال ما هذا؟ فقيل تصدق به على بريرة فقال هو لها صدقة ولنا هدية۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک دن گوشت پیش کیا گیا آپ نے فرمایا یہ گوشت کیسا ہے؟ گھر کے لوگوں نے عرض کیا کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو کسی شخص نے صدقہ دیا تھا اس پر حضور نے فرمایا کہ یہ بریرہ کے لیے تو صدقہ ہے مگر ہمارے لیے ہدیہ ہے۔

نوٹ:۔ عمری اور رقبی کی کتاب ختم ہوئی!

كِتَابُ الْاَيْمَانِ وَالنُّذُوْرِ

۲۶۹۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ كَانَتْ يَمِيْنٌ يَحْلِفُ عَلَيْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ۔

کتاب قسموں اور نذروں کے بارے میں"

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ کہہ کر قسم فرماتے۔ یعنی مجھے اس ذات کی قسم جو دلوں کو پھیرنے والی ہے۔

الْحَلِفُ بِمُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ

۲۶۹۵ عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَتْ يَمِيْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْلِفُ بِهَا وَلَا وَمُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ۔

مصرف القلوب کے لفظ کے ساتھ قسم کھانے کا بیان

سیدنا حضرت سالم رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم لَا وَمُصَرِّفِ الْقُلُوْبِ کے نام کے ساتھ قسم کھاتے تھے۔

نوٹ:۔ دلوں کو پھیرنے والا اللہ تعالٰے ربّ العزت ہے!

الْحَلِفُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ تَعَالٰى

۲۶۹۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ اَرْسَلَ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ اِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَرَجَعَ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ اذْهَبْ اِلَيْهَا فَانْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا فَاِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ اذْهَبْ فَانْظُرْ اِلَى النَّارِ وَاِلٰى مَا

اللہ جل شانہٗ کی عزت کی قسم کھانے کا بیان!

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب اللہ رب العزت نے جنت اور آگ کو پیدا فرمایا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام کو بہشت کی طرف بھیجا۔ اور ارشاد فرمایا کہ جنت کو دیکھئے کہ اس میں میں نے جنت والوں کے لیے کیا تیار کیا ہے؟ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اسے آکر ملاحظہ فرمایا۔ اور پھر واپس جا کر باری تعالٰے عز اسمہ کی بارگاہ میں عرض کی کہ اے اللہ مجھے تیری عزت اور جلال کی قسم وہ چیز ایسی ہے کہ جو کوئی اس کو سنے گا۔ اس میں داخل ہوئے بغیر نہ رہ سکے گا۔ یعنی اس میں ہر کوئی داخل ہوگا۔ اس کے بعد اسے ڈھانپنے کا حکم فرمایا گیا تو وہ مشکل اور ناپسند باتوں سے ڈھانپ دی گئی بعد ازاں پھر جبرئیل علیہ السلام کو حکم فرمایا کہ اب جنت کو جا کر دوبارہ دیکھو اور اس چیز کو بھی جو جنت میں جنتیوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ اس پر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بہشت میں جا کر دیکھا تو بہشت کو مکروہ اور ناپسند اشیاء سے ڈھانپا ہوا پایا۔ جناب جبرئیل علیہ السلام نے دوبارہ آکر اللہ تعالٰے کی خدمت میں عرض کی یا اللہ

أَعْدَدْتُ لِأَهْلِهَا فِيهَا فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ فَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَا يَدْخُلُهَا أَحَدٌ فَأَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَقَالَ ارْجِعْ فَانْظُرْ إِلَيْهَا فَنَظَرَ إِلَيْهَا فَإِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَرَجَعَ وَقَالَ وَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيتُ أَنْ لَا يَنْجُوَ مِنْهَا أَحَدٌ إِلَّا دَخَلَهَا۔

مجھے تیری عظمت و جلال کی قسم! اب تو اس کا یہ حال ہے کہ مجھے اس بات کا خدشہ لاحق ہو گیا کہ شاید اس میں کوئی بھی داخل نہ ہو گا۔ اس کے بعد حکم ہوا کہ جاؤ اور آگ کو دیکھو جو دوزخیوں کے لیے تیار کی گئی ہے۔ جب جا کر جناب جبرئیل علیہ السلام نے ملاحظہ فرمایا کہ ایک پر دوسری چڑھی جاتی ہے۔ جناب جبرئیل علیہ السلام نے واپس آ کر عرض کی اے اللہ تیری عزت کی قسم اس میں کوئی بھی داخل نہ ہو گا۔ پھر اللہ رب العزت کا حکم ہوا تو یہ دل لگی کی اشیاء سے فوراً ڈھانپ دی گئی پھر حکم ہوا جاؤ اور اس کی طرف دیکھو جناب جبرئیل علیہ السلام نے جا کر ملاحظہ فرمایا اور عرض کیا۔ اے رب العزت مجھے تیری عزت اور جلال کی قسم اب اس کے یہ حالات دیکھ کر مجھے یہ خدشہ لاحق ہوا کہ اس میں سبھی جائیں گے۔

نوٹ:۔ مکروہ اور ناپسندیدہ اشیاء سے مراد وہ نیکیاں اور اعمال صالحہ ہیں۔ جن کا کرنا نفس کو نہایت ناگوار اور مشکل ہوتا ہے جیسے کہ عاجزی، انکساری، محنت، ریاضت اور عبادت نہ کی جائے جنت ملنا دشوار اور محال ہے۔ دنیا داروں اور لالچی لوگوں کو اچھے لوگوں کے اقوال برے معلوم ہوتے ہیں۔ اور یہ لوگ بہشتیوں کی وضع سے ڈرتے ہیں خصوصاً اس چودھویں صدی میں جب کہ ہر طرف فاسقوں اور کافروں کا غلبہ ہے۔ اللہ رب العزت پناہ دے۔ بعض اوقات اہلِ علم بھی کافروں کی چال پسند کرتے ہوئے علم کو بیکار کرتے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی اپنے ساتھ گھسیٹے لیے جاتے ہیں۔ جناب جبرائیل علیہ السلام نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کی کہ دوزخ کا ایک حصہ دوسرے پر لپٹا اور چڑھا جاتا ہے یعنی اس میں انتہائی شدت، حدت اور گرمی ہے۔

حدیث پاک کے آخر میں دوزخ کے متعلق حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ مجھے تیری جلالت و عظمت کی قسم اس میں سب لوگ جائیں گے۔ کیونکہ دوزخ میں جانے کا کام نفس کو نہایت بھلا اور لذیذ معلوم ہوتا ہے۔ پھر ہر شخص ان کاموں میں پھنس جاتا ہے۔ ہاں وہ شخص جسے اللہ رب العزت بچائے!

حدیث ہذا کے بیان لانے کا مقصود یہ ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اللہ رب العزت کی جلالت و عظمت کی قسم کھائی جس سے معلوم ہوا کہ یہ قسم کھانا درست اور جائز ہے۔

اَلتَّشْدِيْدُ فِي الْحَلْفِ بِغَيْرِ اللهِ تَعَالٰى

اللہ تعالیٰ کے سوا کی قسم کھانے کا بیان

۲۴۹۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ حَالِفًا فَلَا يَحْلِفْ إِلَّا بِاللهِ وَكَانَتْ قُرَيْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِكُمْ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص قسم کھائے تو اللہ کے نام کے سوا کسی کی قسم نہ کھائے اور قریش کی یہ عادت تھی کہ وہ اپنے باپ کے نام کی قسم کھاتے آپ نے باپوں کی قسمیں کھانے سے منع فرمایا۔

۲۹۸- عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں آباء و اجداد کی قسمیں کھانے سے منع فرماتا ہے۔

نوٹ:- یعنی قسم کھانے میں غیر اللہ کے نام کی بزرگی ہے۔ اور کسی غیر کے نام کی بزرگی خدا کے نام کے برابر کرنا کفر ہے۔ اسی لیے علماء کرام نے ارشاد فرمایا۔ کہ غیر کی قسم کھانا کفر ہے۔

اَلْحَلْفُ بِالْآبَاءِ

باپوں کی قسم کھانے کا بیان

۲۹۹- عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ مَرَّةً وَهُوَ يَقُولُ وَأَبِي وَأَبِي فَقَالَ إِنَّ اللهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَوَاللهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا۔

سیدنا حضرت سالم اپنے والد گرامی سے راوی ہیں انہوں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے ایک دفعہ حضور علیہ السلام نے یہ کہتے سنا کہ وَأَبِي وَأَبِي یعنی مجھے اپنے باپ کی قسم، مجھے، اپنے باپ کی قسم۔ آپ نے انہیں ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں باپ کی قسم کھانے سے منع فرمایا ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم میں نے یہ مسئلہ سننے کے بعد پھر کبھی اپنے والد کی قسم نہیں کھائی، نہ خود اور نہ کسی دوسرے شخص کی نقل کر کے۔

۳۰۰- عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا۔

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ جل شانہٗ تمہیں اپنے باپوں کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب میں نے یہ مسئلہ سنا تو پھر میں نے کبھی بھی نہ تو اپنی طرف سے اور نہ کسی دوسرے سے نقل کر کے باپ کی قسم کھائی۔

۳۰۱- عَنْ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ قَالَ عُمَرُ فَوَاللهِ مَا حَلَفْتُ بِهَا بَعْدُ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا۔

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے باپوں کی قسم کھانے سے منع فرماتا ہے۔ حضرت عمر فرماتے ہیں جب سے میں نے یہ مسئلہ سنا پھر میں نے کبھی نہ تو اپنی طرف سے اور نہ کسی دوسرے سے نقل کر کے باپ کی قسم کھائی۔

اَلْحَلْفُ بِالْأُمَّهَاتِ

ماؤں کی قسمیں کھانے کا بیان

۳۰۲- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ وَلَا بِأُمَّهَاتِكُمْ وَلَا بِالْأَنْدَادِ وَلَا تَحْلِفُوا إِلَّا بِاللهِ وَلَا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اپنے باپوں، ماؤں اور خدا کے شریک ٹھہرائے گئے بتوں کی قسمیں نہ کھایا کرو اور اگر تم اللہ رب العزت کی قسم

تَحْلِفُوْا اِلَّا وَاَنْتُمْ صَادِقُوْنَ .

ہی کھاؤ تو سچی کھاؤ۔

اَلْحَلْفُ بِمِلَّةٍ سِوَى الْاِسْلَامِ

اسلام کے سوا کسی دوسری ملت اور دین کی قسم کھانے کے بیان میں

٣٨٠٣ - عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ قَالَ قُتَيْبَةُ فِيْ حَدِيْثِهٖ مُتَعَمِّدًا وَقَالَ يَزِيْدُ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْءٍ عَذَّبَهُ اللّٰهُ بِهٖ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ .

سیدنا حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دین اسلام کے سوا کسی ملت اور دین کی قسم کھائے تو وہ شخص ویسے ہو گا جیسے اس نے جھوٹی قسم کھائی اور قتیبہ نے (جو مصنف کے حدیث شریف میں استاد ہیں) کاذباً کی جگہ متعمداً کہا اور متعمداً کے معنی ہیں۔ قصداً اور جان کر اپنی قسم کے خلاف کیا اور مصنف کے دوسرے استاد یزید کی سند میں ان کی حدیث شریف میں کاذباً کا لفظ ہے یعنی اسلام کے سوا کسی چیز کی قسم کھائی اور پھر قسم میں جھوٹا ہو گیا علماء کا کہنا ہے کہ تہدید کے طور پر کافر ہو گا بلکہ جھوٹ بولنے کا گناہ ہے۔ اگر کسی شخص نے خودکشی کی کسی چیز سے تو اس کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ عذاب دے گا۔ دوزخ میں اس کو اسی چیز سے جس سے اس نے اپنے آپ کو ہلاک کیا۔

٣٨٠٤ - عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ .

سیدنا حضرت ثابت بن ضحاک سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اسلام کے سوا کسی دین یا مذہب کی قسم کھائے درآں حالیکہ اس قسم میں جھوٹا ہو تو پھر وہ وہی ہے جو اس نے اپنی قسم میں ٹھہرایا۔

اَلْحَلْفُ بِالْبَرَاءَةِ مِنَ الْاِسْلَامِ

اسلام سے بیزار ہونے کیلئے قسم کھانا

٣٨٠٥ - عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْءٌ مِّنَ الْاِسْلَامِ فَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَاِنْ كَانَ صَادِقًا لَمْ يَعُدْ اِلَى الْاِسْلَامِ سَالِمًا .

سیدنا حضرت عبد اللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد گرامی سے روایت کرتے ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص یہ کہے کہ میں اسلام سے بری ہوں اگر وہ جھوٹا ہے تو ایسا ہی ہے جیسے کہ اس نے اپنے آپ کو کہا اور اگر وہ سچا ہے تو بھی اسلام کی جانب سلامت نہ پھرے گا!

نوٹ: یعنی گناہ سے تب بھی خالی نہیں۔ کیونکہ اسلام سے بیزار ہونا اس نے اپنی زبان سے قبول کیا۔

اَلْحَلْفُ بِالْكَعْبَةِ

۳۸۰۶- عَنْ امْرَأَةٍ مِّنْ جُهَيْنَةَ اَنَّ يَهُوْدِيًّا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّكُمْ تُنَدِّدُوْنَ وَاِنَّكُمْ تُشْرِكُوْنَ تَقُوْلُوْنَ مَا شَآءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ وَتَقُوْلُوْنَ وَالْكَعْبَةِ فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَرَادُوْا اَنْ يَّحْلِفُوْا اَنْ يَّقُوْلُوْا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ شِئْتَ.

کعبہ معظمہ کی قسم کھانے کا بیان

قبیلہ جہینہ کی ایک خاتون سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک یہودی آیا اور کہنے لگا کہ آپ اللہ کے لیے شریک ٹھہراتے ہیں اور شرک کرتے ہیں۔ اور یوں کہتے ہو کہ جو کچھ اللہ نے چاہا اور جو کچھ تم نے چاہا اور تم یہ کہتے ہو کہ کعبہ کی قسم۔ اس حکم کو تبدیل فرماتے ہوئے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تم قسم کھانے کا ارادہ کرو تو یوں کہا کرو۔ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ (کعبہ کے رب کی قسم) اور اگر کوئی کہنا چاہے ما شاء اللہ اس کے بعد ثم شئت کہا کرے۔

اَلْحَلْفُ بِالطَّوَاغِيْتِ

۳۸۰۷- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحْلِفُوْا بِاٰبَآئِكُمْ وَلَا بِالطَّوَاغِيْتِ.

جھوٹے معبودوں کی قسم کھانے کے بیان

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اپنے آباء و اجداد اور جھوٹے معبودوں کی قسمیں نہ کھایا کرو۔

اَلْحَلْفُ بِاللَّاتِ

۳۸۰۸- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ.

لات کی قسم کھانے کا بیان

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو کوئی لات کی قسم کھائے اسے چاہیے کہ کہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور جو شخص اپنے ساتھی کو کہے کہ آ جوا کھیلیں اسے چاہیے کہ وہ کچھ صدقہ کرے۔

اَلْحَلْفُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى

۳۸۰۹- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنَّا نَذْكُرُ بَعْضَ الْاَمْرِ وَاَنَا حَدِيْثُ عَهْدٍ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَحَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَقَالَ

لات اور عزیٰ کی قسمیں کھانے کا بیان

سیدنا حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ان کے والد نے بیان کیا کہ ہم لوگوں میں بات چیت کر رہے تھے اور ان دنوں میں نے ابتداء میں اسلام قبول کیا تھا میرے منہ سے نکل گیا۔ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى یعنی مجھے لات اور

لِيْ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ مَا قُلْتَ اِئْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبِرْهُ فَاِنَّا لَا نَرَاكَ اِلَّا قَدْ كَفَرْتَ فَاَتَيْتُهُ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ لِيْ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَاتْفُلْ عَنْ شِمَالِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَلَا تَعُدْ لَهُ

١٠- عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ حَلَفْتُ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَقَالَ لِيْ اَصْحَابِيْ بِئْسَ مَا قُلْتَ قُلْتَ هُجْرًا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَانْفُثْ عَنْ يَسَارِكَ ثَلَاثًا وَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ ثُمَّ لَا تَعُدْ.

عزیٰ کی قسم ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے فرمایا کہ تم نے بہت بری بات کہی آپ نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر یہ بات کہیں اور اس نے یہ کہا کہ ہمارے نزدیک تو آپ نے یہ کفر کی بات کی۔ مصعب رضی اللہ عنہ کے والد فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کے متعلق عرض کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا تم تین دفعہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہو اور تین دفعہ اعوذ باللہ کہو اور جب یہ پڑھ چکو تو تین دفعہ بائیں طرف تھوک دو۔ اور بعد ازاں کبھی ایسی قسم نہ کھاؤ۔

سیدنا حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ان کے والد نے بیان کیا کہ میں نے لات اور عزیٰ کی قسم کھائی میرے ساتھی نے یہ سن کر کہا کہ آپ نے بہت بری بات کی اور یہ فحش کلام ہے۔ بعد ازاں میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور میں نے یہ صورت حال آپ کی خدمت میں عرض کی آپ نے ارشاد فرمایا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ پڑھ کر اپنی بائیں طرف تین دفعہ تھوکو اور اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھو اور پھر ایسی قسم نہ کھانا اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا مطلب یہ ہے۔ اللہ رب العزت کے سوا کوئی معبود برحق نہیں ہو سکتا ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں اور سب کچھ اسی کی بادشاہت ہے۔ اور ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس کی حمد و تعریف ہے۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قدرت اور حکومت رکھتا ہے!

اِبْرَارُ الْقَسَمِ

قسموں کے پورا کرنے کے بیان میں

١١- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ اَمَرَنَا

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات چیزوں کا حکم فرمایا۔ اوّل جنازوں کے ساتھ چلنا۔ بیمار شخص کی عیادت

باتباع الجنائز وعيادة المريض وتشميت العاطس وإجابة الداعي ونصر المظلوم وإبرار القسم ورد السلام.

کے لیے جانا، چھینک کا جواب دینا یعنی جب چھینکنے والا الحمد للہ کہے تو اس وقت یرحمک اللہ و یھدیکم اللہ ویصلح بالکم کہنا۔ اگر کوئی شخص دعوت کرے تو قبول کرنا۔ اور جس شخص پر ظلم ہو رہا ہو اس کی مدد کرنا جس طرح ہو سکے۔ قسموں کو سچا کرنا اور سلام کا جواب دینا۔

مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِيْنٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا

کسی شخص نے کسی چیز کو کرنے یا نہ کرنے کی قسم کے بعد دوسری چیز کو خوب اور بہتر پایا۔ تو وہ شخص کیا کرے؟

١٨١١ عن أبي موسى عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ما على الأرض يمين أحلف عليها فأرى غيرها خيرا منها إلا أتيته.

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ روئے زمین پر کوئی قسم ایسی نہیں اگر میں اس پر قسم کھاؤں اور بعد میں مجھے کوئی دوسری چیز اس سے بہتر لگے تو میں وہی کام کروں گا جو بہتر ہو۔

نوٹ:۔ یعنی قسم کا کفارہ دے کر وہ کام کروں گا تاکہ اچھی بات سے انکار کرنا لازم نہ آئے۔

اَلْكَفَّارَةُ قَبْلَ الْحِنْثِ

قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینے کا بیان:

١٨١٢ عن أبي موسى الأشعري قال أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم في رهط من الأشعريين نستحمله فقال والله لا أحملكم وما عندي ما أحملكم ثم لبثنا ما شاء الله فأتي بإبل فأمر لنا بثلاث ذود فلما انطلقنا قال بعضنا لبعض لا يبارك الله لنا أتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم نستحمله فحلف أن لا يحملنا قال أبو موسى فأتينا النبي

سیدنا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میں اکیلا نہیں بلکہ اپنی قوم کی جماعت میں مل کر آیا تھا۔ اور ہم سب اس لیے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے سواری طلب کریں۔ آپ نے ہم لوگوں سے ارشاد فرمایا واللہ میں تمہیں سواری نہ دوں گا اور تمہارے لیے میرے پاس سواری کی کوئی چیز نہیں۔ حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب تک اللہ جل جلالہ و عم نوالہ کو منظور ہوا ہم اتنی دیر ٹھہرے رہے اسی دوران کچھ اونٹ حاضر خدمت ہوئے اور بعد ازاں حکم ہوا کہ ہمیں تین اونٹ دیئے جائیں۔ جب ہم وہاں سے روانہ ہو گئے تو لوگ آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ یہ سواریاں ہمارے لیے بابرکت نہ ہوں گی کیونکہ جب ہم نے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر سواریاں طلب کی تھیں۔ تو

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَا ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ مَا أَنَا حَمَلْتُكُمْ بَلِ اللّٰهُ حَمَلَكُمْ إِنِّي وَاللّٰهِ لَا أَحْلِفُ عَلَى يَمِينٍ فَأَرَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا إِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِينِي وَأَتَيْتُ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ.

آپ نے قسم کھائی اور فرمایا کہ ہم تم کو سواری نہ دیں گے! ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور اس بات کے متعلق آپ کی خدمت میں تذکرہ کیا جو ہم آپس میں کیا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا میں نے تمہیں سواری نہیں دی بلکہ اللہ تعالیٰ نے دی ہے اور پیار سے ارشاد فرمایا کہ میں جو قسم کھاتا ہوں اور اس کے بعد کسی دوسرے امر کو اچھا دیکھتا ہوں تو اپنی قسم کا کفارہ دے دیتا ہوں۔ اور وہ کام کرتا ہوں جو اس سے بہتر ہوتا ہے۔

نوٹ: پہلے کفارہ دیا اس سے معلوم ہوا کہ آپ نے فرمایا کہ میں کفارہ دیتا ہوں اور پھر وہ کام کرتا ہوں جو بہتر ہوتا ہے!

۳۸۱۴ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ.

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ آپ نے اپنے والد سے سنا اور انہوں نے اپنے دادا سے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی چیز کی قسم کھائے اور اس کے بعد کسی دوسری چیز میں بہتری اور بھلائی دیکھے تو پہلے اپنی قسم کا کفارہ دے اور بعد ازاں وہ اس کام کی طرف رجوع کرے جو اسے اس چیز سے بہتر اور افضل معلوم ہو جس پر اس نے قسم کھائی تھی!

نوٹ: یعنی وہ اپنی قسم پر اڑا اور ڈٹا نہ رہے۔ بلکہ قسم کا کفارہ دے اور اس کا کفارہ دے کر وہ کام کرے!

۳۸۱۵ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَفَ أَحَدُكُمْ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَنْظُرِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ فَلْيَأْتِهِ.

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص کسی بات کی قسم کھائے اور بعد ازاں اس کے خلاف کرنے میں بھلائی دیکھے تو اسے اپنی قسم کا کفارہ دینا چاہیئے اور اس کام کی طرف آئے جو بہترین ہو۔

۳۸۱۶ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ ثُمَّ ائْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ.

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا جب تو کسی چیز کی قسم کھائے تو پہلے اپنی قسم کا کفارہ دے پھر اس کو کر جو اس چیز سے بہتر ہو جس چیز پر تو نے قسم کھائی تھی۔

۳۸۱۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ وَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ.

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تو کسی چیز کی قسم کھائے تو پہلے اپنی قسم کا کفارہ دے پھر اس کو کر جو اس چیز سے بہتر ہو جس چیز پر تو نے قسم کھائی تھی۔

اَلْكَفَّارَةُ بَعْدَ الْحِنْثِ

٣٨١٨ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ.

٣٨١٩ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ يَمِينَهُ وَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيُكَفِّرْهَا.

٣٨٢٠ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَلْيَتْرُكْ يَمِينَهُ.

٣٨٢١ عَنْ أَبِي الزَّعْرَاءِ عَنْ عَمِّهِ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ ابْنَ عَمٍّ لِي آتِيهِ أَسْأَلُهُ فَلَا يُعْطِينِي وَلَا يَصِلُنِي ثُمَّ يَحْتَاجُ إِلَيَّ فَيَأْتِينِي فَيَسْأَلُنِي وَقَدْ حَلَفْتُ أَلَّا أُعْطِيَهُ وَلَا أَصِلَهُ فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَأُكَفِّرَ عَنْ يَمِينِي.

٣٨٢٢ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِينِكَ

٣٨٢٣ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ

قسم ٹوٹنے کے بعد کفارہ دینے کا بیان

جناب حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی چیز پر قسم کھائے اور بعدازاں اس کے غیر میں بھلائی سمجھے تو پہلے وہ کام کرے جو بہتر ہو بعدازاں اپنی قسم کا کفارہ دے۔

جناب حضرت عدی بن حاتم رحمۃ اللہ علیہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی چیز پر قسم کھائے اور بعدازاں اس کے غیر میں بھلائی سمجھے تو پہلے وہ کام کرے جو بہتر ہو۔ بعدازاں اپنی قسم کا کفارہ دے۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص کسی بات کی قسم کھائے بعدازاں اس کے سوا کسی چیز میں بہتری اور بھلائی دیکھے۔ تو اس کام کو کرے جو بہتر ہی ہے اور اپنی قسم کو چھوڑ دے۔

سیدنا حضرت ابوالزعراء رضی اللہ عنہ اپنے چچا ابوالاحوص سے اور وہ اپنے باپ سے راوی ہیں آپ نے فرمایا کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ کیا آپ میرے چچا کے بیٹے کو دیکھتا میں اس کے پاس آکر کچھ طلب کرتا ہوں تو وہ مجھے نہیں دیتے۔ اور رشتہ داری کا سلوک بھی نہیں برتتے اور کچھ ضرورت ہوتی ہے تو میرے پاس آکر مانگتے ہیں۔ اسی وجہ سے میں نے بھی قسم کھائی کہ میں بھی انہیں کچھ نہ دوں گا۔ اور قرابت کا لحاظ بھی نہ رکھوں گا آپ نے مجھے حکم فرمایا کہ پہلے وہ کام کریں جس میں بھلائی ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دیدیں۔

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم کسی چیز پر قسم اور عہد کرو اور اس کے مقابل کسی دوسری چیز میں بھلائی دیکھو تو اس کام کی طرف سبقت کرو جس میں بھلائی ہے۔ اور اپنی قسم کا کفارہ دو۔

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم کسی چیز پر قسم اور عہد کرو اور اس کے علاوہ کسی دوسری چیز میں بھلائی دیکھو تو اس کام کی طرف

مِنْهَا وَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ.

سبقت کرو جس میں بھلائی ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دو۔

۲۱۲۴ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا حَلَفْتَ عَلَى يَمِيْنٍ فَرَأَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَأْتِ الَّذِي هُوَ خَيْرٌ وَكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم کسی چیز پر قسم اور عہد کرو اور اس کے علاوہ کسی دوسری چیز میں بھلائی دیکھو تو اس کام کی طرف سبقت کرو جس میں بھلائی ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دو۔

اَلْيَمِيْنُ فِيْ مَا لَا يَمْلِكُ

آدمی جس چیز کا مالک نہیں اس کی قسم کھانا!

۲۱۲۵ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ وَلَا يَمِيْنَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا فِيْ مَعْصِيَةٍ وَلَا قَطِيْعَةِ رَحِمٍ.

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ آپ نے اپنے والد سے سنا انہوں نے اپنے دادا سے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس چیز کی نذر اور قسم نہیں ہو سکتی جس شے کا آدمی مالک نہ ہو اور گناہ کی بات اور قطع رحمی میں بھی قسم نہیں ہو سکتی!

نوٹ:۔ ملک کے علاوہ کسی دوسری چیز میں نذر کرنا مثلاً کوئی شخص کہے کہ اگر میں فلاں فلاں بیماری سے صحت یاب ہوگیا تو فلاں شخص کے غلام کو آزاد کر دوں گا۔ قطع رحم کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اس بات کی قسم کھائے کہ میں اپنے بھائی یا بھتیجے سے گفتگو نہ کروں گا تو اس قسم کو توڑ دینا چاہیے اور اس کا کفارہ بھی ادا کرنا چاہیے!

مَنْ حَلَفَ فَاسْتَثْنٰى

قسم کھانے کے بعد ان شاء اللہ کہنے والے کا بیان

۲۱۲۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَاسْتَثْنٰى فَإِنْ شَاءَ مَضٰى وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ غَيْرَ حَنِثٍ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص قسم کھا کر ان شاء اللہ کہہ دے خواہ اسے پورا کرے یا نہ کرے اس کا کفارہ نہ ہوگا!

نوٹ:۔ لیکن ان شاء اللہ کہنا اس طرح ہو کہ وہ قسم کے ساتھ سمجھا جائے اور اگر کچھ دیر ہوگئی تو یہ معتبر نہیں۔

اَلنِّيَّةُ فِي الْيَمِيْنِ

قسم میں نیت کرنے کا اعتبار ہے

۲۱۲۷ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِامْرِئٍ مَا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا أَوِ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهُ

سیدنا حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور شخص کو وہی ملے گا جو اس نے نیت کی ہوگی۔ جب یہ بات معلوم ہوگئی تو جو شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کرے تو وہ ہجرت اور گھر کو چھوڑنا اللہ اور رسول کے واسطے ہوگا اور جو شخص دنیا کے لیے ہجرت کرے یعنی اس خیال سے کہ ہجرت کروں گا تو مال و دولت ملے گا یا عورت کے لیے کہ اس سے نکاح کروں گا تو اس کی

إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ. ہجرت انہی اشیاء کے لیے ہوگی۔

نوٹ :۔ اس کی نیت دنیا اور عورت کی طرف ہوگی اور اسے اس کا کچھ ثواب نہ ملے گا ہر کار خیر میں خالص نیت کا ہونا ضروری ہے۔ اور ایسے ہی قسم میں بھی نیت معتبر ہے۔ کیونکہ قسم بھی ایک عمل ہے۔

تَحْرِيْمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ — اللہ تعالیٰ نے جس چیز کو حلال کیا ہے اسے اپنے اوپر حرام کر دینا

۳۸۲۸ - عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْكُثُ عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَيَشْرَبُ عِنْدَهَا عَسَلًا فَتَوَاصَيْتُ أَنَا وَحَفْصَةُ أَنَّ أَيَّتَنَا دَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْتَقُلْ إِنِّي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ مَغَافِيرَ أَكَلْتَ مَغَافِيرَ فَدَخَلَ عَلَى إِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لَا بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا عِنْدَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ وَلَنْ أَعُودَ لَهُ فَنَزَلَتْ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ إِلَى إِنْ تَتُوبَا إِلَى اللّٰهِ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ وَإِذْ أَسَرَّ النَّبِيُّ إِلَى بَعْضِ أَزْوَاجِهِ حَدِيثًا لِقَوْلِهِ بَلْ شَرِبْتُ عَسَلًا.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کے پاس ٹھہرا کرتے تھے (اور آپ ان کے دولت کدہ میں کچھ دیر تک قیام پذیر ہوتے) ایک دن حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے ہاں کچھ شہد پیا میں نے اور حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے آپس میں کچھ مشورہ کیا کہ جب حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ہم دونوں میں سے کسی کے پاس تشریف لائیں تو ہم یوں عرض کریں کہ آپ کے دہن مبارک سے مغافیر کی بو آتی ہے۔ کیا آپ نے مغافیر تناول فرمایا ہے؟ اس مشورہ کے بعد حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم دونوں ازواج مطہرات میں سے کسی ایک کے ہاں تشریف لائے اور آپ کی اس زوجہ مطہرہ نے آپ کی موجودگی میں وہی بات کی آپ نے انہیں جواب دیا کہ میں نے تو مغافیر نہیں کھایا۔ ہاں البتہ زینب بنت جحش کے ہاں شہد پیا ہے۔ اور فرمایا کہ دوبارہ اس شہد کو نہیں پیئوں گے بعد ازاں یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ سے إِنْ تَتُوبَا تک (ترجمہ) یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ وہ چیز کیوں حرام کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آپ پر حلال فرمائی ہے اپنی بیویوں کی رضامندی چاہتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ بہت بخشنے والا مہربان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہاری قسموں کو کھول ڈالنا ٹھہرایا ہے الخ۔ اس حدیث میں دونوں کے توبہ کرنے کا حکم ہے ... راز کی بات کہنے سے مراد کی بات کہنا ہے۔

إِذَا حَلَفَ لَا يَأْتَدِمُ فَأَكَلَ خُبْزًا بِخَلٍّ — اگر کسی شخص نے قسم کھائی کہ میں سالن کے ساتھ روٹی نہ کھاؤں گا اور اس نے سرکہ کے ساتھ روٹی کھائی تو اس کا کیا حکم ہے؟

۳۸۲۹ - عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْتَهُ فَإِذَا فِلَقٌ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں آپ کے گھر میں داخل ہوا اور جب میں وہاں حاضر

وَخَلٍّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلْ فَنِعْمَ الْإِدَامُ الْخَلُّ۔

خدمت میں اتفاق یعنی روٹی کا ٹکڑا اور سرکہ موجود تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کھائیے کیونکہ سرکہ اچھا سالن ہے۔

نوٹ: حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سرکہ کو سالن فرمایا۔ اس سے ثابت ہوا کہ جو شخص سالن کے ساتھ کھانا کھانے کی قسم کھائے اور پھر اس سرکے کے ساتھ کھائے تو اس کی قسم ٹوٹ جائے گی۔

فِي الْحَلِفِ وَالْكَذِبِ لِمَنْ لَمْ يَعْتَقِدِ الْيَمِينَ بِقَلْبِهِ

جو شخص دل سے قسم نہ کھائے بلکہ زبان سے کہے تو اس کا کفارہ!

۳۸۳۰: عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَأَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَبِيعُ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ مِنِ اسْمِنَا فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّ هٰذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَلِفُ وَالْكَذِبُ فَشُوبُوا بَيْعَكُمْ بِالصَّدَقَةِ۔

سیدنا حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ لوگ ہمیں دلال کہا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ہم سودا کر رہے تھے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ہمارے ساتھ نام سے بہتر نام سے پکارا اور ارشاد فرمایا اے تاجروں کے گروہ بیچنے میں قسم کھانے کا اتفاق بھی ہوتا ہے۔ اور جھوٹ بولنے کا بھی۔ اگرچہ تم دل سے نہ بولو۔ تو تم اپنی خرید و فروخت میں صدقہ کو ملا دیا کرو یعنی اگر تم کچھ پیسہ دو تو یہ صدقہ ہو جائے گا۔

۳۸۳۱: عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا نَبِيعُ بِالْبَقِيعِ فَأَتَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنَّا نُسَمَّى السَّمَاسِرَةَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ مِنِ اسْمِنَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَا الْبَيْعَ يَحْضُرُهُ الْحَلِفُ وَالْكَذِبُ فَشُوبُوهُ بِالصَّدَقَةِ۔

سیدنا حضرت قیس بن ابو غرزہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ مدینہ طیبہ کی جگہ بقیع میں فروخت کرتے تھے

باقی ترجمہ اوپر گزرا

فِي اللَّغْوِ وَالْكَذِبِ

بے ہودہ اور جھوٹ کے بیان میں

۳۸۳۲: عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِي السُّوقِ فَقَالَ إِنَّ هٰذِهِ السُّوقَ يُخَالِطُهَا اللَّغْوُ وَالْكَذِبُ فَشُوبُوهَا بِالصَّدَقَةِ۔

سیدنا حضرت قیس بن ابو غرزہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم بازار میں تھے۔ آپ نے جس وقت ارشاد فرمایا کہ یہ بازار ہے۔ اس میں لغو اور جھوٹی باتیں بھی ہوتی ہیں اور تم اس میں صدقے کو ملاؤ۔

۳۸۳۳: عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِينَةِ نَبِيعُ الْأَوْسَاقَ وَنَبْتَاعُهَا وَكُنَّا نُسَمِّي أَنْفُسَنَا السَّمَاسِرَةَ وَيُسَمِّينَا النَّاسُ فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ مِنَ

سیدنا حضرت قیس بن ابو غرزہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ہم مدینہ منورہ میں خرید و فروخت کرتے تھے اوساق یعنی کھجور وغیرہ کی اور ہم اپنے آپ کا سماسرہ کا نام دیتے تھے۔ اور دوسرے لوگ بھی ہمیں سماسرہ کہتے تھے ایک دن حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہماری جانب گھر سے روانہ ہوئے اور ہمیں اس نام سے پکارا جو ہمارے پہلے نام سے بہتر اور

الَّذِیْ سَمَّیْنَا اَنْفُسَنَا وَسَمَّانَا النَّاسُ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ اِنَّهُ یَشْهَدُ بَیْعَکُمُ الْحَلْفُ وَالْکَذِبُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ.

اچھا تھا اور یہ نام اس نام سے بہتر اور اچھا تھا۔ جو ہم نے اپنے لیے رکھا تھا اور یا معشر التجار کہہ کر بلایا۔ یعنی اے سوداگری کرنے والو تمہاری تجارت میں جھوٹ اور قسمیں بھی ہوتی ہیں۔ لہٰذا تمہارے لیے از بس ضروری ہے کہ تم اس تجارت میں صدقے کو ملاؤ!

نوٹ: یعنی جو نفع حاصل ہو اس میں سے صدقہ دیتے رہنا تاکہ جھوٹ اور لغو کا کفارہ ہو جائے!

اَلنَّهْیُ عَنِ النَّذْرِ
نذر اور منت ماننے کی ممانعت کا بیان

۳۸۳۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ اِنَّهٗ لَا يَاْتِیْ بِخَيْرٍ وَّاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر اور منت ماننے سے منع فرمایا اس سے انسان کی کچھ بھلائی اور بہتری نہیں ہوتی۔ بلکہ نذر اس لیے ہے کہ بخیل کے ہاتھ سے کچھ خرچ ہو۔

۳۸۳۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّذْرِ وَقَالَ اِنَّهٗ لَا يَرُدُّ شَيْئًا اِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الشَّحِيْحِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے منت ماننے سے منع فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کہ نذر کسی چیز کو رد نہیں کرتی۔ نذر فقط اس لیے ہے کہ بخیل کے مال سے کچھ خرچ کرایا جائے۔

نوٹ: نذر ماننے سے اس لیے منع فرمایا کہ منت ماننے والا گویا خداوند قدوس سے ایک شرط کرتا ہے مثلاً یہ کہتا ہے کہ اگر خداوند تعالیٰ نے میری بیماری درست فرما دی تو میں اتنا صدقہ دوں گا۔ ورنہ نہیں۔ صدقہ دینے والا شخص نذر ماننے کی بجائے بے نذر اور بے حساب خرچ کرتا ہے۔

اَلنَّذْرُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَّلَا يُؤَخِّرُ
نذر اگلی چیز کو پیچھے اور پچھلی چیز کو آگے نہیں کرتی!

۳۸۳۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّذْرُ لَا يُقَدِّمُ شَيْئًا وَّلَا يُؤَخِّرُهٗ اِنَّمَا هُوَ شَیْءٌ يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الشَّحِيْحِ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نذر کسی چیز کو آگے اور پیچھے نہیں کر سکتی۔ نذر بخیل کا مال خرچ کرانے کے لیے ہی ہے۔

۳۸۳۷ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْتِی النَّذْرُ عَلٰى ابْنِ اٰدَمَ شَيْئًا لَمْ يُقَدَّرْ عَلَيْهِ وَلٰكِنَّهٗ شَیْءٌ اُسْتُخْرِجَ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نذر آدمی کے لیے کوئی چیز نہیں لاتی اور اسے کسی چیز کا مالک نہیں کرتی جبکہ اس کی تقدیر میں نہیں۔ لیکن نذر ایک ایسی چیز ہے جو بخیل کے مال کو خرچ کراتی ہے۔

اَلنَّذْرُ يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ

نذر اس لیے ہے کہ اس سے بخیل کا مال خرچ کرایا جائے

۲۸۰- عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَنْذِرُوْا فَإِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْقَدَرِ شَيْئًا وَإِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نذر مت مانا کرو۔ کیونکہ نذر اللہ کی تقدیر کے سامنے کچھ کام نہیں دیتی (اور جو ہونے والی بات ہے۔ اس کو نہیں روکتی) یہ تو فقط اس لیے ہے کہ بخیل سے کچھ خرچ کرائے۔

اَلنَّذْرُ فِي الطَّاعَةِ

کسی عبادت کے لیے نذر ماننے کا بیان

۲۸۱- عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهٖ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اس بات کی نذر مانے کہ میں اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کروں گا۔ تو اسے چاہیے کہ وہ اس سبب اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرے۔ اور جو نذر مانے نافرمانی کرنے کی تو اس کو چاہیے کہ وہ نافرمانی نہ کرے۔

نوٹ: اللہ رب العزت کی فرمانبرداری کرے یعنی نذر کو پورا کرے۔ اور اللہ رب العزت کی نافرمانی اور حکم عدولی نہ کرے یعنی نافرمانی کے کام نہ کرے قسم کو توڑ ڈالے اور اس کا کفارہ دے۔

اَلنَّذْرُ فِي الْمَعْصِيَةِ

کار گناہ میں نذر کرنے کا بیان

۲۸۲- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهٖ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری اور اطاعت کی نذر مانے تو اسے خدا تعالیٰ کی اطاعت کرنی چاہیے۔ اور جو شخص اس بات کی نذر مانے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے تو اس کے لیے یہ امر ضروری ہے کہ وہ نافرمانی کے کام سے باز آئے (اور نذر مانی ہوئی کو ادا نہ کرے!)

۲۸۳- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نَذَرَ أَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ أَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهٖ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری و اطاعت کی نذر مانے تو اسے خدا تعالیٰ کی اطاعت کرنی چاہیے اور جو شخص اس بات کی نذر مانے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرے تو اس کے لیے یہ امر ضروری ہے کہ وہ نافرمانی کے کام سے باز آئے۔

اَلْوَفَاءُ بِالنَّذْرِ
نذر کو پورا کرنے کا بیان

۳۸۴۲- عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ يَذْكُرُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُكُمْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ فَلَا أَدْرِيْ أَذَكَرَ مَرَّتَيْنِ بَعْدَهُ أَوْ ثَلَاثًا ثُمَّ ذَكَرَ قَوْمًا يَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ وَيَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَنْذُرُوْنَ وَلَا يُوْفُوْنَ وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں بہترین لوگ وہ ہیں جو میرے زمانے میں ہیں۔ بعد ازاں وہ لوگ جو میرے زمانے کے قریب ہیں۔ اور پھر وہ لوگ ہوں گے جو اس زمانے کے قریب ہوں گے پھر وہ لوگ جو اس زمانے کے قریب ہوں گے۔ راوی بیان فرماتے ہیں کہ مجھے یاد نہیں رہا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ جملہ ارشاد فرمایا۔ یا تین دفعہ۔ بعد ازاں ان لوگوں کا ذکر فرمایا جو خیانت کرتے ہیں اور امانت داری نہیں کرتے۔ گواہی دیتے ہیں۔ اور گواہی کے لیے طلب نہیں کیے جاتے ہیں۔ نذر کرتے ہیں اور نذر کو پورا نہیں کرتے۔ اور ان میں موٹا پن ظاہر ہوگا۔

نوٹ: اس سے ثابت ہوا کہ نذر ماننے کے بعد اسے پورا کرنا واجب ہے۔

النَّذْرُ فِيْمَا لَا يُرَادُ بِهِ وَجْهُ اللّٰهِ
اس نذر کا بیان جس میں اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا ارادہ نہ کیا جائے

۳۸۴۳- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلٍ يَقُوْدُ رَجُلًا فِيْ قَرَنٍ فَتَنَاوَلَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَهُ قَالَ إِنَّهُ نَذْرٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دن حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو ایک دوسرے شخص کو رسی کے ذریعے کھینچ رہا تھا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے اور اس چیز کو کاٹ ڈالا جس کے ذریعے وہ کھینچ رہا تھا۔ اس شخص نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ اس نے اس طرح کی نذر مانی تھی۔

۳۸۴۴- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ يَعْنِيْ بِرَجُلٍ وَهُوَ يَطُوْفُ بِالْكَعْبَةِ يَقُوْدُهُ إِنْسَانٌ بِخِزَامَةٍ فِيْ أَنْفِهِ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَقُوْدَهُ بِيَدِهِ قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ وَأَخْبَرَنِيْ سُلَيْمَانُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور نبی کریم سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کعبہ معظمہ کا طواف کرتے ہوئے ملاحظہ فرمایا۔ اس طرح کہ اسے ایک اور شخص اونٹ کی نکیل سے باندھ کر لیے کھینچ رہا تھا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اپنے دست مبارک سے کاٹ ڈالا۔ اور اسے حکم فرمایا کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچو۔ جناب حضرت ابن جریج کی دوسری روایت میں اس طرح

أَنَّ طَاوُسًا أَخْبَرَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ وَهُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ وَإِنْسَانٌ قَدْ رَبَطَ يَدَهُ بِإِنْسَانٍ آخَرَ بِسَيْرٍ أَوْ بِخَيْطٍ أَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذٰلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ قُدْهُ بِيَدِكَ۔

ہے کہ سیدنا حضرت ابن عباس نے روایت کیا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس شخص کے نزدیک سے گزرے اور وہ کعبہ معظمہ کا طواف کر رہا تھا ایک شخص نے اپنے ہاتھ دوسرے شخص سے تسمے سے بندھے دیئے تھے۔ اور کسی چیز سے ہاتھ باندھے تھے وہ تسمہ یا ڈور (دھاگا) یا کوئی اور چیز تھی۔ بعد ازاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے دست مبارک سے کاٹ ڈالا اور اس کے کھینچنے والے سے ارشاد فرمایا۔ کہ اس کا ہاتھ پکڑ کر کھینچو۔

اَلنَّذْرُ فِيْ مَا لَا يَمْلِكُ

ایسی چیز کی نذر کرنا جو اپنے قبضے اور ملک میں نہ ہو۔

۲۱۲۵ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ رب العزت کی نافرمانی اور گناہ کی چیز میں نذر کرنا جائز اور درست نہیں اور اس چیز کی نذر کرنا بھی درست نہیں جس کا مالک وہ شخص نہ ہو۔

۲۱۲۶ عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ سِوَى مِلَّةِ الْإِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَيْسَ عَلَى رَجُلٍ نَذْرٌ فِيمَا لَا يَمْلِكُ۔

سیدنا حضرت ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ملت اسلام کے سوا کسی ملت کی قسم کھائے حالانکہ وہ اپنی قسم میں جھوٹا ہو تو وہ شخص ایسا ہو جائے گا جیسے اس نے اپنے آپ کو کہا۔ اور جس شخص نے اپنے آپ کو دنیا کی کسی چیز سے قتل کیا۔ تو اسے اسی چیز سے عذاب دیا جائے گا جس سے اس نے اپنے آپ کو عذاب دیا۔ قیامت کے روز اور نذر کسی ایسی چیز میں نہیں ہوتی جس کا آدمی مالک نہ ہو۔

نوٹ: ملت اسلام کے سوا کسی دوسری ملت کی قسم کھانے کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً کوئی شخص کہے۔ اگر میں فلاں فلاں کام کروں تو میں عیسائی یا یہودی ہو جاؤں وغیرہ۔ (نعوذ باللہ من ذلک) اور آدمی جس چیز کا مالک نہیں اس کی نذر کرنا ناجائز ہے۔

مَنْ نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ تَعَالَى

بیت اللہ تک پیدل جانے کی نذر ماننا۔

۲۱۲۷ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ فَأَمَرَتْنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَفْتَيْتُ لَهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میری بہن نے نذر مانی کہ میں بیت اللہ شریف کو پیدل چل کر جاؤں گی اور مجھے حکم فرمایا کہ میں اس مسئلہ کو حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کروں۔ بعد ازاں میں نے اس کے لیے یہ مسئلہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ پیدل چلے اور سوار ہو کر جائے۔

نوٹ: یعنی فقط پیدل چلنے کی نذر ماننا اپنی جان پر بے فائدہ تکلیف اور زیادتی اٹھانے کے مترادف ہے۔

إِذَا حَلَفَتِ الْمَرْأَةُ لِتَمْشِيَ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ

۳۸۴۸ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أُخْتٍ لَهُ نَذَرَتْ أَنْ تَمْشِيَ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرُوهَا فَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَرْكَبْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ

مَنْ نَذَرَ أَنْ يَصُومَ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يَصُومَ

۳۸۴۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَكِبَتِ امْرَأَةٌ الْبَحْرَ فَنَذَرَتْ أَنْ تَصُومَ شَهْرًا فَمَاتَتْ قَبْلَ أَنْ تَصُومَ فَأَتَتْ أُخْتُهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لَهُ فَأَمَرَهَا أَنْ تَصُومَ عَنْهَا.

مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ نَذْرٌ

۳۸۵۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ اقْضِهِ عَنْهَا.

۳۸۵۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اسْتَفْتَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلَى أُمِّهِ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ أَنْ تَقْضِيَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهِ عَنْهَا.

اگر کوئی عورت ننگے پاؤں یا ننگے سر پیدل حج کے لیے جانے کی قسم کھائے تو اس کا حکم!

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے اپنی بہن کے بارے میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام سے یہ مسئلہ دریافت کیا کہ انہوں نے ننگے پاؤں اور ننگے سر پیدل کر جانے کی نذر مانی ہے۔ آپ نے فرمایا اپنی بہن سے کہو کہ وہ اپنی اوڑھنی اوڑھیں، سوار ہو کر جائیں اور تین دن کے روزے رکھیں

جو شخص روزے رکھنے کی نذر مانے پھر فوت ہو جائے اور روزے نہ رکھ سکے!

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ ایک خاتون دریا میں سوار ہوئیں۔ اور انہوں نے ایک ماہ کے روزے رکھنے کی نذر مانی۔ بعد ازاں وہ عورت روزے رکھنے سے پہلے فوت ہو گئی اس کی بہن حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور آپ کی خدمت اقدس میں اس کی یہ حالت بیان کی۔ آپ نے اس کی طرف سے اسے روزے رکھنے کا حکم فرمایا

اس شخص کا بیان جو فوت ہو جائے اور اس کے ذمے نذر واجب ہو!

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ جناب حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نذر کے متعلق دریافت کیا جو ان کی ماں کے ذمے تھی۔ اور وہ نذر ادا کرنے سے قبل فوت ہو گئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ آپ نذر کو اپنی ماں کی طرف سے ادا کریں۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ جناب حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نذر کے متعلق دریافت کیا جو ان کی ماں کے ذمے تھی اور وہ نذر ادا کرنے سے قبل فوت ہو گئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ آپ اس نذر کو اپنی ماں کی طرف سے ادا کریں۔

۳۸۵۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا نَذْرٌ فَلَمْ تَقْضِهِ قَالَ اقْضِهِ عَنْهَا.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ۔ کہ جناب حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ میری والدہ فوت ہو گئی ہے ۔ اور انہوں نے ایک نذر مانی تھی ۔ وہ نذر پوری نہیں ہوئی اور ان کے ذمہ ہے ۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اسے آپ اپنی ماں کی طرف سے ادا کریں ۔

نوٹ :- احادیث مذکورہ سے معلوم ہوا کہ جو نذر موجب قربت اور ثواب ہو ۔ اگر وارث اس نذر کو ادا کرے تو وہ ادا ہو جاتی ہے ۔ جیسے روزے رکھنا اور غلام آزاد کرنا ۔ وغیرہ اور جو نذر بے سود اور بے فائدہ ہو مثلاً ننگے پاؤں اور پیدل چلنا یہ کسی طرح بھی نہ درست اور جائز نہیں جیسا کہ مذکورہ حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی بہن کو حکم فرمایا کہ پیدل بھی چلیں اور سوار ہو کر بھی جائیں !

إِذَا نَذَرَ ثُمَّ أَسْلَمَ قَبْلَ أَنْ يَفِيَ

اس شخص کا بیان جس نے نذر مانی تھی اور وہ نذر پوری کرنے سے قبل مسلمان ہو گیا !

۳۸۵۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ عَلَيْهِ لَيْلَةٌ نَذَرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ يَعْتَكِفُهَا فَسَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَكِفَ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دور جاہلیت میں بیت اللہ شریف میں اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ آپ اعتکاف کر لیں تاکہ نذر پوری ہو جائے ۔)

۳۸۵۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ عَلَى عُمَرَ نَذْرٌ فِي اعْتِكَافِ لَيْلَةٍ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَسَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَكِفَ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے ۔ کہ جناب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے رات بھر مسجد حرام میں اعتکاف کرنے کی نذر مانی تھی ۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا گیا آپ نے انہیں اعتکاف کرنے کا حکم فرمایا ۔

۳۸۵۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ كَانَ جَعَلَ عَلَيْهِ يَوْمًا يَعْتَكِفُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَسَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَعْتَكِفَهُ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دور جاہلیت میں ایک دن کے اعتکاف کرنے کی نیت فرمائی تھی اور بعد ازاں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کیا ۔ آپ نے انہیں اسی طرح اعتکاف کرنے کا حکم فرمایا ۔

۳۸۵۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ تِيبَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت فرماتے ہیں کہ جب آپ کی توبہ قبول ہوئی تو آپ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض

عَلَيْهِ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنِّي أَنْخَلِعُ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَرَسُولِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ.

کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے مال و دولت سے الگ ہو جاؤں اور اسے صدقہ کیے دیتا ہوں تاکہ میں اسے اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بھیجوں۔ آپ نے اس سے ارشاد فرمایا: اپنے مال میں سے کچھ رکھ لیجئے تاکہ اس سے تمہارا کام چلے اور تمہیں آرام و آسائش ہو۔

إِذَا أَهْدَى مَالَهُ عَلَى وَجْهِ النَّذْرِ

اگر کوئی شخص اپنا مال نذر کے طور پر ہدیہ کرے تو اس کا حکم

۳۸۵۷: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قَالَ فَلَمَّا جَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ مُخْتَصَرٌ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے جناب حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا۔ جس وقت آپ نے اپنے پیچھے رہ جانے کا حال بیان فرمایا یعنی اس دور کا جب کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ جب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ میری توبہ میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ میں اپنے مال سے علیحدہ ہو جاؤں، اسے صدقہ کروں اور اسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجوں۔ آپ نے اسے ارشاد فرمایا کہ تھوڑا سا مال رکھ لیجئے۔ تمہارے لیے یہ بات اچھی ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا۔ میں نے اپنا تھوڑا سا مال رکھ لیا ہے۔ وہ حصہ جو خیبر میں ہے۔ یہ روایت مختصر بیان فرمائی گئی ہے۔

۳۸۵۸: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ حَدِيثَهُ حِينَ تَخَلَّفَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ مَالَكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ عَلَيَّ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے جناب حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا جب آپ نے اپنے پیچھے رہ جانے کا حال بیان فرمایا یعنی اس دور کا جب کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک کو تشریف لے گئے۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری توبہ میں سے ایک بات یہ بھی ہے کہ میں اپنے مال سے جدا ہو جاؤں، اسے صدقہ کروں اور اسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجوں۔ آپ نے اسے ارشاد فرمایا کہ تھوڑا سا مال رکھ لیجئے تمہارے لیے

۳۸۵۹: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَمِعْتُ أَبِي كَعْبَ بْنَ مَالِكٍ يُحَدِّثُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ إِنَّمَا نَجَّانِي

سیدنا حضرت عبداللہ بن کعب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے اپنے والد گرامی سے سنا وہ فرماتے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ رب العزت نے مجھے سچ کی وجہ

بِالْيَمَنِ وَإِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي صَدَقَةً إِلَى اللّٰهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ.

سے نجات بخشی اور میری توبہ میں سے یہ امر بھی ہے کہ میں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے صدقہ الگ کروں۔ آپ نے ارشاد فرمایا اس میں سے کچھ رکھ لیجئے۔ اور آپ کے حق میں یہ بات بہتر ہے۔ میں نے کہا کہ میں نے اپنے لیے وہ حصہ رکھ لیا جو خیبر میں ہے۔

هَلْ تَدْخُلُ الْأَرَضُونَ فِي الْمَالِ إِذَا نَذَرَ

مال کو نذر کرنے سے اس میں زمینیں بھی داخل ہو جاتی ہیں یا نہیں

۳۸۶۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ خَيْبَرَ فَلَمْ نَغْنَمْ إِلَّا الْأَمْوَالَ وَالْمَتَاعَ وَالثِّيَابَ فَأَهْدَى رَجُلٌ مِنْ بَنِي الضُّبَيْبِ يُقَالُ لَهُ رِفَاعَةُ بْنُ زَيْدٍ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامًا أَسْوَدَ يُقَالُ لَهُ مِدْعَمٌ فَوَجَّهَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى وَادِي الْقُرَى حَتَّى إِذَا كُنَّا بِوَادِي الْقُرَى بَيْنَمَا مِدْعَمٌ يَحُطُّ رَحْلًا لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ سَهْمٌ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّاسُ هَنِيئًا لَكَ الْجَنَّةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلَّا وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ الشَّمْلَةَ الَّتِي أَخَذَهَا يَوْمَ خَيْبَرَ مِنَ الْغَنَائِمِ لَتَشْتَعِلُ عَلَيْهِ نَارًا فَلَمَّا سَمِعَ النَّاسُ ذٰلِكَ جَاءَ رَجُلٌ بِشِرَاكٍ أَوْ شِرَاكَيْنِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِرَاكٌ أَوْ شِرَاكَانِ مِنْ نَارٍ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ خیبر کے سال ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ وہاں ہمیں لوٹ کا مال و متاع یعنی سامان اور کپڑے ملے ایک شخص نے جسے رفاعہ بن زید کہا کرتے تھے اور وہ بنو ضبیب کے قبیلہ سے تعلق رکھتا تھا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک حبشی غلام ہدیہ کے طور پر دیا اور اسے مدعم کہہ کر پکارتے تھے۔ پھر بعد ازاں حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں سے وادی القریٰ کی جانب متوجہ ہوئے جب ہم لوگ وادی القریٰ میں پہنچے تو اچانک ایک تیر بے خبری کے عالم میں مدعم کو آ کر لگا اور اس تیر سے وہ ہلاک ہو گئے۔ اور وہ تیر اس وقت لگا جب کہ مدعم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ساز و سامان اتار رہے تھے لوگ کہنے لگے آپ کو جنت مبارک ہو۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایسا ہرگز نہیں۔ وہ مال جو اس نے یوم خیبر کو مال غنیمت میں لیا تھا۔ ایسا مال جو تقسیم نہیں ہوا تھا۔ آگ اس کی وجہ سے شعلے مارے گی اور دہکے گی۔ جب لوگوں نے یہ بات حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تو ایک شخص ایک یا دو جوتے کے تسمے لایا اس وقت حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جوتے کا یہ ایک یا دو تسمے آگ ہیں۔

الْاِسْتِثْنَاءُ

ان شاء اللہ کہنے کا بیان

۳۸۶۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰى

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص قسم کھا کر ان شاء اللہ کہہ لے۔ تو اس نے اس میں سے استثناء کر لیا۔

۳۸۶۲ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰى۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص قسم کھا کر ان شاء اللہ کہہ دے۔ تو اس نے اس میں سے استثناء کر لیا

۳۸۶۳ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَهُوَ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ أَمْضٰى وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی چیز کی قسم کھائے اور بعد ازاں ان شاء اللہ کہہ دے۔ اس کو اس بات میں اختیار ہے کہ وہ اسے پورا کرے یا نہ کرے!

إِذَا حَلَفَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ هَلْ لَهُ اسْتِثْنَاءٌ

اگر کوئی شخص قسم کھائے اور اس کے لیے دوسرا آدمی ان شاء اللہ کہے تو دوسرے آدمی کا اس کے لیے ان شاء اللہ کہنا معتبر ہے یا نہیں!

۳۸۶۴ - عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْأَعْرَجِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ ابْنُ دَاوُدَ لَأَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ امْرَأَةً كُلُّهُنَّ تَأْتِي بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَمْ يَقُلْ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيْعًا فَلَمْ تَحْمِلْ إِلَّا امْرَأَةٌ وَاحِدَةٌ جَاءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ وَأَيْمُ الَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ قَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوا فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ فُرْسَانًا أَجْمَعِيْنَ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن اعرج جناب ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ میں آج اپنی نوے بیویوں کے پاس جاؤں گا۔ اور ان میں سے ہر ایک مجاہد جنے گی جو اللہ رب العزت کی راہ میں جہاد کرے گا ان کے ساتھی نے ان کے لیے ان شاء اللہ کا جملہ کہا۔ مگر حضرت سلیمان علیہ السلام نے نہ کہا۔ بعد ازاں آپ اپنی ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے گئے اور سب سے جماع کیا۔ ایک عورت کے سوا کوئی عورت بھی حاملہ نہ ہوئیں اور وہ بھی ایسی حاملہ کہ ان سے ادھورا بچہ پیدا ہوا۔ بعد ازاں آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس ذات اقدس جل جلالہ کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر جناب سلیمان علیہ السلام ان شاء اللہ فرماتے تو آپ کے سب بیٹے اللہ رب العزت کی راہ میں جہاد کرتے

نوٹ: اس سے ثابت اور معلوم ہوا کہ غیر کے کہے استثناء اور ان شاء اللہ کافی نہیں ہو سکتا!

كَفَّارَةُ النَّذْرِ

نذر کے کفارے کا بیان

۳۸۶۵ - عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور

صلى الله عليه وسلم قال كفارة النذر كفارة اليمين۔

اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نذر کا کفارہ ہی قسم کا کفارہ ہے۔

٣٨٦٦ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کسی گناہ کی بات میں نذر نہیں ہوا کرتی۔

٣٨٦٧ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ گناہ کے کام میں نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

٣٨٦٨ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گناہ کے کام میں نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

٣٨٦٩ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گناہ کے کام میں نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

٣٨٧٠ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهَا الْيَمِيْنُ۔ (ترجمہ اوپر گزرا)

٣٨٧١ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهَا كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گناہ کے کام میں نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

٣٨٧٢ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهَا كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گناہ کے کام میں نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

خَالَفَهُ غَيْرُ وَاحِدٍ مِّنْ اَصْحَابِ يَحْيَى ابْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ

یحییٰ ابن کثیر کے بہت سے اصحاب نے حدیث ہذا کو مختلف طور پر روایت کیا ہے۔ چنانچہ آگے بیان ہوتا ہے۔

٣٨٧٣ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ۔

حضرت عمران بن حصین سے مروی ہے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گناہ کے کام میں نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

٣٨٧٤ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ۔

حضرت عمران بن حصین سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گناہ کے کام میں نذر نہیں ہوتی اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

٣٨٧٥ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِيْ غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ.

کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، غضبِ الٰہی میں نذر نہیں اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

٢٨٧٦ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِيْ غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ.

سیدنا حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غضبِ الٰہی میں نذر نہیں اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

٢٨٧٧ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِيْ غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ.

سیدنا حضرت عمران رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غضبِ الٰہی میں نذر نہیں اور اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

٢٨٧٨ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ النَّذْرُ نَذْرَانِ فَمَا كَانَ مِنْ نَذْرٍ فِيْ طَاعَةِ اللّٰهِ فَذٰلِكَ لِلّٰهِ وَفِيْهِ الْوَفَاءُ وَمَا كَانَ مِنْ نَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَذٰلِكَ لِلشَّيْطَانِ وَلَا وَفَاءَ فِيْهِ وَيُكَفِّرُهُ مَا يُكَفِّرُ الْيَمِيْنَ.

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نذر کی دو قسمیں ہیں۔ جو نذر اللہ کی اطاعت اور فرمانبرداری کی ہو وہ اللہ کے واسطے ہے۔ اور اسے پورا کرنے کا حکم ہے۔ اور جو نذر ایسی ہو جس میں گناہ ہو۔ وہ نذر شیطان کے لیے ہے۔ اور اس کا پورا کرنا ضروری نہیں۔ اور نذر کا بھی اس طرح کفارہ دیا جاتا ہے۔ جیسا کہ قسم کا کفارہ۔

٢٨٧٩ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنْ رَجُلٍ نَذَرَ أَنْ لَا يَشْهَدَ الصَّلٰوةَ فِيْ مَسْجِدِ قَوْمِهِ فَقَالَ عِمْرَانُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا نَذْرَ فِيْ غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ.

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کسی نے نذر مانی کہ میں اپنی قوم کی مسجد میں نماز پڑھنے نہ جایا کروں گا۔ جناب عمران بن حصین رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ میں نے حضور سرورِ انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا اللہ کی ناراضگی اور غضب میں نذر جائز نہیں۔ اور نذر کا کفارہ وہ ہے جو یمین کا کفارہ ہے۔

٢٨٨٠ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَلَا غَضَبٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ.

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گناہ اور غضب کے کام میں نذر جائز اور درست نہیں اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

٢٨٨١ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَكَفَّارَتُهُ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ.

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا گناہ اور غضب کے کام میں نذر جائز اور درست نہیں اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔

٢٨٨٢ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ آدَمَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا فِيْ مَعْصِيَةٍ

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس چیز میں جو کسی کی ملکیت نہیں جس کا وہ مالک نہیں اور جس میں اللہ رب العزت کی معصیت ہو

اللّٰہ عزّ و جلّ ۔ | کی نافرمانی ہو۔

خَالَفَهُ عَلِيُّ بْنُ زَيْدٍ فَرَوَاهُ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَمُرَةَ

علی بن زید نے منصور کے خلاف حسن سے روایت کی ہے سلسلہ حسن نے عبدالرحمان بن سمرہ سے روایت فرمائی

۳۸۸۳ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ۔

سیدنا عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس چیز میں آدمی کی نذر درست اور صحیح نہیں جس میں کہ رب العزت کی نافرمانی ہو سا اور نہ اس میں جس کا آدمی مالک نہیں۔

۳۸۸۴ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِي مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ آدَمَ۔

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس چیز میں آدمی کی نذر درست اور صحیح نہیں جس میں اللہ رب العزت کی نافرمانی ہو اور نہ اس میں جس کا آدمی مالک نہیں۔

مَا الْوَاجِبُ عَلَى مَنْ أَوْجَبَ عَلَى نَفْسِهِ نَذْرًا فَعَجَزَ عَنْهُ

"اس شخص پر کونسی چیز واجب ہے جس نے ایک کام کرنے کی نذر مانی ہو اور وہ اس سے پھر انجام نہ دے سکتا ہو"

۳۸۸۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ مُرْهُ فَلْيَرْكَبْ فَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص کو حضور سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ دو آدمیوں کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چل رہا ہے آپ نے دریافت فرمایا اس کی کیا وجہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی تھی تاکہ اس طرح وہ بیت اللہ کو جائے۔ آپ نے فرمایا۔ انہیں کہو کہ اس طرح کے عذاب دینے سے اللہ تعالیٰ بے پرواہ بے نیاز ہے۔ اس سے کہو کہ وہ سوار ہو جائے اور بعد ازاں اسے سوار ہونے کا حکم فرمایا۔

۳۸۸۶ عَنْ أَنَسٍ قَالَ مَرَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْخٍ يُهَادَى بَيْنَ اثْنَيْنِ فَقَالَ مَا بَالُ هٰذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ غَنِيٌّ عَنْ تَعْذِيبِ هٰذَا نَفْسَهُ مُرْهُ فَلْيَرْكَبْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ وہ دو آدمیوں کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چل رہا ہے آپ نے دریافت فرمایا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ لوگوں نے عرض کیا کہ اس نے پیدل چلنے کی نذر مانی تھی تاکہ اس طرح وہ بیت اللہ کو جائے آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس کی جان کو اس طرح کے عذاب دینے سے بے نیاز ہے۔

۳۸۸۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أَتَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ فَقَالَ مَا شَأْنُ هٰذَا فَقِيلَ نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِتَعْذِيبِ هٰذَا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس تشریف لائے حالانکہ وہ اپنے دو بیٹوں کے درمیان چل رہا تھا یعنی اس کے دونوں طرف سے اسے اس کے بیٹے پکڑ کر لیے جاتے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ اس کا کیا حال ہے اور یہ اس طرح کیوں چل رہا ہے کسی شخص نے عرض کیا کہ اس نے کعبہ معظمہ میں پیدل چل کر جانے کی نذر مانی ہوئی ہے آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس طرح کے

نفسه شيئا فامره ان يكفّر.

عذاب اٹھانا یا اٹھانے کی کچھ قدر نہیں فرماتا اور بعد ازاں آپ نے اسے حکم فرمایا کہ وہ کفارہ ادا کرے۔

۳۸۸۸۔ عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حلف على يمين فقال ان شاء الله فقد استثنى.

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بات پر قسم کھائے پھر ان شاء اللہ کہہ دے تو اس نے استثناء کر لیا (اس کا حانث نہیں ہو گا)۔

۳۸۸۹۔ عن ابي هريرة رفعه قال قال سليمان لاطوفن الليلة على تسعين امراة كلهن تاتي بفارس يجاهد في سبيل الله فقيل له قل ان شاء الله فلم يقل فطاف بهن فلم تلد منهن الا امراة واحدة نصف انسان فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لو قال ان شاء الله لم يحنث وكان دركا لحاجته.

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت سلیمان علیہ السلام نے قسم کھائی کہ آج رات میں اپنی نوے عورتوں کے پاس جاؤں گا جن میں سے ہر ایک کا بچہ پیدا ہو گا جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے گا۔ تو آپ سے کہا گیا کہ ان شاء اللہ کہہ دو مگر نہ کہا۔ وہ عورتوں کے پاس گئے لیکن ان میں سے کوئی بچہ پیدا نہ ہوا سوائے ایک عورت کے جو نصف بچہ جنی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آپ ان شاء اللہ کہتے تو حانث نہ ہوتے اور مقصد بھی پورا ہو جاتا۔

كتاب الشروط فيه المزارعة والوثائق

شرطوں کے بارے میں کتاب اور اس میں زمین کو مضاربت یا بٹائی پر دینے اور عہد و میثاق باندھنے کا بیان ہے۔

۳۸۹۰۔ عن ابي سعيد قال اذا استاجرت اجيرا فاعلمه اجره.

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب تم کسی مزدور سے مزدوری کرانا چاہو تو اس سے اس کی مزدوری طے کر لو۔

نوٹ: یعنی مزدور سے کہا جائے کہ تجھے اتنی مزدوری دی جائے گی جب وہ قبول کرے تو تب اس سے کام لیا جائے۔

۳۸۹۱۔ عن حماد وهو ابن ابي سليمان انه سئل عن رجل استاجر اجيرا على طعامه قال لا حتى تعلمه.

سیدنا حضرت حماد بن ابو سلیمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ان سے کسی شخص نے مسئلہ دریافت کیا کہ اگر کوئی شخص اس شرط پر مزدور رکھے کہ وہ کھانا کھایا کرے گا تو اس کا کیا حکم ہے۔ آپ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ مزدوری معلوم کرائے بغیر یوں نہ کرے۔

نوٹ: کیونکہ اجرت کے معلوم ہوئے بغیر اجارہ فاسد ہے اور اس کا انجام جھگڑا اور فساد ہوتا ہے۔

۳۸۹۲۔ عن حماد وقتادة في رجل قال لرجل استكري منك الى مكة بكذا وكذا فان سرت شهرا او كذا وكذا شيئا سماه فلك زيادة كذا وكذا فلم يريا به باسا وكرها ان يقول استكري منك بكذا وكذا فان سرت اكثر من شهر نقصت من كرائك كذا

سیدنا حضرت حماد اور حضرت قتادہ رضی اللہ عنہما سے ان دو افراد کے بیان میں مروی ہے کہ ان میں سے ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ میں آپ سے مکہ مکرمہ تک کا کرایہ اتنے اتنے دراہم پر کرتا ہوں اگر میں ایک ماہ یا اس سے کم یا زیادہ چلا۔ غرضیکہ اس نے دنوں کو متعین اور مقرر کیا۔ اور کہا کہ تمہیں اتنا کرایہ اور زیادہ دیا جائے گا۔ حضرت حماد اور قتادہ رضی اللہ عنہما فرماتے کہ اس میں کوئی حرج نہیں اور یہ بات مکروہ جانتے کہ اگر کوئی شخص کسی دوسرے کو یہ کہے کہ میں تم سے اتنے پیسوں پر کرایہ کرتا ہوں۔ اگر میں نے اس مدت سے کم مدت لگائی تو تمہارے کرائے میں سے اس قدر کمی کی

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ عَطِّشْ مَنْ عَطَّشَ آلَ مُحَمَّدٍ اللَّيْلَةَ. فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَلَبِهِمْ فَأُخِذُوْا فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ وَبَعْضُهُمْ يَزِيْدُ عَلٰى بَعْضٍ إِلَّا أَنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ فِيْ هٰذَا الْحَدِيْثِ اسْتَاقُوْا إِلٰى أَرْضِ الشِّرْكِ۔

انھوں نے اسے قتل کیا۔ اور اونٹنیوں کو چھین کر لے گئے۔ اور لوگوں نے کہا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ! جل جلالہ وعم نوالہ۔ اس شخص کو پیاسا رکھ جس شخص نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل یعنی غلام کو رات بھر پیاسا رکھا۔ بعد ازاں آپ نے انھیں تلاش کرنے کے لیے لوگوں کو روانہ کیا۔ وہ پکڑے گئے۔ آپ نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے۔ اور ان کی آنکھوں کو گرم سلائی سے اندھا کیا۔ کیونکہ انھوں نے بھی چرواہے کو اسی طرح قتل کیا تھا۔ بعض راوی دوسرے لوگوں سے کچھ زیادہ بیان کرتے ہیں۔ مگر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اس حدیث پاک میں یہ فرمایا ہے کہ لوگ اونٹنیوں کو مشرکوں کے علاقے میں ہانک کر لے گئے۔

۴۰۴۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ أَغَارَ قَوْمٌ عَلٰى لِقَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَهُمْ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں کو لوٹا تو آپ نے انھیں پکڑا اور ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور ان کی آنکھیں اندھی کر دیں۔

۴۰۴۴ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قَوْمًا أَغَارُوْا عَلٰى لِقَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُتِيَ بِهِمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں کو لوٹا تو آپ نے انھیں پکڑا اور ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور ان کی آنکھیں اندھی کر دیں۔

۴۰۴۵ عَنْ هِشَامٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ قَوْمًا أَغَارُوْا عَلٰى إِبِلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ۔

سیدنا حضرت ہشام رضی اللہ عنہ نے اپنے والد حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ ایک قوم نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ لوٹ لیے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور ان کی آنکھیں اندھی کر دیں۔

۴۰۴۶ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ قَالَ أَغَارَ نَاسٌ مِنْ عُرَيْنَةَ عَلٰى لِقَاحِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاسْتَاقُوْهَا وَقَتَلُوْا غُلَامًا لَهُ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ آثَارِهِمْ فَأُخِذُوْا فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ أَعْيُنَهُمْ۔

سیدنا حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ عرینہ کے کچھ لوگوں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنیوں کو لوٹا۔ اور وہ انھیں ہانک کر لے گئے۔ اور آپ کے غلام کو قتل کر ڈالا آپ نے کچھ آدمی ان کے تعاقب میں ارسال فرمائے وہ پکڑے گئے ان کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے گئے۔ اور ان کی آنکھوں میں سلائی پھیر دی گئی۔

۴۰۴۷ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَزَلَتْ فِيْهِمْ آيَةُ الْمُحَارَبَةِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی روایت فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا کہ محاربہ کی آیت انہی لوگوں کے حق میں نازل ہوئی تھی۔ انما جزاؤا الذین یحاربون اللہ و رسولہ۔ آخر تک

۴۰۴۸ عَنْ اَبِي الزِّنَادِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَطَعَ الَّذِيْنَ سَرَقُوْا لِقَاحَهُ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ بِالنَّارِ عَاتَبَهُ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ الْآيَةَ كُلَّهَا

سیدنا حضرت ابوالزناد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹے اور ان کی آنکھوں کو آگ سے اندھا کیا جنہوں نے آپ کی اونٹنیاں چرائی تھیں۔ تو اللہ جل شانہ نے آپ پر عتاب کیا کہ اتنی سختی لازمی اور ضروری نہیں تھی۔ اور اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی۔ اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ۔

۴۰۴۹ عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّمَا سَمَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْيُنَ اُولٰٓئِكَ لِاَنَّهُمْ سَمَلُوْا اَعْيُنَ الرِّعَاءِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کی آنکھیں پھوڑی تھیں کیونکہ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام کی آنکھیں اندھی کی تھیں۔ تو آپ نے قصاص لیتے ہوئے ایسا کیا۔

۴۰۵۰ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْيَهُوْدِ قَتَلَ جَارِيَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى حُلِيٍّ لَهَا وَاَلْقَاهَا فِيْ قَلِيْبٍ وَرَضَخَ رَاْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَاُخِذَ فَاَمَرَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرْجَمَ حَتّٰى يَمُوْتَ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک یہودی نے ایک انصاری کی لڑکی کو زیور کے طمع اور لالچ میں قتل کیا۔ اور اسے کنویں میں ڈال دیا۔ اور پھر اس کا سر پتھر سے کچلا بعد ازاں وہ پکڑا گیا اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رجم کرنے کا حکم فرمایا حتیٰ کہ وہ مر جائے۔

۴۰۵۱ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ جَارِيَةً مِّنَ الْاَنْصَارِ عَلٰى حُلِيٍّ لَهَا ثُمَّ اَلْقَاهَا فِيْ قَلِيْبٍ وَرَضَخَ رَاْسَهَا بِالْحِجَارَةِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّرْجَمَ حَتّٰى يَمُوْتَ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے انصار کی ایک لڑکی کو زیور کے طمع اور لالچ میں قتل کیا۔ اور اسے کنویں میں ڈال دیا۔ اور پھر اس کا سر پتھر سے کچلا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رجم کرنے کا حکم فرمایا حتیٰ کہ وہ مر جائے۔

۴۰۵۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اس قول میں مروی ہے کہ اللہ رب العزت نے یہ آیت نازل فرمائی

الْآيَةَ قَالَ نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ فِي الْمُشْرِكِيْنَ فَمَنْ تَابَ مِنْهُمْ قَبْلَ اَنْ يُقْدَرَ عَلَيْهِ لَمْ يَكُنْ عَلَيْهِ سَبِيْلٌ وَلَيْسَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ لِلرَّجُلِ الْمُسْلِمِ فَمَنْ قَتَلَ وَاَفْسَدَ فِي الْاَرْضِ وَحَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ ثُمَّ لَحِقَ بِالْكُفَّارِ قَبْلَ اَنْ يُقْدَرَ عَلَيْهِ لَمْ يَمْنَعْهُ ذٰلِكَ اَنْ يُقَامَ فِيْهِ الْحَدُّ الَّذِيْ اَصَابَ۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْمُثْلَةِ

۴۰۵۳ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحُثُّ فِيْ خُطْبَتِهِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَيَنْهٰى عَنِ الْمُثْلَةِ۔

اَلصَّلْبُ

۴۰۵۴ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ زَانٍ مُحْصَنٌ يُرْجَمُ اَوْ رَجُلٌ قَتَلَ رَجُلًا مُتَعَمِّدًا فَيُقْتَلُ اَوْ رَجُلٌ يَخْرُجُ مِنَ الْاِسْلَامِ يُحَارِبُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلَهُ فَيُقْتَلُ اَوْ يُصْلَبُ اَوْ يُنْفٰى مِنَ الْاَرْضِ۔

اَلْعَبْدُ يَأْبَقُ اِلٰى اَرْضِ الشِّرْكِ

۴۰۵۵ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِيْنَ يُحَارِبُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ آخر تک مشرکین کے حق میں نازل فرمائی۔ تو ان میں سے جو شخص پکڑے جانے سے پہلے توبہ کرے تو اسے سزا نہ ہوگی اور یہ آیت مسلمانوں کے بارے میں نہیں۔ یعنی اگر کوئی قتل کرے یا فساد پھیلائے اور اللہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑے اور بعد ازاں کافروں سے جا کر مل جائے اس سے پہلے کہ وہ پکڑا جائے تو اس پر سے یہ حد ساقط نہیں ہوگی اور جب وہ مسلمانوں کے ہاتھ لگے گا تو اسے سزا ہوگی۔

ناک، کان اور اعضاء کاٹنے کی ممانعت

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ میں صدقہ دینے کی رغبت دلاتے اور آپ مثلہ سے منع فرماتے۔

سولی پر چڑھانے کا بیان

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تین صورتوں کے سوا مسلمان کا خون کرنا درست اور جائز نہیں۔ ۱۔ ایک وہ مسلمان جو شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے۔ اور وہ سنگسار کیا جائے یعنی پتھروں سے مارا جائے گا۔ دوسرا وہ شخص جو کسی کو جان بوجھ کر قتل کر دے۔ تو اسے قتل کیا جائے گا (قصاص) تیسرا وہ شخص جو اسلام سے پھر جائے اور اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑے۔ اسے قتل کیا جائے گا یا سولی پر چڑھایا جائے گا۔ یا ملک بدر کیا جائے گا۔

اگر مسلمان کا غلام مشرکین کے پاس دوڑ کر چلا جائے

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب غلام

إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلوٰةٌ حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى مَوَالِيْهِ ۔

بھاگ جائے تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی، جب تک کہ وہ اپنے مالکوں کے پاس واپس نہ آجائے!

۴۰۵۶ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ كَانَ جَرِيْرٌ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلوٰةٌ وَإِنْ مَاتَ مَاتَ كَافِرًا وَأَبَقَ غُلَامٌ لِجَرِيْرٍ فَأَخَذَهُ فَضَرَبَ عُنُقَهُ ۔

سیدنا حضرت شعبی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت جریر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا جب غلام بھاگ جائے تو اس کی نماز قبول نہ ہوگی اور اگر وہ ایسے ہی فوت ہو جائے گا تو حالت کفر میں مرے گا جریر کا ایک غلام بھاگا تھا۔ اور آپ نے اسے گرفتار کر لیا۔ اس کی گردن اڑا دی۔

نوٹ:۔ غالباً یہ سخت سزا اس لیے تھی کہ وہ مرتد ہو کر کافروں سے مل گیا تھا۔

۴۰۵۷ عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلٰى أَرْضِ الشِّرْكِ فَلَا ذِمَّةَ لَهُ ۔

سیدنا حضرت جریر بن عبد اللہ عنہ نے فرمایا کہ جب غلام مشرکین کے علاقے میں بھاگ جائے تو پھر اس کا ذمہ نہیں۔

نوٹ: یعنی اب اگر کوئی مسلمان اس کو پائے اور مار ڈالے تو کوئی مواخذہ نہیں۔

۴۰۵۸ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلٰى أَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ ۔

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب غلام مشرکوں کے ملک میں بھاگ جائے تو اس کا خون حلال ہوگا۔

۴۰۵۹ عَنْ جَرِيْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَبَقَ الْعَبْدُ إِلٰى أَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ ۔

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب غلام مشرکوں کے ملک میں بھاگ جائے تو اس کا خون حلال ہوگا۔

۴۰۶۰ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ إِلٰى أَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ ۔

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب غلام مشرکوں کے ملک میں بھاگ جائے تو اس کا خون حلال ہوگا۔

۴۰۶۱ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ إِلٰى أَرْضِ الشِّرْكِ فَقَدْ حَلَّ دَمُهُ ۔

حضرت جریرؓ نے فرمایا جو غلام مشرکوں کے علاقے میں چلا جائے اس کا خون حلال ہے۔

۴۰۶۲ عَنْ جَرِيْرٍ قَالَ أَيُّمَا عَبْدٍ أَبَقَ مِنْ مَوَالِيْهِ وَلَحِقَ بِالْعَدُوِّ فَقَدْ أَحَلَّ بِنَفْسِهِ ۔

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو غلام اپنے مالکوں کے پاس سے بھاگ جائے اور دشمن کے ملک یعنی دار الکفر میں چلا جائے اس نے خود اپنا خون حلال کر لیا۔

اَلْحُكْمُ فِي الْمُرْتَدِّ

اسلام سے پھر جانے والے کا بیان

۴۰۶۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ عُثْمَانَ

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ

قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلَاثٍ رَجُلٌ زَنٰى بَعْدَ إِحْصَانِهٖ فَعَلَيْهِ الرَّجْمُ أَوْ قَتَلَ عَمْدًا فَعَلَيْهِ الْقَوَدُ أَوِ ارْتَدَّ بَعْدَ إِسْلَامِهٖ فَعَلَيْهِ الْقَتْلُ۔

جناب حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا۔ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ ارشاد فرماتے کہ مسلمان شخص کا خون کرنا درست نہیں۔ ہاں تین وجوہ سے جو شخص شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے اسے رجم کیا جائے۔ دوسرا جو کسی کو جان بوجھ کر قتل کرے اس سے قصاص لیا جائے گا۔ تیسرا وہ شخص جو اسلام سے پھر جائے اسے قتل کیا جائے گا۔

۲۹۴ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِثَلَاثٍ أَنْ يَزْنِيَ بَعْدَ مَا أُحْصِنَ أَوْ يَقْتُلَ إِنْسَانًا فَيُقْتَلَ أَوْ يَكْفُرَ بَعْدَ إِسْلَامِهٖ فَيُقْتَلَ۔

سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور سرور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا آپ فرماتے تھے مسلمان کو تین صورتوں کے سوا قتل کرنا درست نہیں یا تو وہ شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے۔ یا کسی شخص کو قتل کرے تو قتل کیا جائے یا اسلام کے بعد کافر ہو جائے تو قتل کیا جائے!

۲۹۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اسلام چھوڑ کر دوسرا دین اختیار کرے اسے قتل کر دو۔

۲۹۶ عَنْ عِكْرِمَةَ أَنَّ نَاسًا ارْتَدُّوْا عَنِ الْإِسْلَامِ فَحَرَّقَهُمْ عَلِيٌّ بِالنَّارِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَوْ كُنْتُ أَنَا لَمْ أُحَرِّقْهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ أَحَدًا وَلَوْ كُنْتُ أَنَا لَقَتَلْتُهُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔

سیدنا حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بعض لوگ اسلام سے پھر گئے تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انہیں آگ میں جلا دیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اگر میں ان کی جگہ ہوتا تو انہیں کبھی نہ جلاتا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی شخص کو اللہ تعالیٰ کے عذاب (آگ میں جلانے) سے نہ قتل کرو۔ اگر میں ہوتا تو انہیں قتل کر دیتا کیونکہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنا دین تبدیل کرے اس کو قتل کر دو۔

۲۹۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔

۲۹۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔

۲۹۹ عَنِ الْحَسَنِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔

۳۰۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ۔

ان سب روایتوں کا ترجمہ یہ ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنا دین بدل ڈالے اسے قتل کر دو۔

۴۰۶۱: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ عَلِيًّا أُتِيَ بِنَاسٍ مِنَ الزُّطِّ يَعْبُدُونَ وَثَنًا فَأَحْرَقَهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ بَدَّلَ دِينَهُ فَاقْتُلُوهُ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں زط جاٹ کے کچھ لوگ پیش کیے گئے جو بتوں کی پوجا کیا کرتے تھے۔ آپ نے انہیں آگ میں جلادیا۔ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ جو شخص اپنا دین بدل ڈالے اس کو قتل کردو۔

۴۰۶۲: عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَهُ إِلَى الْيَمَنِ ثُمَّ أَرْسَلَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ بَعْدَ ذَلِكَ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ رَسُولِ اللَّهِ إِلَيْكُمْ فَأَلْقَى لَهُ أَبُو مُوسَى وِسَادَةً لِيَجْلِسَ عَلَيْهَا فَأُتِيَ بِرَجُلٍ كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ ثُمَّ كَفَرَ فَقَالَ مُعَاذٌ لَا أَجْلِسُ حَتَّى يُقْتَلَ قَضَاءُ اللَّهِ وَرَسُولِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَلَمَّا قُتِلَ قَعَدَ.

سیدنا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو حاکم بنا کر یمن کی طرف بھیجا بعد ازاں حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو بھیجا بعد ازاں جب وہ یمن پہنچے تو آپ نے فرمایا۔ اے لوگو! مجھے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی طرف بھیجا ہے جناب حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے آپ کے لیے تکیہ رکھا تاکہ آپ اس پر تشریف رکھیں۔ اسی دوران ایک شخص لایا گیا جو اس سے قبل یہودی تھا۔ پھر مسلمان ہو گیا تھا۔ پھر کافر ہو گیا۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جب تک یہ شخص اللہ اور اس کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پاک کے مطابق قتل نہ کیا جائے میں نہیں بیٹھوں گا۔ آپ نے یہ حکم تین بار ارشاد فرمایا۔ جب وہ قتل کیا جا چکا تو آپ تشریف فرما ہوئے۔

۴۰۶۳: عَنْ سَعْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ أَمَّنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَّا أَرْبَعَةَ نَفَرٍ وَامْرَأَتَيْنِ وَقَالَ اقْتُلُوهُمْ وَإِنْ وَجَدْتُمُوهُمْ مُتَعَلِّقِينَ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ عِكْرِمَةُ بْنُ أَبِي جَهْلٍ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَطَلٍ وَمَقِيسُ بْنُ صُبَابَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي السَّرْحِ فَأَمَّا عَبْدُ اللَّهِ بْنُ خَطَلٍ فَأُدْرِكَ وَهُوَ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَاسْتَبَقَ إِلَيْهِ سَعِيدُ بْنُ

سیدنا حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جس دن مکہ مکرمہ فتح ہوا۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگوں کو امن دیا۔ مگر آپ نے چار مردوں اور دو عورتوں کے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ جہاں کہیں بھی ملیں انہیں قتل کردو۔ اگرچہ (وہ اپنی جان کی حفاظت کے لیے) کعبہ شریف کے پردوں سے بھی لٹکے ہوئے ہوں۔ وہ چار یہ تھے۔ عکرمہ بن ابی جہل۔ عبداللہ بن خطل اور مقیس بن صبابہ عبداللہ بن سعد بن ابی السرح۔ عبداللہ بن خطل کعبہ کے پردوں سے چمٹا ہوا تھا اور اسے قتل کرنے کے لیے دو شخص دوڑے ایک سعید بن حریث اور دوسرے جناب عمار بن یاسر رضی

حُرَيْثٍ وَعَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ فَسَبَقَ سَعِيدٌ
عَمَّارًا وَكَانَ أَشَبَّ الرَّجُلَيْنِ فَقَتَلَهُ وَ
أَمَّا مِقْيَسُ بْنُ صُبَابَةَ فَأَدْرَكَهُ النَّاسُ
فِي السُّوقِ فَقَتَلُوهُ وَأَمَّا عِكْرِمَةُ فَرَكِبَ
الْبَحْرَ فَأَصَابَتْهُمْ عَاصِفٌ فَقَالَ
أَصْحَابُ السَّفِينَةِ أَخْلِصُوا فَإِنَّ
آلِهَتَكُمْ لَا تُغْنِي عَنْكُمْ شَيْئًا هَهُنَا
فَقَالَ عِكْرِمَةُ وَاللهِ لَئِنْ لَمْ
يُنَجِّنِي مِنَ الْبَحْرِ إِلَّا الْإِخْلَاصُ
لَا يُنَجِّينِي فِي الْبَرِّ غَيْرُهُ اللّٰهُمَّ
إِنَّ لَكَ عَلَيَّ عَهْدًا إِنْ أَنْتَ عَافَيْتَنِي
مِمَّا أَنَا فِيهِ أَنْ آتِيَ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى أَضَعَ يَدِي فِي يَدِهِ
فَلَأَجِدَنَّهُ عَفُوًّا كَرِيمًا فَجَاءَ
فَأَسْلَمَ وَأَمَّا عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي سَرْحٍ
فَإِنَّهُ اخْتَبَأَ عِنْدَ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ
فَلَمَّا دَعَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
النَّاسَ إِلَى الْبَيْعَةِ جَاءَ بِهِ حَتَّى
أَوْقَفَهُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ بَايِعْ
عَبْدَ اللهِ قَالَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ فَنَظَرَ
إِلَيْهِ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَأْبَى فَبَايَعَهُ
بَعْدَ ثَلَاثٍ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى أَصْحَابِهِ
فَقَالَ أَمَا كَانَ فِيكُمْ رَجُلٌ رَشِيدٌ
يَقُومُ إِلَى هٰذَا حَيْثُ رَآنِي كَفَفْتُ
يَدِي عَنْ بَيْعَتِهِ فَيَقْتُلُهُ فَقَالُوا
وَمَا يُدْرِينَا يَا رَسُولَ اللهِ مَا فِي نَفْسِكَ
هَلَّا أَوْمَأْتَ إِلَيْنَا بِعَيْنِكَ قَالَ إِنَّهُ
لَا يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ لَهُ خَائِنَةُ الْأَعْيُنِ۔

اللہ عنہ۔ لیکن حضرت سعید رضی اللہ عنہ حضرت عمار رضی اللہ
عنہ سے زیادہ نوجوان تھے۔ آپ نے آگے بڑھ کر قتل کیا۔
اور مقیس بن صبابہ بازار میں پکڑا گیا ....
لوگوں نے اسے وہیں قتل کر دیا۔ عکرمہ بن ابی جہل سوار ہو گیا
جہاز طوفان میں پھنس گیا، تو کشتی والوں نے کہا، اب خدا کو
پکارو، کیونکہ بت وغیرہ تمہاری امداد نہیں کر سکتے۔ عکرمہ نے
کہا۔ اللہ کی قسم! دریا میں مجھے اس کے سوا اور کوئی نہیں بچا
سکتا، تو خشکی میں بھی اس کے سوا کوئی نہیں بچا سکتا۔ اے
پروردگار میں تجھ سے وعدہ کرتا ہوں۔ کہ اگر اس بلا اور مصیبت
میں جس میں پھنسا ہوں، تو نے مجھے بچا لیا تو میں حضور سرور کونین
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔ اور آپ کی
بیعت کروں گا۔ اور مجھے توقع ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم
مجھ پر بڑی مہربانی اور کرم فرمائیں گے! پھر وہ آ کر مسلمان ہو گیا۔ عبداللہ
بن ابی سرح حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے پاس جا چھپا
جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو بیعت کے
لیے یاد فرمایا تو جناب حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے اس
کو لا کر حضور علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر دیا۔ اور عرض کیا
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبداللہ کی بیعت فرما لیجئے۔ آپ
نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور تین دفعہ عبداللہ کی طرف دیکھا۔
گویا ہر دفعہ بیعت سے انکار کیا اور آخر تین دفعہ کے بعد اس
کی بیعت فرمائی۔ بعد ازاں آپ صحابہ کرام سے مخاطب ہوئے
اور ارشاد فرمایا تم سے کوئی بھی ایسا سمجھدار نہ تھا۔ جو اس کی طرف
اٹھ کھڑا ہوتا جب میں نے بیعت سے ہاتھ روک لیا تھا۔
اور وہ اسے قتل کر دیتا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے
عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں آپ کے دل
کی بات کس طرح معلوم ہوتی؟ آپ نے آنکھ سے اشارہ
کیوں نہ فرمایا۔ آپ نے فرمایا نبی کی یہ شان نہیں کہ وہ ظاہر کو
چھپ رہے اور آنکھ سے اس کے خلاف اشارہ
کرے۔

نوٹ: عکرمہ ابن جہل اور اس کے باپ ابوجہل نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت تکلیف پہنچائی ابوجہل بدر کے دن ذلیل ہو کر مارا گیا۔ اور عکرمہ زندہ تھا۔ اور عبداللہ بن خطل اسلام لاکر مرتد ہو گیا۔ اور اس نے دو لونڈیاں رکھی تھیں جو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی برائیاں گا گا کر بیان کرتیں۔ اور مقیس بن صبابہ اور عبداللہ ابن ابی سرح یہ دونوں اسلام سے پھر گئے۔

تَوْبَةُ الْمُرْتَدِّ

مرتد کی توبہ

۴۰۷۲- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَسْلَمَ ثُمَّ ارْتَدَّ وَلَحِقَ بِالشِّرْكِ ثُمَّ تَنَدَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَى قَوْمِهِ سَلُوا لِي رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لِي مِنْ تَوْبَةٍ فَجَاءَ قَوْمُهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ فُلَانًا قَدْ نَدِمَ وَإِنَّهُ أَمَرَنَا أَنْ نَسْأَلَكَ هَلْ لَهُ مِنْ تَوْبَةٍ فَنَزَلَتْ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأَسْلَمَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص حارث بن سوید مسلمان ہو گیا اور پھر اسلام سے پھر گیا۔ مشرکین میں جا ملا۔ جب اس کے بعد شرمندہ ہوا تو اس نے اپنی قوم کو کہلا بھیجا کہ تم حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرو کیا میری توبہ قبول ہے؟ اس کی قوم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور کہنے لگی کہ فلاں فلاں شخص اب شرمندہ ہوا ہے اور اس نے ہمیں آپ سے دریافت کرنے کا کہا ہے۔ کیا اس کی توبہ قبول ہے تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ كَيْفَ يَهْدِي اللّٰهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ إِلَى قَوْلِهِ غَفُورٌ رَحِيمٌ۔ آیت شریفہ کا ترجمہ اس طرح ہے اللہ رب العزت اس قوم کو کس طرح ہدایت بخشے گا۔ جو ایمان لانے کے بعد کافر ہوئی ہو۔ اور وہ گواہی دے چکی کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے سچے نبی ہیں۔ اور ان کے پاس دلائل بھی پہنچ گئے۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کو راہ راست نہیں دکھلاتا۔ ان پر اللہ جل جلالہ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے وہ اس عذاب میں ہمیشہ رہیں گے اور ان کا عذاب کبھی ہلکا نہ ہوگا۔ اور نہ ہی انہیں کبھی مہلت ملے گی ہاں مگر جن لوگوں نے اس کے بعد توبہ کی اور وہ نیک ہو گئے تو اللہ تعالیٰ بخشنے والا بڑا مہربان ہے بعد ازاں اس شخص کو کہلا بھیجا اور وہ مسلمان ہو گیا۔

۴۰۷۳- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ فِي سُورَةِ النَّحْلِ مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ إِيمَانِهِ إِلَّا مَنْ أُكْرِهَ إِلَى قَوْلِهِ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ فَنُسِخَ وَاسْتَثْنَى مِنْ ذٰلِكَ فَقَالَ ثُمَّ إِنَّ رَبَّكَ لِلَّذِينَ هَاجَرُوا مِنْ بَعْدِ مَا فُتِنُوا ثُمَّ جَاهَدُوا وَصَبَرُوا إِنَّ رَبَّكَ مِنْ بَعْدِهَا لَغَفُورٌ رَحِيمٌ وَهُوَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَعْدِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ الَّذِي كَانَ عَلَى مِصْرَ كَانَ يَكْتُبُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَزَلَّهُ الشَّيْطَانُ فَلَحِقَ بِالْكُفَّارِ فَأَمَرَ بِهِ أَنْ يُقْتَلَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَاسْتَجَارَ لَهُ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَأَجَارَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سورہ نحل میں یہ جو آیت شریفہ ہے من كفر بالله من بعد ايمانه۔ آخر تک۔ یعنی جس شخص نے ایمان کے بعد کفر اختیار کیا اس پر اللہ تعالیٰ کا غضب ہے اور اس کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔ منسوخ ہو گئی۔ اور اس میں سے بعض لوگ مستثنیٰ قرار دیئے گئے ہیں کہ بعد کی آیت میں بیان فرمایا۔ پھر یہ آیت ان ربك للذين هاجروا من بعد ما فتنوا۔ آخر تک پھر جو لوگ ابتدا آزمائش کے بعد ہجرت کر کے آئے۔ جہاد کیا، صبر کیا تو تمہارا پروردگار بخشنے والا مہربان ہے۔

یہ آیت شریفہ حضرت عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کے بارے میں نازل ہوئی۔ جو مصر میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے منشی تھے۔ بعد ازاں وہ شیطان کے بہکاوے میں آکر کافروں کے ساتھ مل گیا۔ جب کہ مکہ فتح ہوا تو آپ نے اسے قتل کرنے کا حکم فرمایا بعد ازاں حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے لیے پناہ طلب کی تو آپ نے اسے امان دے دی۔

اَلْحُكْمُ فِيْمَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہے اس کی سزا کیا ہے؟

٤٠٧٦ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ اَعْمٰى كَانَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَتْ لَهُ اُمُّ وَلَدٍ وَكَانَ لَهُ مِنْهَا ابْنَانِ وَكَانَتْ تُكْثِرُ الْوَقِيْعَةَ بِرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَسُبُّهُ فَيَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ وَيَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِيْ فَلَمَّا كَانَ ذَاتَ لَيْلَةٍ ذَكَرَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَقَعَتْ فِيْهِ فَلَمْ اَصْبِرْ اَنْ قُمْتُ اِلَى الْمِغْوَلِ فَوَضَعْتُهُ فِيْ بَطْنِهَا فَاتَّكَأْتُ عَلَيْهِ فَقَتَلْتُهَا فَاَصْبَحَتْ قَتِيْلًا فَذُكِرَ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَمَعَ النَّاسَ وَقَالَ اَنْشُدُ اللهَ رَجُلًا لِيْ عَلَيْهِ حَقٌّ فَعَلَ مَا فَعَلَ اِلَّا قَامَ فَاَقْبَلَ الْاَعْمٰى يَتَدَلْدَلُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَنَا صَاحِبُهَا كَانَتْ اُمَّ وَلَدِيْ وَكَانَتْ بِيْ لَطِيْفَةً رَفِيْقَةً وَلِيْ مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَيْنِ وَلٰكِنَّهَا كَانَتْ تُكْثِرُ الْوَقِيْعَةَ فِيْكَ وَتَشْتُمُكَ فَاَنْهَاهَا فَلَا تَنْتَهِيْ فَاَزْجُرُهَا فَلَا تَنْزَجِرُ فَلَمَّا كَانَتِ الْبَارِحَةُ ذَكَرْتُكَ فَوَقَعَتْ فِيْكَ فَقُمْتُ اِلَى الْمِغْوَلِ فَوَضَعْتُهُ فِيْ بَطْنِهَا فَاتَّكَأْتُ عَلَيْهَا حَتّٰى قَتَلْتُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اشْهَدُوْا اَنَّ دَمَهَا هَدَرٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ایک نابینا شخص تھا۔ اس کی ایک لونڈی تھی جس کے بطن سے اس کے دو بچے تھے وہ اکثر حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم کا تذکرہ کرتی اور آپ کو برا بھلا کہتی۔ اندھا اسے ڈانٹتا۔ اور وہ نہ مانتی اور اگر منع کرتا تو وہ باز نہ آتی۔ ایک رات اس نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا اور وہ آپ کو برا بھلا کہنے لگی۔ اندھا شخص کہتا کہ مجھ سے ضبط نہ ہو سکا میں نے تکلا اٹھایا اور اس کے پیٹ پر رکھ کر دبا دیا حتیٰ کہ وہ مر گئی صبح کے وقت وہ فوت شدہ پائی گئی۔ تو لوگوں نے اس کا تذکرہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب لوگوں کو جمع ہونے کا حکم دیا۔ اور ارشاد فرمایا میں اس شخص کو خدا کی قسم دیتا ہوں جس پر میرا حق ہے کہ وہ شخص جس نے اس لونڈی کو قتل کیا ہے وہ اٹھ کھڑا ہو یہ سن کر وہ اندھا ڈر اور خوف کے مارے کانپتا آیا اور اس نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ خون میں نے کیا ہے وہ میری لونڈی تھی اور مجھ پر انتہائی مہربان اور میری رفیق تھی اس کے پیٹ سے میرے دو بچے ہیں جو موتیوں کی طرح ہیں لیکن وہ اکثر آپ کو برا بھلا کہا کرتی اور گالیاں دیتی اور میں منع کرتا تو وہ نہ مانتی اور میں جھڑکتا تو وہ بھی نہ سنتی۔ آخرکار گزشتہ رات اس نے آپ کا تذکرہ شروع کیا اور آپ کو برا بھلا کہنے لگی میں نے تکلا اٹھایا اور اس کے پیٹ پر رکھ کر زور سے دبا دیا۔ یہاں تک کہ وہ مر گئی حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم سب لوگ گواہ رہنا کہ اس لونڈی کا خون هدر ہے۔

نوٹ هدر یعنی اس کے خون کا بدلہ نہ لیا جائیگا کیونکہ اس نے ایسے جرم کا ارتکاب کیا ہے جس سے اس کا قتل کرنا لازمی ہو گیا۔ پہلے نمبر پر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی اور دوسرا خاوند کی اطاعت نہ کرنا

٤٠٧٧- عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ قَالَ أَغْلَظَ رَجُلٌ لِأَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقُلْتُ أَقْتُلُهُ فَانْتَهَرَنِي وَقَالَ لَيْسَ هَذَا لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدنا حضرت ابوبرزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو سخت کہا میں نے دریافت کیا کیا میں اسے قتل کر دوں آپ نے مجھے جھڑکا اور فرمایا یہ مقام اور درجہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کا نہیں۔

نوٹ: کہ اس کے برا کہنے سے قتل واجب ہو۔ خواہ وہ کوئی ہو۔

٤٠٧٨- عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ تَغَيَّظَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى رَجُلٍ فَقُلْتُ مَنْ هُوَ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ قَالَ لِمَ قُلْتُ لِأَضْرِبَ عُنُقَهُ إِنْ أَمَرْتَنِي بِذَلِكَ قَالَ أَفَكُنْتَ فَاعِلًا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَوَاللَّهِ لَأَذْهَبَ عِظَمُ كَلِمَتِي الَّتِي قُلْتُ غَضَبَهُ ثُمَّ قَالَ مَا كَانَ لِأَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ.

سیدنا حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کسی شخص پر ناراض ہو رہے تھے۔ تو میں نے کہا یہ کون ہے اے خلیفہ رسول اللہ اگر آپ حکم دیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں۔ آپ نے پوچھا کیا تو ایسا کرے گا میں نے کہا ہاں۔ خدا کی قسم میری اس بڑی بات نے ان کا غصہ فرو کر دیا۔ پھر فرمایا یہ مقام محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کا نہیں تھا۔

٤٠٧٩- عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ مَرَرْتُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَهُوَ مُتَغَيِّظٌ عَلَى رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقُلْتُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ مَنْ هَذَا الَّذِي تَغَيَّظُ عَلَيْهِ قَالَ وَلِمَ تَسْأَلُ قُلْتُ أَضْرِبُ عُنُقَهُ قَالَ فَوَاللَّهِ لَأَذْهَبَ عِظَمُ كَلِمَتِي غَضَبَهُ ثُمَّ قَالَ مَا كَانَتْ لِأَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ میں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ پر سے گزرا وہ اپنے لوگوں میں سے کسی پر غصہ ہو رہے تھے۔ اخیر تک جیسے اوپر گزرا۔

٤٠٨٠- عَنْ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ تَغَيَّظَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى رَجُلٍ فَقَالَ لَوْ أَمَرْتَنِي لَفَعَلْتُ قَالَ أَمَا وَاللَّهِ مَا كَانَتْ لِبَشَرٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدنا حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک شخص پر ناراض ہوئے میں نے عرض کیا اگر آپ حکم فرمائیں تو میں اسے ٹھکانے لگا دوں۔ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی کے بعد یہ کسی دوسرے کے لیے جائز نہیں۔

٤٠٨١- عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ غَضِبَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى رَجُلٍ غَضَبًا شَدِيدًا حَتَّى تَغَيَّرَ لَوْنُهُ قُلْتُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ وَاللَّهِ لَئِنْ أَمَرْتَنِي لَأَضْرِبَنَّ عُنُقَهُ فَكَأَنَّمَا صُبَّ عَلَيْهِ مَاءٌ بَارِدٌ فَذَهَبَ غَضَبُهُ عَنِ

سیدنا حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک شخص پر بہت خفا ہوئے۔ حتیٰ کہ آپ کا رنگ بدل گیا۔ میں نے عرض کیا اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی قسم اگر آپ مجھے حکم فرمائیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں؟ میں نے فقط اتنا ہی عرض کیا تھا کہ آپ پر جیسے ٹھنڈا پانی انڈیل دیا گیا۔ آپ کا غصہ اس شخص پر سے جاتا رہا۔ اور فرمانے لگے اے

الرَّجُلِ قَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ أَبَا بَرْزَةَ وَإِنَّهَا لَمْ تَكُنْ لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

ابو برزہ تمہیں تمہاری ماں روئے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ کسی کا درجہ نہیں (حضرت امام نسائی فرماتے ہیں کہ اس روایت کی اسناد میں غلطی ہوئی ہے۔ ابو النضر کی بجائے ابو نصر درست ہے۔ ان کا اسم گرامی حمید بن ہلال ہے۔ شعبہ نے بھی ایسے ہی روایت فرمایا ہے)

نوٹ:۔ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ یہ عربوں کا ایک محاورہ ہے۔ اور اس سے کچھ بددعا مقصود نہیں جیسے تَرِبَتْ يَدَاكَ رَغِمَ أَنْفُكَ ۔

۴۰۸۲ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ قَالَ أَتَيْتُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ وَقَدْ أَغْلَظَ لِرَجُلٍ فَرَدَّ عَلَيْهِ فَقُلْتُ أَلَا أَضْرِبُ عُنُقَهُ فَانْتَهَرَنِي فَقَالَ إِنَّهَا لَيْسَتْ لِأَحَدٍ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ .

سیدنا حضرت ابو برزہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں جناب ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ نے کسی شخص کو ڈانٹ پلائی اس شخص نے گستاخانہ جواب دیا میں نے عرض کیا۔ کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ نے مجھے جھڑکا اور ارشاد فرمایا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کے بعد یہ کسی شخص کے لیے جائز نہیں۔

امام نسائی فرماتے ہیں۔ کہ ابو نصر کا نام حمید بن ہلال ہے۔ اور ان سے یونس بن عبید نے مسنداً روایت فرمایا۔ وہ ثقات میں سے ہیں۔

۴۰۸۳ عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ أَنَّهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَغَضِبَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَاشْتَدَّ غَضَبُهُ عَلَيْهِ جِدًّا فَلَمَّا رَأَيْتُ ذٰلِكَ قُلْتُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللّٰهِ أَضْرِبُ عُنُقَهُ فَلَمَّا ذَكَرْتُ الْقَتْلَ أَضْرَبَ عَنْ ذٰلِكَ الْحَدِيثِ أَجْمَعَ إِلَى غَيْرِ ذٰلِكَ مِنَ النَّحْوِ فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا أَرْسَلَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا أَبَا بَرْزَةَ مَا قُلْتَ وَنَسِيتُ الَّذِي قُلْتُ قُلْتُ ذَكِّرْنِيهِ

سیدنا حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر تھے۔ اسی دوران آپ ایک مسلمان پر غصے ہوئے اور سخت غصے ہوئے جب میں نے یہ حالت دیکھی تو عرض کیا اے خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ ارشاد فرمائیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں۔ جب میں نے قتل کا نام لیا تو آپ نے یہ ذکر فرمانا چھوڑ دیا۔ اور دوسری باتیں کرنے لگے۔ جب ہم وہاں سے رخصت ہوئے۔ اور جدا ہوگئے تو آپ نے مجھے بلا بھیجا اور فرمایا۔ اے ابو برزہ! آپ نے کیا کہا تھا مجھے یاد نہیں رہا۔ میں نے عرض کیا مجھے یاد دلا دیجیے۔ آپ نے فرمایا۔ جو کچھ آپ نے کہا کیا وہ یاد نہیں؟ میں نے

قَالَ أَمَا تَذْكُرُ مَا قُلْتَ قُلْتُ لَا وَاللَّهِ قَالَ إِنَّكَ أَتَيْتَ حِينَ رَأَيْتَنِي غَضِبْتُ عَلَى رَجُلٍ فَقُلْتَ أَضْرِبُ عُنُقَهُ يَا خَلِيفَةَ رَسُولِ اللَّهِ أَمَا تَذْكُرُ ذَلِكَ أَوَ كُنْتَ فَاعِلًا قُلْتُ نَعَمْ وَاللَّهِ وَالْآنَ إِنْ أَمَرْتَنِي فَعَلْتُ قَالَ وَاللَّهِ مَا هِيَ لِأَحَدٍ بَعْدَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

عرض کیا نہیں خدا کی قسم نہیں آپ نے فرمایا جب تو نے مجھے ایک شخص پر ناراض ہوتے دیکھا تھا۔ تو تم نے کہا تھا کہ اے خلیفہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم! کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں! کیا تو ایسا کرتا! میں نے عرض کیا۔ بے شک! اور اب اگر آپ حکم فرمائیں تو میں ایسا کرتا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ کسی شخص کا مقام اور مرتبہ نہیں۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ روایت سب روایتوں سے بہتر اور عمدہ ہے۔

السَّحَرَةُ

جادو کا بیان

۴۰۰۲- عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ يَهُودِيٌّ لِصَاحِبِهِ اذْهَبْ بِنَا إِلَى هَذَا النَّبِيِّ قَالَ لَهُ صَاحِبُهُ لَا تَقُلْ نَبِيٌّ لَوْ سَمِعَكَ كَانَ لَهُ أَرْبَعَةُ أَعْيُنٍ فَأَتَيَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَاهُ عَنْ تِسْعِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَهُمْ لَا تُشْرِكُوا بِاللَّهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوا بِبَرِيءٍ إِلَى ذِي سُلْطَانٍ وَلَا تَسْحَرُوا وَلَا تَأْكُلُوا الرِّبَا وَلَا تَقْذِفُوا الْمُحْصَنَةَ وَلَا تَوَلَّوْا يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةً يَهُودُ أَنْ لَا تَعْدُوا فِي السَّبْتِ فَقَبَّلُوا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ وَقَالُوا نَشْهَدُ أَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ فَمَا يَمْنَعُكُمْ أَنْ تَتَّبِعُونِي قَالُوا إِنَّ دَاوُدَ دَعَا بِأَنْ لَا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهِ نَبِيٌّ وَإِنَّا نَخَافُ إِنْ

سیدنا صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک یہودی نے اپنے ساتھی سے کہا۔ چلو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں چلتے ہیں۔ دوسرے یہودی نے کہا تم انہیں نبی نہ کہو۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے سن لیں گے۔ تو آپ خوشی کے مارے جامے میں پھولے نہ سمائیں گے (کہ یہودیوں نے آپ کو نبی کہہ دیا ہے) بہر حال وہ دونوں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ اور دریافت کیا کہ وہ نو آیات کون سی ہیں جو اللہ رب العزت نے حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو دی تھیں؟ (جیسے کہ ارشاد فرمایا۔ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَىٰ تِسْعَ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ) تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو، چوری نہ کرو، زنا نہ کرو اور جس جان کو اللہ عز وجل نے حرام فرمایا ہے اسے ناحق قتل نہ کرو۔ اور ناحق سزا دلوانے کے لیے کسی شخص کو حاکم کے پاس نہ لے جاؤ۔ جادو نہ کرو۔ سود مت کھاؤ۔ پاک دامن عورتوں پر تہمت زنا نہ لگاؤ۔

اَتْبَعْنَاكَ اَنْ تَقْتُلَنَا يَهُوْدُ ۔

جہاد کے دن پیٹھ نہ پھیرو۔ یہ نو احکام ہیں اور اے یہود ایک حکم تو فقط تمہارے ساتھ مخصوص ہے۔ وہ یہ کہ تم ہفتے کے دن حرمت رکھو اور اس دن مچھلیوں کا شکار نہ کرو۔ تاکہ اس میں زیادتی ہو۔ پس ان دونوں یہودیوں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا۔ اور کہا کہ ہم اس بات کی گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ کے برگزیدہ رسول ہیں۔ آپ نے پوچھا تو پھر تم میری تابعداری کیوں نہیں کرتے۔ انہوں نے کہا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے یہ دعا مانگی تھی کہ آپ کی اولاد سے ہمیشہ ایک پیغمبر ہوا کرے (یعنی آپ ان کی اولاد میں سے نہیں ہیں۔ یہ فقط ایک بہانہ تھا۔ حضرت داؤد علیہ السلام نے خود جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت دی ہے) اور ہمیں اس بات کا کھٹکا ہے کہ اگر ہم نے آپ کی اطاعت کی تو دوسرے یہودی ہمیں جان سے مار ڈالیں گے! پس اصل بات یہ تھی کہ انہیں ذات اور برادری کا ڈر تھا اور معاشرے میں ان کی ناک کٹتی تھی!

نوٹ:۔ حدیث ہذا میں ہے کہ اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ یعنی آپ کی آنکھیں چار ہو جائیں گی اس سے دو معنی مراد لیے جاتے ہیں ایک وہ جو ترجمے میں گزرا اور دوسرا معنی یہ کہ اس سے مراد ظاہری دو آنکھیں اور دل کی دو آنکھیں ہیں۔ یعنی ظاہراً و باطناً آپ خوش ہوں گے۔

(۲) آیات سے مراد یا تو نو معجزے ہیں۔ اور وہ یہ تھے۔ ید بیضا، عصا، طوفان، ٹڈیاں، جوئیں، مینڈکیں، خون قحط اور پھلوں کا کم ہونا یا وہ احکام مراد ہیں جو تمام شریعتوں میں عام تھے۔ اور انہی کا ذکر حدیث ہذا میں بھی ہے۔

اَلْحُكْمُ فِي السَّحَرَةِ

جادوگر کا حکم

۴۰۸۵ - عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَقَدَ عُقْدَةً ثُمَّ نَفَثَ فِيْهَا فَقَدْ سَحَرَ وَمَنْ سَحَرَ فَقَدْ اَشْرَكَ وَمَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ اِلَيْهِ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص گرہ لگا کر اس میں پھونکے تو اس نے جادو کیا اور جس نے جادو کیا اس نے شرک کیا اور جس نے گلے میں کچھ لٹکایا۔ تو پھر وہ اسی کے ذمے ہوگا۔

نوٹ:۔ یعنی اللہ رب العزت اس کی حفاظت نہ فرمائے گا۔ معاذ اللہ تعویذ لٹکانا اور اس پر بھروسہ کرنا گناہ نہیں۔ کیونکہ اس سے مراد وہ تعویذ ہیں۔ جو دور جاہلیت میں رائج تھے۔ اور ان میں بعض خلاف شرع عبارات لکھی ہوتی تھیں آیات قرآنیہ اللہ کے اسماء اور حدیث شریف میں مذکورہ دعاؤں یا ایسے جائز الفاظ یا لکیروں وغیرہ پر مشتمل الفاظ بغرض شفا گلے میں ڈالنا جائز اور درست ہے۔ اسی طرح بغرض شفا آیات قرآنیہ اسماء الٰہی درود شریف اور دعائیں وغیرہ رکابی میں لکھ کر مریض کو پلانا بھی جائز ہے۔

سَحَرَةُ اَهْلِ الْكِتَابِ

اہل کتاب کے جادوگروں کا بیان

۴۰۸۶ - عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَحَرَ

سیدنا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِنَ الْيَهُودِ فَاشْتَكَى لِذٰلِكَ أَيَّامًا فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ إِنَّ رَجُلًا مِنَ الْيَهُودِ سَحَرَكَ عَقَدَ لَكَ عُقَدًا فِي بِئْرِ كَذَا وَكَذَا فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَخْرَجُوهَا فَجِيءَ بِهَا فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَأَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَمَا ذَكَرَ ذٰلِكَ لِذٰلِكَ الْيَهُودِيِّ وَلَا رَآهُ فِي وَجْهِهِ قَطُّ۔

کہ لبید بن عاصم یہودی نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا۔ اور آپ کافی دنوں تک اس کی وجہ سے بیمار رہے۔ بعدازاں حضرت جبرئیل علیہ السلام آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا کہ ایک یہودی نے آپ پر جادو کیا ہے۔ اور فلاں فلاں کنوئیں میں گرہیں ڈال رکھی ہیں۔ آپ نے وہاں لوگوں کو بھیجا اور وہ گرہیں نکال کر لے آئے اور انہوں نے جوں ہی انہیں نکالا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایسے کھڑے ہوئے جیسے کوئی شخص رسی میں جکڑا ہوا ہو اور دوسرا کوئی اس کی رسی کو کھول دے۔ بعدازیں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کا ذکر اس یہودی سے نہ کیا۔ اور نہ ہی اس یہودی نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر اس کے جادو کا اثر پایا (کہ وہ شیطان پھر جادو کرتا)۔

مَا يَفْعَلُ مَنْ تُعُرِّضَ لِمَالِهِ

۴۰۸۷: عَنْ قَابُوسَ بْنِ مُخَارِقٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَأْتِينِي فَيُرِيدُ مَالِي قَالَ ذَكِّرْهُ بِاللهِ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَذَّكَّرْ قَالَ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ مَنْ حَوْلَكَ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ حَوْلِي أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ قَالَ فَاسْتَعِنْ عَلَيْهِ بِالسُّلْطَانِ قَالَ فَإِنْ نَأَى السُّلْطَانُ عَنِّي قَالَ قَاتِلْ دُونَ مَالِكَ حَتَّى تَكُونَ مِنْ شُهَدَاءِ الْآخِرَةِ أَوْ تَمْنَعَ مَالَكَ۔

"اگر کوئی شخص مال لوٹنے لگے تو کیا کرنا چاہیئے؟"

جناب حضرت قابوس بن مخارق راوی ہیں۔ کہ آپ نے اپنے والد سے سنا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا۔ اور عرض کرنے لگا کہ اگر کوئی شخص میرا مال لوٹنے کے لیے آئے تو میں کیا کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے تم اللہ سے ڈراؤ۔ اس نے عرض کیا کہ اگر وہ شخص نہ ڈرے تو؟ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو تم پڑوسی مسلمانوں سے امداد حاصل کرو۔ اس نے عرض کیا اگر میرے نزدیک کوئی مسلمان نہ ہو تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو تم حاکم سے کہو۔ اس نے عرض کیا کہ اگر حاکم بھی دور ہو تو؟ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تو تم پھر اپنے مال کی حفاظت کے لیے جہاد کرو یہاں تک کہ اگر تم مارے گئے تو شہید ہو گے ورنہ اپنا مال بچا لو گے!

۴۰۸۸: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔

إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عُدِيَ عَلَى مَالِيْ قَالَ فَانْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَانْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَانْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَقَاتِلْ فَإِنْ قُتِلْتَ فَفِي الْجَنَّةِ وَإِنْ قَتَلْتَ فَفِي النَّارِ۔

۲۰۸۹ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ إِنْ عُدِيَ عَلَى مَالِيْ قَالَ فَانْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَانْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَانْشُدْ بِاللّٰهِ قَالَ فَإِنْ أَبَوْا عَلَيَّ قَالَ فَقَاتِلْ فَإِنْ قُتِلْتَ فَفِي الْجَنَّةِ وَإِنْ قَتَلْتَ فَفِي النَّارِ۔

کہ ایک شخص حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر کوئی شخص ظلم اور زیادتی سے میرا مال چھینے آئے تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا۔ تم اسے اللہ کی قسم دو۔ وہ بولا اگر وہ شخص نہ مانے تو؟ آپ نے فرمایا۔ پھر اسے اللہ کی قسم دو۔ اس نے عرض کیا اگر وہ شخص تسلیم نہ کرے تو؟ آپ نے فرمایا پھر اسے اللہ کی قسم دو۔ اس نے عرض کیا اگر یہ شخص نہ مانے تو؟ آپ نے فرمایا۔ تم پھر لڑو۔ اگر تم مارے گئے تو جنت میں جاؤ گے اور اگر وہ شخص مارا گیا تو جہنم میں جائے گا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر کوئی شخص ظلم اور زیادتی سے میرا مال چھینے آئے تو میں کیا کروں؟ آپ نے فرمایا۔ تم اسے اللہ کی قسم دو! وہ بولا اگر وہ شخص نہ مانے تو؟ آپ نے فرمایا اسے اللہ کی قسم دو۔ اس نے عرض کیا اگر وہ شخص تسلیم نہ کرے تو؟ آپ نے فرمایا پھر اسے اللہ کی قسم دو۔ اس نے عرض کیا اگر یہ شخص نہ مانے تو؟ آپ نے فرمایا۔ تم لڑو! اگر تم مارے گئے تو جنت میں جاؤ گے اور اگر وہ شخص مارا گیا تو جہنم میں جائے گا۔

مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ

جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے مارا جائے وہ شہید ہے!

۲۰۹۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے لڑتے ہوئے مارا جائے تو وہ شہید ہے۔

۲۰۹۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَقُتِلَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے لڑتے ہوئے مارا جائے

فَهُوَ شَهِيدٌ .

تو وہ شہید ہے۔

۴۰۹۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ مَظْلُومًا فَلَهُ الْجَنَّةُ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے ظلم سے ہلاک کیا جائے وہ جنت میں جائے گا۔

۴۰۹۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کا مال کوئی شخص ناحق لینا چاہے۔ اور وہ اس کی حفاظت کے لیے لڑے اور مارا جائے۔ تو وہ شہید ہوگا۔

امام نسائی فرماتے ہیں کہ روایت ہذا میں غلطی ہوئی ہے۔ اور اس سے پہلی روایت ٹھیک ہے۔ اور بعض نسخوں میں اس طرح ہے کہ پہلی روایت غلط ہے اور یہ روایت درست ہے۔

۴۰۹۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُرِيدَ مَالُهُ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقَاتَلَ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيدٌ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس شخص کا مال کوئی شخص ناحق لینا چاہے۔ اور وہ اس کی حفاظت کے لیے لڑے اور مارا جائے تو وہ شہید ہوگا۔

۴۰۹۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ . ترجمہ اوپر گزر چکا۔

۴۰۹۶ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ . مُخْتَصَرٌ

سیدنا حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے۔ (مختصر)

۴۰۹۷ عَنْ سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ .

حضرت سعید بن زید راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کے لیے لڑے وہ شہید ہے۔

۴۰۹۸ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ .

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا جان سے ہاتھ دھو بیٹھے وہ شہید ہے۔

۴۰۹۹ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَظْلِمَتِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ .

سیدنا حضرت ابوجعفر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص ظلم سے مارا جائے وہ شہید ہے۔ یہ روایت جامع ہے۔ اور شہید کی بھی یہی تعریف ہے جو ناحق اور ظلم سے مارا جائے

امام نسائی فرماتے ہیں کہ یہ روایت ٹھیک ہے۔ اور اس سے پہلی روایت جسے مومل نے روایت کیا ہے غلط ہے۔

مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ

٢١٠٠ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَقُتِلَ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قَاتَلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قَاتَلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

سیدنا حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کے لیے لڑے۔ اور بعد ازاں وہ مارا جائے تو وہ شہید ہے۔ اسی طرح جو شخص اپنی جان کی حفاظت کے لیے لڑے وہ بھی شہید ہے۔ اور اپنی اہل کے لیے لڑنے والا بھی شہید ہے۔

مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ

جو شخص اپنا دین بچانے کے لیے لڑے۔

٢١٠١ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ اَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

سیدنا حضرت سعید بن زید رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے جو اپنے اہل کی حفاظت میں مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ جو شخص اپنے دین کی حفاظت کرتے ہوا مارا جائے وہ بھی شہید ہے۔ اور جو شخص اپنی جان کی حفاظت کرتا ہوا مارا گیا وہ شہید ہے۔

مَنْ قَاتَلَ دُوْنَ مَظْلِمَتِهٖ

جو شخص ظلم و ستم دور کرنے کے لیے لڑے

٢١٠٢ عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنٍ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَظْلِمَتِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ۔

سیدنا حضرت ابو جعفر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں سوید بن مقرن کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ انہوں نے فرمایا کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد مقدس ہے۔ جو شخص ظلم سے مارا جائے وہ شہید ہے (یعنی اس پر ظلم ہو اور وہ ظلم دفع کرنے کے لیے لڑے پھر مارا جائے)

مَنْ شَهَرَ سَيْفَهٗ ثُمَّ وَضَعَهٗ فِي النَّاسِ

جو شخص تلوار نکال کر چلانا شروع کر دے۔

٢١٠٣ عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَهَرَ سَيْفَهٗ ثُمَّ وَضَعَهٗ فَدَمُهٗ هَدَرٌ۔

سیدنا حضرت ابن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص تلوار میان سے نکالے اور پھر اسے لوگوں پر چلائے تو اس کا خون ہدر ہے۔

۴۱۰۴: أَخْبَرَنَا إِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ قَالَ أَنْبَأَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ بِهَذَا الإِسْنَادِ مِثْلَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ

ہمیں اسحاق بن ابراہیم نے خبر دی۔ کہا ہمیں عبدالرزاق نے (اسی طرح) اسی سند کے ساتھ خبر دی لیکن اسے مرفوع نہیں کیا۔

اب اگر اسے کوئی شخص مار ڈالے تو اس کا کوئی قصاص اور دیت نہیں۔

۴۱۰۵: عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ قَالَ مَنْ رَفَعَ السِّلَاحَ ثُمَّ وَضَعَهُ فَدَمُهُ هَدَرٌ.

سیدنا حضرت ابن الزبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جو شخص ہتھیار اٹھائے اور پھر چلائے تو اس کا خون رائیگاں ہے۔

۴۱۰۶: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ہم پر ہتھیار اٹھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

۴۱۰۷: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَعَثَ عَلِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْيَمَنِ بِذُهَيْبَةٍ فِي تُرْبَتِهَا فَقَسَمَهَا بَيْنَ الْأَقْرَعِ بْنِ حَابِسٍ الْحَنْظَلِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي مُجَاشِعٍ وَبَيْنَ عُيَيْنَةَ بْنِ بَدْرٍ الْفَزَارِيِّ وَبَيْنَ عَلْقَمَةَ بْنِ عُلَاثَةَ الْعَامِرِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي كِلَابٍ وَبَيْنَ زَيْدِ الْخَيْلِ الطَّائِيِّ ثُمَّ أَحَدِ بَنِي نَبْهَانَ قَالَ فَغَضِبَتْ قُرَيْشٌ وَالْأَنْصَارُ وَقَالُوا يُعْطِي صَنَادِيدَ أَهْلِ نَجْدٍ وَيَدَعُنَا فَقَالَ إِنَّمَا أَتَأَلَّفُهُمْ فَأَقْبَلَ رَجُلٌ غَائِرُ الْعَيْنَيْنِ نَاتِئُ الْوَجْنَتَيْنِ كَثُّ اللِّحْيَةِ مَحْلُوقُ الرَّأْسِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اتَّقِ اللَّهَ قَالَ فَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ إِذَا عَصَيْتُهُ أَيَأْمَنُنِي عَلَى أَهْلِ الْأَرْضِ وَلَا تَأْمَنُونِي فَسَأَلَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَتْلَهُ فَمَنَعَهُ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ إِنَّ مِنْ ضِئْضِئِ هَذَا قَوْمًا يَخْرُجُونَ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ مُرُوقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ يَقْتُلُونَ أَهْلَ الْإِسْلَامِ وَيَدَعُونَ أَهْلَ الْأَوْثَانِ لَئِنْ أَنَا أَدْرَكْتُهُمْ لَأَقْتُلَنَّهُمْ قَتْلَ عَادٍ.

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یمن سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں سونا بھیجا جو مٹی کے اندر تھا۔ ابھی صاف نہیں ہوا تھا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سونے کو اقرع بن حابس حنظلی بنی مجاشع کے ایک شخص، عیینہ بن بدر فزاری، علقمہ بن علاثہ عامری اور بنو کلاب کے ایک شخص میں تقسیم فرما دیا۔ نیز آپ نے اس سونے کو زید خیل طائی اور بنی نبہان کے ایک شخص میں بھی تقسیم فرمایا۔ یہ دیکھ کر قریش اور انصار کے لوگ خفے ہوئے اور کہنے لگے آپ نجد کے سرداروں کو دیتے ہیں اور ہمیں نہیں دیتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تو وہ نو مسلم ہیں لہٰذا میں ان کے دلوں کو ملاتا ہوں اور تم تو پرانے مسلمان ہو۔ اسی دوران ایک شخص آیا جس کی آنکھیں نکلی ہوئی تھیں اور گال پھولے ہوئے تھے اس کی داڑھی گھنی تھی۔ سر منڈا ہوا تھا۔ اس شخص نے کہا۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے ڈریں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کروں گا تو اللہ تعالیٰ کی تابعداری کون کرے گا؟ اللہ تعالیٰ نے مجھے زمین والوں پر امین بنایا اور تم میرا اعتبار نہیں کرتے؟ اسی دوران ایک شخص نے لوگوں میں سے درخواست کی اور وہ حضرت خالد رضی اللہ عنہ تھے کہ اس کو قتل کر دیا جائے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا جب وہ پیٹھ پھیر کر واپس ہوا تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا اس کی نسل میں سے کچھ لوگ پیدا ہوں گے جو قرآن مجید کی تلاوت کریں گے مگر قرآن پاک ان کے حلق سے نیچے نہ جائے گا۔ یعنی دل پر کچھ اثر نہ ہوگا۔ وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر جانور سے صاف آر پار نکل جاتا ہے اور اس میں کچھ نہیں بھرتا اسی طرح ان لوگوں میں دین کا کچھ نام و نشان بھی نہ ہوگا۔ وہ مسلمانوں کو قتل کریں گے اور بت پرستوں کو چھوڑ دیں گے۔ اگر میں ان لوگوں کو پاؤں تو انہیں اس طرح قتل کروں جیسے عاد کے لوگ قتل ہوئے۔

۴۱۱۸ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَخْرُجُ قَوْمٌ فِي آخِرِ الزَّمَانِ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقُولُونَ مِنْ خَيْرِ قَوْلِ الْبَرِيَّةِ لَا يُجَاوِزُ إِيمَانُهُمْ حَنَاجِرَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ فَإِنَّ قَتْلَهُمْ أَجْرٌ لِمَنْ قَتَلَهُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا آخری زمانے میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے اور وہ کم سن و بے وقوف ہوں گے (ظاہر میں قرآن مجید کی آیات پڑھیں گے) یا لوگوں کی بہتری اور خیر خواہی کی باتیں کریں گے۔ مگر ایمان ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر نشانہ سے آر پار نکل جاتا ہے۔ جب تم انہیں دیکھو تو انہیں قتل کرو کیونکہ ان کو قتل کرنے میں قیامت کے روز ثواب ہوگا۔

۴۱۱۹ عَنْ شَرِيكِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ كُنْتُ أَتَمَنَّى أَنْ أَلْقَى رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْأَلُهُ عَنِ الْخَوَارِجِ فَلَقِيتُ أَبَا بَرْزَةَ فِي يَوْمِ عِيدٍ فِي نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِهِ فَقُلْتُ لَهُ هَلْ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الْخَوَارِجَ فَقَالَ نَعَمْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأُذُنِي وَرَأَيْتُهُ بِعَيْنِي أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ فَأَعْطَى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ وَمَنْ عَنْ شِمَالِهِ وَلَمْ يُعْطِ مَنْ وَرَاءَهُ شَيْئًا فَقَامَ رَجُلٌ مِنْ وَرَائِهِ فَقَالَ

سیدنا حضرت شریک بن شہاب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ مجھے اس بات کی خواہش تھی کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صحابی سے ملوں اور ان سے خوارج کے متعلق پوچھوں اتفاقاً میں نے عید کے روز حضرت ابوبرزہ رضی اللہ عنہ کو آپ کے کئی دوستوں کے ساتھ دیکھا میں نے دریافت کیا کیا آپ نے خارجیوں کے بارے میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں میں نے اپنے کان سے سنا اور آنکھوں سے دیکھا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کچھ مال پیش کیا گیا اور آپ نے اس مال کو ان لوگوں میں تقسیم فرما دیا جو دائیں طرف بیٹھے ہوئے تھے اور جو بائیں طرف بیٹھے تھے اور جو لوگ پیچھے بیٹھے تھے آپ نے انہیں کچھ عنایت نہ فرمایا ان میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے انصاف سے تقسیم نہیں کی وہ

يَا مُحَمَّدُ مَا عَدَلْتَ فِي الْقِسْمَةِ رَجُلٌ أَسْوَدُ مَطْمُومُ الشَّعْرِ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ أَبْيَضَانِ فَغَضِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَضَبًا شَدِيدًا وَقَالَ وَاللَّهِ لَا تَجِدُونَ بَعْدِي رَجُلًا هُوَ أَعْدَلُ مِنِّي ثُمَّ قَالَ يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ كَأَنَّ هَذَا مِنْهُمْ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَمْرُقُونَ مِنَ الْإِسْلَامِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ سِيمَاهُمُ التَّحْلِيقُ لَا يَزَالُونَ يَخْرُجُونَ حَتَّى يَخْرُجَ آخِرُهُمْ مَعَ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاقْتُلُوهُمْ هُمْ شَرُّ الْخَلْقِ وَالْخَلِيقَةِ.

سیاہ رنگ، سر منڈا اور سفید کپڑے پہنے ہوئے تھا یہ سن کر حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم بہت رنجیدہ ہوئے اور ارشاد فرمایا۔ خدا کی قسم! تم میرے بعد مجھ سے بڑھ کر کسی شخص کو مجھ سے زیادہ انصاف کرتے ہوئے نہ دیکھو گے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا آخری زمانے میں کچھ لوگ پیدا ہوں گے۔ گویا یہ شخص بھی انہی لوگوں میں سے ہے، وہ قرآن مجید کی تلاوت کریں گے مگر قرآن ان کی ہنسلی کے نیچے نہ اترے گا اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ اس کی نشانی یہ ہے کہ وہ سر منڈے ہوں گے ہمیشہ ظہور پذیر ہوتے رہیں گے حتیٰ کہ ان کا آخری گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا جب تمہاری ان سے ملاقات ہو تو تم انہیں قتل کرو۔ وہ تمام مخلوق سے بدتر اور بدنفس ہیں۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ فقط انسان برائے نام مسلمان نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ وہ مسلمانوں کے سے اخلاق پیدا نہ کرے۔ نیک نفسی، خوش اخلاقی ایمانداری، راست بازی مسلمانوں میں سب سے زیادہ ہونی چاہیئے۔ اگر یہ نہ ہو تو صرف قرآن مجید پڑھنے یا نماز ادا کرنے سے اسلام پیدا نہیں ہوتا۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ شریک بن شہاب کچھ مشہور نہیں ہیں۔

قِتَالُ الْمُسْلِمِ

مسلمان سے لڑنا

٤١١٠ عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قِتَالُ الْمُسْلِمِ كُفْرٌ وَسِبَابُهُ فُسُوقٌ.

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مسلمان سے لڑنا کفر ہے اور اسے گالی دینا گناہ ہے۔

٤١١١ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مسلمان کو گالی دینا گناہ اور اس سے قتال کفر ہے۔

٤١١٢ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمان کو گالی دینا گناہ اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

٤١١٣ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے روایت کیا کہ مسلمان کو گالی دینا گناہ اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

٤١١٤ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.

حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مسلمان کو برا کہنے والا فاسق ہو جاتا ہے۔ اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۴۱۱۵ عَنْ شُعْبَةَ قَالَ قُلْتُ لِحَمَّادٍ سَمِعْتُ مَنْصُورًا وَسُلَيْمَانَ وَزُبَيْدًا يُحَدِّثُونَ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ مَنْ تَتَّهِمُ أَتَتَّهِمُ مَنْصُورًا أَتَتَّهِمُ زُبَيْدًا أَتَتَّهِمُ سُلَيْمَانَ قَالَ لَا وَلَكِنِّي أَتَّهِمُ أَبَا وَائِلٍ.

سیدنا حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حماد سے کہا کہ میں نے منصور سلیمان اور زبید سے سنا یہ سبھی حضرات حضرت ابو وائل سے نقل کرتے ہیں۔ اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مسلمان کو برا بھلا کہنا گناہ ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔ اب تم کس شخص پر تہمت دھرتے ہو منصور پر یا زبید پر؟ یا سلیمان پر آپ نے فرمایا نہیں مگر میں ابو وائل پر تہمت لگاتا ہوں۔

۴۱۱۶ عَنْ زُبَيْدٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ قُلْتُ لِأَبِي وَائِلٍ سَمِعْتَهُ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ.

جناب حضرت زبید حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کو گالی گلوچ اور برا کہنا فسق اور اس کو قتل کرنا کفر ہے۔ میں نے ابو وائل سے دریافت کیا کیا آپ نے یہ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا؟ آپ نے فرمایا ہاں!

۴۱۱۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کو برا کہنے والا فاسق ہو جاتا ہے۔ اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۴۱۱۸ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.

سیدنا حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کو برا کہنے والا فاسق ہو جاتا ہے۔ اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

۴۱۱۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قِتَالُ الْمُؤْمِنِ كُفْرٌ وَسِبَابُهُ فُسُوقٌ.

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مسلمان کو برا کہنے والا فاسق ہو جاتا ہے۔ اور اس سے لڑنا کفر ہے۔

التغليظ فيمن قاتل تحت راية عمية

۴۱۲۰ عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خرج من الطاعة وفارق الجماعة فمات مات ميتة جاهلية ومن خرج على امتي يضرب برها وفاجرها لا يتحاش من مؤمنها ولا يفي لذي عهدها فليس مني ومن قاتل تحت راية عمية يدعو الى عصبية او يغضب لعصبية فقتل فقتلة جاهلية.

جو شخص گمراہی کے جھنڈے تلے لڑے۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اطاعت سے نکل جائے اور جماعت سے الگ ہو جائے اور پھر اسی حالت میں اس کی موت ہو تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ اور جو شخص میری امت سے نکلے۔ نیک و بد سب لوگوں کو قتل کرے۔ اور مسلمان کو بھی نہ چھوڑے اور جس سے اقرار ہو اس سے اقرار پورا نہ کرے تو وہ مجھ سے کوئی رشتہ نہیں رکھتا۔ اور جو شخص گمراہی اور جہالت کے جھنڈے تلے لڑے۔ لوگوں کو تعصب کی طرف بلائے یا اس کا غصہ تعصب کی وجہ سے ہو اللہ کے لیے نہ ہو۔ پھر وہ قتل کیا جائے تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

۴۱۲۱ عن جندب بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قاتل تحت راية عمية يقاتل عصبية ويغضب لعصبية فقتلته جاهلية.

سیدنا حضرت جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص گمراہی کے جھنڈے تلے لڑے اور اپنی قوم کے تعصب کے لیے لڑے اور اسی پر غصہ کرے تو اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ روایت ہذا میں عمران القطان ہیں جو قوی نہیں ہے۔

(ف) گمراہی کے جھنڈے کے نیچے لڑنے کا مطلب یہ ہے کہ شریعت کی نظر میں وہ لڑائی درست اور صحیح نہ ہو۔ تعصب کا مطلب ہے ظلم پر مدد کرنا مقصود یہ ہے کہ لڑائی ظلم پر نہ ہو بلکہ یہ اپنی عزت اور ناموس کی خاطر ہو۔

تحريم القتل

۴۱۲۲ عن ابي بكرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اشار المسلم على اخيه المسلم بالسلاح فهما على جرف جهنم فاذا قتله خرا جميعا فيها.

مسلمان کا قتل حرام ہے!

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر ہتھیار اٹھائے (دوسرا بھی جواب میں اٹھائے) تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہیں۔ اور پھر جب قتل کیا تو دونوں جہنم میں جائیں گے۔

نوٹ:- یہ جب ہے کہ دونوں نے ایک ساتھ ہتھیار اٹھایا۔ اور دونوں کی نیت ایک دوسرے کو قتل کرنے کی تھی اور اگر ایک شخص نے ہتھیار اٹھائے اور دوسرے نے اپنے آپ کو بچانا چاہا، تو ہتھیار اٹھانے میں پہل کرنے والا جہنم میں جائے گا۔ دوسرا نہیں۔

۴۱۲۳: عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ إِذَا حَمَلَ الرَّجُلَانِ الْمُسْلِمَانِ السِّلَاحَ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ فَهُمَا عَلَى حَرْفِ جَهَنَّمَ فَإِذَا قَتَلَ أَحَدُهُمَا الْآخَرَ فَهُمَا فِي النَّارِ۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا جب دو مسلمانوں نے ایک دوسرے پر ہتھیار اٹھایا، تو وہ دونوں جہنم کے کنارے پر ہیں، پھر جب ایک نے دوسرے کو قتل کیا تو وہ دونوں جہنم میں جائیں گے۔

نوٹ:- قاتل تو مسلمان کو قتل کرنے کی وجہ سے، اور مقتول اس لیے کہ اس کی نیت بھی مسلمان کو قتل کرنے کی تھی۔

۴۱۲۴: عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَهُمَا فِي النَّارِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ۔

سیدنا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب دو مسلمان تلوار لیے کر آئیں، اور پھر ایک دوسرے کو قتل کرے، تو وہ دونوں جہنم میں جائیں گے۔ کسی شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قاتل تو جہنم میں جائے گا! مگر مقتول کیوں جائے گا؟ آپ نے فرمایا اس کی نیت یہ تھی کہ وہ اپنے ساتھی کو قتل کرے۔

۴۱۲۵: عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَهُمَا فِي النَّارِ وَمِثْلُهُ سَوَاءٌ۔

سیدنا ابی موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب دو مسلمان تلواریں لے کر آئیں، اور ایک دوسرے کو قتل کرے تو وہ دونوں برابر جہنم میں جائیں گے۔

۴۱۲۶: عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا يُرِيدُ قَتْلَ صَاحِبِهِ فَهُمَا فِي النَّارِ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى صَاحِبِهِ۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت مروی ہے، اس میں اس قدر زیادہ ہے کہ وہ دونوں ایک دوسرے کو قتل کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں۔ کسی شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قاتل تو جہنم میں جائیگا مگر مقتول کیوں جائے گا آپ نے فرمایا اس کی نیت یہ تھی کہ وہ اپنے ساتھی کو قتل کرے۔

۴۱۲۷: عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جب دو مسلمان تلواروں سے لڑیں اور ایک دوسرے کو قتل کرے تو دونوں قاتل و مقتول جہنم میں جائیں گے

۴۱۲۸ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ ۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزر چکا۔

۴۱۲۹ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ ۔

سیدنا حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جب دو مسلمان تلواروں سے لڑیں اور ایک دوسرے کو قتل کرے تو قاتل و مقتول دونوں جہنمی ہیں۔

۴۱۳۰ عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَقَتَلَ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِي النَّارِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُوْلِ قَالَ إِنَّهُ أَرَادَ قَتْلَ صَاحِبِهِ ۔

حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب دو مسلمان تلواریں لے کر لڑیں اور پھر ایک دوسرے کو قتل کرے تو وہ دونوں جہنم میں جائیں گے۔ کسی شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قاتل تو جہنم میں جائے گا! مگر مقتول کیا جائے گا! آپ نے فرمایا اس کی نیت یہی تھی کہ وہ اپنے ساتھی کو قتل کرے۔

۴۱۳۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِيْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا۔ کہ ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔

نوٹ:۔ زہر الربیٰ میں ہے کہ حدیث ہذا کے سات مطالب ہو سکتے ہیں پہلے وہ لوگ مراد ہیں جو ناحق خون کو حلال سمجھیں اور ان کے کافر ہونے میں کوئی شک نہیں۔ دوسرا یہ کہ اسلام سے مراد حق اور کفر سے ناشکری ہے تیسرا یہ ہے کہ وہ شخص کفر کے قریب ہو جائے گا۔ چوتھا یہ کہ یہ فعل کفار کا سا ہے۔ پانچواں یہ کہ دراصل کفر مراد ہے یعنی کافر مت ہو جانا بلکہ ہمیشہ مسلمان رہنا چھٹا یہ کہ کفر سے مراد ہتھیار پہننا ہے۔ ساتواں یہ کہ ایک دوسرے کو کافر نہ بناؤ اور پھر ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو قاضی عیاضؒ کے نزدیک ان تمام اقوال سے راجح اور بہتر قول چوتھا ہے یعنی یہ فعل کفار کا سا ہے۔ (امام نوویؒ)

۱۳۲- عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَلَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجِنَايَةِ أَبِيهِ وَلَا جِنَايَةِ أَخِيهِ -

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو اور کوئی شخص اپنے باپ یا بھائی کے قصور کے بدلے میں نہ پکڑا جائے گا۔ (بلکہ ہر ایک کے قصور کا مواخذہ اسی سے ہوگا)

امام نسائی نے فرمایا کہ روایت غلط ہے

۱۳۳- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَلَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجَرِيرَةِ أَبِيهِ وَلَا بِجَرِيرَةِ أَخِيهِ.

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو اور کوئی شخص اپنے باپ یا بھائی کے قصور کے بدلے میں نہ پکڑا جائے گا۔ (بلکہ ہر ایک کے قصور کا مواخذہ اسی سے ہوگا)

۱۳۴- عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا أُلْفِيَنَّكُمْ تَرْجِعُونَ بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ وَلَا يُؤْخَذُ الرَّجُلُ بِجَرِيرَةِ أَبِيهِ وَلَا بِجَرِيرَةِ أَخِيهِ.

سیدنا حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے مرسلاً مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں اس حالت میں نہ پاؤں کہ تم میرے بعد کافر ہو جاؤ۔ آخر تک (امام نسائی نے فرمایا کہ یہ روایت درست نہیں ہے)

۱۳۵- عَنْ مَسْرُوقٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا مُرْسَلٌ.

سیدنا حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے مرسلاً مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمہیں اس حالت میں نہ پاؤں کہ تم میرے بعد کافر ہو جاؤ۔

۱۳۶- عَنْ أَبِي بَكْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي ضُلَّالًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

سیدنا حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میرے بعد گمراہ نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

۱۳۷- عَنْ جَرِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصَتَ النَّاسَ قَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ.

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع میں لوگوں کو خاموش کیا پھر فرمایا تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

۱۳۸- عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے لوگوں کو چپ کرایا اور فرمایا

ثُمَّ قَالَ لَا أُلْفِيَنَّكُمْ بَعْدَ مَا أَرَى تَرْجِعُونَ بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ۔

دیکھوں میں تمہیں ... اپنے ... بعد ایسا نہ پاؤں کہ تم کافر ہو جاؤ اور ایک دوسرے کی گردنیں اڑانے لگو۔

اٰخِرُ كِتَابِ الْمُحَارَبَةِ

کتاب لڑائی کی ختم ہوئی

اَوَّلُ كِتَابِ قَسْمِ الْفَيْءِ

فے تقسیم کرنے کی کتاب

۴۱۳۹ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ أَنَّ نَجْدَةَ الْحَرُورِيَّ حِيْنَ خَرَجَ فِي فِتْنَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ أَرْسَلَ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى لِمَنْ تَرَاهُ قَالَ هُوَ لَنَا لِقُرْبَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهُمْ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ عَرَضَ عَلَيْنَا شَيْئًا رَأَيْنَاهُ دُونَ حَقِّنَا فَأَبَيْنَا أَنْ نَقْبَلَهُ وَكَانَ الَّذِي عَرَضَ عَلَيْهِمْ أَنْ يُعِينَ نَاكِحَهُمْ وَيَقْضِيَ عَنْ غَارِمِهِمْ وَيُعْطِيَ فَقِيرَهُمْ وَأَبَى أَنْ يَزِيدَهُمْ عَلَى ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت یزید بن ہرمز راوی ہیں کہ خوارج کے سردار نجدہ حروری نے جب حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے دور میں خروج کیا، تو اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس کہلا بھیجا کہ ذوی القربیٰ کا حصہ کن کن لوگوں کو ملنا چاہیے! تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا وہ ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے رشتہ اور ناطہ رکھنے والوں کا ہے۔ اور آپ نے اسے بنو ہاشم اور بنو مطلب کے لوگوں میں ہی تقسیم کیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے آپ کو دینا چاہا تھا، مگر آپ ہمارے حق سے کم دیتے تھے۔ تو ہم نے یہ نہ لیا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ ہم رشتے والوں کے نکاح کرنے میں مدد دیں گے! اور ان میں سے جو شخص قرضدار ہو جائے گا، اس کا قرضہ ادا کریں گے اور جو مفلس ہو گا اسے دیں گے۔ اور اس سے زیادہ دینے سے انہوں نے انکار کیا۔

نوٹ:۔ ذوی القربیٰ کے حصے سے مراد وہ حصہ ہے جس کا ذکر اللہ جل شانہ نے اس آیت شریفہ میں کیا ہے۔

مَا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ۔

یعنی اللہ جل جلالہ نے جو کچھ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو گاؤں والوں یعنی بنو نضیر کے یہودیوں سے عنایت فرمایا ہے۔ تو وہ اللہ، اس کے رسول، ذوالقربیٰ، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فے میں پانچ حصے کیے۔ ایک تو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا خاص حصہ ہے۔ دوسرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کا تیسرے یتیم لوگوں کا چوتھے مساکین کا اور پانچواں مسافروں کا لہٰذا فے کو اسی تناسب سے تقسیم کرنا چاہیے۔

سو، مالِ غنیمت تو اس کے لیے ارشاد فرمایا۔

وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ۔

یعنی تم جو مالِ غنیمت میں حاصل کرو اس کا پانچواں حصہ اللہ جل شانہٗ، عم نوالہٗ اس کے جلیل القدر رسول صلی اللہ علیہ وسلم، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا ہے۔ رہے باقی چار حصے تو وہ لڑنے والوں کے لیے ہوں گے۔ تو اس میں بھی رشتہ داروں کا پانچواں حصہ خمس کا خمس ہوا۔

۴۱۴۰ عَنْ يَزِيدَ بْنِ هُرْمُزَ قَالَ كَتَبَ نَجْدَةُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ يَسْأَلُهُ عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى لِمَنْ هُوَ قَالَ يَزِيدُ بْنُ هُرْمُزَ وَأَنَا كَتَبْتُ كِتَابَ ابْنِ عَبَّاسٍ إِلَى نَجْدَةَ كَتَبْتُ إِلَيْهِ كَتَبْتَ تَسْأَلُنِي عَنْ سَهْمِ ذِي الْقُرْبَى لِمَنْ هُوَ وَهُوَ لَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَقَدْ كَانَ عُمَرُ دَعَانَا إِلَى أَنْ يُنْكِحَ مِنْهُ أَيِّمَنَا وَيُحْذِيَ مِنْهُ عَائِلَنَا وَيَقْضِيَ مِنْهُ عَنْ غَارِمِنَا فَأَبَيْنَا إِلَّا أَنْ يُسَلِّمَهُ لَنَا وَأَبَى ذَلِكَ فَتَرَكْنَاهُ عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت یزید بن ہرمز رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نجدہ نے سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف لکھا (کہ مال غنیمت میں سے) ذوالقربیٰ کا حصہ کس کس کو ملنا چاہیئے؟ میں نے سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف سے جواب لکھا کہ وہ حصہ ہمیں ملنا چاہیے جو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت عظام میں سے ہیں۔ اور سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہما نے ہمیں بلایا تھا کہ ہم اس حصے سے اس شخص کا نکاح کریں جس کا نکاح نہیں ہوا اور جو قرض دار ہے اس کا قرض ادا کریں، ہم نے کہا نہیں بلکہ ہمارا حصہ ہمارے حوالے کیجیے آپ نے نہ مانا تو ہم نے چھوڑ دیا۔

نوٹ۔ جناب حضرت عثمان غنی اور حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہما نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ نے بنی عبد المطلب کو عنایت فرمایا اور ہمیں کچھ نہیں بخشا اس اجمال کی تفصیل اور اشکال کی توضیح یہ ہے کہ عبد مناف کے چار بیٹے تھے ایک ہاشم جن کی اولاد سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ دوسرے مطلب، تیسرے عبد شمس جن کی اولاد سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ ہیں، اور چوتھے نوفل جن کی اولاد میں سے جناب حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ ہیں۔

حدیث پاک کے آخر میں ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں تو بنو ہاشم اور بنی عبد المطلب کو برابر سمجھتا ہوں! یہ اس لیے کہ یہ دونوں قبائل جاہلیت میں۔ اور اسلام میں کبھی جدا نہیں ہوئے۔

۴۱۴۱ عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ لَمَّا قَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمَ ذِي الْقُرْبَى بَيْنَ بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي الْمُطَّلِبِ أَتَيْتُهُ أَنَا وَعُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو هَاشِمٍ لَا نُنْكِرُ فَضْلَهُمْ

سیدنا حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ذوالقربیٰ کا حصہ بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب میں تقسیم فرمایا تو میں اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمیں بنو ہاشم کی فضیلت کا تو کوئی انکار نہیں، کیونکہ اللہ

لِمَكَانِكَ الَّذِي جَعَلَكَ اللّٰهُ بِهِ مِنْهُمْ أَرَأَيْتَ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَعْطَيْتَهُمْ وَمَنَعْتَنَا وَإِنَّمَا نَحْنُ وَهُمْ مِنْكَ بِمَنْزِلَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُمْ لَمْ يُفَارِقُونِي فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ إِنَّمَا بَنُو هَاشِمٍ وَبَنُو مُطَّلِبٍ شَيْءٌ وَاحِدٌ وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ۔

رب العزت نے آپ کو ان میں سے مبعوث فرمایا لیکن بنی عبدالمطلب کو آپ نے عنایت فرمایا۔ اور ہمیں نہ دیا حالانکہ ہم اور بنی عبدالمطلب آپ سے درجے میں برابر ہیں۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بنی عبدالمطلب مجھ سے اسلام اور جاہلیت میں جدا نہیں ہوئے۔ اور بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب ایک ہیں آپ نے ایک دست مبارک کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں کے اندر کیں یعنی اس طرح آپس میں ملے ہوئے ہیں۔ جیسے یہ انگلیاں ایک دوسرے سے ملی ہوئی ہیں۔

۴۱۴۲ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ أَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ وَبَرَةً مِنْ جَنْبِ بَعِيرٍ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّهُ لَا يَحِلُّ لِي مِمَّا أَفَاءَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ قَدْرُ هٰذِهِ إِلَّا الْخُمُسُ وَالْخُمُسُ مَرْدُودٌ عَلَيْكُمْ

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے روز اونٹ کا ایک بال لیا۔ اور فرمایا اے لوگو! مجھے اس مال میں سے جو اللہ رب العزت نے تمہیں عنایت فرمایا۔ اس ایک بال برابر بھی لینا جائز نہیں، ہاں مگر پانچواں حصہ اور وہ بھی تمہاری طرف ہی لوٹا دیا جاتا ہے۔

نوٹ: اس لیے تاکہ اس میں سے یتیموں مسکینوں اور مسافروں کی پرورش ہوتی رہے اور یہ ان کاموں میں صرف ہوتا ہے۔

۴۱۴۳ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ قَالَ كَتَبَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ إِلَى عُمَرَ بْنِ الْوَلِيدِ كِتَابًا فِيهِ وَقَسْمُ أَبِيكَ لَكَ الْخُمُسُ كُلُّهُ وَإِنَّمَا سَهْمُ أَبِيكَ كَسَهْمِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَفِيهِ حَقُّ اللّٰهِ وَحَقُّ الرَّسُولِ وَذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ

سیدنا حضرت امام اوزاعی سے مروی ہے کہ (بنو امیہ کے خلیفہ عادل) جناب حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ نے عمر بن ولید کو لکھا۔ کہ تمہارے والد ولید بن عبدالملک بن مروان کی تقسیم کے مطابق تو کل پانچواں حصہ تمہارا ہے۔ مگر درحقیقت تمہارے باپ کا ایک حصہ ایک مسلمان کے حصے کے برابر تھا۔ اور پانچویں حصے میں اللہ اس کے رسول، ذوالقربی اور یتیموں مسکینوں اور مسافروں کا حق تھا۔ تو قیامت کے روز تمہارے باپ پر کتنے دعویدار ہوں گے؟

كما ترخصاء أرأيتك يوم القيامة فليأت يبغوا من كانت خصماؤه وأظهارك المعازف ذلك ما ربيعة في الإسلام ولقد هممت أن أبعث عليك من يجز جمتك جمة السوء.

٢١٢٤ عن جبير بن مطعم أنه جاء هو وعثمان بن عفان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكلمانه فيما قسم من خمس حنين بين بني هاشم وبني المطلب بن عبد مناف فقالا يا رسول الله قسمت لإخواننا بني المطلب بن عبد مناف ولم تعطنا شيئا وقرابتنا مثل قرابتهم فقال لهما رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما أرى هاشما والمطلب شيئا واحدا قال جبير بن مطعم ولم يقسم رسول الله صلى الله عليه وسلم لبني عبد شمس ولا لبني نوفل من ذلك الخمس شيئا كما قسم لبني هاشم وبني المطلب.

٢١٢٥ عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أتى بعيرا فأخذ من سنامه وبرة بين إصبعيه ثم قال إنه ليس لي من الفيء شيء ولا هذه إلا الخمس والخمس مردود فيكم.

٢١٢٦ عن عمر قال كانت أموال بني النضير مما أفاء الله على رسوله مما لم يوجف المسلمون عليه بخيل ولا ركاب فكان ينفق على نفسه منها قوت سنة وما بقي جعله في الكراع

اور جس شخص کے پاس قدر زیادہ دعویدار ہوں اس کا چھٹکارا کیسے ہوگا اور تم نے جو جینڈ باجے اور ستار نکالے ہیں وہ اسلام میں سب بدعت ہیں اور گمراہی ہیں۔ اور میں نے ارادہ کیا کہ تمہارے پاس ایک ایسے شخص کو بھیجوں تو جو تمہارے باغی اور سرکش سر کو پکڑ کر کھینچے۔ تاکہ تم ذلیل و خوار ہو اور گمراہی سے باز آ جاؤ۔)

سیدنا حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ اور سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور حنین کے اس مال کے متعلق پوچھا جو آپ نے بنو ہاشم اور بنی عبد المطلب میں تقسیم فرمایا تھا۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے بنی عبد المطلب کو دیا۔ جو ہمارے بھائی ہیں۔ اور ہمیں کچھ عنایت نہ فرمایا۔ حالانکہ ہم بھی آپ سے وہی قرابت رکھتے ہیں تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تو بنی ہاشم اور عبد المطلب کو ایک سمجھتا ہوں۔ جناب جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ نے فرمایا پھر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو عبد شمس اور بنی نوفل کو خمس میں سے کچھ نہ دیا جیسے آپ نے بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کو دیا۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ایک اونٹ کے پاس تشریف لائے اور اس کی کوہان میں سے ایک بال اپنی دو انگلیوں میں پکڑا پھر ارشاد فرمایا میرے لیے فے میں اتنا بھی نہیں مگر پانچواں حصہ۔ اور وہ بھی تمہیں ہی لوٹا دیا جاتا ہے۔

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بنی نضیر کے مال اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دے دیئے مسلمانوں نے ان پر نہ گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ (یعنی جہاد نہیں کیا) تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اس میں سے ایک سال کا خرچ نکال لیتے۔ اور آپ باقی ماندہ

بِالسِّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللّٰهِ۔

مال گھوڑوں، ہتھیاروں اور جہاد کے سامان میں خرچ کرتے۔

۴۱۴۷ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ فَاطِمَةَ اَرْسَلَتْ اِلٰى اَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ صَدَقَتِهِ وَمِمَّا تَرَكَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُوْرَثُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ حضرت فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا نے کسی کو جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس ترکہ لینے کے لیے بھیجا جو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقے اور خیبر کے مال کے پانچویں حصہ سے ۔۔۔۔۔۔ چھوڑا تھا۔ جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور پر نور صلے اللہ علیہ وسلم نے تو ارشاد فرمایا ہے۔ کہ ہمارے ترکہ کا کوئی وارث نہیں (بلکہ جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے)

۴۱۴۸ عَنْ عَطَاءٍ فِي قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى قَالَ خُمُسُ اللّٰهِ وَخُمُسُ رَسُوْلِهِ وَاحِدٌ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَحْمِلُ مِنْهُ وَيُعْطِي مِنْهُ وَيَضَعُهُ حَيْثُ يَشَاءُ وَيَصْنَعُ بِهِ مَا شَاءَ۔

سیدنا حضرت عطاء رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ جو تم غنیمت حاصل کرو۔ اور اس میں سے پانچواں حصہ اللہ۔ اس کے رسول اور ذوی القربیٰ کا ہے تو (اللہ رب العزت کے لیے کوئی الگ حصہ نہیں) یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہی حصہ تھا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اس حصہ سے لوگوں کو سواریاں اور نقد دیتے اور آپ جہاں اور جس جگہ چاہتے خرچ کرتے اور جو کچھ چاہتے وہ خرچ کرتے۔

۴۱۴۹ عَنْ قَيْسِ بْنِ مُسْلِمٍ قَالَ سَاَلْتُ الْحَسَنَ بْنَ مُحَمَّدٍ عَنْ قَوْلِهِ عَزَّوَجَلَّ وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ قَالَ هٰذَا مِفْتَاحُ كَلَامِ اللّٰهِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةُ لِلّٰهِ قَالَ اخْتَلَفُوْا فِي هٰذَيْنِ السَّهْمَيْنِ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَهْمِ الرَّسُوْلِ وَسَهْمِ ذِي الْقُرْبٰى فَقَالَ قَائِلٌ سَهْمُ الرَّسُوْلِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْخَلِيْفَةِ مِنْ بَعْدِهٖ وَقَالَ

سیدنا قیس بن مسلم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے حسن بن محمد رضی اللہ عنہ سے اس آیت شریفہ کے متعلق دریافت کی فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهُ تو آپ نے فرمایا کہ یہ آیت اللہ تعالیٰ کے فرمان کی ابتدا ہے۔ جیسے کہا جاتا ہے۔ کہ دنیا اور آخرت اللہ رب العزت کی ہے۔ تاہم لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد دو حصوں کے متعلق اختلاف کیا ہے۔ ایک تو رسول اللہ کے حصے اور دوسرے ذوی القربیٰ کے حصے میں۔ بعض لوگوں کے مطابق رسول کا حصہ آپ کے خلیفہ کو ملنا چاہیے اور بعض نے کہا ہے کہ ذوی القربیٰ کا حصہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کو ملنا چاہیے اور بعض

قَائِلٌ سَهْمُ ذِي الْقُرْبَى لِقَرَابَةِ الرَّسُولِ وَقَالَ قَائِلٌ سَهْمُ ذِي الْقُرْبَى لِقَرَابَةِ الْخَلِيفَةِ فَاجْتَمَعَ رَأْيُهُمْ عَلَى أَنْ جَعَلُوا هَذَيْنِ السَّهْمَيْنِ فِي الْخَيْلِ وَالْعُدَّةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَكَانَا فِي ذَلِكَ فِي خِلَافَةِ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ.

نے کہا کہ اب خلیفہ کے رشتہ داروں کو ملنا چاہیے۔ آخر سب لوگ اس بات پر متفق ہوئے کہ ان دونوں حصوں کو گھوڑوں اور جہاد کے سامان میں خرچ ہونا چاہیے۔ اور یہ جناب حضرت ابوبکر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کی خلافت تک اسی طرح تقسیم ہوتا رہا۔

نوٹ: جناب حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما نے وہ حصہ ہرگز نہ لیا۔ جو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ حالانکہ یہ حضرات اس کے مستحق تھے۔ اس سے شیخین کریمین رضی اللہ عنہما کی بے طمعی اور حقانیت کا ثبوت ملتا ہے۔

۴۱۵۰ عَنْ مُوسَى بْنِ أَبِي عَائِشَةَ قَالَ سَأَلْتُ يَحْيَى الْجَزَّارَ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخُمُسِ قَالَ خُمُسُ الْخُمُسِ.

سیدنا حضرت موسیٰ بن ابی عائشہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے یحییٰ جزار سے اس آیت کے بارے دریافت کیا وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ۔ یعنی حضور ﷺ کا خمس میں سے حصہ کتنا تھا تو آپ نے مجھے بتایا کہ کل پانچویں حصے کا پانچواں حصہ (یعنی پچیسواں حصہ)

۴۱۵۱ عَنْ مُطَرِّفٍ قَالَ سُئِلَ الشَّعْبِيُّ عَنْ سَهْمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَفِيِّهِ فَقَالَ أَمَّا سَهْمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَسَهْمِ رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَمَّا سَهْمُ الصَّفِيِّ فَغُرَّةٌ تُخْتَارُ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ شَاءَ.

سیدنا حضرت مطرف راوی ہیں کہ حضرت شعبی سے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے اور صفی کے متعلق دریافت کیا گیا۔ آپ نے بتایا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ تو ایک مسلمان کے حصے کے برابر تھا۔ اور صفی کے لیے آپ کو اختیار تھا کہ آپ کو جو چیز پسند آئے وہ لے لیں۔

نوٹ: صفی اس چیز کو کہتے ہیں۔ جو چیز غنیمت کے تقسیم ہونے سے قبل امام اپنے لیے منتخب کرے مثلاً غلام، گھوڑا وغیرہ۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو یہ حکم مخصوص تھا اور دوسرے کسی امام کو اس کا کوئی اختیار نہیں۔

۴۱۵۲ عَنْ يَزِيدَ بْنِ الشِّخِّيرِ قَالَ بَيْنَا أَنَا مَعَ مُطَرِّفٍ بِالْمِرْبَدِ إِذْ دَخَلَ رَجُلٌ مَعَهُ قِطْعَةُ أَدَمٍ قَالَ كَتَبَ لِي هَذِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَهَلْ أَحَدٌ مِنْكُمْ يَقْرَأُ قَالَ

سیدنا حضرت یزید بن شخیر راوی ہیں کہ میں مقام مربد میں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ اس دوران ایک شخص چمڑے کا ٹکڑا لے کر حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا کہ یہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے لیے لکھ دیا ہے کیا تم میں سے کوئی شخص پڑھ سکتا ہے؟

قُلْتُ أَنَا أَقْرَأُ فَإِذَا فِيهَا مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي زُهَيْرِ بْنِ أُقَيْشٍ إِنَّكُمْ إِنْ شَهِدْتُمْ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَفَارَقْتُمُ الْمُشْرِكِينَ وَأَقْرَرْتُمْ بِالْخُمُسِ فِي غَنَائِمِكُمْ وَسَهْمِ النَّبِيِّ وَصَفِيِّهِ فَإِنَّكُمْ آمِنُونَ بِأَمَانِ اللَّهِ وَرَسُولِهِ

میں نے کہا ہاں میں پڑھ سکتا ہوں اس کے الفاظ مبارک یہ تھے۔ "حضرت محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف سے بنو زہیر بن اقیش کے تمام لوگوں کو معلوم ہو کہ اگر وہ اس بات کی گواہی دیں گے کہ اللہ جل جلالہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بھیجے ہوئے ہیں اور مشرکین سے الگ رہیں گے اور اس بات کا اقرار کریں گے کہ اموال غنیمت میں سے پانچواں حصہ اور صفی کا حصہ آپ کی ذات اقدس کے لیے ہے تو وہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی امان میں رہیں گے۔

۴۱۵۲ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ الْخُمُسُ الَّذِي لِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَرَابَتِهِ لَا يَأْكُلُونَ مِنَ الصَّدَقَةِ شَيْئًا فَكَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمُسُ الْخُمُسِ وَلِذِي قَرَابَتِهِ خُمُسُ الْخُمُسِ وَلِلْيَتَامَى مِثْلُ ذَلِكَ وَلِلْمَسَاكِينِ مِثْلُ ذَلِكَ وَلِابْنِ السَّبِيلِ مِثْلُ ذَلِكَ.

سیدنا حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ یہ خمس قرآن مجید میں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کے لیے آیا ہے، وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور آپ کے رشتہ داروں کے لیے ہے کیونکہ انہیں صدقہ سے کچھ لینا درست نہ تھا۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس پانچویں حصے سے پانچواں حصہ اور آپ کے رشتہ دار پانچویں حصہ میں سے حصہ لیتے اور یتیم و مسکین بھی اتنی ہی مقدار میں لیتے۔ مسافروں کا بھی اتنا ہی حصہ تھا۔

امام نسائی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے اسم گرامی سے شروع کیا یہ ابتداء اس لیے آیا کہ یہ سب چیزیں اللہ ہی کے لیے ہیں۔ اور فئے اور خمس میں اللہ نے اپنے نام سے ابتداء اس لیے فرمائی کہ یہ دونوں بہترین کمائی ہیں۔ اور صدقے میں اپنا اسم استعمال نہیں فرمایا۔ کیونکہ صدقہ لوگوں کے ہاتھ کی میل ہے۔ اور بعض لوگوں نے کہا کہ مال غنیمت میں سے کچھ لے کر کعبہ میں رکھ دیتے ہیں۔ اور یہی وہ حصہ ہے جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ جو امام کو دیا جائے گا۔ جو اس سے گھوڑے اور ہتھیار وغیرہ خریدے گا۔ اور نہ جسے مستحق اور حاجت مند دیکھے گا اسے دے گا جس سے مسلمانوں کو فائدہ پہنچے گا۔ نیز وہ ایسے مسلمانوں، خدام قرآن و حدیث، فقہا اور علماء کو دے گا۔ اس کے علاوہ رشتہ داروں کا حصہ بنو ہاشم اور بنو مطلب کو دیا جائے گا خواہ وہ مالدار ہوں، یا محتاج اور بعض علماء کے نزدیک ان میں سے جو محتاج ہوں گے انہیں ملے گا۔ اور مالداروں کو نہ ملے گا۔ جیسے یتیم اور مسافر لوگوں میں سے جو محتاج ہوں۔ انہی کو ملے گا۔ لیکن حصہ لینے میں چھوٹے بڑے مرد اور عورت سب برابر ہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ مال انہیں دلایا۔ اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کیا اور حدیث پاک میں یوں نہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو کم دیا اور بعض کو زیادہ۔ ہاں اگر کسی حصہ دار کے متعلق یہ تصریح کر دی جائے کہ فلاں کو اتنا ملے گا تو اس کے کہنے کے مطابق عمل کیا جائے گا۔ اور یتیموں کا حصہ ان یتیموں کو ہی دیا جائے گا۔ جو مسلمان ہیں اسی طرح جو مسکین اور مسافر مسلمان ہیں اور کسی شخص کو دو حصے نہ دیئے جائیں گے۔ یعنی مسکین اور مسافر دونوں کو بلکہ انہیں

اختیار دیا جائے گا کہ وہ مسکین کا حصہ لے یا مسافر کا اب باقی چار خمس مالِ غنیمت میں سے تو وہ امام ان مسلمانوں کو دے گا جو بالغ ہیں اور لڑائی میں شریک تھے ؎

قرآن مجید اور حدیث شریف میں ہے کہ خمس اللہ اور اس کے رسول   اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رشتہ داروں کے لیے ہے کیونکہ صدقہ میں سے کچھ لینا ان کے لیے درست نہ تھا۔ حضور نے فرمایا کہ صدقہ لوگوں کے ہاتھوں کی میل ہے۔ تو وہ بنو ہاشم کے اشراف کے لائق نہیں۔

مسافر وہ جس کے پاس سواری نہ ہو اور زادِ راہ بھی نہ ہو۔

۴۱۴۳ عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ جَاءَ الْعَبَّاسُ وَعَلِيٌّ إِلَى عُمَرَ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اقْضِ بَيْنِي وَبَيْنَ هَذَا فَقَالَ النَّاسُ افْصِلْ بَيْنَهُمَا فَقَالَ عُمَرُ لَا أَفْصِلُ بَيْنَهُمَا قَدْ عَلِمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ قَالَ فَقَالَ الزُّهْرِيُّ وَلِيَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ مِنْهَا قُوتَ أَهْلِهِ وَجَعَلَ سَائِرَهُ سَبِيلَهُ سَبِيلَ الْمَالِ ثُمَّ وَلِيَهَا أَبُو بَكْرٍ بَعْدَهُ ثُمَّ وَلِيتُهَا بَعْدَ أَبِي بَكْرٍ فَصَنَعْتُ فِيهَا الَّذِي كَانَ يَصْنَعُ ثُمَّ أَتَيَانِي فَسَأَلَانِي أَنْ أَدْفَعَهَا إِلَيْهِمَا عَلَى أَنْ يَلِيَاهَا بِالَّذِي وَلِيَهَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي وَلِيَهَا بِهِ أَبُو بَكْرٍ وَالَّذِي وَلِيتُهَا بِهِ فَدَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا وَأَخَذْتُ عَلَى ذَلِكَ عُهُودَهُمَا ثُمَّ أَتَيَانِي يَقُولُ هَذَا اقْسِمْ لِي بِنَصِيبِي مِنِ ابْنِ أَخِي وَيَقُولُ هَذَا اقْسِمْ لِي بِنَصِيبِي مِنِ امْرَأَتِي وَإِنْ شَاءَا أَنْ أَدْفَعَهَا إِلَيْهِمَا عَلَى أَنْ يَلِيَاهَا بِالَّذِي وَلِيَهَا بِهِ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي وَلِيَهَا بِهِ أَبُو بَكْرٍ وَالَّذِي وَلِيتُهَا بِهِ دَفَعْتُهَا إِلَيْهِمَا وَإِنْ أَبَيَا كُفِيَا ذَلِكَ ثُمَّ قَالَ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى

سیدنا حضرت مالک بن اوس بن حدثان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سیدنا حضرت ابن عباس اور حضرت علی رضی اللہ عنہما دونوں اس مال کے لیے جھگڑتے ہوئے آئے جو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا تھا جیسے ۔ فدک، بنی نضیر اور خیبر کا خمس وغیرہ جسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں ان دونوں کے سپرد کر دیا تھا۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا اے امیر میرا اور ان کا فیصلہ فرماتے ہوئے تقسیم فرما دیجئے لوگوں نے بھی عرض کیا کہ ان دونوں کا فیصلہ فرما دیجئے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں اس مال کو کبھی تقسیم نہ کروں گا کیونکہ دونوں کو معلوم ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا ترکہ کسی کو نہیں ملتا اور جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے البتہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اس کے متولی رہے اور آپ اس میں سے اپنے گھر کے خرچ کے مطابق لے لیتے اور باقی خدا کی راہ میں خرچ کر دیتے۔ آپ کے بعد اس مال کے متولی سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رہے جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بعد میں اس کا متولی ہوا میں نے بھی ایسے ہی کیا جیسے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم گھر والوں کے خرچ کے مطابق لیتے تھے۔ اور آپ باقی بیت المال میں جمع کر دیتے۔ پھر یہ دونوں حضرات جناب حضرت علی اور حضرت عباس رضی اللہ عنہما میرے پاس تشریف لائے اور کہا کہ وہ مال ہمارے حوالے کر دیجئے ہم اس پر اسی طرح عمل کریں گے جیسے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا۔ اور آپ نے کیا میں نے وہ مال ان

وَالْمَسَاكِينُ وَابْنُ السَّبِيلِ هَذَا لِهَؤُلَاءِ إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِينِ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ هَذِهِ لِهَؤُلَاءِ وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ هَذِهِ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاصَّةً قُرًى عَرَبِيَّةً فَدَكُ كَذَا وَكَذَا فَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ وَلِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالْإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ فَاسْتَوْعَبَتْ هَذِهِ الْآيَةُ النَّاسَ فَلَمْ يَبْقَ أَحَدٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا لَهُ فِي هَذَا الْمَالِ حَقٌّ أَوْ قَالَ حَظٌّ إِلَّا بَعْضَ مَنْ تَمْلِكُونَ مِنْ أَرِقَّائِكُمْ وَلَئِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللَّهُ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ حَقُّهُ أَوْ قَالَ حَظُّهُ.

دونوں کے سپرد کر دیا اور دونوں سے اقرار لے لیا۔ اب یہ دونوں پھر آگئے ہیں۔ ایک کہتا ہے کہ میرا حصہ میرے بھتیجے سے دلاؤ (یعنی عباس رضی اللہ عنہ جو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا تھے) اور دوسرا کہتا ہے کہ میرا حصہ میری بیوی کی طرف سے دلاؤ۔ یعنی حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف سے (جو حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے خاوند تھے اور آپ حضور کی صاحبزادی ہیں) اگر وہ منظور کریں تو یہ مال میں ان کے سپرد کرتا ہوں۔ اس شرط پر کہ وہ اس طرح عمل کریں جیسے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے اور آپ کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کیا ہے اور ان کے بعد میں نے کیا ہے۔ اور اگر انہیں منظور نہ ہو تو پھر اپنے گھر بیٹھیں اور مال میں اپنے قبضے میں رکھوں گا۔ پھر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ قرآن مجید میں دیکھو اللہ تعالیٰ مال غنیمت کے بارے ارشاد فرماتا ہے۔ اس میں سے پانچواں حصہ اللہ اس کے رسول، رشتہ داروں یتیموں، مسکینوں، عاملوں اور مسافروں کا ہے۔ اور صدقات کے لیے اللہ رب العزت کا ارشاد ہے۔ کہ وہ فقیروں، مسکینوں، عاملوں اور مؤلفۃ القلوب، غلاموں، قرضداروں اور مجاہدوں کے لیے ہیں (اور آپ نے اس مال کو صدقہ کیا تو اس میں فقیروں، مسکینوں، اور سب مسلمانوں کا حق ہوگا، اور جو کچھ اس میں مال غنیمت ہے اس میں بھی سب کا حصہ ہے) جو مال اللہ جل شانہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمایا، اور تم نے اس پر اپنے گھوڑے اور سواریاں نہیں دوڑائیں (جہاد نہیں کیا) جناب امام زہری رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ مال حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہے۔ اور وہ چند گاؤں ہیں عربیہ کے فدک اور فلاں فلاں گاؤں۔ مگر اس مال کے متعلق بھی اللہ تعالیٰ نے فرماتا ہے کہ گاؤں والوں سے جو مال اللہ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمایا۔ وہ اللہ اور اس کے رسول کا ہے۔ نیز ذوالقربیٰ یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا ہے۔ پھر فرمایا کہ ان فقیروں کا بھی اس مال میں حق ہے۔ جو ہجرت کر کے آئے۔ اور اپنے گھروں سے نکالے گئے۔ اور اپنے اموال سے محروم ہوئے پھر فرماتا ہے کہ ان کا بھی حق ہے۔ جو ان سے پہلے دارالاسلام میں رہ کر ایمان لا چکے تھے۔ نیز ان لوگوں کا بھی حق ہے۔ جو ان لوگوں کے

بعد ہو کرے تو یہ آیت شریفہ تمام مسلمانوں کو اپنے اندر شامل کرتی ہے اب کوئی مسلمان باقی نہیں رہا جس کا حق اس مال میں نہ ہو۔ یا اس کا کچھ حصہ نہ ہو۔ پھر جیسا مال جس کے مستحق سبھی مسلمان ہوں۔ اس کے علاوہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرما چکے ہوں کہ وہ صدقہ ہے۔ اور ہمارا ترکہ کسی شخص کو نہیں ملتا۔ یہ کس طرح تقسیم ہو سکتا ہے؟) البتہ تمہارے غلام اور لونڈیاں بعض رہ گئے ہیں۔ ان کا اس مال میں حق نہیں ہے اور اگر میں زندہ رہا، تو خدا کو منظور ہوا تو ہر مسلمان کو اس میں سے کچھ نہ کچھ حصہ یا حق ضرور ملے گا۔

نوٹ:۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اگر تمہیں منظور نہ ہو تو وہ اپنے گھر بیٹھیں اور مال میں اپنے قبضے میں رکھوں گا۔ کیونکہ وہ مال ترکے کی شکل نہیں ہے کہ وہ سب وارثوں میں تقسیم ہو سوہ تو ایک وقف کی طرح ہے جس کا انتظام اس طرح کرنا چاہیے جیسے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے یہ وہ وجوہات تھیں۔ کہ حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما نے یہ مال حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ورثاء میں تقسیم نہیں فرمایا اور حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی درخواست کو قبول نہیں کیا اب شیعوں کا طعن اور الزام ان دونوں بزرگوں پر محض لغو ہے کیونکہ قرآن اور حدیث کے خلاف نہیں ہو سکتا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

كِتَابُ الْبَيْعَةِ

بیعت کے بارے میں کتاب

اَلْبَيْعَةُ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ

حکم ماننے اور تابعداری پر بیعت کرنا

۴۱۵۵ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور ماننے پر

وَالطَّاعَةِ فِي الْيُسْرِ وَالْعُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَاَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ وَاَنْ نَقُوْمَ بِالْحَقِّ حَيْثُ كُنَّا لَا نَخَافُ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔

بیعت کی (یعنی جو کچھ آپ حکم صادر فرمائیں گے اسے سنیں گے اور اس کے مطابق عمل کریں گے) آسانی مشکل خوشی اور رنج ہر دو حالتوں میں اور جو شخص ہم پر حاکم بنایا جائے گا اس سے نہ جھگڑیں گے (یعنے آپ جس شخص کو ہم پر حاکم بنائیں گے ہم اس کی اطاعت کریں گے) اور ہم جہاں بھی ہوں گے حق کے تابع رہیں گے اور ہم کسی برا کہنے والے کی برائی سے نہ ڈریں گے۔

٤١٥٦ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَذَكَرَ مِثْلَهُ۔

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور ماننے پر بیعت کی (یعنی جو کچھ آپ حکم صادر فرمائیں گے۔ اسے سنیں گے اور اس کے مطابق عمل کریں گے) آسانی مشکل خوشی اور رنج ہر دو حالتوں میں اور اسی کی طرح ذکر کیا۔

اَلْبَيْعَةُ اَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ

اس بات پر بیعت کرنا کہ جو حاکم بنے اس کی مخالفت نہ کریں گے"

٤١٥٧ عَنْ عُبَادَةَ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْيُسْرِ وَالْعُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَاَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ وَاَنْ نَقُوْلَ اَوْ نَقُوْمَ بِالْحَقِّ حَيْثُ مَا كُنَّا لَا نَخَافُ لَوْمَةَ لَائِمٍ۔

سیدنا حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور ماننے پر بیعت کی (یعنی جو کچھ آپ حکم صادر فرمائیں گے۔ اسے سنیں گے اور اس کے مطابق عمل کریں گے) آسانی مشکل خوشی اور رنج ہر دو حالتوں میں اور جو شخص ہم پر حاکم بنایا جائے گا اس سے نہ جھگڑیں گے (یعنی آپ جس شخص کو ہم پر حاکم بنائیں گے ہم اس کی اطاعت کریں گے) اور ہم جہاں بھی ہوں گے حق کے تابع رہیں گے اور ہم کسی برا کہنے والے کی برائی سے نہ ڈریں گے۔

اَلْبَيْعَةُ عَلَى الْقَوْلِ بِالْحَقِّ

سچ کہنے پر بیعت کرنا

٤١٥٨ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى

ترجمہ حسب سابق البتہ اس حدیث مبارکہ میں اتنا زیادہ ہے۔ کہ ہم نے اثرہ پر بیعت کی۔ یعنی آپ کے

السمع والطاعة في العسر واليسر والمنشط والمكره والأثرة علينا وأن لا ننازع الأمر أهله وعلى أن نقول بالحق حيث كنا.

شخص کو ہم سے زیادہ دیں گے تو ہم جھگڑا نہ کریں گے اور ہم جہاں بھی ہوں گے سچ کہیں گے۔

البيعة على القول بالعدل

انصاف کی بات کہنے پر بیعت کرنا!

۴۱۵۹ عن عبادة بن الصامت قال بايعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة في عسرنا ويسرنا ومنشطنا ومكارهنا وعلى أن لا ننازع الأمر أهله وعلى أن نقول بالعدل أين كنا لا نخاف في الله لومة لائم.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ البتہ اس میں اس قدر اضافہ ہے کہ ہم نے انصاف کی بات کہنے پر بیعت کی خواہ ہم جس جگہ بھی ہوں۔ اور ہم کسی بُرا کہنے والے کے بُرا کہنے سے اللہ کے کام میں نہ ڈریں گے۔

البيعة على الأثرة

اس بات پر بیعت کرنا کہ اگر حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو زیادہ عنایت فرمائیں گے تو ہم ناراض نہ ہوں گے

۴۱۶۰ عن عبادة بن الصامت قال بايعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة في عسرنا ويسرنا ومنشطنا ومكرهنا وأثرة علينا وأن لا ننازع الأمر أهله وأن نقوم بالحق حيث ما كان لا نخاف في الله لومة لائم.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ البتہ اس میں اس قدر اضافہ ہے کہ ہم نے انصاف کی بات کہنے پہ بیعت کی خواہ ہم جس جگہ بھی ہوں۔ اور ہم کسی بُرا کہنے والے کے بُرا کہنے سے اللہ کے کام میں نہ ڈریں گے۔

۴۱۶۱ عن أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عليك بالطاعة في منشطك ومكرهك وعسرك ويسرك وأثرة عليك.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تجھ پر مسلمان حاکم کی اطاعت کرنا لازمی ہے خواہ تو خوش ہو خواہ رنجیدہ خواہ سختی ہو یا آسانی، اگرچہ تجھ پر کسی دوسرے شخص کو ترجیح دی جائے۔

نوٹ:۔ اور وہ شخص تجھ سے زیادہ مستحق نہ بھی ہو۔ تب بھی اطاعت کرنا لازمی ہے۔ یہاں تک کہ وہ کام شرع کے خلاف نہ ہو۔ اور اگر شرع کے خلاف ہو تو اس میں کسی کی اطاعت ضروری نہیں۔ (نوویؒ)

البيعة على النصح لكل مسلم

ہر مسلمان کی بھلائی چاہنے پر بیعت کرنا

۴۱۶۲ عن جرير قال بايعت رسول الله صلى الله عليه وسلم على النصح لكل مسلم.

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر مسلمان کی بھلائی چاہنے پر بیعت کی۔ یعنی ہم ہر مسلمان کے ساتھ خلوص برتیں گے صاف دل رہیں گے۔

نوٹ: یعنی کہ منہ پر تعریف اور پیٹھ پیچھے برائی جو منافقین کی عادت ہے۔

۱۱۶۳ عَنْ جَرِيرٍ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَاَنْ اَنْصَحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ماننے اور آپ کی اطاعت کرنے پر بیعت کی نیز یہ کہ میں ہر مسلمان کا خیر خواہ رہوں گا۔

اَلْبَيْعَةُ عَلٰى اَنْ لَّا نَفِرَّ
جنگ سے نہ بھاگنے پر بیعت کرنا

۱۱۶۴ عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ لَمْ نُبَايِعْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَوْتِ اِنَّمَا بَايَعْنَاهُ عَلٰى اَنْ لَّا نَفِرَّ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم نے حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم سے موت پر بیعت نہیں کی۔ لیکن اس بات پر بیعت کی کہ ہم میدان سے نہ بھاگیں گے۔

اَلْبَيْعَةُ عَلَى الْمَوْتِ
مرجانے پر بیعت کرنا

۱۱۶۵ عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِيْ عُبَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِسَلَمَةَ ابْنِ الْاَكْوَعِ عَلٰى اَيِّ شَيْءٍ بَايَعْتُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ قَالَ عَلَى الْمَوْتِ۔

سیدنا یزید بن ابی عبید سے مروی ہے۔ کہ میں نے سلمہ بن اکوع سے دریافت کیا آپ نے حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیبیہ کے روز کس بات پر بیعت کی؟ آپ نے فرمایا کہ مرجانے پر۔

نوٹ: یعنی جہاد کریں گے۔ یہاں تک کہ شہید ہو جائیں گے یا فتح حاصل کریں گے!

اَلْبَيْعَةُ عَلَى الْجِهَادِ
جہاد پر بیعت کرنا

۱۱۶۶ عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ جِئْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ اُمَيَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَايِعْهُ عَلَى الْهِجْرَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُبَايِعُهُ عَلَى الْجِهَادِ وَقَدِ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ۔

سیدنا حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں فتح مکہ کے دن اپنے باپ امیہ کو حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے باپ سے ہجرت پر بیعت کیجئے۔ آپ نے فرمایا۔ اب ہجرت کہاں ہے۔ لیکن میں اس سے جہاد پر بیعت کرتا ہوں۔

نوٹ: یہاں ہجرت سے مراد وہ ہجرت ہے۔ جو مکہ کر مدینہ منورہ کی طرف ہوئی۔ جب مکہ کرمہ میں اسلام پھیل چکا تو ہجرت ختم ہوگئی۔ لیکن وہ ہجرت جو کفار کے ملک سے مسلمانوں کے ملک کی طرف ہوتی ہے۔ وہ قیامت تک باقی ہے۔ کرمانی نے کہا کہ جب کسی ملک میں کافروں کے غلبہ سے دین کے کام ادا نہ ہو سکیں تو وہاں سے ہجرت واجب ہے۔

۱۱۶۷ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِّنْ أَصْحَابِهِ تُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَّا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَلَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُونِي فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْكُمْ شَيْئًا فَعُوقِبَ بِهِ فَهُوَ لَهُ كَفَّارَةٌ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ فَأَمْرُهُ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ۔

راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اور آپ کے گرد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی ایک جماعت تھی تم مجھ سے اس بات پر بیعت کرتے ہو کہ تم اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے۔ چوری نہ کرو گے۔ زنا نہ کرو گے اپنے بچوں کو قتل نہ کرو گے تم اپنے ہاتھ اور پاؤں کے درمیان سے کسی پر بہتان نہ تراشو گے۔ شریعت کے کام میں میری نافرمانی نہ کرو گے۔ پھر جو شخص یہ کام نہ کرے اور اس بیعت کو پورا کرے تو اس کا ثواب اللہ کے ذمے ہے۔ اور جو شخص ان میں سے کوئی گناہ کرے۔ اور پھر اسے دنیا میں اس کی سزا مل جائے۔ (جیسے اسے زنا کی حد لگائی جائے۔ یا چوری میں اس کا ہاتھ کاٹا جائے) تو وہ اس کے گناہ کا کفارہ ہے۔ اور جو شخص ان گناہوں میں سے کوئی گناہ کرے (اور دنیا میں سزا نہ پائے) بلکہ اللہ تعالیٰ اس کے گناہ کو چھپائے تو اس کا معاملہ اللہ کے ذمے ہے خواہ اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمائے۔ خواہ (قیامت کے روز) اسے عذاب دے۔

نوٹ: تم اپنے ہاتھ اور پاؤں کے درمیان سے کسی شخص پر بہتان نہ لگاؤ گے۔ یہ حکم قرآن حکیم میں عورتوں کی بیعت کے بارے میں ارشاد فرمایا گیا۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ عورت کی اولاد نہ ہو۔ اور وہ اس خیال سے کہ خاوند کی ذات کہیں باہر نہ چلی جائے۔ کسی دوسرے شخص کا بچہ لے کر اسے اپنا بچہ ظاہر کرے جیسا کہ جاہلیت کے دور میں عورتیں ایسا کرتی تھیں۔ تو یہ بہتان ہے۔ کیونکہ وہ دونوں ہاتھوں کے درمیان سے جھوٹ اٹھاتی تھیں۔ کہ وہ ان کے پیٹ سے نہیں۔ اور کہتیں کہ ہمارے پیٹ سے ہے۔ اور دونوں پاؤں کے درمیان سے۔ یعنی شرمگاہ سے۔ کہ ان کی شرمگاہ سے پیدا نہیں ہوا۔ اور کہتی ہیں کہ پیدا ہوا۔ یہ عبارت مردوں کے لیے محال ہے اور بعض علماء کا کہنا ہے کہ یہ فعل اس طرح ہے کہ ایک شخص ایک کام کرتا ہے۔ اور وہ کام ساری جماعت یا قوم کی طرف منسوب ہو جاتا ہے۔ جیسے قرآن مجید میں ہے تَسْتَخْرِجُونَ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا یعنی تم زیور نکالتے ہو اور اسے پہنتے ہو۔ حالانکہ زیور صرف عورتیں پہنتی ہیں مرد نہیں۔ مگر نسبت مردوں کی طرف بھی ہے۔
اور بعض نے کہا کہ بین ایدیکم و ارجلکم سے مراد ذات اور نفس ہے۔ کیونکہ اکثر افعال ہاتھ اور پاؤں سے سرزد ہوتے ہیں۔ اس لیے ذکر ان ہی دونوں کا ہوا۔

۴۱۶۸ عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا تُبَايِعُوْنِيْ عَلٰى مَا بَايَعَ عَلَيْهِ النِّسَاءُ اَنْ لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَكُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُوْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْكُمْ وَاَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوْنِيْ فِيْ مَعْرُوْفٍ قُلْنَا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَبَايَعْنَاهُ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ اَصَابَ بَعْدَ ذٰلِكَ شَيْئًا فَنَالَتْهُ عُقُوْبَةٌ فَهُوَ كَفَّارَةٌ وَّمَنْ لَّمْ تَنَلْهُ عُقُوْبَةٌ فَاَمْرُهٗ اِلَى اللّٰهِ اِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهٗ وَاِنْ شَاءَ عَاقَبَهٗ۔

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم مجھ سے اس بات پر بیعت نہیں کرتے جن باتوں پر عورتوں نے بیعت کی ہے۔ یعنی تم اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرو۔ چوری نہ کرو۔ زنا نہ کرو۔ اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرو اور اپنے ہاتھ پاؤں کے درمیان سے بہتان نہ باندھو۔ اور شریعت کے کاموں میں میری نافرمانی نہ کرو۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں نہیں؟ پھر ہم نے آپ سے مندرجہ بالا باتوں پر بیعت کی تو آپ نے فرمایا۔ اب جو شخص ان گناہوں میں سے کسی ایک کا ارتکاب کرے۔ پھر دنیا میں اس کی سزا پائے تو وہ اس شخص کا کفارہ ہو گیا اور جو شخص نہ پائے۔ تو اس کا معاملہ اللہ کے ذمے ہے خواہ وہ اسے بخش دے خواہ عذاب کرے۔

اَلْبَيْعَةُ عَلَى الْهِجْرَةِ

ہجرت پر بیعت کرنا

۴۱۶۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ جِئْتُكَ لِاُبَايِعَكَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَقَدْ تَرَكْتُ اَبَوَيَّ يَبْكِيَانِ قَالَ ارْجِعْ اِلَيْهِمَا فَاَضْحِكْهُمَا كَمَا اَبْكَيْتَهُمَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے ہجرت پر بیعت کرتا ہوں۔ اور میں اپنے ماں باپ کو روتا ہوا چھوڑ آیا ہوں۔ حضور سرورِ کائنات رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان کی طرف واپس چلے جاؤ انہیں اس طرح خوش کرو۔ جیسے تم نے انہیں رلایا ہے۔

نوٹ۔ والدین کی رضامندی اور خوشنودی وخوشی ہجرت سے افضل اور مقدم ہے۔

شَانُ الْهِجْرَةِ

ہجرت کی شان

۴۱۷۰ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ اَنَّ اَعْرَابِيًّا سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ اِنَّ شَانَ الْهِجْرَةِ شَدِيْدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ اِبِلٍ قَالَ نَعَمْ

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک اعرابی نے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا ہجرت بہت مشکل ہے۔ آپ نے پوچھا کیا تمہارے پاس اونٹ

قَالَ فَهَلْ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَنْ يَتِرَكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا۔

ہیں؟ اس نے عرض کیا ہاں ہیں۔ آپ نے پوچھا کیا تم ان کی زکوٰۃ دیتے ہو؟ اس نے عرض کیا ہاں آپ نے فرمایا جاؤ اور بستیوں کے اس پار محنت اور عمل کرو، کیونکہ اللہ تعالیٰ تمہارے کسی عمل کو ضائع نہیں فرمائے گا۔

نوٹ: حضور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی چشم دور بیں ملاحظہ فرما رہی تھی کہ اس گنوار کا ہجرت پر ثابت قدم رہنا مشکل ہے لہٰذا آپ نے یہ حدیث پاک بیان فرمائی۔ ہجرت بہت مشکل ہے۔ یعنی اپنا گھر بار عزیز و اقربا اور دوست و آشنا سب خدا کے لیے چھوڑ دینا۔ اور پھر اسی پر جمے رہنا یہ ہر گز نہیں کہ چند روز کے بعد ہجرت فسخ کر دی۔ آپ نے اعرابی سے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے تمہارے کسی عمل کو ضائع نہیں فرمائے گا۔ خواہ تو کتنے فاصلے پر ہے۔

هِجْرَةُ الْبَادِي

گاؤں والے شخص کی ہجرت کا بیان

٤١٧١: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْهِجْرَةِ أَفْضَلُ قَالَ أَنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ عَزَّ وَجَلَّ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهِجْرَةُ هِجْرَتَانِ هِجْرَةُ الْحَاضِرِ وَهِجْرَةُ الْبَادِي فَأَمَّا الْبَادِي فَيُجِيبُ إِذَا دُعِيَ وَيُطِيعُ إِذَا أُمِرَ وَأَمَّا الْحَاضِرُ فَهُوَ أَعْظَمُهُمَا بَلِيَّةً وَأَعْظَمُهُمَا أَجْرًا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سی ہجرت سب سے بڑھ کر ہے؟ آپ نے فرمایا کہ تم اس چیز کو چھوڑ دو جو اللہ کے نزدیک بری ہے۔ اور ارشاد فرمایا ہجرت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ قسم ہے جو اس جگہ حاضر رہے، جہاں ہجرت کی ہے دوسرے گاؤں والے کی ہجرت جو شخص اپنے گاؤں میں رہے تاہم اگر عندالضرورت اسے بلایا جائے تو وہ شخص چلا آئے اور جب اسے کوئی حکم دیا جائے تو وہ اسے تسلیم کرے حاضر پر سختی بہت زیادہ ہے اور سب سے بڑھ کر ثواب اسے ہی ہے۔

تَفْسِيرُ الْهِجْرَةِ

ہجرت کے معنی

٤١٧٢: عَنْ جَابِرِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ كَانُوا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ لِأَنَّهُمْ هَجَرُوا الْمُشْرِكِينَ وَكَانَ مِنَ الْأَنْصَارِ مُهَاجِرُونَ لِأَنَّ

سیدنا حضرت جابر بن زید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا، کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما سبھی مہاجرین میں سے تھے کیونکہ انہوں نے مشرکین کو چھوڑ دیا تھا، اور بعض انصاری بھی مہاجرین میں سے تھے۔ اس لیے مدینہ مشرکوں کا ملک تھا۔ بعد ازاں پھر وہ

إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ۔

حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں لیلۃ العقبہ کو حاضر ہوئے

اَلْحَثُّ عَلَى الْهِجْرَةِ

ہجرت کی ترغیب

۲۱۴۳ عَنْ أَبِي فَاطِمَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَدِّثْنِيْ بِعَمَلٍ أَسْتَقِيْمُ عَلَيْهِ وَأَعْمَلُهُ قَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكَ بِالْهِجْرَةِ فَإِنَّهُ لَا مِثْلَ لَهَا۔

سیدنا حضرت ابو فاطمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسا کام ارشاد فرمائیے جس پر میں مستقل مزاجی سے کاربند رہوں تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم ہجرت پر مستقل مزاج رہو! اس کے مساوی کوئی کام نہیں ہے۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ فِي انْقِطَاعِ الْهِجْرَةِ

ہجرت کے ختم ہو جانے میں اختلاف

۲۱۴۴ عَنْ يَعْلَى قَالَ جِئْتُ بِأَبِيْ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ بَايِعْ أَبِيْ عَلَى الْهِجْرَةِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُبَايِعُهُ عَلَى الْجِهَادِ وَقَدِ انْقَطَعَتِ الْهِجْرَةُ۔

جناب حضرت یعلی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں اپنے والد کو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں لے کر حاضر ہوا جس دن مکہ فتح ہوا۔ اور میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والد سے ہجرت پر بیعت لیجئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں اس سے جہاد پر بیعت لیتا ہوں کیونکہ ہجرت ختم ہو گئی۔

۲۱۴۵ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ إِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا مُهَاجِرٌ قَالَ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ فَتْحِ مَكَّةَ وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ فَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

سیدنا حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگ کہتے ہیں کہ جنت میں صرف وہی شخص جائے گا جس نے ہجرت کی ہو۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب سے مکہ مکرمہ فتح ہوا ہے، ہجرت ختم ہو گئی ہے لیکن جہاد اور نیک نیتی باقی ہے تو جب تمہیں جہاد پر نکلنے کے لیے کہا جائے تو تم جہاد کے لیے نکلو جہاد بھی ایک طرح ہجرت ہے۔ کیونکہ اس میں گھر بار بال بچے، رشتہ دار چھوڑنے پڑتے ہیں۔ پس جو کوئی جہاد کرے گا۔ وہ جنت میں جائے گا۔

نوٹ:۔ جب سے مکہ مکرمہ فتح ہوا ہے۔ اس کے بعد ہجرت میں اختلاف ہے۔ بعض علماء کے نزدیک ہجرت ختم ہو چکی۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ مکہ کو فتح ہونے کے بعد ہجرت نہیں۔ اور بعض علماء کے نزدیک دار الکفر سے دار الاسلام کی طرف ہجرت قیامت تک باقی ہے۔ اور حدیث شریف سے مطلب یہ ہے کہ مکہ مکرمہ سے ہجرت ختم ہو گئی۔ (مترجم [illegible])

۲۱۴۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْفَتْحِ لَا هِجْرَةَ وَلٰكِنْ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا اب ہجرت نہیں رہی لیکن جہاد اور نیک نیتی

جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ فَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا.

اسکا وال ہے جب تمہیں جہاد پر نکلنے کے لیے کہا جائے تو تم جہاد کے لیے نکلو۔

۴۱۷۷ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ لَا هِجْرَةَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے بعد ہجرت نہیں رہی۔

۴۱۷۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ وَاقِدٍ السَّعْدِيِّ قَالَ وَفَدْنَا إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّنَا يَطْلُبُ حَاجَةً وَكُنْتُ آخِرَهُمْ دُخُوْلًا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنِّيْ تَرَكْتُ مَنْ خَلْفِيْ وَهُمْ يَزْعُمُوْنَ أَنَّ الْهِجْرَةَ قَدِ انْقَطَعَتْ قَالَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ مَا قُوْتِلَ الْكُفَّارُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن واقد سعدی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور ہم میں ہر ایک حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ نہ کچھ حاجت اور غرض رکھتا تھا۔ میں سب سے آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن کو میں اپنے پیچھے چھوڑ آیا ہوں وہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ اب ہجرت ختم ہو گئی۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تک کافروں سے جہاد جاری رہے گا۔ ہجرت ختم نہ ہو گی۔

نوٹ: کیونکہ جب کوئی شخص دارالکفر سے دارالاسلام کی طرف آئے اس نے ہجرت کی اور جب تک کافر رہیں گے دارالکفر بھی رہے گا۔

۴۱۷۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ السَّعْدِيِّ قَالَ وَفَدْنَا عَلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ أُنَاسٍ فَقَضَى حَاجَتَهُمْ وَكُنْتُ آخِرَهُمْ دُخُوْلًا فَقَالَ مَا حَاجَتُكَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتَى تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ مَا قُوْتِلَ الْكُفَّارُ.

سیدنا حضرت عبداللہ سعدی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ میرے ساتھی پہلے حضور کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے ان کی حاجات پوری فرمائیں۔ پھر میں سب سے آخر میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے دریافت فرمایا تمہاری کیا حاجت ہے؟ میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کب ختم ہو گی؟ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہجرت کبھی ختم نہ ہو گی۔ جب تک کافروں سے جہاد جاری رہے گا۔

اَلْبَيْعَةُ فِيْمَا أَحَبَّ وَكَرِهَ

ہر ایک حکم پر بیعت کرنا خواہ وہ پسند ہو یا ناپسند

۴۱۸۰ عَنْ جَرِيْرٍ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهُ أُبَايِعُكَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِيْمَا أَحْبَبْتُ وَفِيْمَا كَرِهْتُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَ تَسْتَطِيْعُ ذٰلِكَ يَا جَرِيْرُ أَوْ تُطِيْقُ ذٰلِكَ قَالَ قُلْ فِيْمَا اسْتَطَعْتُ فَبَايَعَنِيْ وَالنُّصْحِ

سیدنا حضرت جریر راوی ہیں کہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے سننے اور اطاعت کرنے پر ہر حکم کی بیعت کرتا ہوں۔ خواہ وہ مجھے پسند ہو یا ناپسند۔ آپ نے فرمایا: اے جریر! تم اس بات کی استطاعت رکھتے ہو؟ اس طرح کہو کہ جہاں تک مجھ سے ہو سکے گا۔ پھر بیعت کرو اور اس بات پر بیعت کریں ہر مسلمان کا خیر خواہ

رسول کا

اَلْبَیْعَۃُ عَلٰی فِرَاقِ الْمُشْرِكِ

مشرک سے سوشل بائیکاٹ پر بیعت کرنا

۴۱۸۱ عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالنُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ وَعَلٰی فِرَاقِ الْمُشْرِكِ۔

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنے، زکوٰۃ دینے، ہر ایک مسلمان کی خیرخواہی کرنے، مشرک سے الگ رہنے پر بیعت کی (خواہ وہ رشتہ دار اور قریبی دوست ہی کیوں نہ ہو)۔

۴۱۸۲ عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَذَکَرَ نَحْوَہٗ۔

سیدنا حضرت جریر سے مروی دوسری روایات بھی ایسی ہی ہیں۔

۴۱۸۳ عَنْ جَرِیْرٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یُبَایِعُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ابْسُطْ یَدَكَ حَتّٰی اُبَایِعَكَ وَاشْتَرِطْ عَلَیَّ فَاَنْتَ اَعْلَمُ قَالَ اُبَایِعُكَ عَلٰی اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ وَتُقِیْمَ الصَّلٰوۃَ وَتُؤْتِیَ الزَّکٰوۃَ وَتُنَاصِحَ الْمُسْلِمِیْنَ وَتُفَارِقَ الْمُشْرِکِیْنَ۔

سیدنا حضرت جریر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپ بیعت لے رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہاتھ بڑھائیے تاکہ میں بھی آپ سے بیعت کروں۔ اور آپ مجھ پر شرائط لگائیں۔ حالانکہ آپ خوب جانتے ہیں۔ جو آپ پسند فرمائیں۔ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم سے ان شرائط پر بیعت کرتا ہوں کہ تم اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کرو، نماز پڑھو۔ زکوٰۃ دو۔ مسلمانوں کے خیرخواہ رہو۔ اور مشرکوں سے الگ رہو۔

۴۱۸۴ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ رَھْطٍ فَقَالَ اُبَایِعُکُمْ عَلٰی اَنْ لَّا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَّلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ وَلَا تَاْتُوْا بِبُھْتَانٍ تَفْتَرُوْنَہٗ بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ وَاَرْجُلِکُمْ وَلَا تَعْصُوْنِیْ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَمَنْ وَفٰی مِنْکُمْ فَاَجْرُہٗ عَلَی اللّٰہِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَیْئًا فَعُوْقِبَ فِیْہِ فَھُوَ طَھُوْرُہٗ وَمَنْ سَتَرَہُ اللّٰہُ فَذٰلِكَ اِلَی اللّٰہِ اِنْ شَاءَ عَذَّبَہٗ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَہٗ۔

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے کئی افراد کی موجودگی میں حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس پر بیعت کی۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تم سے اس بات پر بیعت کرتا ہوں۔ کہ تم اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا۔ چوری نہ کرنا۔ زنا نہ کرنا۔ اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا۔ کسی پر ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان سے بہتان نہ باندھنا۔ شریعت کے کاموں میں میری نافرمانی نہ کرنا۔ پھر تم میں سے جو شخص اپنی اس بیعت کو پورا کرے تو اس کا ثواب اللہ جل جلالہ و عم نوالہ کے ذمے ہے۔ اور پھر جو شخص ان کاموں میں سے کوئی کام کر بیٹھے اور دنیا میں اسے سزا مل جائے۔ تو وہ پاک ہو گیا۔ اور اگر اللہ رب العزت اس کے فعل کو چھپائے تو وہ اللہ کی مرضی پر ہے۔ اللہ چاہے تو اسے عذاب دے دے

چاہیے تو معاف فرما دے!

بَيْعَةُ النِّسَاءِ

عورتوں سے بیعت کرنا۔

۱۸۵ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ لَمَّا أَرَدْتُ أَنْ أُبَايِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ امْرَأَةً أَسْعَدَتْنِي فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَأَذْهَبُ فَأُسْعِدُهَا ثُمَّ أَجِيئُكَ فَأُبَايِعُكَ قَالَ اذْهَبِي فَأَسْعِدِيهَا قَالَتْ فَذَهَبْتُ فَسَاعَدْتُهَا ثُمَّ جِئْتُ فَبَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ام المومنین حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا راویہ ہیں۔ کہ جب میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے لگی تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دورِ جاہلیت میں ایک عورت نے نوحہ کرنے میں میری مدد کی تھی (یعنی میت پر رونے پیٹنے چلانے اور اس کے اوصاف بیان کرنے میں) جیسے جاہلیت کا رواج تھا) لہٰذا مجھے بھی بدلہ ادا کرنے کے لیے اس کے نوحہ میں شامل ہونا ہے یعنی جا کر شریک ہو جاتی ہوں۔ پھر آ کر آپ کی بیعت کر لوں گی۔ (کیونکہ بیعت کے بعد گناہ کرنا بدتر ہے) حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جاؤ اور شریک ہو۔ ام عطیہ فرماتی ہیں کہ میں گئی اور اس کے نوحے میں شریک ہو گئی۔ پھر واپس آئی اور آپ سے بیعت کی۔

۱۸۶ عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيْعَةَ عَلَى أَنْ لَا نَنُوحَ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا راویہ ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اس بات کی بیعت لی تھی کہ ہم نوحہ نہیں کریں گے!

۱۸۷ عَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نِسْوَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ نُبَايِعُهُ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ نُبَايِعُكَ عَلَى أَنْ لَا نُشْرِكَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا نَسْرِقَ وَلَا نَزْنِيَ وَلَا نَأْتِيَ بِبُهْتَانٍ نَفْتَرِيهِ بَيْنَ أَيْدِينَا وَأَرْجُلِنَا وَلَا نَعْصِيَكَ فِي مَعْرُوفٍ قَالَ فِيمَا اسْتَطَعْتُنَّ وَأَطَقْتُنَّ قَالَتْ قُلْنَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَرْحَمُ بِنَا هَلُمَّ نُبَايِعُكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَا أُصَافِحُ النِّسَاءَ إِنَّمَا قَوْلِي لِمِائَةِ امْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ أَوْ مِثْلُ قَوْلِي لِامْرَأَةٍ وَاحِدَةٍ۔

حضرت امیمہ بنت رقیقہ رضی اللہ عنہا راویہ ہیں۔ کہ میں کئی انصاری عورتوں کے ہمراہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی۔ ہم نے آپ کی خدمت میں بیعت کے لیے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم آپ سے اس بات پر بیعت کرتی ہیں کہ ہم اللہ رب العزت کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گی۔ چوری نہ کریں گی زنا نہ کریں گی۔ دونوں ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان سے بہتان نہیں باندھیں گی۔ اور شریعت کے کام میں آپ کی نافرمانی نہ کریں گی۔ آپ نے فرمایا کہ تم یہ بھی کہو کہ جہاں تک ہم سے ہو سکا۔ حضرت امیمہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا ہم نے کہا کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم پر بہت رحم ہے۔ کہ آپ ہماری استطاعت کے مطابق ہم سے بیعت لینا چاہتے ہیں۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر آگے بڑھیے

اپنا دست مبارک ہم آپ سے بیعت کریں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا۔ میرا ایک عورت سے کہہ دینا ایسا ہی ہے جیسے میں نے سو عورتوں سے کہا۔

بَيْعَةُ مَنْ بِهِ عَاهَةٌ — اگر کسی شخص کو بیماری ہو تو اس سے کس طرح بیعت کی جائے

۴۱۸۸ عَنْ رَجُلٍ مِنْ آلِ الشَّرِيدِ يُقَالُ لَهُ عَمْرٌو عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ فِي وَفْدِ ثَقِيفٍ رَجُلٌ مَجْذُومٌ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَقَدْ بَايَعْتُكَ

شرید کی اولاد میں سے عمرو نامی ایک شخص سے مروی ہے کہ اس نے اپنے والد سے سنا کہ قبیلہ بنو ثقیف کے لوگوں میں سے ایک شخص جذامی کوڑھی تھا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم واپس چلے جاؤ میں نے تم سے بیعت کر لی۔

فائدے: اور حضور نے اس سے ہاتھ نہ ملایا کیونکہ جذامی سے ہاتھ ملانے میں کراہت ہوتی ہے۔

بَيْعَةُ الْغُلَامِ — نابالغ لڑکے کی بیعت کس طرح کی جائے؟

۴۱۸۹ عَنِ الْهِرْمَاسِ بْنِ زِيَادٍ قَالَ مَدَدْتُ يَدِي إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا غُلَامٌ لِيُبَايِعَنِي فَلَمْ يُبَايِعْنِي.

سیدنا حضرت ہرماس بن زیاد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کرنے کے لیے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا۔ اور میں نابالغ لڑکا تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے ہاتھ نہیں ملایا۔

بَيْعَةُ الْمَمَالِيكِ — غلاموں سے بیعت کرنا

۴۱۹۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعَبْدٌ هُوَ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک غلام نے حاضر خدمت ہو کر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت پر بیعت کی آپ کو علم نہ تھا کہ یہ غلام ہے۔ بعد ازاں اس کا مالک اسے لینے آیا۔ آپ نے فرمایا اسے میرے ہاتھوں بیچ ڈالو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کالے غلام دے کر اسے لے لیا۔ اس کے بعد آپ جب تک یہ دریافت نہ فرما لیتے کہ وہ غلام تو نہیں ہے۔ بیعت نہ فرماتے۔

اِسْتِقَالَةُ الْبَيْعَةِ — بیعت توڑ ڈالنا

۴۱۹۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ أَعْرَابِيًّا بَايَعَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَأَصَابَ الْأَعْرَابِيَّ وَعْكٌ بِالْمَدِينَةِ فَجَاءَ الْأَعْرَابِيُّ

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک گنوار نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ بعد ازاں مدینہ منورہ میں بخار میں مبتلا ہو گیا۔ وہ آپ کی خدمت

إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ أَقِلْنِي بَيْعَتِي فَأَبَى فَخَرَجَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طَيِّبَهَا۔

اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری بیعت توڑ دیجیے۔ آپ نے انکار فرمایا پھر آیا اور کہا میری بیعت توڑ دیجیے آپ نے انکار فرمایا آخر وہ نکل کر چلا گیا تب حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مدینہ بھٹی کی طرح ہے۔ جو میل کو نکال دیتا ہے۔ اور صاف کھرا رکھ لیتا ہے۔

(یعنی برے آدمی کو مدینہ منورہ رہنے نہیں دیتا اور اچھے آدمی کو نکلنے نہیں دیتا)

الْمُرْتَدُّ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْهِجْرَةِ

ہجرت کے بعد پھر اپنے گاؤں میں آکر رہنا۔

۱۱۹۲ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْحَجَّاجِ فَقَالَ يَا ابْنَ الْأَكْوَعِ ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِبَيْكَ وَذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا وَبَدَوْتَ قَالَ وَلٰكِنْ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَذِنَ لِي فِي الْبَدْوِ۔

سیدنا حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ حجاج کے پاس تشریف لے گئے۔ تو حجاج بولا۔ اے اکوع کے بیٹے تو مرتد ہو گیا ہے۔ یعنی دین اسلام سے پھر گیا۔ جب کہ تو نے مدینہ منورہ چھوڑ دیا۔ اور اس نے کچھ کہا جس کا مطلب یہ تھا کہ تو جنگل میں رہتا ہے۔ تو سلمہؓ نے کہا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جنگل میں رہنے کہ اجازت بخشی!

الْبَيْعَةُ فِيمَا يَسْتَطِيعُ الْإِنْسَانُ

اپنی طاقت کے مطابق بیعت کرنا

۱۱۹۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُبَايِعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ ثُمَّ يَقُولُ فِيمَا اسْتَطَعْتَ وَقَالَ عَلَى فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ ہم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے پر بیعت کیا کرتے تھے آپ فرماتے جہاں تک تم کو طاقت ہے اور جتنی بھی تمہاری طاقت تھی آپ نے اتنا ہی رکھ دیا۔

۱۱۹۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا حِينَ نُبَايِعُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ يَقُولُ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ۔

حضرت ابن عمر سے روایت ہے ہم بیعت کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سننے اور اطاعت کرنے پر آپ فرماتے تھے۔ جہاں تک تم کو طاقت ہے۔

۱۱۹۵ عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فَلَقَّنَنِي فِيمَا اسْتَطَعْتُ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

حضرت جریر بن عبداللہ سے روایت ہے میں نے بیعت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر حکم کے سننے اور ماننے پر آپ نے اتنا سکھلایا اور کہا کہ جہاں تک مجھ کو طاقت ہے اور خیر خواہی کروں گا ہر مسلمان کی۔

۱۱۹۶ عَنْ أُمَيْمَةَ بِنْتِ رُقَيْقَةَ قَالَتْ بَايَعْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي

سیدہ امیمہ بنت رقیقہ راوی ہیں، کہ ہم نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے چند عورتوں کے ساتھ

[illegible] فَقَالَ لَنَا فِيمَا اسْتَطَعْتُمْ وَأَطَقْتُمْ۔

بیعت کی۔ آپ نے ہم سے ارشاد فرمایا۔ جہاں تک تم سے ہوسکتا ہے۔ اور تم کو طاقت ہے۔

ذِكْرُ مَا عَلَى مَنْ بَايَعَ الْإِمَامَ وَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَدِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ

جو شخص کسی امام کی بیعت کرے اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دیدے اور اس سے اقرار کرے تو اس پر کیا لازم ہے؟

۴۱۹۷ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ انْتَهَيْتُ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ وَالنَّاسُ عَلَيْهِ مُجْتَمِعُونَ قَالَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ إِذْ نَزَلْنَا مَنْزِلًا فَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُ خِبَاءَهُ وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرَتِهِ إِذْ نَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ جَامِعَةٌ فَاجْتَمَعْنَا فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَنَا فَقَالَ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى مَا يَعْلَمُهُ خَيْرًا لَهُمْ وَيُنْذِرَهُمْ مَا يَعْلَمُهُ شَرًّا لَهُمْ وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هٰذِهِ جُعِلَتْ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا وَإِنَّ آخِرَهَا سَيُصِيبُهُمْ بَلَاءٌ وَأُمُورٌ يُنْكِرُونَهَا تَجِيءُ فِتَنٌ يُدَقِّقُ بَعْضُهَا لِبَعْضٍ فَتَجِيءُ الْفِتْنَةُ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ هٰذِهِ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ ثُمَّ تَجِيءُ فَيَقُولُ هٰذِهِ مُهْلِكَتِي ثُمَّ تَنْكَشِفُ فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ فَلْتُدْرِكْهُ مَوْتَتُهُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ مَا يُحِبُّ أَنْ يُؤْتَى إِلَيْهِ وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَمِينِهِ وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ فَاضْرِبُوا رَقَبَةَ الْآخَرِ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن عبد رب الکعبہ راوی ہیں۔ کہ میں حضرت عبداللہ بن عمرو کے پاس گیا۔ تو دیکھا کہ آپ کعبہ کے سائے تلے تشریف فرما ہیں۔ اور آپ کے اردگرد لوگ جمع ہیں۔ میں نے آپ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ ایک مرتبہ ہم ایک سفر میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے۔ اور ایک منزل پر اترے۔ ہم میں سے کوئی تو اپنا خیمہ گاڑتا۔ کوئی تیر چلاتا۔ کوئی جانوروں کو چراتا۔ اسی دوران حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے آواز دی کہ نماز کے لیے اکٹھے ہو۔ ہم سب جمع ہوئے اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ اور ہمیں خطبہ سنایا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے مبعوث ہونے والے ہر نبی کے لیے یہ بات لازمی تھی کہ وہ جس معاملہ میں امت کی بھلائی اور خیر خواہی دیکھے وہ انہیں بتلادے اور اگر برائی دیکھے تو اس سے ڈرائے۔ اور تمہاری یہ امت تو اس کی ابتداء میں بھلائی ہے۔ اور انتہا میں بلا اور برائی ہے۔ اور دوسری کئی بری باتیں ہیں۔ ایک فساد ہوگا جو مٹنے نہ پائے گا۔ تو دوسرا شروع ہو جائیگا جب ایک فساد ہوگا تو مسلمان کہے گا اب میں ہلاک ہوجاؤں گا پھر وہ مٹ جائے گا پھر فساد ہوگا تو کہے گا اب میں ہلاک ہوجاؤں گا پھر وہ مٹ جائیگا۔ لہٰذا تم میں سے جو شخص جہنم سے بچنا اور جنت میں جانا چاہے وہ اللہ اور روز قیامت پر یقین کرکے مرے۔ اور وہ لوگوں سے اس طرح پیش آئے جیسے وہ چاہتا ہے کہ لوگ مجھ سے پیش آئیں۔ اور تم میں سے جو شخص کسی امام کی بیعت کرے اور اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے۔ اور اس سے ساتھ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ هٰذَا قَالَ نَعَمْ وَذَكَرَ الْحَدِيثَ

دل سے اقرار کرے۔ تو پھر اس سے جہاں تک ہو سکے اطاعت کرے۔ اب اگر کوئی شخص اٹھ کھڑا ہو جو اس امام سے جھگڑا کرے تو اس کی گردن اڑا دو۔ عبدالرحمان فرماتے ہیں کہ میں عبداللہ بن عمرؓ کے پاس گیا۔ اور آپ سے دریافت کیا کیا تم نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ سنا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں سنا ہے۔

اَلْحَضُّ عَلٰى طَاعَةِ الْاِمَامِ

۱۱۹۸ عَنْ يَحْيَى بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ سَمِعْتُ جَدَّتِيْ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَلَوِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ يَقُوْدُكُمْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَاسْمَعُوْا لَهٗ وَاَطِيْعُوْا۔

امام کی اطاعت کا شوق دلانا!

سیدنا حضرت یحییٰ بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے اپنی دادی کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع میں سنا آپ فرماتے تھے اگر تم پر ایک حبشی غلام حاکم ہو اور وہ تمہیں اللہ کی کتاب کے مطابق لے چلے تو تم اس کا حکم سنو اور اطاعت کرو۔

اَلتَّرْغِيْبُ فِيْ طَاعَةِ الْاِمَامِ

۱۱۹۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَطَاعَنِيْ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ وَمَنْ عَصَانِيْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَمَنْ اَطَاعَ اَمِيْرِيْ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ عَصٰى اَمِيْرِيْ فَقَدْ عَصَانِيْ۔

امام کی اطاعت کرنے کی فضیلت

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس نے میری اطاعت کی اس نے اللہ کی اطاعت کی۔ اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ اور جس شخص نے میرے مقرر کردہ حاکم کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی۔ اور جس نے میرے مقرر کیے ہوئے حاکم کی نافرمانی کی۔ اس نے میری نافرمانی کی۔

قَوْلُهٗ تَعَالٰى وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ

۱۲۰۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُذَافَةَ ابْنِ قَيْسِ بْنِ عَدِيٍّ بَعَثَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَرِيَّةٍ۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک کہ ”اولو الامر“ کی اطاعت کرو سے مراد

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ آیت شریفہ ”اے ایمان والو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو“ حضرت عبداللہ بن حذافہ کے بارے میں نازل ہوئی جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک لشکر کا سردار بنا کر روانہ کیا۔

اَلتَّشْدِيْدُ فِيْ عِصْيَانِ الْإِمَامِ

۲۲۱- عن معاذ بن جبل عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الغزو غزوان فأما من ابتغى وجه الله وأطاع الإمام وأنفق الكريمة واجتنب الفساد فإن نومه ونبهه أجر كله وأما من غزا رياء وسمعة وعصى الإمام وأفسد في الأرض فإنه لا يرجع بالكفاف۔

امام کی نافرمانی کی برائی

سیدنا حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جہاد کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو وہ شخص جو فقط اللہ جل شانہ کی رضامندی کے لیے لڑے۔ اور امام کی اطاعت کرے۔ مال کو اللہ رب العزت کی راہ میں خرچ کرے فساد سے بچے اس کا سونا اور جاگنا عبادت ہے۔ دوسرا وہ شخص جو دوسرے لوگوں کے دکھاوے ناموری و شہوری کے لیے لڑے اور امام کی نافرمانی کرے ملک میں فساد پھیلائے تو وہ برابر بھی نہ لوٹے گا۔

نوٹ:۔ ملک میں فساد پھیلانے کا مطلب ہے کہ وہ لوگوں پر خلاف شرع ظلم پھیلاتے یا عورتوں، بچوں اور غریبوں کے مال ناحق لوٹے۔ اور انہیں ستائے اور پریشان کرے برابر بھی نہ لوٹے گا یعنی یوں نہ ہوگا کہ اسے نہ ثواب ہوگا نہ عذاب بلکہ اسے عذاب ہوگا۔

ذِكْرُ مَا يَجِبُ لِلْإِمَامِ وَمَا يَجِبُ عَلَيْهِ

۲۲۲- عن أبي هريرة رضي الله عنه يحدث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إنما الإمام جنة يقاتل من ورائه ويتقى به فإن أمر بتقوى الله وعدل فإن له بذلك أجرا وإن أمر بغيره فإن عليه وزرا۔

امام کے لیے کیا کیا باتیں ضروری ہیں؟

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا امام ڈھال کی طرح ہے جس کی آڑ، انتظام اور حمایت میں لوگ جہاد کرتے ہیں۔ اور اس کے باعث فتنوں اور آفتوں سے بچتے ہیں پھر اگر امام اللہ سے ڈر کر انصاف کے مطابق حکم کرے تو اسے ثواب ہوگا۔ اور اگر اس کے خلاف حکم کرے تو اس پر وبال نازل ہوگا۔

اَلنَّصِيْحَةُ لِلْإِمَامِ

۲۲۳- عن تميم الداري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما الدين النصيحة قالوا لمن يا رسول الله قال لله

ظاہر اور باطن سے امام کے لیے مخلص ہونا

سیدنا حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دین خلوص بھلائی اور لوگوں کی خیرخواہی کا نام ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس کے ساتھ؟ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ کے ساتھ وہ سچے دل سے اس کی عبادت کرے

وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ ۔

اللہ سے سچے دل سے ڈرے دکھانے کے لیے نہیں) اور اس کی کتاب کے ساتھ (کہ اس پر عمل کرے) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمانوں کے امام کے ساتھ اور باقی سب مسلمانوں کے ساتھ!

۴۲۰۴ عَنْ تَمِيْمٍ الدَّارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قَالُوْا لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ ۔

سیدنا حضرت تمیم داری رضی اللہ عنہ راوی ہیں ۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ دین خلوص سچائی اور لوگوں کی خیر خواہی کا نام ہے ۔ لوگوں نے عرض یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس کے ساتھ تو حضور علیہ السلام نے فرمایا اللہ کے ساتھ (کہ سچے دل سے اس کی عبادت کرے اللہ سے سچے دل سے ڈرے نہ دکھانے کے لیے نہیں) اور اس کی کتاب کے ساتھ (کہ اس پر عمل کرے) اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مسلمانوں کے امام کے ساتھ اور باقی سب مسلمانوں کے ساتھ!

۴۲۰۵ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدِّيْنَ النَّصِيْحَةُ اِنَّ الدِّيْنَ النَّصِيْحَةُ اِنَّ الدِّيْنَ النَّصِيْحَةُ قَالُوْا لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ دین خیر خواہی کا نام ہے ۔ یقیناً دین خیر خواہی ہے ۔ البتہ دین خیر خواہی ہے حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کس کی خیر خواہی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ اللہ اس کی کتاب اس کے رسول اور مسلمانوں کے خواص اور عوام کی خیر خواہی ۔

۴۲۰۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ قَالُوْا لِمَنْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهِ وَلِرَسُوْلِهِ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بلاشبہ دین خیر خواہی کا نام ہے ۔ حاضرین نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس کی خیر خواہی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ اس کی کتاب اس [illegible] اور [illegible] مسلمانوں کے خواص اور عوام کی خیر خواہی ۔

بِطَانَةُ الْاِمَامِ

امام کی خصلت کا بیان

بطانۃ سے مراد اصل میں وہ قوت ہے ۔ جو انسان میں رکھی گئی ہے ۔ ہر انسان میں دو قوتیں ہیں ایک وہ جو نیکی کی طرف لے جاتی ہے ۔ برائی سے روکتی ہے ۔ دوسری وہ جو برائی کی طرف لے جاتی ہے اور بعض علماء کے نزدیک بطانۃ سے مراد فرشتہ اور شیطان ہے ۔

۲۰۷ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ وَالٍ اِلَّا وَلَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَا تَاْلُوْهُ خَبَالًا فَمَنْ وُقِیَ شَرَّهُمَا فَقَدْ وُقِیَ وَهُوَ مِنَ الَّتِیْ تَغْلِبُ عَلَیْهِ مِنْهُمَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ہر حاکم میں دو قوتیں ہوتی ہیں۔ ایک تو وہ قوت جو نیک اور اچھی بات کا حکم دیتی ہے۔ اور بری بات سے منع کرتی ہے دوسری وہ قوت جو (برے کام کرنے) بگاڑنے میں کمی نہیں کرتی پھر جو شخص اس شر سے بچا وہ سالم اور محفوظ رہا۔ اور جو قوت اکثر غالب آتی ہے۔ وہ برے کاموں کی طرف چلنے والی)

۲۰۸ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ نَّبِیٍّ وَّلَا اسْتَخْلَفَ مِنْ خَلِیْفَةٍ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْخَیْرِ وَبِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالشَّرِّ وَتَحُضُّهٗ عَلَیْهِ وَالْمَعْصُوْمُ مَنْ عَصَمَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے کسی نبی خلیفہ کو متعین کر کے نہیں بھیجا مگر اس میں دو قوتیں رکھی ہیں ایک تو وہ قوت جو نیکی کی طرف جاتی ہے اور دوسری وہ جو برائی کی طرف جاتی ہے۔ مگر خداوند تعالیٰ ان کی اس قوت کو مغلوب کر دیتا ہے۔ اور وہ نیک قوت کے تابع رہتی ہے

نوٹ: یہ جیسے دوسری حدیث شریف میں ہے کہ ہر شخص کے ساتھ ایک شیطان ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کا بھی آپ نے فرمایا۔ ہاں مگر اللہ رب العزت نے اسے میرا تابع بنا دیا ہے۔

۲۰۹ عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ اَنَّهٗ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا بُعِثَ مِنْ نَّبِیٍّ وَّلَا كَانَ بَعْدَهٗ مِنْ خَلِیْفَةٍ اِلَّا وَلَهٗ بِطَانَتَانِ بِطَانَةٌ تَاْمُرُهٗ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَاهُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَبِطَانَةٌ لَّا تَاْلُوْهُ خَبَالًا فَمَنْ وُقِیَ بِطَانَةَ السُّوْءِ فَقَدْ وُقِیَ۔

سیدنا حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ دنیا میں کوئی پیغمبر نہیں بھیجا گیا اور نہ ہی اس کا کوئی خلیفہ ہوا ہے۔ جس میں دو خصائل نہ ہوں ایک تو وہ خصلت جو اچھی بات کا حکم کرتی ہے۔ اور بری بات سے منع کرتی ہے دوسری وہ جو بگاڑنے میں کوتاہی نہیں کرتی۔ پھر جو شخص بری خصلت کے شر سے بچا وہ بالکل بچ گیا۔

وَزِیْرُ الْاِمَامِ

حاکم کا وزیر

۲۱۰ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّتِیْ تَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَّلِیَ مِنْكُمْ عَمَلًا فَاَرَادَ اللّٰهُ بِهٖ خَیْرًا جَعَلَ لَهٗ وَزِیْرًا صَالِحًا اِنْ نَّسِیَ ذَكَّرَهٗ وَاِنْ ذَكَرَ اَعَانَهٗ۔

سیدنا حضرت قاسم بن محمد رحمۃ اللہ علیہ راوی ہیں کہ میں نے اپنی پھوپھی حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جو شخص حاکم ہو پھر خداوند تعالیٰ اس کی بھلائی چاہے تو اللہ رب العزت اس کیلئے نیک وزیر بنا دے گا۔ (یعنی متقی نیک طینت اور مدبر) اگر حکمران کوئی بات بھول جائے گا۔

تو وہ اس کو یاد دلائے گا۔ اور اگر وہ یاد رکھے گا تو وہ اس کی مدد کرے گا۔

نوٹ:۔ غرضیکہ جس بادشاہ کے وزیر عاقل اور ذی علم ہوتے ہیں۔ اس کی حکومت بھی قائم رہتی ہے۔ اور ترقی ہوتی ہے۔ اور جس بادشاہ کے وزیر جاہل اور بے وقوف ہوتے ہیں اس کی حکومت بہت جلد مٹ جاتی ہے۔

جَزَاءُ مَنْ اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَاَطَاعَ۔ اگر کسی شخص کو گناہ کرنے کا حکم ملے اور وہ گناہ کرے تو اس کی سزا کیا ہے؟!

۴۲۱۱ عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ جَيْشًا وَاَمَّرَ عَلَيْهِمْ رَجُلًا فَاَوْقَدَ نَارًا فَقَالَ اُدْخُلُوْهَا فَاَرَادَ نَاسٌ اَنْ يَّدْخُلُوْهَا وَقَالَ الْاٰخَرُوْنَ اِنَّمَا فَرَرْنَا مِنْهَا فَذَكَرُوْا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِلَّذِيْنَ اَرَادُوْا اَنْ يَّدْخُلُوْهَا لَوْ دَخَلْتُمُوْهَا لَمْ تَزَالُوْا فِيْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَقَالَ لِلْاٰخَرِيْنَ خَيْرًا وَقَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کو روانہ کیا۔ اور اس پر ایک شخص حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کو سردار مقرر فرمایا آپ نے آگ جلوائی اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ اس کے اندر کود جائیں۔ بعض نے تو اس میں چھلانگ لگانے کا ارادہ کیا اور بعض دوسرے دور کر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہو گئے۔ اور واقعہ بیان کیا۔ آپ نے آگ میں چھلانگ لگانے والوں کو فرمایا کہ اگر تم اس میں گھس جاتے تو قیامت تک اسی عذاب میں رہتے اور جو لوگ آگ میں نہیں گھسے انہیں اچھا فرمایا ابو موسیٰ نے اس امر کو بھی اچھا بیان کیا۔ اور ارشاد فرمایا کہ اللہ رب العزت کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں کی جانی چاہیئے اطاعت صرف نیکی میں ہونی چاہیئے۔

نوٹ:۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ نے انہیں آگ میں کودنے کا حکم اس لیے فرمایا تھا کہ وہ آپ کی اطاعت کرتے ہیں یا کہ نہیں۔ اگر کوئی بادشاہ یا حاکم خلاف شرع کام کا حکم دے تو اسے سمجھانا چاہیئے۔ اگر وہ باز آ جائے تو بہتر۔ ورنہ سب مسلمان مل کر ایسے بادشاہ یا حاکم کو سلطنت اور حکومت سے معزول کر دیں۔ اور اس کی جگہ کسی دوسرے شخص کو حاکم یا بادشاہ بنا دیں۔ جو شریعت کے مطابق چلے۔ کیونکہ مسلمانوں میں اصل بادشاہت اور حکومت اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ اور جو قواعد اللہ اور اس کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر فرما دیئے ہیں سب ان قواعد کے محکوم ہیں۔ خواہ وزیر حاکم ہو۔ یا امام۔ سب کے لیے ان سب پر عمل پیرا ہونا اور چلنا انتہائی ضروری ہے۔

۴۲۱۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ اِلَّا اَنْ يُّؤْمَرَ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر مسلمان کو حاکم کا حکم سننا اور اطاعت کرنا لازمی ہے۔ خواہ وہ پسند کرے یا نہ کرے۔ مگر جب گناہ کا حکم ہو تو وہ نہ تو سنے اور نہ ہی اطاعت کرے۔

ذِكْرُ الْوَعِيدِ لِمَنْ أَعَانَ أَمِيرًا عَلَى الظُّلْمِ

جو شخص ظلم کرنے میں کسی حاکم کی مدد کرے!

۴۲۱۳: عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ فَقَالَ إِنَّهُ سَتَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ مَنْ صَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَى الْحَوْضِ وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَى الْحَوْضِ۔

سیدنا حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم نو آدمی تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ دیکھو میرے بعد حاکم ہوں گے۔ جو شخص ان کی جھوٹی بات کو سچ کہے گا (خوشامد کرے اور حق کو ناحق کہے گا) اور ظلم کرنے میں ان کے ساتھ تعاون اور مدد کرے گا۔ اس کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں، اور نہ ہی میں اس کے ساتھ کچھ غرض رکھتا ہوں وہ قیامت کے دن میرے حوض پر بھی نہ آئے گا اور جو شخص ان حکام کے جھوٹ کو سچ نہ کہے (بلکہ یہ کہے کہ جھوٹ ہے اور خاموش ہو رہے) اور ظلم کرنے میں ان کی مدد نہ کرے تو وہ شخص میرا ہے اور میں اس کا ہوں۔ اور وہ شخص میرے حوض پہ آئے گا۔

مَنْ لَمْ يُعِنْ أَمِيرًا عَلَى الظُّلْمِ

جو شخص ظلم کرنے میں حاکم کی مدد نہ کرے اس کا ثواب

۴۲۱۴: عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ خَمْسَةٌ وَأَرْبَعَةٌ أَحَدُ الْعَدَدَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْآخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ اسْمَعُوا هَلْ سَمِعْتُمْ أَنَّهُ سَتَكُونُ بَعْدِي أُمَرَاءُ مَنْ دَخَلَ عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكِذْبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ۔

سیدنا حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سامنے نکلے اور ہم نو آدمی تھے ہم میں پانچ تو عرب کے رہنے والے تھے اور باقی چار عجم کے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سنو۔ تم نے سنا کہ میرے بعد حاکم ہوں گے جو شخص ان کے پاس جائے اور ان کے پاس جا کر جھوٹ کو سچ کرے۔ اور ظلم پر ان کی امداد کرے۔ وہ شخص میرا نہیں اور نہ ہی میں اس کا ہوں۔ نہ ہی وہ میرے حوض پر آئے گا۔ اور جو شخص ان کے پاس نہ جائے۔ اور نہ ہی ان کے جھوٹ کو سچ کہے۔ نہ ظلم پر ان کی امداد کرے۔ وہ میرا ہے اور میں اس کا ہوں۔ اور میرے حوض پر آئے گا۔

فَضْلُ مَنْ تَكَلَّمَ بِالْحَقِّ عِنْدَ إِمَامٍ جَائِرٍ

ظالم حاکم کے سامنے کلمہ حق کہنے والے کی فضیلت

۴۲۱۵: عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ وَضَعَ

سیدنا حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت

رجلًا فِي الغَرْزِ أَيُّ الجِهَادِ أَفْضَلُ قَالَ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔

کیا در آنحالیکہ آپ اپنا پاؤں مبارک رکاب میں رکھ چکے تھے۔ کہ کون سا جہاد افضل ہے؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ظالم حاکم کے سامنے حق بات کہنا۔

ثَوَابُ مَنْ وَفَى بِمَا بَايَعَ عَلَيْهِ

اپنی بیعت کو پورا کرنے والے شخص کا ثواب

۲۱۶ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَقَرَأَ عَلَيْهِمُ الْآيَةَ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ۔

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم ایک مجلس میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے تھے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم مجھ سے اس پر بیعت کرو کہ اللہ جل جلالہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے چوری اور زنا نہ کرو گے (روایت کے آخر تک جو اوپر ذکر ہو چکی) پھر تم میں سے جو شخص اپنی بیعت کو پورا کرے۔ اس کا ثواب اللہ جل شانہ کے ذمے ہے۔ اور جو شخص ان مذکورہ باتوں میں سے کسی کا مرتکب ہو اللہ جل شانہ اس کی پردہ پوشی فرمائے (اور دنیا میں سزا نہ پائے) تو یہ اللہ کے اختیار میں ہے۔ اللہ چاہے تو اسے عذاب دے اور اگر پسند فرمائے تو بخش دے۔

مَا يُكْرَهُ مِنَ الْحِرْصِ عَلَى الْإِمَارَةِ

حکومت وامارت کی خواہش و لالچ مکروہ ہے

۲۱۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُونَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَإِنَّهَا سَتَكُونُ نَدَامَةً وَحَسْرَةً فَنِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم حکومت کا لالچ کرتے ہو، حالانکہ اس کا انجام شرمندگی اور حسرت ہے کیونکہ جب حکومت ملے تو اس وقت اچھی معلوم ہوتی ہے۔ اور جب چلی جائے تو رنج ہوتا ہے۔

نوٹ:۔ اور جس نعمت کا انجام رنج وغم ہو اس کی خواہش کرنا عقل مندی کے خلاف ہے۔

اٰخِرُ كِتَابِ الْبَيْعَةِ

بیعت کی کتاب تمام ہوئی

كِتَابُ الْعَقِيْقَةِ

عقیقہ کی کتاب

عقیقہ ان بالوں کو کہتے ہیں جو بچے کے پیدا ہونے کے وقت اس کے سر پر ہوتے ہیں۔ بعدازاں اس جانور کو عقیقہ کہا جانے لگا جو پیدائش کے ساتویں دن ذبح کیا جاتا ہے۔ کیونکہ وہ جانور ان بالوں کے مونڈنے کے دن ذبح کیا جاتا ہے۔

٤٢١٨ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْعَقِيْقَةِ فَقَالَ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ الْعُقُوْقَ وَكَاَنَّهُ كَرِهَ الْاِسْمَ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا نَسْاَلُكَ اَحَدُنَا يُوْلَدُ لَهُ قَالَ مَنْ اَحَبَّ اَنْ يَّنْسُكَ عَنْ وَلَدِهِ فَلْيَنْسُكْ عَنْهُ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَاَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ قَالَ دَاوُدُ سَاَلْتُ زَيْدَ بْنَ اَسْلَمَ عَنِ الْمُكَافَاَتَانِ قَالَ الشَّاتَانِ الْمُشَبَّهَتَانِ تُذْبَحَانِ جَمِيْعًا۔

سیدنا حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے راوی ہیں۔ کہ کسی شخص نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے متعلق دریافت کیا۔ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ والدین کے نافرمان کو پسند نہیں فرماتا حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نام کو ناپسند فرمایا۔ اس شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم آپ سے اس جانور کے متعلق پوچھنا چاہتے ہیں جو بچے کی طرف ذبح کرتے ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بچے کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو وہ اپنے بچے کی طرف سے دو بکریاں ایک جیسی ذبح کرے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری ذبح کرے۔ داؤد فرماتے ہیں کہ میں نے زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ ایک جیسی سے مراد ہے؟ تو آپ نے فرمایا ہم شکل صورت ہیں دونوں ایک ساتھ ہی ذبح کی جائیں۔

نوٹ:۔ بعض علماء کے نزدیک یہ بکریاں عمر میں برابر ہونی چاہئیں۔ اور بعض کے نزدیک شکل و صورت میں۔ عقیقہ اور عقوق کا مادہ ایک ہے۔ عقوق والدین کے نافرمان کو کہتے ہیں۔

٤٢١٩ عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ۔

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا عقیقہ کیا۔

اَلْعَقِيْقَةُ عَنِ الْغُلَامِ

لڑکے کی طرف سے عقیقہ کرنا

٤٢٢٠ عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَاَهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى۔

سیدنا حضرت سلمان بن عامر ضبی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ لڑکے کا عقیقہ یہ ہے کہ اس کے لیے جانور ذبح کیا جائے اور اس کے ناکارہ بالوں کو کاٹا اور مونڈا جائے۔

٤٢٢١ عَنْ اُمِّ كُرْزٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

حضرت ام کرز راویہ ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَأَتَانِ وَفِي الْجَارِيَةِ شَاةٌ.

نے ارشاد فرمایا لڑکے کے عقیقے کے لیے دو بکریاں ہیں جو ایک جیسی ہوں۔ اور لڑکی کے لیے ایک بکری

الْعَقِيقَةُ عَنِ الْجَارِيَةِ

لڑکی کی طرف سے عقیقہ کرنا

۴۲۲۲ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُكَافَأَتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ.

حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ لڑکے کے عقیقے کے لیے دو بکریاں ہیں جو ایک جیسی ہوں۔ اور لڑکی کے لیے ایک بکری

كَمْ يُعَقُّ عَنِ الْجَارِيَةِ

لڑکی کی طرف سے کتنی بکریاں ذبح کی جائیں؟

۴۲۲۳ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ أَسْأَلُهُ عَنْ لُحُومِ الْهَدْيِ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ عَلَى الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَلَى الْجَارِيَةِ شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أَوْ إِنَاثًا.

حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا راویہ ہیں کہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حدیبیہ میں اس وقت حاضر ہوئی (قربانی کا گوشت) پوچھنے کے لیے، میں نے آپ کو ارشاد فرماتے سنا لڑکے کے عقیقہ کی دو بکریاں ہیں اور لڑکی کے لیے ایک بکری خواہ وہ نر ہو یا مادہ (کوئی حرج نہیں)

۴۲۲۴ عَنْ أُمِّ كُرْزٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ لَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ أَوْ إِنَاثًا.

حضرت ام کرز رضی اللہ عنہا راویہ ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لڑکے کے عقیقہ کی دو بکریاں ہیں۔ اور لڑکی کے لیے ایک بکری خواہ وہ نر ہو یا مادہ (کوئی حرج نہیں)

۴۲۲۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ عَقَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا بِكَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن اور حسین رضی اللہ عنہما کا عقیقہ دو دو مینڈھوں سے کیا۔

مَتَى يُعَقُّ

کون سے دن عقیقہ کیا جائے؟

۴۲۲۶ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ غُلَامٍ رَهِينٌ بِعَقِيقَتِهِ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ سَابِعِهِ وَيُحْلَقُ رَأْسُهُ وَيُسَمَّى.

سیدنا حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہر پیدا ہونے والا بچہ اپنے عقیقے میں گروی ہے۔ اس کی طرف سے ساتویں روز قربانی کی جائے۔ اس کا سر منڈایا جائے اور اس کا نام رکھا جائے۔

نوٹ: خطابی کہتے ہیں کہ حدیث ہذا میں لوگوں نے بہت گفتگو کی ہے۔ اور سب سے بہتر قول حضرت امام احمد

بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کا ہے کہ یہ شفاعت کے متعلق ہے کہ اگر کوئی شخص اپنے بچے کا عقیقہ نہ کرے۔ اور بچپن ہی میں فوت ہو جائے تو وہ اپنے والدین کی شفاعت نہ کر سکے گا۔ (زہر الربیٰ)

۴۲۲۷ عَنْ حَبِيبِ بْنِ الشَّهِيدِ قَالَ لِي مُحَمَّدُ بْنُ سِيرِينَ سَلِ الْحَسَنَ مِمَّنْ سَمِعَ حَدِيثَهُ فِي الْعَقِيقَةِ فَسَأَلْتُهُ عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُهُ مِنْ سَمُرَةَ.

سیدنا حضرت حبیب بن شہید نے فرمایا کہ مجھ سے ابن سیرین نے فرمایا کہ آپ حسن سے عقیقے کی حدیث دریافت کریں کہ آپ نے عقیقے کے متعلق کس سے سنا۔ آپ نے مجھے بتایا کہ میں نے اسے سمرہ رضی اللہ عنہ سے سنا۔

نوٹ:۔ اس حدیث سے ثابت ہوا حضرت حسن نے حضرت سمرہ کو دیکھا اور آپ سے سنا۔

كِتَابُ الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ

فرع اور عتیرہ کے بارے میں کتاب

نوٹ:۔ فرع اس بچے کو کہتے ہیں۔ جو اونٹنی پہلے پہل جنے۔ دور جاہلیت میں اسے بتوں کے لیے ذبح کرتے بعض علماء کے نزدیک فرع اس اونٹ کو کہتے ہیں جو بتوں کے نام پر اس وقت قربان کیا جاتا۔ جب کسی شخص کے سو اونٹ پورے ہو جاتے۔ اور عتیرہ اس بکری کو کہتے جو رجب کے مہینے میں بتوں کے لیے ذبح کی جاتی۔ اسلام کی ابتداء میں مسلمان بھی فقط خدا کے لیے فرع اور عتیرہ کرتے لیکن بعدازاں اس سے منع کر دیا گیا تاکہ جاہلیت کی مشابہت نہ ہو۔

۴۲۲۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فرع اور عتیرہ اب ختم ہو چکے۔

۴۲۲۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَحَدُهُمَا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْفَرَعِ وَالْعَتِيرَةِ وَقَالَ الْآخَرُ لَا فَرَعَ وَلَا عَتِيرَةَ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرع اور عتیرہ سے منع فرمایا۔ آخر میں پھر فرع اور عتیرہ سے منع فرمایا۔

۴۲۳۰ عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ وُقُوفٌ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَةَ فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ عَلَى أَهْلِ بَيْتٍ فِي كُلِّ عَامٍ أَضْحَاةً وَعَتِيرَةً قَالَ مُعَاذٌ كَانَ ابْنُ عَوْنٍ يَعْتِرُ أَبْصَرَتْهُ عَيْنِي فِي رَجَبٍ.

سیدنا حضرت مخنف بن سلیم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ہم میدان عرفات میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے تھے۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے لوگو! ہر سال ہر گھر والوں پر سے ہر ایک پر ایک قربانی (دسویں ذوالحجہ) کو واجب ہے۔ اور (رجب میں ایک بکری) عتیرہ ہے۔ حضرت معاذ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضرت ابن عون رجب میں عتیرہ کرتے اور میں نے آپ کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔

۴۲۳۱ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَزَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ الْفَرَعُ قَالَ حَقٌّ فَإِنْ تَرَكْتَهُ حَتَّى يَكُونَ

سیدنا حضرت شعیب بن محمد اور حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! فرع کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے

بَكْرًا تَحْمِلُ عَلَيْهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَوْ تُعْطِيهِ أَرْمَلَةً خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذْبَحَهُ فَيَلْصَقَ لَحْمُهُ بِوَبَرِهِ فَتُكْفِئَ إِنَاءَكَ وَتُوَلِّهُ نَاقَتَكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَالْعَتِيرَةُ قَالَ الْعَتِيرَةُ حَقٌّ.

ارشاد فرمایا (خدا کے لیے کی جائے تو) درست ہے۔ پھر اگر تم فرع کے جانور کو چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائے اور تم اسے خدا کی راہ میں دو (یعنی جہاد میں) یا مسکین اور بیوہ کو دو تو اس کو دینا بہتر ہے اس سے کہ تم ذبح کرو تو ابھی اس کا گوشت پوست سے لگ جائے گا (اس کی ماں اونٹنی دبلی پتلی اور کمزور ہو جائے گی) پھر دودھ کے برتن کو اوندھا کر کے رکھ دے گا یعنی پھر دودھ ختم ہو جائے گا اور اس کی ماں رنج و غم سے دیوانی ہو جائے گی۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پھر عتیرہ جائز ہے؟ آپ نے فرمایا عتیرہ حق ہے۔

٢٢٣٢ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ لَقِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ فَأَتَيْتُهُ مِنْ أَحَدِ شِقَّيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي اسْتَغْفِرْ لِي فَقَالَ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ ثُمَّ أَتَيْتُهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ أَرْجُو أَنْ يَخُصَّنِي دُونَهُمْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اسْتَغْفِرْ لِي فَقَالَ بِيَدِهِ غَفَرَ اللّٰهُ لَكُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِنَ النَّاسِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الْعَتَائِرُ وَالْفَرَائِعُ قَالَ مَنْ شَاءَ عَتَرَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَعْتِرْ وَمَنْ شَاءَ فَرَّعَ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يُفَرِّعْ فِي الْغَنَمِ أُضْحِيَّتُهَا وَقَبَضَ أَصَابِعَهُ إِلَّا وَاحِدَةً.

سیدنا حضرت حارث بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو حجۃ الوداع کے موقع پر اونٹنی عضباء پر سوار دیکھا (اور اس اونٹنی کے کان چرے ہوئے تھے) میں آپ کی جانب سے کھسک کر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں میری بخشش کی دعا فرمایئے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تم سب کی مغفرت فرمائے پھر میں دوسری طرف سے یہ خیال کر کے حاضر خدمت ہوا کہ شاید آپ میرے لیے بطور خاص دعا فرمائیں گے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے لیے دعا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا۔ اللہ رب العزت تم سب کی مغفرت فرمائے۔ پھر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! عتیرہ اور فرع کے متعلق آپ کا کیا ارشاد ہے؟ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کا جی چاہے کرے جس کا نہ چاہے نہ کرے بکریوں کی (دسویں ذوالحجہ) قربانی لازمی ہے۔ اور آپ نے ایک انگلی کے سوا اپنے دست مبارک کی سبھی انگلیوں کو بند فرما دیا۔

٢٢٣٣ عَنْ جَدِّهِ الْحَارِثِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّهُ لَقِيَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَأُمِّي اسْتَغْفِرْ لِي فَقَالَ غَفَرَ اللّٰهُ

سیدنا حارث بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حجۃ الوداع کے موقع پر حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، میری بخشش کی دعا فرمایئے

لَكُمْ وَهُوَ عَلَى نَاقَتِهِ الْعَضْبَاءِ ثُمَّ اسْتَمَعْتُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے تم سب کی مغفرت فرمائی اور آپ اپنی اونٹنی عضباء پر سوار تھے پھر میں دوسری طرف سے یہ خیال کر کے حاضر خدمت ہوا کہ شاید آپ میرے لیے بطور خاص دعا فرمائیں گے، پھر آخر تک حدیث بیان کی

تَفْسِيرُ الْعَتِيرَةِ

عتیرہ کی تشریح

٤٢٢٤۔ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ ذُكِرَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُنَّا نَعْتِرُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ اذْبَحُوا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَيِّ شَهْرٍ مَا كَانَ وَبَرُّوا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَطْعِمُوا۔

سیدنا حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم زمانہ جاہلیت میں عتیرہ کرتے تھے آپ نے فرمایا جس مہینہ میں چاہو اللہ کے لیے ذبح کرو نیکی کرو۔ اور مسکینوں کو اللہ کے لیے کھلاؤ۔

٤٢٢٥۔ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ نَادَى رَجُلٌ وَهُوَ بِمِنًى فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَمَا تَأْمُرُنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ اذْبَحُوا فِي أَيِّ شَهْرٍ مَا كَانَ وَبَرُّوا لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَطْعِمُوا قَالَ إِنَّا كُنَّا نُفْرِعُ فَرَعًا فَمَا تَأْمُرُنَا فِي كُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ تَغْذُوهُ مَاشِيَتُكَ حَتَّى إِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهُ وَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ۔

سیدنا حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے منیٰ میں بلند آواز سے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم جاہلیت میں ماہ رجب کو عتیرہ کیا کرتے تھے۔ پھر آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جس ماہ چاہو ذبح کرو۔ اور اللہ کے لیے نیکی کرو۔ اور کھانا کھلاؤ۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم تو فرع کیا کرتے تھے اب آپ ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا! تمام چرنے والے جانوروں میں فرع ہے۔ لیکن تو اسے اس کی ماں کو کھلانے دے۔ جب بڑا ہو جائے اور لادنے کے قابل ہو جائے تو تو اسے ذبح کر اور اس کا گوشت تقسیم کر دے! (اس کو اس کی ماں کے ساتھ (یعنی دودھ پلنے اور چرنے دے)

٤٢٢٦۔ عَنْ نُبَيْشَةَ رَجُلٍ مِنْ هُذَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِي فَوْقَ ثَلَاثٍ

سیدنا حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ اور حضرت نبیشہ بنو قبیلہ ہذیل سے تعلق رکھتے ہیں آپ فرماتے ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

نَهَيْتُكُمْ فَقَدْ جَاءَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِالْخَيْرِ فَكُلُوا وَتَصَدَّقُوا وَادَّخِرُوا وَإِنَّ هَذِهِ الْأَيَّامَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ وَذِكْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ اذْبَحُوا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَيِّ شَهْرٍ مَا كَانَ وَبَرُّوا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَطْعِمُوا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نُفَرِّعُ فَرَعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُلِّ سَائِمَةٍ مِنَ الْغَنَمِ فَرَعٌ تَغْذُوهُ غَنَمُكَ حَتَّى إِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهُ وَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ عَلَى ابْنِ السَّبِيلِ فَإِنَّ ذَلِكَ هُوَ خَيْرٌ.

کریں نے تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے تمہیں منع کیا تھا۔ لیکن اب اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو امیر اور غنی کر دیا ہے۔ تو تم کھاؤ خیرات کرو اور رکھ چھوڑو۔ اور یہ دن (۱۱، ۱۲، ۱۳ ذوالحجہ) کھانے پینے اور اللہ جل شانہ و عم نوالہ کو یاد کرنے کے ہیں۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم دور جاہلیت میں ماہ رجب کو عتیرہ کیا کرتے تھے اب آپ کیا فرماتے ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ رب العزت کے لیے ذبح کرو جس ماہ میں چاہو اور اللہ کے لیے نیکی کرو اور مساکین کو کھانا کھلاؤ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم دور جاہلیت میں فرع کیا کرتے تھے۔ اب آپ کیا حکم فرماتے ہیں؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بکریوں میں فرع ہے لیکن تم اس کی ماں کو کھلاتے رہو۔ جب وہ تیار ہو جائے تو اسے ذبح کرو۔ گوشت خیرات کرو۔ مسافر کے لیے یہی بہتر ہے۔

نوٹ:۔ گوشت تین دن سے زیادہ نہ رکھو بلکہ اسے کھاؤ یا خیرات کر دو۔ تاکہ سب محتاجوں کو ملے اور کوئی بھوکا نہ رہے۔

تَفْسِيرُ الْفَرَعِ

فرع کی تعریف

۴۲۲۷ عَنْ نُبَيْشَةَ قَالَ نَادَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَمَا ذَا تَأْمُرُنَا فَقَالَ اذْبَحُوهَا فِي أَيِّ شَهْرٍ كَانَ وَبَرُّوا اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ وَأَطْعِمُوا قَالَ إِنَّا كُنَّا نُفَرِّعُ فَرَعًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فِي كُلِّ سَائِمَةٍ فَرَعٌ حَتَّى إِذَا اسْتَحْمَلَ ذَبَحْتَهُ وَتَصَدَّقْتَ بِلَحْمِهِ فَإِنَّ ذَلِكَ هُوَ خَيْرٌ.

سیدنا حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ سے سابقہ حدیث کی طرح مروی ہے۔

۴۲۲۸ عَنْ نُبَيْشَةَ الْهُذَلِيِّ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَعْتِرُ عَتِيرَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ اذْبَحُوا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي أَيِّ شَهْرٍ مَا كَانَ وَبَرُّوا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَأَطْعِمُوا.

سیدنا حضرت نبیشہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم دور جاہلیت میں عتیرہ کیا کرتے تھے۔ اب آپ اس کے متعلق ہمیں کیا حکم فرماتے ہیں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جس مہینے میں ہو سکے اللہ کے لیے ذبح کرو اور اللہ کے لیے نیکی کرو۔ اور کھلاؤ۔

۴۲۲۹ عَنْ أَبِي رَزِينٍ لَقِيطِ بْنِ عَامِرٍ الْعُقَيْلِيِّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا كُنَّا نَذْبَحُ

سیدنا حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم دور

ذَبَائِحَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فِي رَجَبٍ فَنَأْكُلُ وَنُطْعِمُ مَنْ جَاءَنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا بَأْسَ بِهِ قَالَ وَكِيْعٌ لَا أَدَعُهُ.

جاہلیت کے رجب میں جانور ذبح کیا کرتے تھے۔ پھر ہم اس سے خود کھاتے اور جو آتا اسے کھلاتے۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کوئی حرج نہیں ہے۔ حدیث ہذا کے راوی وکیع کا کہنا ہے کہ میں رجب کی قربانی کو نہیں چھوڑتا۔

جُلُوْدُ الْمَيْتَةِ

مردار کی کھال کا بیان

۴۲۴۰۔ عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى شَاةٍ مَيِّتَةٍ مُلْقَاةٍ فَقَالَ لِمَنْ هٰذِهِ فَقَالُوْا لِمَيْمُوْنَةَ فَقَالَ مَا عَلَيْهَا لَوِ انْتَفَعَتْ بِإِهَابِهَا قَالُوْا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ إِنَّمَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَكْلَهَا.

سیدنا حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مردہ بکری پڑی ہوئی دیکھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا یہ بکری کس شخص کی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا میمونہ رضی اللہ عنہا کی۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر وہ اس کی کھال سے فائدہ اٹھاتی تو اس پر کوئی گناہ نہ تھا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ مردار ہے۔ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے صرف مردار کا کھانا حرام قرار دیا ہے، نہ کہ اس کی کھال یا بال یا سینگوں سے فائدہ اٹھانا۔

۴۲۴۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ مَيِّتَةٍ كَانَ أَعْطَاهَا مَوْلَاةً لِمَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هَلَّا انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰہِ إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا حُرِّمَ أَكْلُهَا.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک مردہ بکری کے پاس سے ہوا جو آپ نے ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ لونڈی کو بخشی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تم نے اس کی کھال سے نفع کیوں نہیں اٹھایا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ مردار ہو گئی! حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صرف مردار کا کھانا حرام ہے۔

۴۲۴۲۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَبْصَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَاةً مَيِّتَةً لِمَوْلَاةٍ لِمَيْمُوْنَةَ وَكَانَتْ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَوْ نَزَعُوْا جِلْدَهَا فَانْتَفَعُوْا بِهِ قَالُوْا إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا.

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا۔ اس میں البتہ یہ زیادہ ہے کہ وہ بکری صدقے کی تھی۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کاش اس کی کھال اتار لیتے۔ اور اس سے فائدہ اٹھاتے۔

۴۲۴۳۔ عَنْ مَيْمُوْنَةَ أَنَّ شَاةً مَاتَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا دَبَغْتُمُوْهَا بِهَا فَاسْتَمْتَعْتُمْ بِهِ.

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں، کہ ایک بکری مر گئی تو حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم نے اس کی کھال کو رنگا کیوں نہیں؟ اور اس سے تم نے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا۔

۴۲۴۴۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین

اللہ علیہ وسلم بشاۃ لمیمونۃ میتۃ فقال ألا أخذتم إہابہا فدبغتموہ فانتفعتم بہ۔

صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردار بکری کے پاس سے گزرے جو حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تم نے اس کی کھال کو دباغت کر کے کیوں نہ رکھ لیا اور اس سے نفع کیوں نہ اٹھایا۔

۴۲۲۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ عَلَى شَاةٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ أَلَا انْتَفَعْتُمْ بِإِهَابِهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردہ بکری پر سے گزرے تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تم نے اس بکری کی کھال سے فائدہ کیوں نہ اٹھایا؟

۴۲۲۶ عَنْ سَوْدَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَاتَتْ شَاةٌ لَنَا فَدَبَغْنَا مَسْكَهَا فَمَا زِلْنَا نَنْبِذُ فِيهَا حَتَّى صَارَتْ شَنًّا۔

سیدہ حضرت سودہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ ہماری ایک بکری مر گئی۔ تو ہم نے اس کی کھال کو رنگا پھر ہم اس میں ہمیشہ نبیذ بناتے۔ حتیٰ کہ وہ پرانی ہو گئی۔

۴۲۲۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا إِهَابٍ دُبِغَ فَقَدْ طَهُرَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس کھال پر دباغت ہو گئی وہ پاک ہو گئی۔

۴۲۲۸ عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ أَنَّہُ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ إِنَّا نَغْزُو هٰذَا الْمَغْرِبَ وَإِنَّهُمْ أَهْلُ وَثَنٍ وَلَهُمْ قِرَبٌ يَكُونُ فِيهَا اللَّبَنُ وَالْمَاءُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ الدِّبَاغُ طَهُورٌ قَالَ ابْنُ وَعْلَةَ عَنْ رَأْيِكَ أَوْ شَيْءٍ سَمِعْتَہُ مِنْ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلْ عَنْ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت ابن وعلہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ ہم مغربی ممالک میں جہاد کو جاتے ہیں۔ اور وہاں کے لوگ بت پرست ہیں۔ ان کے پاس پانی اور دودھ کی مشکیں ہوتی ہیں (تو اس میں پانی اور دودھ کا استعمال درست ہے یا نہیں) آپ نے فرمایا۔ جس چمڑے کی دباغت کر دی جائے۔ وہ پاک ہے میں نے دریافت کیا کیا تم یہ اپنی عقل سے کہتے ہو یا تم نے اسے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ میں نے حضور علیہ السلام سے سنا ہے۔

(نوٹ۔ حدیث ہذا سے معلوم ہوا کہ مشرکوں سے پانی ، دودھ یا دوسرے مائع جات لینا درست ہیں۔ بشرطیکہ ان میں کوئی نجاست نہ ہو۔

۴۲۲۹ عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْمُحَبِّقِ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ دَعَا بِمَاءٍ مِنْ عِنْدِ امْرَأَةٍ قَالَتْ مَا عِنْدِي إِلَّا فِي قِرْبَةٍ لِي مَيْتَةٍ قَالَ أَلَيْسَ قَدْ دَبَغْتِهَا قَالَتْ بَلَى قَالَ فَإِنَّ دِبَاغَهَا ذَكَاتُهَا۔

سیدنا حضرت سلمہ بن محبق راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوہ تبوک میں ایک عورت سے پانی منگوایا اس عورت نے عرض کیا کہ میرے پاس پانی تو مردہ جانور کی مشک میں بھرا ہوا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تو نے اس کی دباغت کی تھی؟ اس عورت نے عرض کیا ہاں۔ حضور سرور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تو یہ دباغت سے پاک ہو گئی۔

۴۲۵۰ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ فَقَالَ دِبَاغُهَا طُهُوْرُهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے مردار کھال کے متعلق دریافت کیا، تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہ دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔

۴۲۵۱ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جُلُوْدِ الْمَيْتَةِ فَقَالَ دِبَاغُهَا ذَكَاتُهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے مردار کھال کے متعلق دریافت کیا، تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مردار کی پاکی اس کی دباغت ہے۔

۴۲۵۲ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَاةُ الْمَيْتَةِ دِبَاغُهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مردار کی پاکی اس کی دباغت ہے۔

۴۲۵۳ —— ایضاً ——

—— ایضاً ——

مَا يُدْبَغُ بِهِ جُلُوْدُ الْمَيْتَةِ

مردار کی کھال کو جس چیز سے پاک کیا جائے!

۴۲۵۴ عَنْ مَيْمُوْنَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ مَرَّ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالٌ مِنْ قُرَيْشٍ يَجُرُّوْنَ شَاةً لَهُمْ مِثْلَ الْحِمَارِ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَخَذْتُمْ إِهَابَهَا قَالُوْا إِنَّهَا مَيْتَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهَا الْمَاءُ وَالْقَرَظُ۔

سیدہ حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے قریش کے بعض لوگ نکلے اور وہ ایک بکری کو گدھے کی طرح گھسیٹ رہے تھے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تم اس کی کھال اتار لیتے تو کتنا اچھا ہوتا۔ انھوں نے عرض کیا یہ مردہ ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اسے پانی اور قرظ پاک وصاف کر دیتا ہے۔

نوٹ:۔ قرظ ایک گھاس یا چھال ہے، جس سے چمڑا صاف کرتے ہیں۔

۴۲۵۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ قُرِئَ عَلَيْنَا كِتَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا غُلَامٌ شَابٌّ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ۔

سیدنا عبد اللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ تحریر فرمایا تھا وہ ہمارے سامنے پڑھا گیا۔ اور اس وقت میں نوجوان لڑکا تھا کہ مردے کی کھال اور پٹھے سے نفع نہ اٹھاؤ۔

نوٹ:۔ یعنی دباغت سے پہلے، تاکہ یہ پہلے گزرنے والی احادیث مبارکہ کے موافق ہو۔

۴۲۵۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كَتَبَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا تَسْتَمْتِعُوْا

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ارشاد

مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ ۔

فرمایا تم مردے کی کھال اور پٹھے سے فائدہ نہ اٹھاؤ!

۴۲۵۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ كَتَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى جُهَيْنَةَ أَنْ لَا تَنْتَفِعُوْا مِنَ الْمَيْتَةِ بِإِهَابٍ وَلَا عَصَبٍ ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ جہینہ کے لوگوں کی طرف لکھا۔ مردے کی کھال یا پٹھے سے فائدہ نہ اٹھاؤ۔

نوٹ:۔ امام نسائی فرماتے ہیں۔ کہ ان تمام احادیث شریفہ میں حضرت امام زہری کی روایت ہے۔ جو عبید اللہ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اور آپ نے اسے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے۔ جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے۔ کہ مردار کی کھال دباغت سے پاک ہو جاتی ہے۔ اور جمہور علماء کرام کا یہی قول ہے۔ رہا اہل حدیث کا یہ اعتراض کہ مردار کی کھال حضرت عبداللہ بن عکیم کی روایت کے مطابق پاک نہیں ہوتی۔ تو اس حدیث شریف کے متن اور اس کی سند دونوں میں اضطراب اور ضعف ہے۔ اور آپ کے صحابی ہونے میں بھی اختلاف ہے۔

اَلرُّخْصَةُ فِي الْاِسْتِمْتَاعِ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ

جب مردار کی کھال پر دباغت ہو جائے تو اس سے فائدہ اٹھانے کی اجازت۔

۴۲۵۸ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ أَنْ يُّسْتَمْتَعَ بِجُلُوْدِ الْمَيْتَةِ إِذَا دُبِغَتْ ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مردار کی کھال سے فائدہ اٹھانے کا حکم فرمایا۔ جب اس کی دباغت ہو جائے

اَلنَّهْيُ عَنِ الْاِنْتِفَاعِ عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ

درندوں کی کھالوں سے فائدہ اٹھانے کی ممانعت

۴۲۵۹ عَنْ أَبِي الْمَلِيْحِ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ ۔

سیدنا حضرت ابوالملیح راوی ہیں۔ کہ آپ نے اپنے والد سے سنا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالوں سے منع فرمایا۔

نوٹ:۔ یعنی ان کے پہننے اور بچھانے سے منع فرمایا۔

۴۲۶۰ عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِيْرِ وَالذَّهَبِ وَمَيَاثِرِ النُّمُوْرِ ۔

سیدنا حضرت مقدام بن معدیکرب رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ریشم سونے اور چیتوں کی کھالیں استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

۴۲۶۱ عَنْ خَالِدٍ قَالَ وَفَدَ الْمِقْدَامُ بْنُ مَعْدِيْكَرِبَ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ لَهُ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبُوْسِ جُلُوْدِ السِّبَاعِ وَالرُّكُوْبِ عَلَيْهَا قَالَ نَعَمْ ۔

سیدنا حضرت خالد رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ جناب حضرت مقدام بن معدیکرب سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس آئے کہ میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر سوال کرتا ہوں کہ کیا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے درندوں کی کھالیں پہننے اور ان پر سواری کرنے سے منع فرمایا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں!

اَلنَّهْيُ عَنِ الْاِنْتِفَاعِ بِشُحُوْمِ الْمَيْتَةِ

۴۲۶۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهٗ يُطْلٰى بِهِ السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمَ جَمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهٗ ۔

مردار کی چربی سے فائدہ اٹھانے کی ممانعت

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں۔ آپ نے سنا کہ جس سال مکہ کو فتح ہوا۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے "اللہ جل جلالہ نے شراب، مردار، سور اور بتوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا ہے۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مردار کی چربی تو کام آتی ہے کہ اسے کشتیوں پر لگاتے ہیں۔ کھالوں پر ملتے ہیں۔ رات کو روشنی کرتے ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نہیں وہ حرام ہے۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ یہودیوں کو تباہ کر دے جب اللہ تعالیٰ رب العزت نے ان پر چربی حرام فرمائی تو انہوں نے اسے ابال پھر بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْاِنْتِفَاعِ بِمَا حَرَّمَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ

۴۲۶۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ بَلَغَ عُمَرَ اَنَّ سَمُرَةَ بَاعَ خَمْرًا قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ سَمُرَةَ اَلَمْ يَعْلَمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ حُرِّمَتْ عَلَيْهِمُ الشُّحُوْمُ فَجَمَلُوْهَا قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِيْ اَذَابُوْهَا ۔

حرام چیز سے فائدہ اٹھانے کی ممانعت

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو اس بات کی اطلاع ملی کہ حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ نے شراب فروخت کی! آپؓ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سمرہ کو تباہ کرے۔ کیا اسے معلوم نہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہودیوں کو تباہ کرے جب ان پر چربی حرام ہوئی۔ تو انہوں نے اسے پگھلا اور گلا ڈالا (اور اس کا تیل بیچا)

بَابُ الْفَارَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ

۴۲۶۴ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِيْ سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَكُلُوْهُ ۔

گھی میں گرنے والے چوہے کے متعلق

سیدنا حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا راویہ ہیں۔ کہ ایک چوہا گھی میں گر پڑا اور مر گیا تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کی گئی۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ چوہے کو بھی نکال ڈالو اور اس کے گرد جو گھی ہے اسے بھی نکال دو اور باقی گھی کو کھاؤ۔

نوٹ: چونکہ وہ گھی جما ہوا ہے تو چوہے کی تاثیر سارے گھی میں نہ پہنچے گی۔

۴۲۶۵ عَنْ مَيْمُوْنَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ فَارَةٍ وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ جَامِدٍ فَقَالَ خُذُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاَلْقُوْهُ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے اس چوہے کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ جو ایک منجمد گھی میں گر پڑا۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس چوہے کو وہاں سے نکال دو اور اس کے اردگرد لگنے والے گھی کو پھینک دو۔

۴۲۶۶ عَنْ مَيْمُوْنَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْفَارَةِ تَقَعُ فِي السَّمْنِ فَقَالَ اِنْ كَانَ جَامِدًا فَاَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا وَاِنْ كَانَ مَائِعًا فَلَا تَقْرَبُوْهُ۔

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے چوہے کے متعلق دریافت کیا گیا جو گھی میں گر پڑے۔ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر وہ گھی جما ہوا ہے۔ تو چوہا۔ اور اس کے اردگرد کا گھی نکال کر پھینک دو۔ اگر گھی پتلا ہے۔ تو تم اس کے نزدیک نہ جاؤ۔

نوٹ:۔ یعنی سب گھی خراب ہو گیا اور کھانے کے قابل نہیں رہا۔

۴۲۶۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِعَنْزٍ مَيِّتَةٍ فَقَالَ مَا كَانَ عَلَى اَهْلِ هٰذِهِ الشَّاةِ لَوِ انْتَفَعُوْا بِاِهَابِهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ایک مردہ بکری کے پاس سے گزرے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کتنا اچھا ہوتا اگر اس بکری کا مالک اس کی کھال اتار لیتا اور پھر اس سے فائدہ اٹھاتا۔

اَلذُّبَابُ يَقَعُ فِي الْاِنَاءِ

اگر برتن میں مکھی گر جائے!

۴۲۶۸ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ فَلْيَمْقُلْهُ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کے برتن میں مکھی گر جائے تو وہ اس کو اچھی طرح ڈبو دے۔

نوٹ:۔ اس لیے ڈبو دے کہ اس کے ایک بازو میں شفا ہے ——— (بخاری شریف)

اٰخِرُ كِتَابِ الْعَقِيْقَةِ وَالْفَرَعِ وَالْعَتِيْرَةِ

(عقیقہ، فرع اور عتیرہ کی کتاب ختم شد)

كِتَابُ الصَّيْدِ وَالذَّبَائِحِ
شکار اور ذبیحوں کی کتاب

نوٹ:- ذبح کیا جانے والا جانور ذبیحہ کہلاتا ہے۔

اَلْاَمْرُ بِالتَّسْمِيَةِ عِنْدَ الصَّيْدِ
شکار کے وقت بسم اللہ کہنا

۱۲۱۹- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّهُ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَاِنْ اَدْرَكْتَهُ لَمْ يَقْتُلْ فَاذْبَحْ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنْ اَدْرَكْتَهُ قَدْ قَتَلَ وَلَمْ يَاْكُلْ فَكُلْ فَقَدْ اَمْسَكَهُ عَلَيْكَ فَاِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ اَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَطْعَمْ مِنْهُ شَيْئًا فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهِ وَاِنْ خَالَطَ كَلْبَكَ كِلَابًا فَقَتَلْنَ فَلَمْ يَاْكُلْنَ فَلَا تَاْكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَيُّهَا قَتَلَ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق پوچھا۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تو اپنے کتے کو شکار پر چھوڑے تو بسم اللہ کہہ کر چھوڑ۔ پھر اگر تو شکار کو زندہ پائے تو اسے بسم اللہ کہہ کر ذبح کر۔ اگر اس شکار کو کتا مار ڈالے اور اس میں سے کچھ کھائے نہیں تو تو اس شکار کو کھا۔ کیونکہ اس نے تمہارے لیے پکڑا۔ اور اگر کتا اس میں سے کھائے تو تو اس میں سے مت کھا۔ کیونکہ اس نے اپنے لیے پکڑا ہے۔ اور اگر تیرے کتے کے ساتھ اور کتے بھی شامل ہو گئے تو تو شکار میں سے مت کھا۔ کیونکہ پتہ نہیں کہ کس کتے نے اسے مارا۔

نوٹ (۱) حدیث ہذا میں ارشاد ہوا کہ جب کتے نے اسے پہلے ہی کھا لیا۔ تو تو اس سے مت کھا۔ جس سے معلوم ہوا کہ وہ کتا سکھایا ہوا نہیں تو پھر اس کا شکار کس طرح درست ہوگا۔

(۲) اگر تیرے کتوں کے ساتھ دوسرے کتے بھی شریک ہو گئے ہوں جنہیں ان کے مالکوں نے بسم اللہ پڑھ کر نہیں چھوڑا مثلاً کافروں کے کتے تھے۔ تو تو اس شکار کو نہ کھا کیونکہ یہ واضح اور معلوم نہیں کہ اسے کس کتے نے مارا۔

اَلنَّهْيُ عَنْ اَكْلِ مَا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ
جس جانور پر اللہ کا نام نہ لیا جائے اس کے کھانے کی ممانعت

۱۲۲۰- عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا اَصَبْتَ بِحَدِّهِ

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار کے متعلق دریافت کیا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

وَكُلُّ مَا أَصَبْتَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ وَسَأَلْتُهُ عَنِ الْكَلْبِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَأَخَذَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ فَإِنَّ أَخْذَهُ ذَكَاتُهُ وَإِنْ كَانَ مَعَ كَلْبِكَ كَلْبٌ آخَرُ فَخَشِيتَ أَنْ يَكُونَ أَخَذَ مَعَهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ

نے فرمایا۔ اگر جانور پر نوک لگے تو تم کھا لو اور اگر آڑی لکڑی لگے تو وہ موقوذہ ہے۔ عدی بیان کرتے ہیں میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کتے کے کیے ہوئے شکار کے متعلق دریافت کیا تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تو اپنا کتا چھوڑے اور وہ کتا شکار کو پکڑ لے لیکن وہ کتا اس شکار میں سے کھائے نہیں تو تو اسے کھا۔ کیونکہ اس کا پکڑ لینا ہی شکار کو ذبح کرنا ہے۔ اور اگر تیرے کتے کے ساتھ دوسرے کتے ہوں اور تجھے خدشہ ہو کہ شاید دوسرے کتے نے بھی پکڑا ہو تو تو اسے نہ کھا کیونکہ تو نے صرف اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی تھی دوسرے کتوں پر نہیں۔

(۱) معراض ایسے تیر جس میں لوہے کی پیکان نہ ہو۔ اور صرف ایک چھیلی ہوئی لکڑی ہو جس کی دونوں طرف نوک ہو اور ایک طرف ہوا لگا ہوا ہو۔ اسے پھینک کر مارتے ہیں۔ کبھی تو جانور پر اس کی نوک پڑتی ہے اور کبھی ساری لکڑی لگتی ہے جس کی وجہ سے جانور مر جاتا ہے۔ (۲) موقوذہ وہ جانور ہے جسے قرآن مجید میں حرام قرار دیا گیا ہے۔ یہ وہ ہے جو بوجھل چیز مثلاً پتھر یا لاٹھی وغیرہ سے مارا جائے۔

صَيْدُ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ

سدھائے ہوئے کتے کا شکار

۴۲۷۱ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرْسِلُ الْكَلْبَ الْمُعَلَّمَ فَيَأْخُذُ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ الْكَلْبَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللَّهِ عَلَيْهِ فَأَخَذَ فَكُلْ قُلْتُ وَإِنْ قَتَلَ قَالَ وَإِنْ قَتَلَ قُلْتُ إِنِّي أَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ قَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ حضور میں شکاری کتا چھوڑتا ہوں۔ اور پھر وہ جانور پکڑ لیتا ہے۔ تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تو اللہ کا نام لے کر شکاری کتا چھوڑے۔ اور پھر وہ جانور پکڑ لے تو تو اسے کھا۔ میں نے دریافت کیا۔ خواہ وہ مار بھی ڈالے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگرچہ مار بھی ڈالے میں نے عرض کیا حضور میں تو معراض پھینکتا ہوں۔ تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تیر کی نوک لگے تو تم کھا لو اور اگر عرض سے لگے تو مت کھاؤ۔

صَيْدُ الْكَلْبِ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ

جو کتا شکاری نہیں اس کا شکار

۴۲۷۲ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ يَقُولُ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ صَيْدٍ أَصِيدُ بِقَوْسِي وَأَصِيدُ بِكَلْبِي الْمُعَلَّمِ وَبِكَلْبِي الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَقَالَ مَا أَصَبْتَ بِقَوْسِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللَّهِ وَكُلْ وَمَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَاذْكُرِ

سیدنا حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم ایسے ملک میں ہوں جہاں بہت سا شکار ملتا ہے تو میں تیر کمان سے شکار کرتا ہوں۔ اور شکاری اور غیر شکاری دونوں (قسم) کے کتوں سے

اسْمَ اللَّهِ وَكُلْ مَا أَصَبْتَ بِكَلْبِكَ الَّذِي لَيْسَ بِمُعَلَّمٍ فَأَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ.

شکار کرتا ہوں۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تیر تم اللہ کا نام لے کر مارو اسے کھاؤ اور جو تو شکاری کتے سے اللہ کا نام لے کر مارے وہ بھی کھا اور جو تو اس غیر شکاری کتے سے پکڑے پھر وہ زندہ ہاتھ لگے اور تو اسے ذبح کرے تو اسے کھاؤ اور اگر مرا ہوا ہاتھ آئے تو وہ حرام ہے۔

إِذَا قَتَلَ الْكَلْبُ.

اگر کتا شکار کو مار ڈالے۔

۴۲۷۳ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أُرْسِلُ كِلَابِيَ الْمُعَلَّمَةَ فَيُمْسِكْنَ عَلَيَّ فَآكُلُ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كِلَابَكَ الْمُعَلَّمَةَ فَأَمْسَكْنَ عَلَيْكَ فَكُلْ قُلْتُ فَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهُنَّ كَلْبٌ مِنْ سِوَاهُنَّ قُلْتُ أَرْمِي بِالْمِعْرَاضِ فَيَخْزِقُ قَالَ إِنْ خَزَقَ فَكُلْ وَإِنْ أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ.

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنے شکاری کتوں کو چھوڑتا ہوں۔ لہذا وہ شکار پکڑ لیتے ہیں اور میں اسے کھاتا ہوں۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تو شکاری کتوں کو چھوڑے پھر وہ شکار پکڑیں تو تو اسے کھا۔ میں نے دریافت کیا کہ اگر وہ جانور کو مار ڈالیں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ خواہ مار ہی ڈالیں۔ مگر شرط یہ ہے کہ ان کے ساتھ کوئی اور کتا نہ شامل ہو گیا ہو۔ میں نے عرض کیا حضور میں معراض پھینکتا ہوں۔ اور یہ نوک سے گھس جاتا ہے۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر نوک سے گھس جائے تو کھاؤ اگر عرض سے لگے تو نہ کھاؤ۔

إِذَا وَجَدَ مَعَ كَلْبِهِ كَلْبًا لَمْ يُسَمَّ عَلَيْهِ

اگر شکاری کے کتے کے ساتھ کوئی دوسرا کتا شامل ہو گیا جسے بسم اللہ پڑھ کر نہ چھوڑا گیا ہو؟

۴۲۷۴ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَخَالَطَتْهُ أَكْلُبٌ لَمْ يُسَمَّ عَلَيْهَا فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَيُّهَا قَتَلَهُ.

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق پوچھا گیا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تو اپنا کتا چھوڑے پھر اس کے ساتھ دوسرے کتے مل جائیں جو بسم اللہ پڑھ کر نہ چھوڑے گئے ہوں۔ تو اس شکار کو نہ کھا کیونکہ معلوم نہیں اس کو کس کتے نے مارا۔

إِذَا وَجَدَ مَعَ كَلْبِهِ كَلْبًا غَيْرَهُ

جب اپنے کتے کے ساتھ دوسرے کتے پائے

۴۲۷۵ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْكَلْبِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے کتے کے شکار کے بارے میں دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم!

فَسَمَّيْتَ فَكُلْ وَإِنْ وَجَدْتَ كَلْبًا آخَرَ مَعَ كَلْبِكَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ۔

نے فرمایا جب تم بسم اللہ پڑھ کر کتے کو چھوڑ دو تو کھاؤ۔ اور اگر اپنے کتے کے ساتھ دوسرا کوئی کتا چھوڑ دو تو نہ کھاؤ کیونکہ تم نے دوسرے کسی کتے پر نہیں صرف اپنے کتے پر بسم اللہ پڑھی ہے

۴۲۶۶ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ وَكَانَ لَنَا جَارًا وَدَخِيلًا وَرَبِيطًا بِالنَّهْرَيْنِ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا قَدْ أَخَذَ لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ قَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہمارے ایک ہمسائے تھے۔ اور ہمارے پاس آتے جاتے تھے اور نہرین شہر میں دنیا سے بالکل کنارہ کش ہو گئے۔ انہوں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں اپنے کتے کو شکار پر چھوڑتا ہوں پھر اس کے ساتھ دوسرا کتا پاتا ہوں مجھے معلوم نہیں ہوتا کہ کس کتے نے شکار کو پکڑا؟ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اسے نہ کھاؤ کیونکہ تم نے بسم اللہ کسی دوسرے کتے پر نہیں اپنے کتے پر پڑھی تھی۔

۴۲۶۷ عَنْ عَدِيٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ ذَلِكَ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم سے دوسری روایت بھی اسی طرح مروی ہے۔

۴۲۶۸ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَسَمَّيْتَ فَكُلْ وَإِنْ أَكَلَ مِنْهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلَى نَفْسِهِ وَإِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَوَجَدْتَ مَعَهُ غَيْرَهُ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّكَ إِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا تم اپنا کتا بسم اللہ پڑھ کر چھوڑو تو اس شکار میں سے کھاؤ اور اگر کتا اس شکار میں سے کچھ کھا لے تو تم اس میں سے نہ کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے لیے پکڑا ہے (نہ کہ تمہارے لیے) اور جب تو اپنا کتا چھوڑے پھر اس کے ساتھ دوسرا کتا پائے تو تو اس سے مت کھا کیونکہ تو نے بسم اللہ دوسرے کتے پر نہیں اپنے کتے پر پڑھی تھی۔

۴۲۶۹ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ أُرْسِلُ كَلْبِي فَأَجِدُ مَعَ كَلْبِي كَلْبًا آخَرَ لَا أَدْرِي أَيُّهُمَا أَخَذَ قَالَ لَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا سَمَّيْتَ عَلَى كَلْبِكَ وَلَمْ تُسَمِّ عَلَى غَيْرِهِ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ میں اپنا کتا چھوڑتا ہوں۔ پھر اس کے ساتھ دوسرا پاتا ہوں۔ اور یہ معلوم نہیں ہوتا کس کتے نے پکڑا حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ تو اسے نہ کھا کیونکہ تو نے بسم اللہ دوسرے کتے پر نہیں۔ اپنے کتے پر پڑھی تھی۔

❖ ❖ ❖

اَلْکَلْبُ یَاْکُلُ مِنَ الصَّیْدِ

۴۲۸۰ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَیْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا اَصَابَ بِحَدِّهٖ فَکُلْ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَقِیْذٌ قَالَ وَ سَاَلْتُهٗ عَنْ کَلْبِ الصَّیْدِ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ کَلْبَکَ وَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ فَکُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلَ قَالَ فَاِنْ اَکَلَ مِنْهُ فَلَا تَاْکُلْ وَاِنْ وَجَدْتَ مَعَهٗ کَلْبًا غَیْرَ کَلْبِکَ وَقَدْ قَتَلَهٗ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّکَ اِنَّمَا ذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی کَلْبِکَ وَلَمْ تَذْکُرْ عَلٰی غَیْرِهٖ۔

۴۲۸۱ عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ الطَّائِیِّ اَنَّهٗ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّیْدِ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ کَلْبَکَ فَذَکَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ فَقَتَلَ وَلَمْ یَاْکُلْ فَکُلْ وَاِنْ اَکَلَ مِنْهُ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَکَهٗ عَلَیْهِ وَلَمْ یُمْسِکْ عَلَیْکَ۔

اگر کتا شکار میں سے کچھ کھالے تو کیا کرنا چاہیے!

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار کی بابت دریافت کیا آپ نے فرمایا تیر اگر نوک سے لگے تو تم کھاؤ اگر چوڑائی سے لگے تو وہ حرام ہے۔ پھر میں نے شکاری کتے کے متعلق دریافت کیا حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اپنا کتا بسم اللہ پڑھ کر چھوڑو تو کھاؤ میں نے دریافت کیا۔ اگر وہ کتا شکار کو مار ڈالے تو آپ نے فرمایا اگر اس میں سے کھالے تو تم اسے نہ کھاؤ اور اگر تم اپنے کتے کے ساتھ دوسرا کتا پاؤ اور اس نے شکار کو مار ڈالا ہو تو تم اسے مت کھاؤ (اگر زندہ ہو ذبح کر سکتے ہو) کیونکہ تم نے اللہ کا نام اپنے کتے پر لیا تھا دوسرے پر نہیں۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے شکار کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تو اپنا کتا بسم اللہ پڑھ کر چھوڑے۔ پھر وہ شکار کو مار ڈالے لیکن اس میں سے نہ کھائے تو تم اسے کھاؤ اگر اس میں سے کھالے تو تم اسے نہ کھاؤ کیونکہ یہ شکار اس نے تمہارے لیے نہیں اپنے لیے پکڑا۔

اَلْاَمْرُ بِقَتْلِ الْکِلَابِ

۴۲۸۲ عَنْ مَیْمُوْنَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ جِبْرِیْلُ عَلَیْهِ السَّلَامُ اِنَّا لَا نَدْخُلُ بَیْتًا فِیْهِ کَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ فَاَصْبَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَئِذٍ فَاَمَرَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ حَتّٰی اَنَّهٗ لَیَاْمُرُ بِقَتْلِ الْکِلَابِ الصَّغِیْرِ۔

۴۲۸۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ غَیْرَ مَا اسْتَثْنٰی مِنْهَا۔

کتوں کو مارنے کا حکم

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا ہم (رحمت کے فرشتے) اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر کتا یا صورت ہو۔ پس حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے وقت کتوں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔ حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹے کتے کو بھی مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

مگر اس میں سے بعض مستثنیٰ ہیں۔

نوٹ :- یعنی وہ کتے جو شکار کھیت جانوروں کی رکھوالی اور حفاظت اور پہرے کے لیے رکھے گئے ہوں وہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔

۴۲۸۴ عن سالم عن عبد الله بن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم رافعا صوته يأمر بقتل الكلاب فكانت الكلاب تقتل إلا كلب صيد أو ماشية.

سیدنا حضرت سالم بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ با آواز بلند کتوں کو مار ڈالنے کا حکم صادر فرماتے تھے پھر انہیں مار دیا جاتا مگر شکاری یا جانوروں کی رکھوالی کا کتا اس سے مستثنیٰ تھا۔

۴۲۸۵ عن ابن عمر أن رسول الله صلى الله عليه وسلم أمر بقتل الكلاب إلا كلب صيد أو كلب ماشية.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ آپ کتوں کو مار ڈالنے کا حکم صادر فرماتے تھے۔ پھر انہیں مار دیا جاتا مگر شکاری یا جانوروں کی رکھوالی کا کتا اس سے مستثنیٰ تھا۔

صفة الكلاب التي أمر بقتلها

حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے کس قسم کے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا

۴۲۸۶ عن عبد الله بن مغفل قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لولا أن الكلاب أمة من الأمم لأمرت بقتلها فاقتلوا منها الأسود البهيم وأيما قوم اتخذوا كلبا ليس بكلب حرث أو صيد أو ماشية فإنه ينقص من أجره كل يوم قيراط.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر کتے دوسرے جانوروں کی طرح ایک قسم کے نہ ہوتے۔ جیسے دوسرے جانوروں کی قسمیں ہیں تو میں انہیں قتل کرنے کا حکم دیتا۔ تم ان میں سے سیاہ کتے کو قتل کرو۔ اور جن لوگوں نے کتا پالا نہ تو وہ کھیت کی حفاظت کے لیے ہو۔ نہ شکار کے لیے۔ نہ جانوروں کی حفاظت کے واسطے تو ان کے ثواب میں سے ہر روز ایک قیراط ثواب کم ہو گا۔

نوٹ :- (۱) کالے رنگ کا کتا جس میں سفیدی کا نشان نہ ہو وہ نسبتاً زیادہ موذی اور شریر ہوتا ہے۔

(۲) دوسری ایک روایت کے مطابق اس مسلمان کے عمل سے دو قیراط روزانہ کم ہوں گے یعنی ایک دن کے اعمال میں سے اور دوسرا رات کے اعمال میں سے اس قیراط کا وزن اللہ رب العزت ہی کو معلوم ہے اور مقصود یہ ہے کہ اس کے عمل کا ثواب کم کیا جائے گا لہٰذا مسلمان کو بلا ضرورت کتا نہیں پالنا چاہیے!

امتناع الملائكة من دخول بيت فيه كلب

جس گھر میں کتا ہو وہاں فرشتوں کا نہ جانا

۴۲۸۷ عن علي بن أبي طالب عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الملائكة لا تدخل بيتا فيه صورة ولا كلب ولا جنب.

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتا یا صورت یا ایسا شخص ہو جو جنبی ہو۔

(یعنی اسے غسل کی حاجت ہو اور وہ نہ نہائے)

۴۲۸۸: عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ۔

سیدنا حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا اور تصویر ہو۔

۴۲۸۹: عَنْ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْبَحَ يَوْمًا وَاجِمًا فَقَالَتْ لَهُ مَيْمُونَةُ أَيْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدِ اسْتَنْكَرْتُ هَيْئَتَكَ مُنْذُ الْيَوْمِ فَقَالَ إِنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ وَعَدَنِي أَنْ يَلْقَانِي اللَّيْلَةَ فَلَمْ يَلْقَنِي أَمَا وَاللّٰهِ مَا أَخْلَفَنِي قَالَ فَظَلَّ يَوْمَهُ كَذَلِكَ ثُمَّ وَقَعَ فِي نَفْسِهِ جِرْوُ كَلْبٍ تَحْتَ نَضَدٍ لَنَا فَأَمَرَ بِهِ فَأُخْرِجَ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِهِ مَاءً فَنَضَحَ بِهِ مَكَانَهُ فَلَمَّا أَمْسَى لَقِيَهُ جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كُنْتَ وَعَدْتَنِي أَنْ تَلْقَانِي الْبَارِحَةَ قَالَ أَجَلْ وَلَكِنَّا لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا صُورَةٌ قَالَ فَأَصْبَحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ فَأَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک صبح کو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم غمگین اور اداس اٹھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آج صبح سے آپ کی صورت اداس اور غمگین دیکھتی ہوں۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آج رات مجھ سے ملنے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر نہیں ملے اور خدا کی قسم آپ نے کبھی وعدہ خلافی نہیں کی۔ پھر آپ سارا دن اسی طرح رہے اس کے بعد آپ کو یاد آیا کہ کتے کا ایک بچہ ہمارے تخت کے نیچے تھا۔ آپ نے حکم فرمایا۔ اور وہ باہر نکالا گیا۔ بعد ازاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی نکال کر وہاں چھڑکا جب شام کا وقت ہوا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم نے پچھلی رات کو آنے کا وعدہ کیا تھا۔ آپ نے فرمایا ہاں مگر ہم اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا یا صورت ہو۔ اسی دن کی صبح سے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

الرُّخْصَةُ فِي إِمْسَاكِ الْكَلْبِ لِلْمَاشِيَةِ

ریوڑ کی حفاظت کے لیے کتا پالنے کی اجازت۔

۴۲۹۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنَى كَلْبًا نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ إِلَّا ضَارِيًا أَوْ صَاحِبَ مَاشِيَةٍ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کتا پالے تو اس کے ثواب میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے ہاں مگر شکاری، یا ریوڑ کا کتا اس سے مستثنیٰ ہیں۔

نوٹ:۔ یہ کتا چونکہ بھیڑیوں اور درندوں کے حملے سے بکریوں اور بھیڑوں کی حفاظت کرتا ہے۔

۴۲۹۱: عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ وَفَدَ عَلَيْهِمْ سُفْيَانُ بْنُ أَبِي زُهَيْرٍ الشَّنَائِيُّ قَالَ قَالَ رَسُولُ

جناب حضرت سفیان بن زہیر شنائی راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَا يُغْنِي عَنْهُ زَرْعًا وَلَا ضَرْعًا نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قُلْتُ يَا سُفْيَانُ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِيْ وَرَبِّ هٰذَا الْمَسْجِدِ ۔

کتا پالے، اور وہ کتا نہ تو کھیت کی حفاظت کے لیے ہو نہ ہی جانوروں کی حفاظت کے لیے ہو، تو اس کے اعمال میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہو گا حضرت سائب بن یزید رضی اللہ عنہ نے سفیان سے دریافت فرمایا کیا آپ نے یہ بات حضور سرور کونین سے سنی ہے؟ آپؓ نے جواب دیا: ہاں، اس مسجد کے رب کی قسم میں نے آپ سے سنا ہے۔

نوٹ: یعنی ایسا کتا جو نہ تو کھیت کی حفاظت کے لیے پالا گیا ہو نہ ہی جانوروں کی حفاظت کے لیے بلکہ بیکار اپنے گھر میں کتا پالے۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي إِمْسَاكِ الْكَلْبِ لِلصَّيْدِ

شکار کے لیے کتا رکھنے کی اجازت

۴۲۹۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُولُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَمْسَكَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبًا ضَارِيًا أَوْ كَلْبَ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ ۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا باقی ترجمہ اوپر گذر چکا ہے۔

۴۲۹۳ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطَانِ ۔

ترجمہ اوپر گذر چکا۔

الرُّخْصَةُ فِي إِمْسَاكِ الْكَلْبِ لِلْحَرْثِ

کھیت کی حفاظت کے لیے کتا پالنے کی اجازت

۴۲۹۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّخَذَ كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ أَوْ مَاشِيَةٍ أَوْ زَرْعٍ نَقَصَ مِنْ أَجْرِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ ۔

سیدنا عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے بھی ایسی ہی روایت مروی ہے جس میں ہے کہ اس کے عمل سے ہر روز ایک قیراط کم ہو گا۔

۴۲۹۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا مَاشِيَةٍ وَلَا أَرْضٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ قِيرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ

ترجمہ وہی جو اوپر گذرا البتہ اس حدیث شریف میں یوں ہے کہ اس شخص کے ثواب میں سے ہر روز دو قیراط کم ہوں گے۔

۴۲۹۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا لَيْسَ بِكَلْبِ صَيْدٍ وَلَا مَاشِيَةٍ وَلَا أَرْضٍ فَإِنَّهُ يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهِ قِيرَاطَانِ كُلَّ يَوْمٍ ۔

ترجمہ اوپر گذر چکا

۴۲۹۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا إِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ أَوْ كَلْبَ صَيْدٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهِ كُلَّ يَوْمٍ قِيرَاطٌ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ أَوْ كَلْبَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص ریوڑ یا شکار کے کتے کے سوا کوئی دوسرا کتا پالے تو اس کے عمل میں سے ہر روز ایک قیراط کم ہو گا۔ حضرت عبداللہ

حرث۔ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جناب حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کھیت کا کتا پالنا بھی معاف ہے۔

اَلنَّهْيُ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ ۔ کتے کی قیمت وصول کرنے کی ممانعت۔

۴۲۹۸ عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عُقْبَةَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَ مَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

سیدنا حضرت ابومسعود عقبہ بن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے کتے کی قیمت، داشتہ کے پیسوں اور نجومی کی مزدوری سے منع فرمایا۔

نوٹ: اس سے معلوم ہوا ثابت ہوا کہ کتے کی خرید و فروخت، بیوپار، کاروبار، رنڈیوں اور داشتہ عورتوں کا اجرت حرام آمدنی کی طرح متعہ اور نجومی کو مزدوری دینا وغیرہ ناجائز ہے۔ بعض علماء کے نزدیک شکاری کتے کی قیمت وصول کرنا درست ہے۔

۴۲۹۹ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَلَا حُلْوَانُ الْكَاهِنِ وَلَا مَهْرُ الْبَغِيِّ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کتے کی قیمت، فال دینے والے کی مزدوری اور زنا پر اجرت دینا درست نہیں۔

۴۳۰۰ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَرُّ الْكَسْبِ مَهْرُ الْبَغِيِّ وَ ثَمَنُ الْكَلْبِ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ۔

سیدنا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ رنڈی کی اجرت کتے کی قیمت، اور پچھنے لگانے والے کی کمائی بہت بری ہے۔

نوٹ: بعض علماء نے حدیث ہذا کے ظاہر پر عمل کیا ہے اور پچھنے لگانے کی مزدوری کو حرام قرار دیا ہے۔ تاہم اکثر علماء کے نزدیک یہ نہی تنزیہی ہے۔ (زہر الربی)

اَلرُّخْصَةُ فِيْ ثَمَنِ الْكَلْبِ الصَّيْدِ شکاری کتے کی قیمت وصول کرنا درست اور جائز ہے

۴۳۰۱ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ السِّنَّوْرِ وَ الْكَلْبِ اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے بلی اور کتے کی قیمت وصول کرنے سے منع فرمایا۔ ہاں مگر شکاری کتا اس سے مستثنیٰ ہے۔

۴۳۰۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ كِلَابًا مُكَلَّبَةً فَاَفْتِنِيْ فِيْهَا قَالَ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ كِلَابُكَ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص حضور علیہ الصلوۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کرنے لگا کہ میرے پاس شکاری کتے ہیں سو آپ ان کے متعلق ارشاد فرمائیے جناب سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شکار تمہارے کتے پکڑیں

أَفْتِنِي فِي قَوْسِي قَالَ مَا رَدَّ عَلَيْكَ سَهْمُكَ كُلْ قَالَ وَإِنْ تَغَيَّبَ عَنِّي قَالَ وَإِنْ تَغَيَّبَ عَلَيْكَ مَا لَمْ تَجِدْ فِيهِ أَثَرَ سَهْمٍ غَيْرِ سَهْمِكَ أَوْ تَجِدْهُ قَدْ صَلَّ يَعْنِي قَدْ أَنْتَنَ.

اور اس میں سے بدبو نہ آئی ہو تو اسے کھا۔ اس نے عرض کیا خواہ میرے سے کتنے بار بھی ڈالیں؟ آپ نے فرمایا۔ اگرچہ مار بھی ڈالیں پھر اس شخص نے عرض کیا حضور اب تیر کمان کا مسئلہ ارشاد فرمایئے۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شکار تمہارا تیر مارے تم اسے کھاؤ۔ اس شخص نے عرض کیا اگر شکار تیر کھا کر غائب ہو جائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگرچہ وہ تیر کھا کر غائب ہو جائے بشرطیکہ اس میں اور کسی تیر کا نشان نہ ہو۔ اور اس میں بدبو نہ پیدا ہوئی ہو۔

نوٹ: یعنی وہ جانور کافی دنوں کے بعد ملے کہ وہ سڑ گیا ہو اور اس میں سے بدبو اٹھی ہو تو اس کو کھانا ناجائز ہے کیونکہ سڑا ہوا گوشت بیماری پیدا کرتا ہے۔

الْإِنْسِيَّةُ تَسْتَوْحِشُ

اگر مانوس جانور وحشی ہو جائے؟

۴۳۴۳ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذِي الْحُلَيْفَةِ مِنْ تِهَامَةَ فَأَصَابُوا إِبِلًا وَغَنَمًا وَرَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أُخْرَيَاتِ الْقَوْمِ فَعَجَّلَ أَوَّلُهُمْ فَذَبَحُوا وَنَصَبُوا الْقُدُورَ فَدَفَعَ إِلَيْهِمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقُدُورِ فَأُكْفِئَتْ ثُمَّ قَسَمَ بَيْنَهُمْ فَعَدَلَ عَشْرًا مِنَ الشَّاءِ بِبَعِيرٍ فَبَيْنَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ نَدَّ بَعِيرٌ وَلَيْسَ فِي الْقَوْمِ إِلَّا خَيْلٌ يَسِيرَةٌ فَطَلَبُوهُ فَأَعْيَاهُمْ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهَذِهِ الْبَهَائِمِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَاصْنَعُوا بِهِ هَكَذَا.

سیدنا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ مقام ذوالحلیفہ میں تھے جو ذات عرق کے قریب (تہامہ میں) ہے لوگوں نے (کافروں کے مال غنیمت میں سے) اونٹ اور بکریاں حاصل کیں۔ اور جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں کے پیچھے تھے۔ آگے چلنے والوں نے جلدی کرتے ہوئے مال غنیمت کی تقسیم سے پہلے جانوروں کو ذبح کیا۔ اور ہنڈیا چولہے پر رکھ دیں۔ جب حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق ہنڈیاں الٹ دی گئیں۔ بعدازاں جانوروں کو تقسیم فرمایا۔ تو آپ نے دس بکریاں ایک اونٹ کے برابر مقرر کیں۔ اس دوران ایک اونٹ بھاگ نکلا (بگڑ گیا) اور لوگوں کے پاس گھوڑے بھی تھوڑے تھے (اگر نہ وہ ان کے ذریعے اس منہ زور اونٹ کو پکڑ لیتے) لوگ اسے پکڑنے کے لیے دوڑے مگر وہ ہاتھ نہ آیا بلکہ اس نے سب کو تھکا دیا۔ آخرکار ایک شخص نے اس اونٹ کو تیر مارا۔ تو اللہ نے اسے روک لیا (یعنی وہ تیر کھا کر کھڑا ہو گیا) پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ یہ جانور

(مالوس مثلاً اونٹ، گائے، بیل، بکری وغیرہ) بھی جنگلی جانوروں کی طرح وحشی ہو جاتے ہیں اور جو تمہارے ہاتھ نہ آئے اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

نوٹ(۱) حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں کے پیچھے تھے۔ آپ کا قاعدہ تھا کہ آپ سب سے پیچھے اور آخر میں رہتے تاکہ آپ سب کی اطلاع اور خبر رکھیں، اور جو شخص تھک جائے اسے سوار کرلیں۔

(۲) یعنی تم اسے تیر سے مارو۔ اگر وہ مرجائے تو کھاؤ کیونکہ جب ذکاۃ اختیاری نہ ہو سکے تو اس وقت ذکاۃ اضطراری ہی کافی ہے۔

فِي الَّذِي يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَقَعُ فِي الْمَاءِ

اگر ایک شخص شکار کو تیر مارے اور شکار تیر کھا کر پانی میں جا گرے؟

۴۳۰۴ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا رَمَيْتَ سَهْمَكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ فَإِنْ وَجَدْتَهُ قَدْ قَتَلَ فَكُلْ إِلَّا أَنْ تَجِدَهُ قَدْ وَقَعَ فِي مَاءٍ فَلَا تَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهُ أَوْ سَهْمُكَ.

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تو اللہ کا نام لے کر تیر مارے اور پھر وہ جانور اگر تجھے مرا ہوا ملے تو تو اس کو کھا لے مگر جب یہ جانور پانی میں گر پڑے اور معلوم نہ ہو کہ یہ پانی میں گرنے یا تیر کے صدمہ سے مرا تو تو اسے مت کھا۔

۴۳۰۵ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ سَهْمَكَ وَكَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللهِ فَقَتَلَ سَهْمُكَ فَكُلْ قَالَ فَإِنْ بَاتَ عَنِّي لَيْلَةً يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ إِنْ وَجَدْتَ سَهْمَكَ وَلَمْ تَجِدْ فِيهِ أَثَرَ شَيْءٍ غَيْرِهِ فَكُلْ وَإِنْ وَقَعَ فِي الْمَاءِ فَلَا تَأْكُلْ.

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کے متعلق دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تو تیر مارے یا بسم اللہ پڑھ کر کتا چھوڑے پھر تیرے تیر سے شکار مرجائے تو تو اسے کھا۔ عدی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ اگر وہ ایک رات کے بعد ہاتھ آئے تو؟ آپ نے فرمایا۔ اگر تو اپنے تیر کے سوا کسی دوسری شئی کا اثر نہ پائے تو اسے کھا اور اگر پانی میں گرا ہو تو اسے نہ کھا۔

فِي الَّذِي يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ

اس شکار کا بیان جو تیر کھا کر غائب ہو جائے

۴۳۰۶ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّا أَهْلُ الصَّيْدِ وَإِنَّ أَحَدَنَا يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيبُ عَنْهُ اللَّيْلَةَ وَاللَّيْلَتَيْنِ فَيَبْتَغِي الْأَثَرَ فَيَجِدُهُ مَيِّتًا وَسَهْمُهُ فِيهِ قَالَ إِذَا وَجَدْتَ السَّهْمَ فِيهِ وَلَمْ تَجِدْ فِيهِ أَثَرَ سَبُعٍ وَعَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ فَكُلْ.

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم شکاری لوگ ہیں اور ہم میں سے کوئی شخص تیر مارتا ہے پھر وہ شکار ہم سے ایک یا دو راتوں تک غائب ہو جاتا ہے۔ پھر شکاری شکار کے پاؤں کے نشانوں کا تعاقب کرتے ہوئے شکار کو مردہ پاتا ہے اور

تیر اس کے اندر پیوست ہوتا ہے۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تیر اس کے اندر پیوست ہو اور کسی اور درندے مثلاً بھیڑیے چیتے وغیرہ کا اس جانور میں نشان نہ ہو اور تجھے یقین ہو جائے کہ وہ تیرے تیر سے مرا تو تو اسے کھا۔

۴۳۰۷ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا رَأَيْتَ سَهْمَكَ فِيهِ وَلَمْ تَرَ فِيهِ أَثَرًا غَيْرَهُ وَعَلِمْتَ أَنَّهُ قَتَلَهُ فَكُلْ ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم اپنا تیر جانور (شکار) میں پیوست پاؤ اور اس کے سوا دوسرا کوئی نشان نہ پاؤ نیز تمہیں یقین ہو کہ وہ تمہارے تیر سے مرا ہے تو تم اسے کھاؤ۔

۴۳۰۸ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْمِي الصَّيْدَ فَأَطْلُبُ أَثَرَهُ بَعْدَ لَيْلَةٍ قَالَ إِذَا وَجَدْتَ فِيهِ سَهْمَكَ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ سَبُعٌ فَكُلْ ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں شکار کو تیر مارتا ہوں، اور بعد ازاں میں اس کے پاؤں کا نشان ایک رات بعد تلاش کرتا ہوں، حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تو تیر اس کے اندر پائے، اور اس میں سے کسی درندے نے بھی نہ کھایا ہو تو اسے کھا۔

الصَّيْدُ إِذَا أَنْتَنَ

جب شکار کے جانور سے بدبو آنے لگے۔

۴۳۰۹ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الَّذِي يُدْرِكُ صَيْدَهُ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَلْيَأْكُلْهُ إِلَّا أَنْ يُنْتِنَ ۔

سیدنا حضرت ابو ثعلبہ سے روایت ہے حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص تین روز کے بعد اپنا شکار پائے تو وہ اسے کھائے۔ ہاں اگر یہ بدبودار ہو گیا ہو تو نہ کھائے۔

۴۳۱۰ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أُرْسِلُ كَلْبِي فَيَأْخُذُ الصَّيْدَ وَلَا أَجِدُ مَا أُذَكِّيهِ بِهِ فَأُذَكِّيهِ بِالْمَرْوَةِ وَالْعَصَا قَالَ أَهْرِقِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں کتا چھوڑتا ہوں پھر وہ کتا شکار کو پکڑتا ہے۔ لیکن میرے پاس ذبح کرنے کو کچھ نہیں ہوتا۔ تو میں (دھاری دار) پتھر یا لکڑی سے ذبح کرتا ہوں۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تو جس چیز سے چاہے خون بہا دے۔ اور اللہ عزوجل کا نام لے۔

نوٹ: ان دو باتوں سے جانور کا حلال ہونا کافی ہے۔

صَيْدُ الْمِعْرَاضِ

معراض کا شکار۔

۴۳۱۱ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُرْسِلُ الْكِلَابَ الْمُعَلَّمَةَ فَتُمْسِكُ عَلَيَّ فَآكُلُ مِنْهُ قَالَ إِذَا أَرْسَلْتَ الْكِلَابَ يَعْنِي

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں سکھائے ہوئے کتے چھوڑتا ہوں پھر وہ شکار پکڑتے ہیں، تو میں اس شکار کو

الْمُعَلَّمَةَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَأَمْسَكْنَ عَلَيْكَ فَكُلْ. قُلْتُ وَإِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَإِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ لَيْسَ مِنْهَا قُلْتُ وَإِنِّي أَرْمِي الصَّيْدَ بِالْمِعْرَاضِ فَأُصِيبُ فَآكُلُ قَالَ إِذَا رَمَيْتَ بِالْمِعْرَاضِ وَسَمَّيْتَ فَخَزَقَ فَكُلْ إِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ۔

کھاتا ہوں۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم بسم اللہ پڑھ کر سکھائے ہوئے کتے کو چھوڑو پھر وہ شکار کو پکڑ لیں، تو تو اسے کھا۔ میں نے عرض کیا۔ اگر وہ شکار کو مار ڈالیں تو؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خواہ وہ شکار کو مار بھی ڈالیں۔ جب تک ان کے ساتھ کوئی دوسرا کتا شامل ہو جائے۔ میں نے عرض کیا حضور میں معراض پھینکتا ہوں پھر اس سے شکار مارتا ہوں اور کھاتا ہوں۔ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تو بسم اللہ پڑھ کر معراض پھینکے اور وہ اس جانور کو نوک کی طرف سے لگے تو تو اسے کھا اور اسے اگر عرض کی جانب سے لگے تو مت کھا۔

مَا أَصَابَ بِعَرْضِ الْمِعْرَاضِ

جس جانور پر آڑا معراض پڑے

٣٢١٢ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَقَتَلَ فَإِنَّهُ وَقِيذٌ فَلَا تَأْكُلْ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض تیر کے متعلق دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب یہ تیر دھار کی طرف سے لگے تو تم اسے کھاؤ۔ اور جب اس کی چوڑائی لگے تو تم اسے مت کھاؤ کیونکہ وہ موقوذہ ہے۔

مَا أَصَابَ بِحَدِّهِ مِنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ

جو شکار معراض کی نوک سے مارا جائے

٣٢١٣ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ إِذَا أَصَابَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَإِذَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَلَا تَأْكُلْ۔

٣٢١٤ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْمِعْرَاضِ فَقَالَ مَا أَصَبْتَ بِحَدِّهِ فَكُلْ وَمَا أَصَابَ بِعَرْضِهِ فَهُوَ وَقِيذٌ۔

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار کے متعلق دریافت کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تیر نوک سے لگے تو تم اسے کھاؤ اور جب چوڑائی سے لگے تو [illegible]۔
ترجمہ حسبِ سابق۔ روایت ہذا میں فقط اتنا زیادہ ہے کہ جب چوڑائی سے لگے تو وہ جانور موقوذہ ہے۔

اِتِّبَاعُ الصَّيْدِ

شکار کا تعاقب کرنا

٣٢١٥ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنِ اتَّبَعَ السُّلْطَانَ افْتُتِنَ -

راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص جنگل میں رہے گا وہ سخت ہو جائے گا جو شخص شکار کی دھن میں لگا رہا وہ دوسری باتوں سے غافل ہوگا اور جو شخص بادشاہ کے ساتھ رہے گا اس کے دین پر آفت آئے گی۔

نوٹ :- سخت ہو جائے گا یعنی اس کے دل میں نرمی اور خوش خلقی نہ رہے گی۔ کیونکہ ایسی باتیں لوگوں میں رہنے سے پیدا ہوتی ہیں۔ (۲) دوسری باتوں سے غافل ہو جائے گا یعنی اسے دین اور دنیا دونوں کے کاموں کا خیال تک نہ رہے گا۔

الْأَرْنَبُ
خرگوش کا ذکر۔

۲۳۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْنَبٍ قَدْ شَوَاهَا فَوَضَعَهَا بَيْنَ يَدَيْهِ فَأَمْسَكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَأْكُلْ وَأَمَرَ الْقَوْمَ أَنْ يَأْكُلُوا وَأَمْسَكَ الْأَعْرَابِيُّ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَمْنَعُكَ أَنْ تَأْكُلَ قَالَ إِنِّي أَصُومُ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ قَالَ إِنْ كُنْتَ صَائِمًا فَصُمِ الْغُرَّ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک اعرابی حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک خرگوش بھون کر لایا۔ اور آپ کی خدمت میں رکھ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست اقدس اسے تناول فرمانے کے لیے نہ بڑھایا لوگوں کو کھانے کا حکم فرمایا اس اعرابی نے بھی نہ کھایا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ تو کیوں نہیں کھاتا؟ اس نے عرض کیا۔ میں ہر ماہ تین روزے رکھتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو ہر ماہ روزے رکھتا ہے تو (۱۳، ۱۴، ۱۵) چاندنی راتوں میں رکھا کر۔

نوٹ :- اس حدیث شریف میں ہے کہ آپ نے خرگوش کا گوشت تناول نہ فرمایا۔ ممکن ہے آپ اسے ناپسند فرماتے ہوں۔ آپ کو یہ نہ بھاتا ہو یا کوئی اور وجہ ہو تاہم۔ چونکہ آپ نے خرگوش کا گوشت دوسرے لوگوں کو کھانے کا حکم فرمایا لہذا اس سے خرگوش کے حلال ہونے کی دلیل ملی۔

۲۳۷ عَنِ ابْنِ الْحَوْتَكِيَّةِ قَالَ قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَنْ حَاضِرُنَا يَوْمَ الْقَاحَةِ قَالَ قَالَ أَبُو ذَرٍّ أَنَا أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَرْنَبٍ فَقَالَ الرَّجُلُ الَّذِي جَاءَ بِهَا إِنِّي رَأَيْتُهَا تَدْمِي فَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَأْكُلْ ثُمَّ إِنَّهُ قَالَ كُلُوا فَقَالَ رَجُلٌ إِنِّي صَائِمٌ قَالَ وَمَا صَوْمُكَ قَالَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلَاثَةُ أَيَّامٍ قَالَ فَأَيْنَ أَنْتَ مِنَ الْبِيضِ

جناب ابن حوتکیہ راوی ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا (مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان مقام) قاحہ پر کون شخص ہمارے ساتھ تھا۔ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک خرگوش پیش کیا گیا۔ خرگوش پیش کرنے والے شخص نے عرض کیا۔ حضور میں نے دیکھا کہ اسے حیض آتا تھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خرگوش کو تناول نہ فرمایا۔ اور آپ نے

الْغُرِّ ثَلَاثَ عَشْرَةَ وَأَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ.

لوگوں کو کھانے کا حکم فرمایا۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے تو روزہ رکھا ہوا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا روزہ کیسا ہے؟ کہا میں ہر ماہ کی ابتدا سے رکھتا ہوں۔ تو ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو روزہ کیوں نہیں رکھتا۔ (سفید راتوں کو)

۲۲۱۸ عَنْ أَنَسٍ يَقُولُ أَنْفَجْنَا أَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَأَخَذْتُهَا فَجِئْتُ بِهَا إِلَى أَبِي طَلْحَةَ فَذَبَحَهَا فَبَعَثَنِي بِفَخِذَيْهَا وَوَرِكَيْهَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَبِلَهُ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ (مکہ سے ایک میل دور) مقام مر الظہران میں ہم نے ایک خرگوش کو دوڑایا میں اسے پکڑ لایا اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس لے کر حاضر ہوا۔ آپ نے اسے ذبح فرمایا۔ اور اس کی رانیں اور سرین میرے ذریعے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ارسال کر دی جنہیں آپ نے قبول فرمایا۔

۲۲۱۹ عَنِ ابْنِ صَفْوَانَ قَالَ أَصَبْتُ أَرْنَبَيْنِ فَلَمْ أَجِدْ مَا أُذَكِّيهِمَا بِهِ فَذَكَّيْتُهُمَا بِمَرْوَةٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذَلِكَ فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهِمَا.

سیدنا حضرت صفوان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے دو خرگوش پکڑے پھر انہیں ذبح کرنے کے لیے کچھ نہ پایا تو انہیں پتھر سے ذبح کیا۔ بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہیں کھاؤ۔

الضَّبُّ — گوہ کا بیان

۲۲۲۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ سُئِلَ عَنِ الضَّبِّ فَقَالَ لَا آكُلُهُ وَلَا أُحَرِّمُهُ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تھے کہ آپ سے گوہ کے متعلق دریافت کیا گیا۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہ تو اسے کھاتا ہوں اور نہ حرام قرار دیتا ہوں۔

۲۲۲۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا تَرَى فِي الضَّبِّ قَالَ لَسْتُ بِآكِلِهِ وَلَا مُحَرِّمِهِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا حضور! آپ گوہ کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا نہ تو میں اسے کھاتا ہوں اور نہ ہی حرام کہتا ہوں۔

۲۲۲۲ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِضَبٍّ مَشْوِيٍّ فَقُرِّبَ إِلَيْهِ فَأَهْوَى إِلَيْهِ بِيَدِهِ لِيَأْكُلَ مِنْهُ فَقَالَ لَهُ مَنْ حَضَرَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَرَفَعَ يَدَهُ عَنْهُ فَقَالَ لَهُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ يَا رَسُولَ اللهِ أَحَرَامٌ الضَّبُّ قَالَ لَا وَلَكِنْ

سیدنا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک تلی ہوئی گوہ پیش کی گئی۔ آپ نے اسے کھانے کے لیے اس کی طرف دست اقدس بڑھایا تو جو لوگ خدمت اقدس میں موجود تھے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ گوہ کا گوشت ہے آپ نے اسے تناول نہ فرمایا۔ حضرت خالد بن ولید نے پوچھا یا رسول اللہ

لَمْ يَكُنْ بِأَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ فَأَهْوَى خَالِدٌ إِلَى الضَّبِّ فَأَكَلَ مِنْهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ -

کیا گوہ حرام ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں تو لیکن یہ میری قوم کی سرزمین پر نہیں پائی جاتی لہٰذا مجھے اس سے نفرت معلوم ہوتی ہے۔ لہٰذا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے اپنا دست اقدس بڑھایا اسے تناول فرمایا اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ملاحظہ فرما رہے تھے!

۲۲۲۳ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ دَخَلَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى مَيْمُونَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ وَهِيَ خَالَتُهُ فَقَدَّمَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَحْمَ ضَبٍّ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَأْكُلُ شَيْئًا حَتَّى يَعْلَمَ مَا هُوَ فَقَالَ بَعْضُ النِّسْوَةِ أَلَا تُخْبِرْنَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَأْكُلُ فَأَخْبَرْتُهُ أَنَّهُ لَحْمُ ضَبٍّ فَتَرَكَهُ قَالَ خَالِدٌ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلٰكِنَّهُ طَعَامٌ لَيْسَ فِي أَرْضِ قَوْمِي فَأَجِدُنِي أَعَافُهُ قَالَ خَالِدٌ فَاجْتَرَرْتُهُ إِلَيَّ فَأَكَلْتُهُ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْظُرُ.

سیدنا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی خالہ میمونہ بنت حارث رضی اللہ عنہا کے ساتھ حاضر ہوئے۔ وہاں آپ کی خدمت میں گوہ کا گوشت پیش کیا گیا۔ آپ جب تک معلوم نہ فرما لیتے کہ یہ کیا ہے، اس وقت تک وہ چیز تناول نہ فرماتے بعض عورتوں نے کہا کہ تم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو خبر دے دو کہ آپ تناول فرمائیں گے میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ گوہ کا گوشت ہے آپ نے اسے چھوڑ دیا اور اسے تناول نہ فرمایا۔ حضرت خالد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا۔ حضور! کیا یہ حرام ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں۔ تاہم یہ میری قوم کی سرزمین میں نہیں تھا تو مجھے اس سے کراہت معلوم ہوتی ہے۔ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے وہ گوشت اپنی طرف کھینچ لیا، اور کھایا حالانکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ملاحظہ فرما رہے تھے۔

۲۲۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَهْدَتْ خَالَتِي إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِطًا وَسَمْنًا وَأَضُبًّا فَأَكَلَ مِنَ الْأَقِطِ وَالسَّمْنِ وَتَرَكَ الْأَضُبَّ تَقَذُّرًا وَأُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ میری خالہ نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پنیر، گھی اور گوہ پر مشتمل ہدیہ پیش کیا تو آپ نے پنیر اور گھی کھا لیا اور گوہ نہ کھائی کراہت سے۔ لیکن آپ کے دسترخوان پر موجود دوسرے حضرات نے کھائی۔ اگر گوہ حرام ہوتی تو آپ کے سامنے دسترخوان پر نہ کھائی جاتی۔ اور نہ ہی آپ کھانے کا حکم فرماتے۔

۲۲۲۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ أَكْلِ الضِّبَابِ فَقَالَ أَهْدَتْ أُمُّ حُفَيْدٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمْنًا وَأَقِطًا وَأَضُبًّا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا گیا کہ گوہ کھانا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کہ حضرت ام حفید رضی اللہ عنہا نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت

فَأَكَلَ مِنَ السَّمْنِ وَالْأَقِطِ وَتَرَكَ الضِّبَابَ تَقَذُّرًا لَهُنَّ فَلَوْ كَانَ حَرَامًا مَا أُكِلَ عَلَى مَائِدَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا أَمَرَ بِأَكْلِهِنَّ۔

اقدس میں گھی، پنیر اور گوہ بھیجی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھی اور پنیر کو تناول فرمایا۔ اور گوہ کو نفرت سے چھوڑ دیا۔ اگر یہ حرام ہوتی تو آپ کے دسترخوان پر کیوں کھائی جاتی۔ نیز آپ ان کو کھانے کا حکم کیوں صادر فرماتے۔

۴۲۲۶ عَنْ ثَابِتِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَنَزَلْنَا مَنْزِلًا فَأَصَابَ النَّاسُ ضِبَابًا فَأَخَذْتُ ضَبًّا فَشَوَيْتُهُ ثُمَّ أَتَيْتُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ عُودًا يَعُدُّ بِهِ أَصَابِعَهُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ أُمَّةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ مُسِخَتْ دَوَابَّ فِي الْأَرْضِ وَإِنِّي لَا أَدْرِي أَيُّ الدَّوَابِّ هِيَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ النَّاسَ قَدْ أَكَلُوا مِنْهَا قَالَ فَمَا أَمَرَ بِأَكْلِهَا وَلَا نَهَى۔

سیدنا حضرت ثابت بن یزید انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ ہم ایک منزل میں اترے اور وہاں لوگوں نے گوہ پکڑی۔ میں نے ایک گوہ کے کر اسے بھونا اسے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے ایک لکڑی لی اور اس کی انگلیں گننا شروع کیں۔ اور ارشاد فرمایا۔ کہ اللہ جل جلالہ نے بنی اسرائیل میں سے بعض لوگوں کی صورتیں اور شکلیں مسخ کر دیں (انسان سے حیوان بنا دیا) اور وہ زمین کے جانور ہو گئے مگر مجھے معلوم نہیں کہ وہ کون سے جانور ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! لوگوں نے تو اسے کھا لیا۔ لیکن آپ نے نہ تو اسے کھانے کا حکم فرمایا۔ اور نہ ہی اس سے منع فرمایا۔

۴۲۲۷ عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَيُقَلِّبُهُ وَقَالَ إِنَّ أُمَّةً مُسِخَتْ لَا يُدْرَى مَا فَعَلَتْ وَإِنِّي لَا أَدْرِي لَعَلَّ هٰذَا مِنْهَا۔

سیدنا حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں گوہ لایا۔ اور آپ اسے ملاحظہ فرمانے لگے اور الٹ پلٹ کرنے لگے۔ اور فرمایا کہ یہ ایک مسخ شدہ امت ہے معلوم نہیں کہ اسے کون سے جرم اور گناہ کی پاداش میں یہ سزا ملی شاید یہ اسی امت سے ہے۔

۴۲۲۸ عَنْ ثَابِتِ بْنِ وَدِيعَةَ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضَبٍّ فَقَالَ إِنَّ أُمَّةً مُسِخَتْ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

سیدنا حضرت ثابت بن ودیعہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں گوہ پیش کی تو آپ نے فرمایا کہ ایک امت مسخ ہو گئی ہے۔ اور اللہ خوب جانتا ہے (کہ وہ گوہ ہی یا کوئی اور جانور)

اَلضَّبُعُ

بجو کا بیان

۴۲۲۹ عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ سَأَلْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ الضَّبُعِ فَأَمَرَنِي بِأَكْلِهَا قُلْتُ

سیدنا حضرت ابن ابی عمار رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ میں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے بجو

أَصَيْدٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ أَسَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ۔

کے متعلق پوچھا۔ تو آپ نے مجھے اس کے کھانے کی اجازت دی میں نے دریافت کیا کیا یہ شکار ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔ میں نے پوچھا کیا آپ نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

بَابُ تَحْرِيمِ أَكْلِ السِّبَاعِ

درندوں کی حرمت کا بیان

۲۲۳۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ فَأَكْلُهُ حَرَامٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہر داڑھوں والے درندے کو کھانا حرام ہے۔

نوٹ:۔ حیوانات سے شکار کرتا ہے۔ جیسے شیر، بھیڑیا، چیتا اور بلی وغیرہ۔

۲۲۳۱ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ۔

سیدنا حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر داڑھوں والے درندے کو کھانے سے منع فرمایا۔

۲۲۳۲ عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ النُّهْبَى وَلَا يَحِلُّ مِنَ السِّبَاعِ كُلُّ ذِي نَابٍ وَلَا تَحِلُّ الْمُجَثَّمَةُ۔

سیدنا حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کسی شخص کا مال لوٹنا جائز نہیں، نہ ہی کسی داڑھوں والے درندے کا شکار کھانا درست ہے، اور نہ مجثمہ کا کھانا حلال ہے۔

نوٹ:۔ مجثمہ وہ جانور جسے تیروں اور گولیوں کا نشانہ بنایا جائے حتیٰ کہ وہ مر جائے۔

اَلْإِذْنُ فِي أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

گھوڑے کا گوشت کھانے کی اجازت

۲۲۳۳ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ وَأَذِنَ فِي الْخَيْلِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خیبر کے دن گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا، اور گھوڑوں کا گوشت کھانے کی اجازت بخشی۔

۲۲۳۴ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

نوٹ:۔ یہ غزوۂ خیبر کے روز تھا جیسے کہ سابقہ روایت میں ہے۔

۲۲۳۵ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ

أَطْعَمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ لُحُومَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ۔

سے روایت ہے کہ حضور نے ہمیں گھوڑوں کا گوشت کھلایا اور گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔

٢٣٢٦ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ لُحُومَ الْخَيْلِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں گھوڑوں کا گوشت کھایا کرتے تھے۔

تَحْرِيمُ أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ

گھوڑے کا گوشت کھانا حرام ہے!

٢٣٢٧ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحِلُّ أَكْلُ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ۔

سیدنا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا کہ گھوڑوں، خچروں، گدھوں کا گوشت کھانا حلال نہیں۔

٢٣٢٨ عَنْ خَالِدِ بْنِ الْوَلِيدِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ لُحُومِ الْخَيْلِ وَالْبِغَالِ وَالْحَمِيرِ وَكُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ۔

سیدنا حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں، خچروں، گدھوں اور دانت والے درندوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔

٢٣٢٩ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ كُنَّا نَأْكُلُ لُحُومَ الْخَيْلِ قُلْتُ الْبِغَالُ قَالَ لَا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم گھوڑوں کا گوشت کھاتے تھے۔ حضرت عطاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے پوچھا خچروں کا؟ آپ نے فرمایا نہیں۔

تَحْرِيمُ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ

گھر میں پالتو گدھوں کا گوشت کھانا حرام ہے!

٢٣٣٠ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ لِابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ۔

سیدنا حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ راوی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے متعہ کے نکاح اور بستی کے گدھوں کے گوشت سے خیبر کے دن منع فرمایا۔

٢٣٣١ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ يَوْمَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْإِنْسِيَّةِ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے روز عورتوں سے متعہ کرنے اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

نوٹ: جنگلی گدھا گورخر کھانا درست اور جائز ہے۔

٢٣٣٢ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ يَوْمَ خَيْبَرَ۔

حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے روز گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۴۳۲۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَلَمْ يَقُلْ خَيْبَرَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایسی ہی روایت مروی ہے۔ اور اس میں خیبر کا ذکر نہیں۔

۴۳۲۴ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ نَضِيجًا وَنِيئًا

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن بستی کے گدھوں کا کچا یا پکا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔

۴۳۲۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ أَصَبْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ حُمُرًا خَارِجًا مِنَ الْقَرْيَةِ فَطَبَخْنَاهَا فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ حَرَّمَ لُحُومَ الْحُمُرِ فَأَكْفِئُوا الْقُدُورَ بِمَا فِيهَا فَأَكْفَأْنَاهَا۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم نے فتح خیبر کے دن ان گدھوں کو پکڑا جو گاؤں سے نکلے تھے پھر ان کا گوشت پکایا [illegible] ہنڈیوں پکڑ [illegible] اسی دوران حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منادی نے اعلان کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے گدھوں کے گوشت کو حرام فرمایا ہے تو تم اپنے دیگچوں کو الٹ دو۔ ہم نے دیگچوں کو الٹ دیا۔ (اور گوشت کو پھینک دیا)

۴۳۲۶ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُ قَالَ صَبَّحَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ وَخَرَجُوا إِلَيْنَا وَمَعَهُمُ الْمَسَاحِي فَلَمَّا رَأَوْنَا قَالُوا مُحَمَّدٌ وَالْخَمِيسُ وَرَجَعُوا إِلَى الْحِصْنِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ فَأَصَبْنَا فِيهَا حُمُرًا فَطَبَخْنَاهَا فَنَادَى مُنَادِي النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولَهُ يَنْهَيَانِكُمْ عَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ فَإِنَّهَا رِجْسٌ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فتح خیبر کے دن صبح سویرے وہاں پہنچے اور خیبر کے یہودی اپنی کھیتی باڑی کے ہتھیار لے کر باہر نکلے جب انہوں نے ہمیں دیکھا تو کہنے لگے کہ محمد ہیں (صلی اللہ علیہ وسلم) اور آپ کے ہمراہ لشکر اور سب دوڑتے ہوئے قلعہ کے اندر گھس گئے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ مبارک بلند کیے اور فرمایا۔ اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے۔ خیبر تباہ و برباد ہو گیا۔ جب ہم کسی قوم پر حملہ کریں تو اس قوم کی صبح بری ہوتی ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے وہاں گدھے پکڑے اور انہیں پکایا۔ اسی دوران حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے اعلان کیا کہ اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں گدھوں کے گوشت کھانے سے منع فرمایا ہے۔ کیونکہ وہ ناپاک ہے۔

نوٹ:۔ جب ہم کسی قوم پر حملہ آور ہوں تو اس کی صبح بہت بری ہوتی ہے۔ یعنی وہ مارے جاتے ہیں، خراب ہوتے ہیں۔ اور یہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا۔ پھر ایسے ہی خیبر فتح ہو گیا۔ اور خیبر والے یہودی کچھ قتل کیے

گئے اور کچھ بھاگ نکلے۔

۴۳۴۷: عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّهُمْ غَزَوْا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى خَيْبَرَ وَالنَّاسُ جِيَاعٌ فَوَجَدُوا فِيهَا حُمُرًا مِنْ حُمُرِ الْإِنْسِ فَذَبَحَ النَّاسُ مِنْهَا فَحُدِّثَ بِذَلِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ فَأَذَّنَ فِي النَّاسِ أَلَا إِنَّ لُحُومَ الْحُمُرِ الْإِنْسِ لَا تَحِلُّ لِمَنْ يَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ۔

سیدنا حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ خیبر کی طرف جہاد کے لیے گئے اور وہ بھوکے تھے، تو انہیں بستی کے چند گدھے ملے انہیں ذبح کیا پھر اس بات کا تذکرہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا۔ آپ نے اعلان فرمایا کہ پالتو گدھوں کا گوشت اس شخص کے لیے حلال نہیں جو مجھے یعنی حضور علیہ السلام کو رسول جانتا ہے۔

۴۳۴۸: عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ لُحُومِ الْحُمُرِ الْأَهْلِيَّةِ۔

سیدنا حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نوکیلے دانتوں والے درندے کو کھانے سے منع فرمایا، اور گھریلو یا پالتو گدھوں کے گوشت سے

بَابُ إِبَاحَةِ أَكْلِ لُحُومِ الْحُمُرِ الْوَحْشِ

وحشی گدھا یعنی گورخر کھانے کی اجازت

۴۳۴۹: عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَكَلْنَا يَوْمَ خَيْبَرَ لُحُومَ الْخَيْلِ وَالْوَحْشِ وَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحِمَارِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم نے خیبر کے دن گھوڑے اور گورخر کا گوشت کھایا، اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں گدھے سے منع فرمایا۔

۴۳۵۰: عَنْ عُمَيْرِ بْنِ سَلَمَةَ الضَّمْرِيِّ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ أَثَايَا الرَّوْحَاءِ وَهُمْ حُرُمٌ إِذَا حِمَارٌ وَحْشِيٌّ مَعْقُورٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعُوهُ فَيُوشِكُ صَاحِبُهُ أَنْ يَأْتِيَهُ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَهْزٍ هُوَ الَّذِي عَقَرَ الْحِمَارَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ شَأْنُكُمْ هَذَا الْحِمَارُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبَا بَكْرٍ يَقْسِمُهُ بَيْنَ النَّاسِ۔

سیدنا حضرت عمیر بن سلمہ ضمری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم مدینہ منورہ (سے تیس یا چالیس میل دور واقع) روحاء کے پتھروں میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہے تھے، اور ہم سب حج کا احرام باندھے ہوئے تھے، اسی دوران میں ایک زخمی گورخر نظر آیا، سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے چھوڑ دو، اس کا شکاری (مالک) آ رہا ہوگا۔ پھر قبیلہ بہز کا ایک شخص سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ گورخر آپ لے لیجئے! آپ نے جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو حکم فرمایا کہ اس کا گوشت آپ سب لوگوں میں تقسیم کر دیں۔

۴۳۵۱: عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ أَصَابَ حِمَارًا وَحْشِيًّا فَأَتَى بِهِ أَصْحَابَهُ وَهُمْ مُحْرِمُونَ وَهُوَ

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے ایک گورخر کا شکار کیا اور سب لوگ احرام باندھے ہوئے تھے۔

حَلَالٌ فَأَكَلْنَا مِنْهُ فَقَالَ بَعْضُنَا لِبَعْضٍ لَوْ سَأَلْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهُ فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ قَدْ أَحْسَنْتُمْ فَقَالَ لَنَا هَلْ مَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قُلْنَا نَعَمْ قَالَ فَاهْدُوْا لَنَا فَأَتَيْنَاهُ مِنْهُ فَأَكَلَ مِنْهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔

لیکن حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے احرام نہیں باندھا تھا۔ آپ اسے اپنے ساتھیوں کے پاس لائے۔ انہوں نے اسے کھایا پھر ایک نے دوسرے سے کہا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کرنا چاہیے ہم نے آپ سے دریافت کیا آپ نے ارشاد فرمایا تم نے بہت اچھا کیا (کیونکہ احرام والوں کو بے احرام والے کا شکار کھانا درست ہے) اور ہم سے دریافت کیا کیا تمہارے پاس اس کا باقی ماندہ کچھ گوشت ہے؟ ہم نے عرض کیا ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ہمیں ہدیہ دو۔ پھر ہم لے کر آئے۔ آپ نے اس میں سے تناول فرمایا حالانکہ آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

بَابُ إِبَاحَةِ أَكْلِ لُحُوْمِ الدَّجَاجِ

مرغ کا گوشت کھانے کی اجازت

١٢٥٢۔ عَنْ زَهْدَمٍ أَنَّ أَبَا مُوْسَى أُتِيَ بِدَجَاجَةٍ فَتَنَحَّى رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ قَالَ مَا شَأْنُكَ قَالَ إِنِّي رَأَيْتُهَا تَأْكُلُ شَيْئًا قَدْ رَأَيْتُهُ فَحَلَفْتُ أَنْ لَا آكُلَهُ فَقَالَ أَبُوْ مُوْسَى ادْنُ فَكُلْ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهُ وَأَمَرَهُ أَنْ يُكَفِّرَ عَنْ يَمِيْنِهِ۔

جناب زہدم راوی ہیں کہ حضرت ابو موسیٰ کی خدمت میں ایک پکی ہوئی مرغی پیش کی گئی اور اسے ایک شخص دیکھ کر الگ ہو گیا۔ ابو موسیٰ رض نے دریافت کیا کیوں؟ وہ بولا میں نے اسے نجاست کھاتے ہوئے دیکھا۔ تو مجھے کراہت معلوم ہوئی میں نے قسم کھائی ہے کہ میں اب اسے نہ کھاؤں گا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ قریب آؤ اور کھاؤ! کیونکہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ تناول فرما رہے تھے۔ اور اسے حکم فرمایا کہ اپنی قسم کا کفارہ دے:

١٢٥٣۔ عَنْ زَهْدَمٍ الْجَرْمِيِّ قَالَ كُنَّا عِنْدَ أَبِي مُوْسَى فَقَدَّمَ طَعَامَهُ وَقَدَّمَ فِي طَعَامِهِ لَحْمَ دَجَاجٍ وَفِي الْقَوْمِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي تَيْمِ اللّٰهِ أَحْمَرُ كَأَنَّهُ مَوْلًى فَلَمْ يَدْنُ فَقَالَ لَهُ أَبُوْ مُوْسَى ادْنُ فَإِنِّي قَدْ رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ مِنْهُ۔

جناب زہدم جرمی راوی ہیں کہ ہم حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے پاس تھے۔ اسی دوران آپ کا کھانا آیا اور اس میں مرغی کا گوشت تھا۔ تو قبیلہ بنی تیم اللہ کا ایک شخص سرخ اور لال رنگ کا غلام کی طرح تھا۔ وہ نزدیک نہ آیا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ نزدیک آؤ کیونکہ تحقیق میں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کھاتے ہوئے دیکھا۔

نوٹ:۔ مرغی اگرچہ غلاظت اور نجاست بھی کھاتی ہے تاہم دوسری پاکیزہ چیزیں بھی کھاتی ہے لہٰذا اس کا گوشت درست اور جائز ہے۔

١٢٥٤۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي مِخْلَبٍ مِنَ الطَّيْرِ وَعَنْ أَكْلِ كُلِّ ذِي

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فتح خیبر کے دن پنجے والے پرندے سے منع فرمایا۔ جو پنجے سے شکار کرے اور ہر دانتوں والے

باب فی التیمم - | وہ تندرست ہے اور مرغی تو تیمم سے شکار نہیں کرتی۔ لہٰذا حلال ٹھہری۔

اِبَاحَةُ اَكْلِ الْعَصَافِيْرِ

چڑیوں کے گوشت کھانے کی اجازت۔

۲۲۵۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اِنْسَانٍ قَتَلَ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا اِلَّا سَاَلَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ عَنْهَا قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا حَقُّهَا قَالَ يَذْبَحُهَا فَيَاْكُلُهَا وَلَا يَقْطَعُ رَاْسَهَا يَرْمِيْ بِهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص چڑیا یا اس سے بڑا جانور مارے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے پوچھے گا کہ تو نے یہ جان ناحق کیوں لی لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کا حق کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کا حق یہ ہے کہ وہ اسے اللہ کے نام پر ذبح کرے اور کھائے اور اس کا سر کاٹ کر نہ پھینکے۔

بَابُ مَيْتَةِ الْبَحْرِ

سمندر کے مردہ جانوروں کا بیان

۲۲۵۶ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مَاءِ الْبَحْرِ هُوَ الطَّهُوْرُ مَاؤُهُ وَالْحِلُّ مَيْتَتُهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سمندر کا پانی پاک ہے۔ اور اس کا مردہ حلال ہے۔

نوٹ:۔ یعنی جو جانور دریا سے مردہ پکڑا جائے۔ اس کو بغیر ذبح کیے کھایا جا سکتا ہے۔

۲۲۵۷ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَعَثَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ ثَلٰثُ مِائَةٍ نَحْمِلُ زَادَنَا عَلٰى رِقَابِنَا فَفَنِيَ زَادُنَا حَتّٰى كَانَ يَكُوْنُ لِلرَّجُلِ مِنَّا كُلَّ يَوْمٍ تَمْرَةٌ فَقِيْلَ لَهُ يَا اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ وَاَيْنَ تَقَعُ التَّمْرَةُ مِنَ الرَّجُلِ قَالَ لَقَدْ وَجَدْنَا فَقْدَهَا حِيْنَ فَقَدْنَاهَا فَاَتَيْنَا الْبَحْرَ فَاِذَا هُوَ بِحُوْتٍ قَذَفَهُ الْبَحْرُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ ثَمَانِيَةَ عَشَرَ يَوْمًا۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم تین سو آدمیوں کو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد کے لیے بھیجا اور ہمارا زاد راہ ہماری گردنوں پر تھا۔ (یعنی بالکل کم تھا) پھر وہ بھی ختم ہو گیا۔ حتیٰ کہ ہم میں سے ہر ایک کو ہر روز ایک کھجور ملتی۔ لوگوں نے پوچھا۔ اے ابو عبداللہ! ایک کھجور میں لوگ کیسے گزارہ کرتے ہوں گے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جب وہ بھی نہ ملی تو ہمیں معلوم ہوا کہ ایک کھجور میں اتنی طاقت رہتی ہے۔ پھر ہم سمندر کے نزدیک آئے تو وہاں ہمیں ایک ایسی مچھلی ملی۔ جسے دریا نے کنارے پر پھینک دیا تھا۔ اور ہم اس میں سے اٹھارہ دنوں تک کھاتے رہے۔

۲۲۵۸ عَنْ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ جَابِرًا يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم تین سو افراد کو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو عبیدہ

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَ مِائَۃِ رَاکِبٍ أَمِیْرُنَا أَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ نَرْصُدُ عِیْرَ قُرَیْشٍ فَأَقَمْنَا بِالسَّاحِلِ فَأَصَابَنَا جُوْعٌ شَدِیْدٌ حَتّٰی أَکَلْنَا الْخَبَطَ قَالَ فَأَلْقَی الْبَحْرُ دَابَّۃً یُقَالُ لَهَا الْعَنْبَرُ فَأَکَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ وَادَّهَنَّا مِنْ وَدَکِهٖ فَثَابَتْ أَجْسَامُنَا وَأَخَذَ أَبُوْ عُبَیْدَۃَ ضِلَعًا مِّنْ أَضْلَاعِهٖ فَنَظَرَ إِلٰی أَطْوَلِ جَمَلٍ وَّأَطْوَلِ رَجُلٍ فِی الْجَیْشِ فَمَرَّ تَحْتَهٗ ثُمَّ جَاعُوْا فَنَحَرَ رَجُلٌ ثَلٰثَ جَزَائِرَ ثُمَّ جَاعُوْا فَنَحَرَ رَجُلٌ ثَلٰثَ جَزَائِرَ ثُمَّ جَاعُوْا فَنَحَرَ رَجُلٌ ثَلٰثَ جَزَائِرَ ثُمَّ نَهَاهُ أَبُوْ عُبَیْدَۃَ۔

قَالَ سُفْیَانُ قَالَ أَبُو الزُّبَیْرِ عَنْ جَابِرٍ فَسَأَلْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلْ مَعَکُمْ مِنْهُ شَیْءٌ قَالَ فَأَخْرَجْنَا مِنْ عَیْنَیْهِ کَذَا وَکَذَا قُلَّۃً مِّنْ وَدَکٍ وَنَزَلَ فِیْ حِجَاجِ عَیْنِهٖ أَرْبَعَۃُ نَفَرٍ وَکَانَ مَعَ أَبِیْ عُبَیْدَۃَ جِرَابٌ فِیْهِ تَمْرٌ فَکَانَ یُعْطِیْنَا الْقُبْضَۃَ ثُمَّ صَارَ إِلَی التَّمْرَۃِ فَلَمَّا فَقَدْنَاهَا وَجَدْنَا فَقْدَهَا

رضی اللہ عنہ کی قیادت میں قریش کے قافلے کی گھات اور تاک کے لیے ارسال فرمایا ہم اس قافلے کی انتظار میں سمندر کے کنارے پر پڑے رہے۔ ہمیں سخت بھوک لگی حتیٰ کہ ہم نے پتے کھانے شروع کر دیئے اسی دوران سمندر نے ایک جانور کنارے پر پھینکا جسے عنبر کہتے ہیں۔ اور اسے ہم آدھے ماہ تک کھاتے رہے اور تیل کی بجائے اس کی چربی استعمال کرتے رہے حتیٰ کہ ہمارے بدن جو بھوک سے لاغر اور ناتواں ہو گئے تھے پھر موٹے تازہ ہو گئے۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس کی ایک پسلی لی اور آپ نے ایک لمبے اونٹ کی طرف دیکھا۔ اور لشکر میں سے سب سے لمبے شخص کو اس پر سوار کیا وہ اس کے نیچے سے گزر گیا۔ پھر لشکر کو بھوک لگی تو ایک شخص نے تین اونٹ ذبح کر دیئے پھر بھوک لگی تو تین اور ذبح کیے پھر بھوک لگی تو تین اور کاٹے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس خیال سے منع فرمایا (کہ سواریاں کم نہ ہو جائیں)۔

حدیث ہذا کے راوی حضرت سفیان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابوالزبیر رضی اللہ عنہ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہم نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا۔ آپ نے پوچھا کیا تمہارے پاس اس کا کوئی گوشت باقی ہے؟ حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہم نے اس کی آنکھوں سے چربی کا ایک ڈھیر نکالا۔ اور اس کے آنکھوں کے حلقوں میں چار آدمی اتر گئے حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس کھجور کا ایک تھیلا تھا آپ ہمیں ایک ایک مٹھی عنایت فرماتے پھر ایک ایک کھجور عنایت فرماتے پھر نہ ملنے سے جو تکلیف ہوئی اس کے بعد ایک کا ملنا تو غنیمت تھا کہ کچھ تو تسکین ہوئی۔

۴۳۵۶: عَنْ جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِیْ عُبَیْدَۃَ فِیْ سَرِیَّۃٍ فَنَفِدَ زَادُنَا فَمَرَرْنَا بِحُوْتٍ قَدْ قَذَفَ بِهِ الْبَحْرُ فَأَرَدْنَا أَنْ نَأْکُلَ مِنْهُ فَنَهَانَا أَبُوْ عُبَیْدَۃَ ثُمَّ قَالَ نَحْنُ رُسُلُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک جہاد پر روانہ کیا ہمارا زادِ راہ ختم ہو گیا تو ہمیں ایک ایسی مچھلی ملی جس کو دریا نے کنارے پر پھینک دیا تھا۔ ہم نے اس میں سے کھانے کا ارادہ کیا۔ حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے منع

وَسَلَّمَ فِي سَبِيلِ اللهِ كُلُوا فَأَكَلْنَا بِهَا فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْنَا فَقَالَ وَبَقِيَ مَعَكُمْ شَيْءٌ فَابْعَثُوا بِهِ إِلَيْنَا۔

فرمایا۔ پھر فرمایا نہیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے۔ اور اس کے راستے میں نکلے ہیں لہٰذا کھاؤ۔ تو ہم کافی عرصہ تک اس میں سے کھاتے رہے۔ جب ہم سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے تو ہم نے عرض کیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس میں سے کچھ بچا ہو تو ہمارے پاس بھیج دو۔

۲۴۰۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي عُبَيْدَةَ وَنَحْنُ ثَلَاثُ مِائَةٍ وَبِضْعَةَ عَشَرَ وَزَوَّدَنَا جِرَابًا مِنْ تَمْرٍ فَأَعْطَانَا قَبْضَةً قَبْضَةً فَلَمَّا أَنْجَزْنَا أَعْطَانَا تَمْرَةً تَمْرَةً حَتَّى إِنْ كُنَّا لَنَمُصُّهَا كَمَا يَمُصُّ الصَّبِيُّ وَيَشْرَبُ عَلَيْهَا الْمَاءَ فَلَمَّا فَقَدْنَاهَا وَجَدْنَا فَقْدَهَا حَتَّى إِنْ كُنَّا لَنَخْبِطُ بِقِسِيِّنَا وَنَسَفُّهُ ثُمَّ نَشْرَبُ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ حَتَّى سُمِّينَا جَيْشَ الْخَبَطِ ثُمَّ أَجَزْنَا السَّاحِلَ فَإِذَا دَابَّةٌ مِثْلُ الْكَثِيبِ يُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ مَيْتَةٌ لَا تَأْكُلُوهُ ثُمَّ قَالَ جَيْشُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي سَبِيلِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَنَحْنُ مُضْطَرُّونَ كُلُوا بِسْمِ اللهِ فَأَكَلْنَا مِنْهُ وَجَعَلْنَا مِنْهُ وَشِيقَةً وَلَقَدْ جَلَسَ فِي مَوْضِعِ عَيْنِهِ ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلًا قَالَ فَأَخَذَ أَبُو عُبَيْدَةَ ضِلَعًا مِنْ أَضْلَاعِهِ فَرَحَلَ بِهِ أَجْسَمَ بَعِيرٍ مِنْ أَبَاعِرِ الْقَوْمِ فَأَجَازَ تَحْتَهُ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَبَسَكُمْ قُلْنَا كُنَّا نَتَّبِعُ عِيرَاتِ قُرَيْشٍ وَذَكَرْنَا لَهُ مِنْ أَمْرِ الدَّابَّةِ فَقَالَ ذَاكَ رِزْقٌ رَزَقَكُمُوهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ أَمَعَكُمْ مِنْهُ شَيْءٌ قَالَ قُلْنَا نَعَمْ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھیجا اور ہم تین سو سے زائد آدمی تھے۔ آپ نے ہمیں کھجور کا ایک تھیلا ساتھ دیا کہ ہم جلدی واپس آئیں گے۔ جناب حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے اس میں سے ایک ایک مٹھی ہمیں عنایت فرمائی۔ جب وہ ختم ہونے لگیں تو آپ نے ایک ایک کھجور تقسیم فرمائی۔ ہم اسے لڑکے کی طرح چوستے تھے۔ اور چوسنے کے بعد پانی پی لیتے۔ جب وہ بھی نہ ملی تو ہمیں اس کی قدر و قیمت کا اندازہ ہوا۔ آخر کار نوبت یہاں تک پہنچی کہ ہم اپنی کمانوں سے درختوں کے پتے جھاڑتے اور انہیں کھا کر اوپر سے پانی پی لیتے اسی وجہ سے اس لشکر کا نام "پتوں کا لشکر" پڑ گیا۔ جب ہم سمندر کے کنارے پر پہنچے وہاں ہمیں ایک جانور ملا جو ایک ٹیلے کی مانند پڑا ہوا تھا اور اسے عنبر کہتے ہیں حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا یہ مُردار ہے۔ اسے نہ کھاؤ پھر فرمانے لگے یہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر ہے۔ اور اللہ کی راہ میں نکلا ہے ہم بھوک [illegible] بے چین ہیں ایسے وقت میں تو مُردار بھی حلال ہے) تم اللہ کا نام لے کر کھاؤ۔ بعد ازاں ہم نے اس میں سے کھایا اور اس کا کچھ گوشت پکا کر رکھ لیا تاکہ راستے میں کام آئے اس کی آنکھ کے حلقے میں تیرہ آدمی سما گئے اور ابوعبیدہ نے اس کی ایک پسلی لی اور ایک بڑے اونٹ کو اس جانور کی پسلی کے نیچے سے گزارا۔ جب ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں واپس آ کر حاضر ہوئے تو آپ نے دریافت فرمایا تم نے دیر کیوں لگائی۔ ہم نے کہا کہ ہم قافلۂ قریش کو تلاش کرتے رہے اور ہم نے جانور کا تذکرہ آپ سے کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا وہ اللہ

کا رزق تھا جو اس نے تمہیں دیا۔ کیا تمہارے پاس کچھ باقی ہے؟ ہم نے کہا ہاں۔

اَلضِّفْدَعُ

٢٣٦١- عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عُثْمَانَ اَنَّ طَبِيْبًا ذَكَرَ ضِفْدَعًا فِيْ دَوَاءٍ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِهٖ۔

مینڈک کا بیان

سیدنا حضرت عثمان بن عبدالرحمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک طبیب نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے مینڈک کو دوا میں ڈالنے کے متعلق پوچھا۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے مارنے سے منع فرمایا۔

اَلْجَرَادُ

٢٣٦٢- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰى قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ كُنَّا نَاْكُلُ الْجَرَادَ۔

مکڑی کا بیان

سیدنا حضرت عبداللہ ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ سات دفعہ جہاد کیا تو ہم مکڑی کھایا کرتے تھے۔

٢٣٦٣- عَنْ اَبِيْ يَعْفُوْرَ قَالَ سَاَلْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ اَوْفٰى عَنْ قَتْلِ الْجَرَادِ فَقَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّ غَزَوَاتٍ نَاْكُلُ الْجَرَادَ۔

جناب حضرت ابی یعفور رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ ابن ابی اوفیٰ سے مکڑیاں مارنے کے متعلق دریافت کیا آپؓ نے کہا ہم نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چھ جہاد کیے تھے اور ہم مکڑیاں کھاتے تھے۔

قَتْلُ النَّمْلِ

٢٣٦٤- عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ نَمْلَةً قَرَصَتْ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ فَاَمَرَ بِقَرْيَةِ النَّمْلِ فَاُحْرِقَتْ فَاَوْحَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اِلَيْهِ اَنْ قَدْ قَرَصَتْكَ نَمْلَةٌ اَهْلَكْتَ اُمَّةً مِّنَ الْاُمَمِ تُسَبِّحُ۔

چیونٹی کو مارنا

سیدنا حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ پیغمبروں سے ایک پیغمبر کو چیونٹی نے کاٹا۔ آپ نے چیونٹیوں کے بل کو جلانے کا حکم فرمایا۔ چنانچہ وہ جلا دیا گیا۔ تو اللہ جل جلالہ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ تجھے ایک چیونٹی نے کاٹا تو تو نے پوری ایک قوم کو مار ڈالا جو اپنے پروردگار کی پاکی بیان کرتی تھی۔

٢٣٦٥- عَنِ الْحَسَنِ نَزَلَ نَبِيٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَلَدَغَتْهُ نَمْلَةٌ فَاَمَرَ بِبَيْتِهِنَّ فَحُرِّقَ عَلٰى مَا فِيْهَا فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ فَهَلَّا نَمْلَةً وَاحِدَةً۔

جناب حضرت حسن رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک پیغمبر درخت کے نیچے اترے اور انہیں ایک چیونٹی نے کاٹا انہوں نے حکم فرمایا۔ اور چیونٹیوں کا سارا بل جلا دیا گیا پھر اللہ رب العزت نے ان کی طرف وحی ارسال کی کہ آپ نے فقط اس چیونٹی کو کیوں نہیں جلایا جس نے کاٹا تھا؟

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهُ وَزَادَ فَإِنَّهُنَّ يُسَبِّحْنَ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت مروی ہے البتہ اس میں اتنا زیادہ ہے کہ چونٹیاں تسبیح کرتی ہیں۔

۴۳۶۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ نَحْوَهُ وَلَمْ يَرْفَعْهُ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے موقوفاً ایسی ہی روایت مروی ہے۔

آخر كتاب الصيد والذبائح تمام ہوئی کتاب شکار اور ذبیحوں کی۔

كِتَابُ الضَّحَايَا

قربانیوں کی کتاب

۴۳۶۷ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَأَى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ فَأَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَأْخُذْ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ أَظْفَارِهِ حَتَّى يُضَحِّيَ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو شخص بقرعید کا چاند دیکھے اور وہ قربانی کا ملک ہو تو اپنے بال اور ناخن نہ اترواے جب تک قربانی کرے۔

۴۳۶۸ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يُقَلِّمْ مِنْ أَظْفَارِهِ وَلَا يَحْلِقْ شَيْئًا مِنْ شَعْرِهِ فِي عَشْرِ الْأُوَلِ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو شخص قربانی کرنا چاہے وہ دس ذوالحجہ تک اپنے ناخن اور بال نہ کاٹے۔ پھر دسویں تاریخ کو قربانی کے بعد حجامت بنوائے۔

۴۳۶۹ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ مَنْ أَرَادَ أَنْ يُضَحِّيَ فَدَخَلَتْ أَيَّامُ الْعَشْرِ فَلَا يَأْخُذْ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا أَظْفَارِهِ فَذَكَرْتُهُ لِعِكْرِمَةَ فَقَالَ أَلَا يَعْتَزِلُ النِّسَاءَ وَالطِّيبَ.

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص قربانی کرنا چاہے پھر ذی الحجہ کے دن آجائیں۔ تو وہ بال اور ناخن نہ کاٹے۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے یہ حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ سے بیان کیا تو فرمایا کیا قربانی کرنے والا عورتوں سے بھی الگ رہے اور خوشبو بھی نہ لگائے۔

۴۳۷۰ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَتِ الْعَشْرُ فَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ بَشَرِهِ شَيْئًا.

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب ذوالحجہ کے پہلے دس دن شروع ہوں پھر تم میں سے کسی شخص کا ارادہ قربانی کرنے کا ہو تو وہ اپنے بالوں اور ناخنوں کو نہ کترواے۔

نوٹ: زہر الربی السیوطی رحمۃ اللہ میں ہے کہ یہ ممانعت جمہور علماء کے نزدیک تنزیہی ہے۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَجِدِ الْأُضْحِيَّةَ

جو شخص قربانی کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو!

۴۳۷۱ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص

لِرَجُلٍ اُمِرْتُ بِيَوْمِ الْاَضْحٰى عِيْدًا جَعَلَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِيْحَةً اُنْثٰى اَفَاُضَحِّيْ بِهَا قَالَ لَا وَلٰكِنْ تَاْخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَتُقَلِّمُ اَظْفَارَكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَذٰلِكَ تَمَامُ اُضْحِيَّتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

سے ارشاد فرمایا۔ مجھے ذوالحجہ کی دسویں تاریخ کو عید کرنے کا حکم ہوا۔ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے اس دن کو میری امت کے لیے عید بنایا۔ اس شخص نے عرض کیا حضور اگر میرے پاس کچھ نہ ہو (قربانی کے مطابق نصاب نہ ہو) اور صرف ایک ہی اونٹنی یا بکری ہو تو کیا میں اس کی قربانی کردوں؟ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا نہیں (کیونکہ ایک ہی جانور ہے اگر تو نے اسے ذبح کر دیا تو تکلیف ہوگی) بلکہ تم اپنے بال کتراؤ ناخن ترشواؤ۔ اور مونچھوں کے بال چھوٹے کراؤ۔ اور زیر ناف بالوں کو صاف کرو۔ پس اللہ کے نزدیک تمہاری پوری قربانی یہی ہے۔

ذَبْحُ الْاِمَامِ اُضْحِيَّتَهُ بِالْمُصَلّٰى

امام عیدگاہ میں اپنی قربانی ذبح کرے

۴۳۶۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَذْبَحُ اَوْ يَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام عیدگاہ میں ذبح یا نحر فرماتے

۴۳۶۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ يَوْمَ الْاَضْحٰى بِالْمَدِيْنَةِ قَالَ وَقَدْ كَانَ اِذَا لَمْ يَنْحَرْ يَذْبَحُ بِالْمُصَلّٰى۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے مدینہ منورہ میں اونٹ ذبح فرمایا اور جب آپ اونٹ ذبح نہ فرماتے تو عیدگاہ میں ذبح فرماتے

ذَبْحُ النَّاسِ بِالْمُصَلّٰى

عیدگاہ میں لوگوں کا قربانی کرنا

۴۳۶۴ عَنْ جُنْدَبِ بْنِ سُفْيَانَ قَالَ شَهِدْتُ الْاَضْحٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلٰوةَ رَاٰى غَنَمًا قَدْ ذُبِحَتْ فَقَالَ مَنْ ذَبَحَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَلْيَذْبَحْ شَاةً مَكَانَهَا وَمَنْ لَمْ يَكُنْ ذَبَحَ فَلْيَذْبَحْ عَلَى اسْمِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔

سیدنا حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں بقر عید میں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے ہمراہ تھا آپ نے لوگوں کو عید کی نماز پڑھائی۔ جب آپ فارغ ہوچکے تو آپ نے بکریوں کو دیکھا وہ ذبح ہوچکی تھیں۔ حضور نے فرمایا جس شخص نے نماز عید سے پہلے قربانی کو ذبح کیا وہ دوسری بکری ذبح کرے۔ اور جس شخص نے ذبح نہیں کیا وہ بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرے

مَا نُهِيَ عَنْهُ مِنَ الْاَضَاحِيِّ الْعَوْرَاءِ

جن جانوروں کی قربانی منع ہے۔ ان کا بیان

اس جانور کا بیان جس کی ایک آنکھ اندھی ہو

۴۳۶۵ عَنْ اَبِي الضَّحَّاكِ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوْزَ مَوْلٰى

سیدنا حضرت ابوالضحاک رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ

بَنِي شَيْبَانَ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ حَدِّثْنِي عَمَّا نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَضَاحِيِّ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَيَدِي أَقْصَرُ مِنْ يَدِهِ فَقَالَ أَرْبَعٌ لَا يَجْزِينَ الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْكَسِيرُ الَّتِي لَا تُنْقِي قُلْتُ إِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ فِي الْقَرْنِ نَقْصٌ وَأَنْ يَكُونَ فِي السِّنِّ نَقْصٌ قَالَ مَا كَرِهْتَهُ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلَى أَحَدٍ.

کا اسم گرامی عبید بن فیروز ہے۔ اور آپ بنی شیبان کے مولی تھے۔ کہ میں نے براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے کہا مجھے ان قربانیوں سے مطلع فرمائیں جن کو ذبح کرنے کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے منع فرمایا تھا۔ آپؓ نے فرمایا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے ہوئے اور حضرت براء رضی اللہ عنہ نے اشارہ کرکے بتایا میرا ہاتھ آپ کے ہاتھ سے چھوٹا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ چار قسم کے جانوروں کی قربانی درست نہیں ایک تو وہ کانا جانور جس کا کانا پن صاف معلوم ہو۔ دوسرا بیمار جانور جس کی بیماری عیاں ہو تیسرا لنگڑا جانور جس کا لنگڑا پن صاف معلوم ہو۔ چوتھا ناتواں اور کمزور جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ رہا ہو۔ میں نے کہا۔ قربانی کے لیے مجھے تو وہ جانور بھی اچھا معلوم نہیں ہوتا جس کے سینگ ٹوٹے ہوئے ہوں یا دانت ٹوٹے ہوئے ہوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ تجھے جو جانور برا معلوم ہو اسے چھوڑ دے۔ اور جو پسند ہو اس کی قربانی کر مگر کسی دوسرے کو اس کی قربانی کرنے سے منع نہ کر۔

الْعَرْجَاءُ

لنگڑے جانور کا بیان

۴۳۷۶ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ فَيْرُوزَ قَالَ قُلْتُ لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ حَدِّثْنِي مَا كَرِهَ أَوْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْأَضَاحِيِّ قَالَ فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَكَذَا بِيَدِهِ وَيَدِي أَقْصَرُ مِنْ يَدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةٌ لَا يُجْزِينَ فِي الْأَضَاحِيِّ الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا وَالْكَسِيرَةُ الَّتِي لَا تُنْقِي قَالَ فَإِنِّي أَكْرَهُ أَنْ يَكُونَ نَقْصٌ فِي الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ قَالَ فَمَا كَرِهْتَ مِنْهُ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلَى أَحَدٍ.

ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔ اس حدیث مبارکہ میں صرف اس قدر زیادہ ہے۔ کہ حضرت براء رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے تو وہ جانور بھی اچھا معلوم نہیں ہوتا جس کے سینگوں یا کانوں میں نقص ہو۔

الْعَجْفَاءُ

دبلا پتلا یا کمزور

۴۳۷۷ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَشَارَ بِأَصَابِعِهِ وَأَصَابِعِي أَقْصَرُ مِنْ أَصَابِعِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشِيرُ بِأُصْبُعِهِ قَالَ لَا يَجُوزُ

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے اپنی انگلیوں سے بتایا اور میری انگلیاں آپ کی انگلیوں سے چھوٹی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ قربانی میں چار عیب نہیں ہونے چاہئیں

مِنَ الضَّحَايَا الْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ عَرَجُهَا وَالْمَرِيضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِي لَا تُنْقِي.

پھر آپ نے مذکورہ بالا چار عیوب کو بیان فرمایا۔

الْمُقَابَلَةُ وَهُوَ مَا قُطِعَ طَرَفُ أُذُنِهَا

وہ جانور جس کا کان آگے سے کٹا ہوا ہو۔

۴۳۷۸: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَأَنْ لَا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا بَتْرَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ.

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قربانی کے جانوروں کی آنکھیں اور کان دیکھنے کا حکم فرمایا۔ تاکہ یہ صحیح وسالم ہوں۔ اور جس جانور کا کان سامنے سے کٹا ہوا ہو اس سے منع فرمایا اور جس جانور کا کان پیچھے سے کٹا ہوا ہو نیز دم کٹے اور کان میں گول سوراخ والے جانور سے منع فرمایا۔

الْمُدَابَرَةُ

جس جانور کا کان پیچھے سے کٹا ہوا ہو۔

۴۳۷۹: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَأَنْ لَا نُضَحِّيَ بِعَوْرَاءَ وَلَا مُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ.

ترجمہ وہی جو گذشتہ حدیث مبارکہ میں گزرا لیکن اس حدیث شریف میں اس قدر زیادہ ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں کانے جانور اور کان چرے کی قربانی کرنے سے منع فرمایا اور اس میں بتراء کا ذکر نہیں۔

الْخَرْقَاءُ وَهِيَ الَّتِي تُخْرَقُ أُذُنُهَا

ایسا جانور جس کے کان میں سوراخ ہو اس کا بیان

۴۳۸۰: عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُضَحَّى بِمُقَابَلَةٍ أَوْ مُدَابَرَةٍ أَوْ شَرْقَاءَ أَوْ خَرْقَاءَ أَوْ جَدْعَاءَ.

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقابلہ، مدابرہ، خرقاء اور جدعاء کی قربانی دینے سے منع فرمایا۔

۱؎ مقابلہ: جس جانور کا کان سامنے سے کٹا ہوا ہو۔
۲؎ مدابرہ: جس جانور کا کان پیچھے سے کٹا ہوا ہو۔
۳؎ شرقاء: جس جانور کے کان چرے ہوئے ہوں۔
۴؎ خرقاء: جس جانور کے کانوں میں گول سوراخ ہو۔
۵؎ جدعاء: جس جانور کے کان کٹے ہوئے ہوں۔ ان سب کی قربانی کرنے سے آپ نے منع فرمایا۔

الشَّرْقَاءُ وَهِيَ مَشْقُوقَةُ الْأُذُنِ

جس جانور کے کان چرے ہوں اس کا بیان

۴۳۸۱: عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُضَحَّى بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ وَلَا عَوْرَاءَ.

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقابلہ، مدابرہ، شرقاء، خرقاء اور عوراء (کانا) کی قربانی کرنے سے منع فرمایا۔

۴۳۸۲: عَنْ عَلِيٍّ يَقُولُ أَمَرَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى

سیدنا حضرت علی سے روایت ہے کہ حضور سرور کائنات صلی

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَ الْاُذُنَ .

اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قربانی کے جانور کے کان اور آنکھ دیکھنے کا حکم فرمایا۔

اَلْعَضْبَاءُ

ایسا جانور جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو۔

۴۲۸۳ عَنْ جُرَيِّ بْنِ كُلَيْبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُولُ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُضَحّٰى بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ نَعَمْ الْاَعْضَبُ النِّصْفُ وَاَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ .

جناب جری بن کلیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس جانور کی قربانی سے منع فرمایا جس کا سینگ ٹوٹا ہوا ہو۔ پھر میں نے اس کا تذکرہ جناب حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے کیا۔ تو انہوں نے فرمایا۔ ہاں جب سینگ آدھا یا آدھے سے زیادہ ٹوٹ گیا ہو۔ تو اس کی قربانی کرنا درست نہیں اور اگر اس سے کم ٹوٹا ہو تو درست اور جائز ہے۔

اَلْمُسِنَّةُ وَالْجَذَعَةُ

مسنہ اور جذعہ کا بیان

نوٹ:۔ مسنہ وہ جانور جس کی عمر قربانی تک پہنچ گئی ہو۔ اونٹ کی عمر پانچ برس ہو چکی ہو اور چھٹا برس شروع ہو چکا ہو۔ گائے یا بیل کو دو برس مکمل ہو چکے ہوں اور تیسرا سال شروع ہو۔ اسی طرح بھیڑ بکری کا میں ایک سال پورا ہو چکا ہو اور تیسرا سال شروع ہونے والا ہو۔

۴۲۸۴ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَذْبَحُوا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَعْسُرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوا جَذَعَةً مِنَ الضَّاْنِ .

حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ قربانی نہ کرو مگر مسنہ کی۔ البتہ اگر تمہارے لیے مسنہ کی قربانی مشکل ہو تو تم بھیڑوں میں سے جذعہ کی قربانی کرو۔

نوٹ:۔ جذعہ وہ بھیڑ جس پر ایک سال نہ گزرا ہو۔ مگر وہ دیکھنے پر ایک سال کی معلوم ہوتی ہو۔ اس عمر کی بکری درست نہیں۔ اگرچہ بھیڑ سال سے کم عمر کی ہی ہو تو درست ہے۔

۴۲۸۵ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا عَلٰى صَحَابَتِهِ فَبَقِيَ عَتُودٌ فَذَكَرَهُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ اَنْتَ .

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو بکریاں دیں تاکہ آپ انہیں صحابہ کرام میں تقسیم کریں۔ پھر ایک سال کی عمر کی ایک بکری بچ گئی آپ نے اس کے بارے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عرض کیا۔ آپ نے فرمایا۔ تو اس کی قربانی کر۔

۴۲۸۶ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ بَيْنَ اَصْحَابِهِ

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام میں قربانی کے

ضَحَايَا فَصَارَتْ لِي جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَارَتْ لِي جَذَعَةٌ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا.

اس کی قربانی کرو۔

۲۳۸۷ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَسَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَأَصَابَنِي جَذَعَةٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَصَابَتْنِي جَذَعَةٌ فَقَالَ ضَحِّ بِهَا.

۲۳۸۸ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ ضَحَّيْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَذَعٍ مِنَ الضَّأْنِ.

۲۳۸۹ عَنْ عَاصِمِ بْنِ كُلَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحَى فَجَعَلَ الرَّجُلُ مِنَّا يَشْتَرِي الْمُسِنَّةَ بِالْجَذَعَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَقَالَ لَنَا رَجُلٌ مِنْ مُزَيْنَةَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ هَذَا الْيَوْمُ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَطْلُبُ الْمُسِنَّةَ بِالْجَذَعَتَيْنِ وَالثَّلَاثَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَذَعَ يُوفِي مِمَّا يُوفِي مِنْهُ الثَّنِيُّ.

جہاں مسنہ استعمال ہو سکتا ہے۔

۲۳۹۰ عَنْ رَجُلٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ الْأَضْحَى بِيَوْمَيْنِ نُعْطِي الْجَذَعَتَيْنِ بِالثَّنِيَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْجَذَعَةَ تُجْزِئُ مَا تُجْزِئُ مِنْهُ الثَّنِيَّةُ.

اَلْكَبْشُ

۲۳۹۱ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

اللہ علیہم اجمعین میں اپنی قربانیاں تقسیم فرمائیں، اور میرے حصے میں ایک جذعہ آیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حصے میں تو ایک جذعہ آیا۔ آپ نے فرمایا

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں اپنی قربانیاں تقسیم فرمائیں، اور میرے حصے میں ایک جذعہ آیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے حصے میں تو ایک جذعہ آیا۔ آپ نے فرمایا۔ اس کی قربانی کرو۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم نے بھیڑ کے جذعے سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہمراہ قربانی کی۔

سیدنا جناب عاصم بن کلیب رضی اللہ عنہ نے اپنے والد سے سنا آپ نے فرمایا کہ ہم سفر میں تھے کہ عید الاضحیٰ آگئی تو ہم میں سے کوئی ایک دو یا تین جذعے دے کر مسنہ خریدنے لگا (تاکہ قربانی کرے) قبیلہ مزینہ سے ایک شخص کھڑا ہوا، وہ شخص بولا کہ ہم ایک سفر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ تھے تو یہی دن آیا پھر ہم میں سے کوئی شخص دو یا تین جذعے دے کر مسنہ لینے لگا۔ آپ نے فرمایا اس کام میں جذعہ بھی استعمال ہو سکتا ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک صحابی راوی ہیں کہ ہم حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے تو ہم بقر عید سے پہلے دو جذعے دے کر ایک مسنہ لینے لگے تاکہ قربانی کریں، ہم حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس جگہ جذعہ بھی کافی ہے جہاں مسنہ کافی ہے۔

مینڈھے کا بیان

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور محبوب

وَسَلَّمَ كَانَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ قَالَ أَنَسٌ وَأَنَا أُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ.

صلی اللہ علیہ وسلم دو مینڈھوں کی قربانی فرمایا کرتے تھے یعنی دو بھیڑوں کی ؛ اور میں بھی دو مینڈھوں کی قربانی کرتا ہوں۔

۴۳۹۲ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دو املح مینڈھوں کی قربانی فرمائی۔

نوٹ :- املح یعنی کالے اور سفید دونوں رنگ سے ملے ہوئے ہوں مگر ان میں سفیدی زیادہ ہو۔ یا بالکل سفید ہوں۔ یا سفید سرخ ہوں۔ یا سیاہ سرخ ہوں۔

۴۳۹۳ عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ضَحَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهِ وَسَمَّى وَكَبَّرَ وَوَضَعَ رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے دو سفید سینگوں والے مینڈھوں کو ذبح فرمایا۔ آپ نے بسم اللہ پڑھی تکبیر فرمائی۔ اور اپنا پاؤں مبارک ان کی گردن پر رکھا۔

۴۳۹۴ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أَضْحَى وَانْكَفَأَ إِلَى كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا مُخْتَصَرًا.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بقر عید کے روز ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا پھر آپ دو سفید مینڈھوں کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں ذبح فرمایا۔ (یہ روایت مختصراً مروی ہے)

۴۳۹۵ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ ثُمَّ انْصَرَفَ كَأَنَّهُ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ إِلَى كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا وَإِلَى جُزَيْعَةٍ مِنَ الْغَنَمِ فَقَسَمَهَا بَيْنَنَا.

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ پھر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کے دن دو سفید مینڈھوں کی طرف تشریف لے گئے۔ اور انہیں ذبح فرمایا۔ پھر بکریوں کی طرف تشریف لائے اور انہیں ہم میں تقسیم فرمایا۔

۴۳۹۶ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلٍ يَمْشِي فِي سَوَادٍ وَيَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ.

جناب حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگوں والے موٹے تازے اور سیاہ آنکھوں اور سیاہ پاؤں والے مینڈھے کی قربانی فرمائی۔

نوٹ :- یمشی فی سواد الخ۔ . . . . سیاہی میں کھاتا اور سیاہی میں دیکھتا تھا۔ کا مطلب یہ ہے کہ اس مینڈھے کے چاروں پاؤں، پیٹ اور آنکھوں کے حلقے سیاہ تھے باقی سفید۔

بَابُ مَا يُجْزِئُ عَنْهُ الْبَدَنَةُ فِي الضَّحَايَا

اونٹ کتنے افراد کے لیے کافی ہے؟

۴۳۹۷ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ يَجْعَلُ فِي قَسْمِ الْغَنَائِمِ عَشْرًا مِنَ الشَّاءِ بِبَعِيرٍ.

حضرت رافع بن خدیج سے روایت ہے حضور غنیمت بانٹتے وقت ایک اونٹ کے برابر دس بکریوں کو رکھتے تھے۔

۴۳۹۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فحضر النحر فاشترکنا فی البعیر عن عشرۃ و البقرۃ عن سبعۃ۔

کہ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے اور اسی دوران قربانی کا دن آگیا تو اونٹ کی قربانی میں دس آدمی شریک ہوئے جب کہ گائے کی قربانی میں سات۔

باب ما یجزی عنہ البقرۃ فی الضحایا

گائے یا بیل کی قربانی میں کتنے اشخاص شامل ہو سکتے ہیں

٤٣٩٩ عن جابر رضی اللہ عنہ قال کنا نتمتع مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنذبح البقرۃ عن سبعۃ نشترک فیہا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب ہم حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمتع کرتے تھے۔ تو ہم سات آدمیوں کی طرف سے گائے ذبح کرتے۔ اور اس میں شامل ہو جاتے۔

ذبح الضحیۃ قبل الامام

امام سے پہلے قربانی کرنا۔

٤٤٠٠ عن البراء قال قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الاضحی فقال من وجہ قبلتنا وصلی صلوتنا ونسک نسکنا فلا یذبح حتی یصلی فقام خالی فقال یا رسول اللہ انی عجلت نسکی لاطعم اھلی واھل داری او اھلی وجیرانی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعد ذبحا آخر قال فان عندی عناق لبن ھی احب الی من شاتی لحم قال اذبحھا فانھا خیر نسیکتیک ولا تقضی جذعۃ عن احد بعدک۔

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نماز عید کے روز کھڑے ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ہمارے قبلہ کی طرف منہ کر کے ہماری نماز کی طرح نماز پڑھتا ہے۔ ہماری قربانی کی طرح قربانی کرتا ہے۔ تو جب تک وہ نماز عید نہ پڑھ لے قربانی نہ کرے۔ یہ سن کر میرے ماموں ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے تو عجلت سے قربانی کر لی تاکہ میں اپنے اہل خانہ اور پڑوسیوں کو کھلاؤں۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دوبارہ قربانی کرو کیونکہ سابقہ قربانی ادا نہیں ہوئی۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس بکری کا ایک دودھ پیتا بچہ ہے جو ابھی ایک سال کا نہیں ہوا اور میرے نزدیک وہ دو بکریوں کے گوشت سے بہتر ہے۔ آپ نے فرمایا اسے ذبح کیجیے یہ تمہاری دو قربانیوں سے بہتر ہے۔ اور تمہارے بعد یا تمہارے سوا بکری کا بچہ (جذعہ) قربانی میں دینا درست اور حلال نہیں۔

فوائد: زہر الربی میں علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں۔ قربانی میں کسی اور شخص کے لیے بکری کا جذعہ دینا درست اور جائز نہیں البتہ جیسے اوپر والی احادیث مبارکہ میں گزرا بھیڑ کا جذعہ دینا درست ہے اب رہا یہ سوال کہ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کو آپ نے ایسا کرنے کا حکم کیوں فرمایا تو یہ حکم صرف حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ مخصوص تھا۔ جیسے گواہی میں حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی صرف ایک شہادت کو دو کے برابر قرار دیا گیا۔ اور صحابہ کرام کے لیے اکثر ایسا حکم ارشاد فرمایا گیا ہے۔ اس سے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے اختیارات ثابت ہوتے ہیں۔

رسول مختار صلی اللہ علیہ وسلم

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ماذون من اللہ ہو کر شارع ایں شریعت گری. شریعت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی اداؤں کا نام ہے اللہ تعالیٰ نے احکام حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیے، جو چاہیں جسے چاہیں احکام شریعت سے خاص فرمائیں اور جو چاہیں جس کے لیے چاہیں حلال و حرام فرمائیں۔ (حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حلال بھی فرماتے ہیں اور حرام بھی فرماتے ہیں اور فرض بھی فرماتے ہیں)

(١) مواہب لدنیہ للقسطلانی (٢) زرقانی جلد ٥ صفحہ ٣٢٢ (٣) الخصائص الکبریٰ جلد دوم صفحہ ٢٦٣ ۔

قرآن مجید میں ہے۔

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم حلال و حرام فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

(١) وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبٰتِ وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ (الاعراف ع ١٩)

"اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے صاف ستھری اشیاء حلال فرمائیں گے اور گندی چیزیں ان پر حرام فرمائیں گے"

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

(٢) مَآ اٰتٰىكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰىكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا ۔ (پ ٢٨ حشر ع ١)

"اور جو کچھ تمہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیں اس کو لے لو، اور جس چیز سے منع کریں اس سے رک جاؤ۔"

(٣) ارشاد ربانی ہے۔

وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ ۔ پ ١٠ توبہ ع ٤

"اور جس چیز کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام قرار دیا ہے وہ کفار حرام نہیں سمجھتے۔"

(٤) فرمان باری تعالیٰ ہے۔

مَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ اَمْرًا اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ مِنْ اَمْرِهِمْ (احزاب ع ٥)

"کسی مسلمان مرد یا مومن عورت کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ جب اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول کسی معاملہ کا فیصلہ فرمائیں تو وہ اس میں اپنی رائے اور اختیار کو دخل دیں۔"

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صرف پیغام رسالت پہنچانے والے ہی نہ تھے بلکہ شارع ہونے کی وجہ سے مطاع بھی ہیں، آمر، حاکم اور قاضی بھی۔

(٥) يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ

اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو۔

(٦) فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ (پ ٥) تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ ۔

(٧) وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ

(٨) فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ (النساء ع ٩)

"اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک وہ اپنے جھگڑوں میں آپ کا حکم نہ مانیں۔"

ان مذکورہ بالا آیات قرآنیہ، ارشادات ربانیہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کی حیثیت صرف پیغام رساں کی طرح نہیں بلکہ نبی ماذون من اللہ ہو کر شارع محلل، محرم، حاکم اور مطاع ہوتا ہے۔

احادیث شریفہ

حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی متواتر احادیث جن میں آپ نے مدینہ منورہ کو حرم قرار دیا۔ ان میں سے صرف تین ہدیۂ ناظرین ہیں۔

۱۔ عَنِ النَّبِیِّ مَرْفُوْعًا ...... اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْهَا۔ رواہ الشیخان و احمد والطحاوی فی شرح معانی الآثار۔

۲۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ زَیْدٍ مَرْفُوْعًا وَاِنِّیْ حرمت المدینۃ کما حرم ابراھیم مکۃ۔ الحدیث رواہ الشیخان

۳۔ عن ابی ھریرۃ مرفوعًا وانی احرم ما بین لابتیھا۔ رواہ الشیخان لفظ البخاری "حرم ما بین لابتی المدینۃ علی لسانی"

پچاس سے زائد احادیث سے مستفاد ہوتا ہے کہ احکام سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد ہیں ان میں سے بعض مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حرم مکہ کی گھاس وغیرہ کاٹنے کی ممانعت فرمائی۔ حضور کے چچا سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذخر گھاس کو اس حکم سے مستثنیٰ قرار دیجئے: آپ نے فرمایا اچھا اذخر گھاس اس سے مستثنیٰ ہے۔ عن ابن عباس متفق علیہ، عن ابی ہریرۃ نحوہ متفق علیہ، عن صفیۃ بنت شیبۃ رواہ ابن ماجہ۔

نیز یہ مضمون کہ "میں نماز عشاء کو موخر کر دیتا" رواہ الطبرانی فی الکبیر و احمد والشیخان والنسائی عن ابن عباس و احمد و ابوداؤد و ابن ماجۃ، و ابن ابی حاتم والنسائی عن ابی سعید الخدری و احمد و ابن ماجۃ و محمد بن نصر و ابن جریر والحاکم والبیہقی والنسائی والترمذی عن ابی ہریرۃ و احمد و ترمذی۔

اس کے علاوہ آپ کا یہ ارشاد مبارک کہ "میں ہاں فرما دوں تو حج ہر سال فرض ہو جائے" متعدد احادیث صحاح میں ہے۔ رواہ احمد و مسلم والنسائی عن ابی ہریرۃ، و رواہ احمد والترمذی و ابن ماجۃ عن علی کرم اللہ وجہہ، واحمد والدارمی والنسائی عن ابن عباس ابن ماجۃ، عن انس بن مالک[1]۔

واقعات اختیار فی التشریع

۱۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ کیلئے چھ ماہ کی بکری کا بچہ قربانی کیلئے جائز فرما دیا۔ "رواہ الشیخان"۔ بخاری جلد دوم صفحہ ۸۳۲ مسلم جلد دوم صفحہ ۵۳ اشعۃ اللمعات۔ مواہب و زرقانی جلد پنجم صفحہ ۲۲۵۔ خصائص کبریٰ جلد دوم صفحہ ۶۳۔

۲۔ ایک دفعہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہی حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کو (بھی) اس کی اجازت بخشی۔ رواہ الشیخان عن عقبۃ۔ مسلم جلد دوم صفحہ ۱۵۵، و زاد البیہقی باسند صحیح۔ ولا رخصۃ فیھا لاحد بعدک۔ مشکوٰۃ جلد اول صفحہ ۱۲۹۔

۳۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ام عطیہ رضی اللہ عنہا کو ایک جگہ نوحہ کرنے کی رخصت بخش دی۔ رواہ مسلم جلد اول صفحہ ۳۰۴ عن ام عطیہ، رواہ النسائی والترمذی، و احمد نحوہ البخاری و ابن مردویہ، والطبرانی زرقانی جلد پنجم صفحہ ۳۲۲۔ خصائص کبریٰ جلد دوم صفحہ ۲۶۳۔

نیز ایک دفعہ آپ نے خولہ بنت حکیم کو اس کی اجازت فرمائی۔ ابن مردویہ عن ابن عباس۔

۵۔ یونہی حضرت اسماء بنت یزید کو آپ نے ایک دفعہ کی پروانگی عطا فرمائی۔ الترمذی عن اسماء نیز ایک بڑھیا کو بوقت بیعت نوحہ کا بدلہ اتارنے کا اذن بخشا۔ احمد و طبرانی عن مصعب۔

۶۔ اسماء بنت عمیس کو آپ نے عدت وفات کا سوگ معاف فرمایا ابن سعد فی الطبقات عنہا مواہب و زرقانی جلد پنجم صفحہ ۳۲۵۔ خصائص کبریٰ جلد دوم صفحہ ۲۶۳

۷۔ ایک صاحب کو مہر کی جگہ صرف سورت قرآن سکھانا کافی کر دیا۔ ابن السکن عن ابی النعمان الازدی رضی اللہ عنہ و رواہ سعید بن منصور مواہب و زرقانی جلد پنجم صفحہ ۳۲۷۔ و ابو داؤد رحمٰن مکحول و ابن عوانہ عن اللیث بن سعد نحوہ خصائص کبریٰ جلد دوم صفحہ ۲۶۳۔

۸۔ ایک صاحب کیلئے روزے کا کفارہ خود ہی کھا لینا جائز فرما دیا۔ البخاری و مسلم و ابو داؤد والترمذی و النسائی و ابن ماجہ۔

۹۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو عصر کے بعد دو رکعت نفل جائز قرار دے دیے!
رواہ الشیخان زرقانی جلد پنجم صفحہ ۳۲۸ مزید دلائل کیلئے دیکھئے الامن والعلیٰ مصنفہ مولانا الشاہ احمد رضا خان فاضل بریلوی۔

۴۴۰۱۔ عَنِ الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ ثُمَّ قَالَ مَنْ صَلّٰى صَلٰوتَنَا وَنَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ اَصَابَ النُّسُكَ وَمَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَتِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ فَقَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاللّٰهِ لَقَدْ نَسَكْتُ قَبْلَ اَنْ اَخْرُجَ اِلَى الصَّلٰوةِ وَعَرَفْتُ اَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ فَتَعَجَّلْتُ فَاَكَلْتُ وَاَطْعَمْتُ اَهْلِيْ وَجِيْرَانِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ فَاِنَّ عِنْدِيْ عَنَاقًا جَذَعَةً خَيْرٌ مِّنْ شَاتَيْ لَحْمٍ فَهَلْ تُجْزِيْ عَنِّيْ قَالَ نَعَمْ وَلَنْ تُجْزِيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ۔

سیدنا حضرت براء ابن عازب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے عید الاضحیٰ کے دن نماز کے بعد ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا تو ارشاد فرمایا جس شخص نے ہماری طرح نماز پڑھی نماز کے بعد ہماری طرح قربانی کی تو اس نے قربانی کی اور جس شخص نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ گوشت کی بکری ہے یعنی اسے قربانی کا ثواب نہ ملے گا اور وہ ایسا ہے جیسے کسی شخص نے گوشت کھانے کیلئے بکری ذبح کی۔ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی قسم میں نے تو نماز سے پہلے قربانی کی اور میں نے سمجھا کہ یہ کھانے پینے کا دن ہے لہٰذا میں نے جلدی کی میں نے خود بھی کھایا اور اپنے گھر والوں پڑوسیوں کو بھی کھلایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ تو گوشت کی بکری ہوئی! حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا حضور میرے پاس بکری کا ایک بچہ ہے (جذعہ) اور میرے نزدیک وہ گوشت کی دو بکریوں سے بہتر ہے کیا اس کی قربانی دی جا سکتی ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا ہاں مگر تمہارے سوا کسی اور کے لیے درست اور جائز نہ ہوگا۔

۴۴۰۲۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور

صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر من کان ذبح قبل الصلٰوۃ فلیعد فقام رجل فقال یا رسول اللہ ہذا یوم یشتہی فیہ اللحم وذکر ہنۃ من جیرانہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقہ قال عندی جذعۃ ہی احب الی من شاتی لحم فرخص لہ فلا ادری ابلغت رخصتہ من سواہ ام لا ثم انکفأ الی کبشین فذبحہما۔

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عید الاضحیٰ کے دن ارشاد فرمایا جس شخص نے نماز سے پہلے ذبح کیا ہو تو وہ پھر ذبح کرے۔ ایک شخص نے کھڑے ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ وہ دن ہے جس میں ہر ایک کو گوشت کی خواہش ہوتی ہے اور اس شخص نے اپنے پڑوسیوں کی محتاجی کا حال بیان کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے سچا سمجھا پھر اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس ایک جذعہ ہے۔ جو مجھے دو بکریوں کے گوشت سے زیادہ پیارا ہے۔ آپ نے اسے (قربانی) کے لیے ذبح کرنے کی اجازت بخشی مجھے معلوم نہیں کہ یہ اجازت دوسرے کے لیے بھی تھی یا کہ نہیں۔ بعد ازاں آپ دو مینڈھوں کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں ذبح فرمایا۔

۴۴۰۴ عن ابی بردۃ بن نیار انہ ذبح قبل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یعید قال عندی عناق جذعۃ ہی احب الی من مسنتین قال اذبحہا وفی حدیث عبید اللہ فقال انی لا اجد الا جذعۃ فامرہ ان یذبح۔

سیدنا حضرت ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ذبح کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں دوبارہ ذبح کرنے کا حکم فرمایا۔ انہوں نے عرض کیا کہ میرے پاس صرف بکری کا ایک جذعہ ہے جو مجھے دو مسنوں سے زیادہ پسند و پیارا ہے آپ نے انہیں (قربانی) کے لیے ذبح کرنے کی اجازت بخشی ابو عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے پاس تو ایک جذعہ کے سوا اب کچھ بھی نہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تم اسے ذبح کرو۔

۴۴۰۵ عن جندب بن سفیان قال ضحینا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اضحی ذات یوم فاذا الناس قد ذبحوا ضحایا قبل الصلٰوۃ فلما انصرف راٰہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہم ذبحوا قبل الصلٰوۃ فقال من ذبح قبل الصلٰوۃ فلیذبح مکانہا اخری ومن کان لم یذبح حتی صلینا فلیذبح علی اسم اللہ عز وجل۔

سیدنا حضرت جندب بن سفیان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم نے ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ قربانی کی۔ لوگوں نے نماز عید سے قبل ہی اپنی قربانیاں ذبح کر ڈالیں جب آپ نماز سے فارغ ہو کر قربانیوں کو ملاحظہ فرمایا کہ لوگوں نے نماز سے پہلے قربانی کے جانور ذبح کر لیے تو فرمایا جس شخص نے نماز سے پہلے ذبح کیا وہ دوبارہ قربانی کرے اور جس نے ذبح نہیں کیا وہ اللہ تعالیٰ کا نام لے کر بسم اللہ پڑھ کر ذبح کرے۔

بَابُ إِبَاحَةِ الذَّبْحِ بِالْمَرْوَةِ

٤٣٩٩ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ صَفْوَانَ أَنَّهُ أَصَابَ أَرْنَبَيْنِ وَلَمْ يَجِدْ حَدِيدَةً يَذْبَحُهُمَا بِهِ فَذَكَّاهُمَا بِمَرْوَةٍ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي اصْطَدْتُ أَرْنَبَيْنِ فَلَمْ أَجِدْ حَدِيدَةً أُذَكِّيهِمَا بِهِ فَذَكَّيْتُهُمَا بِمَرْوَةٍ أَفَآكُلُ قَالَ كُلْ.

٤٤٠٠ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ أَنَّ ذِئْبًا نَيَّبَ فِي شَاةٍ فَذَبَحُوهَا بِالْمَرْوَةِ فَرَخَّصَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَكْلِهَا.

دھاردار پتھر سے ذبح کرنے کی اجازت

سیدنا حضرت محمد بن صفوان نے دو خرگوش پکڑے اور آپ کو چھری نہ مل سکی تاکہ وہ انہیں ذبح کریں۔ تو آپ نے تیز پتھر سے ذبح کیا۔ پھر آپ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے دو خرگوش پکڑے لیکن چھری نہ ملی تو میں نے انہیں تیز دھار پتھر سے ذبح کر ڈالا۔ کیا میں انہیں کھا لوں؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ ہاں کھاؤ۔

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک بھیڑیے نے ایک بکری کو دانت سے زخمی کر دیا۔ تو وہ مرنے لگی تو لوگوں نے اسے ایک تیز دھاردار پتھر سے ذبح کر دیا اور حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کی اجازت بخشی۔

إِبَاحَةُ الذَّبْحِ بِالْعُودِ

٤٤٠١ عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أُرْسِلُ كَلْبِي فَآخُذُ الصَّيْدَ فَلَا أَجِدُ مَا أُذَكِّيهِ بِهِ فَأَذْبَحُهُ بِالْمَرْوَةِ وَالْعَصَا قَالَ أَنْهِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

تیز لکڑی سے ذبح کرنے کی اجازت

سیدنا حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کتا چھوڑتا ہوں۔ پھر وہ شکار پکڑتا ہے۔ اور ذبح کرنے کے لیے مجھے کوئی اور ہتھیار نہیں ملتا تو میں اسے تیز پتھر یا لکڑی سے ذبح کر دیتا ہوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ تم جس چیز سے چاہو۔ خون بہا دو۔ اور بسم اللہ پڑھو۔

٤٤٠٢ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كَانَتْ لِرَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ نَاقَةٌ تَرْعَى فِي قِبَلِ أُحُدٍ فَعَرَضَ لَهَا فَنَحَرَهَا بِوَتَدٍ فَقُلْتُ لِزَيْدٍ وَتَدٌ مِنْ خَشَبٍ أَوْ حَدِيدٍ قَالَ لَا بَلْ خَشَبٌ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَأَمَرَهُ بِأَكْلِهَا.

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک انصاری کی اونٹنی احد پہاڑ میں چرتی تھی اس اونٹنی کو کوئی حادثہ پیش آیا۔ تو اس انصاری نے اسے کھونٹی سے ذبح کر دیا۔ حضرت ایوب نے کہا کہ میں نے جناب حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ کہ آیا وہ لکڑی کی کھونٹی تھی یا لوہے کی؟ انہوں نے فرمایا لکڑی کی۔ پھر وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سے دریافت کیا۔ آپ نے اسے کھانے کی اجازت بخشی۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الذَّبْحِ بِالظُّفُرِ

۴۴۰۹ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ اِلَّا السِّنَّ اَوِ الظُّفُرَ.

ناخن سے ذبح کرنے کی ممانعت

سیدنا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ جو چیز خون بہائے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو تم اسے کھاؤ مگر دانت اور ناخنوں سے ذبح کرنا جائز نہیں۔

۴۴۱۰ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَلْقَى الْعَدُوَّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدًى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكُلُوْا مَا لَمْ يَكُنْ سِنًّا اَوْ ظُفُرًا وَسَاُحَدِّثُكُمْ عَنْ ذٰلِكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ.

جناب حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (کل ان شاء اللہ) دشمن کے ساتھ ہماری مڈبھیڑ ہو گی (اور وہاں مال غنیمت میں جانور ملنے کا بھی امکان ہے) ہمارے پاس چھری نہیں ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ جو چیز خون بہا دے اور ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھا جائے۔ تو تم اسے کھاؤ جب تک کہ دانت اور ناخن نہ ہوں اور میں اس کی وجہ بیان کرتا ہوں۔ دانت تو محض (جانوروں کی) ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے۔

نوٹ:۔ ناخن چونکہ حیوان کی ہڈی ہے۔ لہٰذا اس سے ذبح جائز نہ ہوا اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے وہ ناخن نہیں کاٹتے اور جانوروں کو کسی اور چیز کی بجائے ناخن سے ہی مار ڈالتے ہیں اور وہ کافر ہیں تو ان کی مشابہت نہیں کرنی چاہیے۔

اَلْاَمْرُ بِاِحْدَادِ الشَّفْرَةِ

۴۴۱۱ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوا الذِّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ.

چھری تیز کرنے کا حکم

سیدنا حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دو باتیں سن کر یاد کی ہیں آپ نے فرمایا۔ اللہ جل شانہ نے سبھی پر احسان فرض فرمایا ہے، تو جب قتل کرو تو اچھی طرح قتل کرو، اور جب تم ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور اپنی چھری اچھی طرح تیز کر لو اور جانور کو آرام دو۔

نوٹ:۔ اچھی طرح قتل کرو تاکہ مقتول کو زیادہ تکلیف نہ ہو۔ اور اپنی چھری تیز کرو اور جانور کو آرام سے زیادہ تکلیف کے بغیر ذبح کرو۔

بَابُ الرُّخْصَةِ فِي نَحْرِ مَا يُذْبَحُ وَذَبْحِ مَا يُنْحَرُ

اگر اونٹ کو نحر کے بجائے ذبح کریں۔ اور دوسرے جانوروں کو ذبح کے بجائے نحر کریں تو کوئی حرج نہیں

۴۴۱۲ عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَتْ نَحَرْنَا

سیدنا حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا سے

نحرنا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فأكلنا.

مروی ہے کہ ہم نے ایک گھوڑے کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دور اقدس میں نحر کیا پھر اسے کھایا۔

باب ذكاة التي قد نيّب فيها السبع

جس جانور میں درندہ دانت مارے اسے ذبح کرنا

۴۴۱۳ عن زيد بن ثابت أن ذئبا نيّب في شاة فذبحوها بمروة فرخص النبي صلى الله عليه وسلم في أكلها.

سیدنا حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک بھیڑیے نے ایک بکری میں دانت مارا تو لوگوں نے اسے پتھر سے ذبح کیا۔ اور حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے کھانے کی اجازت بخشی۔

ذكر المتردية في البئر التي لا يوصل إلى حلقها

اگر ایک جانور کنویں میں گر پڑے اور مرنے لگے تو اسے کس طرح حلال کیا جائے؟

۴۴۱۴ عن أبي العشراء عن أبيه قال قلت يا رسول الله صلى الله عليه وسلم أما تكون الذكاة إلا في الحلق واللبة قال لو طعنت في فخذها لأجزأك.

سیدنا حضرت ابو العشراء راوی ہیں کہ آپ نے اپنے والد گرامی جناب مالک دارمی سے سنا! مالک دارمی فرماتے ہیں کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حلق اور سینہ ہی میں ذکوٰۃ لازمی ہے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر تو جانور کی ران میں کونچا مار دے تو بھی کافی ہے۔

نوٹ:۔ یعنی عند الضرورت جب حلق اور سینے میں ذبح کرنا ناممکن ہو تو جس طرح سے ممکن ہو کریں۔

باب ذكر المنفلتة التي لا يقدر على أخذها

اگر جانور بگڑ جائے جسے پکڑ نہ سکیں تو؟

۴۴۱۵ عن رافع قال قلت يا رسول الله إنا لاقوا العدو غدا وليس معنا مدى قال ما أنهر الدم وذكر اسم الله فكل ما خلا السن والظفر قال فأصاب رسول الله صلى الله عليه وسلم نهبا فند بعير فرماه رجل بسهم فحبسه فقال إن لهذه النعم

سیدنا حضرت رافع رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کل ہمارا مقابلہ دشمن سے ہونے والا ہے۔ اور ہمارے پاس چھری نہیں۔ تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو جس سے خون بہ جائے اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو اسے کھاؤ۔ مگر ناخن اور دانت سے نہیں۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہمارا ان سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو مال غنیمت ملا۔ اور اس میں سے ایک اونٹ بگڑ گیا۔ ایک شخص نے اسے تیر سے مارا اور وہ ٹھہر گیا۔ سرور عالم صلی اللہ

اَوَابِدَ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَمَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا فَافْعَلُوا بِهِ هٰكَذَا۔

علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ان جانوروں میں یا اونٹوں میں بھی جنگل کے جانوروں کی طرح وحشی ہوتے ہیں۔ تو تمہیں جو جانور ہاتھ نہ آئے اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

۴۲۲۶ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَ مَعَنَا مُدًى قَالَ مَا أَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فَكُلْ لَيْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ وَسَأُحَدِّثُكُمْ أَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَأَمَّا الظُّفُرُ فَمُدَى الْحَبَشَةِ وَأَصَبْنَا نَهْبَةَ إِبِلٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِهٰذِهِ الْإِبِلِ أَوَابِدَ كَأَوَابِدِ الْوَحْشِ فَإِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْءٌ فَافْعَلُوا بِهِ هٰكَذَا۔

سیدنا حضرت رافع رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کل ہمارا مقابلہ دشمن سے ہونے والا ہے۔ اور ہمارے پاس چھری نہیں تو حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو جس سے خون بہ جائے۔ اور اس پر اللہ کا نام لیا جائے تو تم اسے کھا۔ مگر ناخن اور دانت سے نہیں میں اس کی وجہ بیان کرتا ہوں دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری۔ حضرت رافع رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ بعد ازاں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ مالِ غنیمت ملا۔ اور اس میں سے ایک اونٹ بگڑ گیا ایک شخص نے اسے تیر سے مارا اور وہ ٹھہر گیا۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ان جانوروں میں یا اونٹوں میں بھی جنگل کے جانوروں کی طرح وحشی ہوتے ہیں۔ تو تمہیں جو جانور ہاتھ نہ آئے اس کے ساتھ ایسا ہی کرو۔

۴۲۲۷ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ إِذَا ذَبَحَ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ۔

سیدنا حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا آپ فرماتے تھے۔ اللہ جل جلالہ و عم نوالہ نے ہر چیز پر احسان فرض فرمایا ہے۔ یعنی سب پر رحم کرنا چاہیئے۔ تو جب تم قتل اور ذبح کرو تو اچھی طرح قتل کرو اور اپنی چھری اچھی طرح تیز کرو جب ذبح کرنے لگے تو جانور کو آرام دو۔

بَابُ حُسْنِ الذَّبْحِ

اچھی طرح ذبح کرنا

۴۲۲۸ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ۔

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد فرماتے سنا آپ فرماتے تھے۔ اللہ جل جلالہ و عم نوالہ نے ہر چیز پر احسان فرض فرمایا ہے۔ یعنی سب پر رحم کرنا چاہیئے۔ تو جب تم قتل اور ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور اپنی چھری اچھی طرح تیز کرو جب ذبح کرنے لگے تو جانور کو آرام دو۔

۲۲۱۹ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ حَفِظْتُ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اثْنَتَيْنِ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ فَإِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ۔

سیدنا حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دو باتیں یاد کیں۔ آپ فرماتے تھے۔ اللہ جل جلالہ و عم نوالہ نے ہر چیز پر احسان فرض فرمایا ہے۔ یعنی سب پر رحم کرنا چاہیے تو جب تم قتل کرو اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور اپنی چھری اچھی طرح تیز کر لو جب ذبح کرنے لگو تو جانور کو آرام دو۔

۲۲۲۰ عَنْ شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ قَالَ ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ الْإِحْسَانَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ إِذَا قَتَلْتُمْ فَأَحْسِنُوا الْقِتْلَةَ وَإِذَا ذَبَحْتُمْ فَأَحْسِنُوا الذَّبْحَةَ وَلْيُحِدَّ أَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ وَلْيُرِحْ ذَبِيحَتَهُ۔

سیدنا حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دو باتیں یاد کیں آپ فرماتے تھے۔ اللہ جل جلالہ و عم نوالہ نے ہر چیز پر احسان فرمایا ہے۔ یعنی سب پر رحم کرنا چاہیے تو جب تم قتل کرو اور جب ذبح کرو تو اچھی طرح ذبح کرو اور اپنی چھری اچھی طرح تیز کر لو جب ذبح کرنے لگے تو جانور کو آرام دو۔

وَضْعُ الرِّجْلِ عَلَى صَفْحَةِ الضَّحِيَّةِ

قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت اس کے پہلو پر پاؤں رکھنا

۲۲۲۱ عَنْ أَنَسٍ قَالَ ضَحَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ يُكَبِّرُ وَيُسَمِّي وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَاضِعًا عَلَى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهُ قُلْتُ أَنْتَ سَمِعْتَهُ قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی کی جو کالے سفید رنگ والے تھے۔ اور آپ نے بسم اللہ اللہ اکبر فرمایا۔ اور میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کو اپنے دست اقدس سے ذبح فرماتے تھے۔ اور آپ اپنا پاؤں ان کے پہلو پر رکھے ہوئے تھے حضرت شعبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے قتادہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا آپ نے یہ حدیث مبارک سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے سنی ہے؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔

تَسْمِيَةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الضَّحِيَّةِ

قربانی کے جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا

۲۲۲۲ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُضَحِّي بِكَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ أَقْرَنَيْنِ وَكَانَ يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهِ وَاضِعًا رِجْلَهُ عَلَى صِفَاحِهِمَا۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی کی جو کالے سفید اور سینگوں والے تھے اور آپ نے بسم اللہ اللہ اکبر فرمایا اور میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کو اپنے دست اقدس سے ذبح فرماتے تھے۔ اور آپ اپنا پاؤں ان کے پہلو پر رکھے ہوئے تھے

اَلتَّكْبِيْرُ عَلَيْهَا

۴۴۲۳ عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُهٗ يَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُهُمَا بِيَدِهٖ وَاضِعًا عَلٰى صِفَاحِهِمَا قَدَمَهٗ يُسَمِّيْ وَيُكَبِّرُ كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ۔

قربانی ذبح کرتے وقت اللہ اکبر کہنا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی کی جو کالے سفید اور سینگوں والے تھے۔ اور آپ نے بسم اللہ اللہ اکبر فرمایا اور میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کو اپنے دست اقدس سے ذبح فرماتے تھے۔ اور آپ اپنا پاؤں ان کے پہلو پر رکھے ہوئے تھے۔

ذَبْحُ الرَّجُلِ الضَّحِيَّةَ بِيَدِهٖ

۴۴۲۴ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ يَطَاُ عَلٰى صِفَاحِهِمَا وَيَذْبَحُهُمَا وَيُسَمِّيْ وَيُكَبِّرُ۔

اپنی قربانی اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں کی قربانی کی جو کالے سفید اور سینگوں والے تھے۔ اور آپ نے بسم اللہ اللہ اکبر فرمایا۔ اور میں نے دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں کو اپنے دست اقدس سے ذبح فرماتے تھے اور آپ اپنا پاؤں ان کے پہلو پر رکھے ہوئے تھے۔

ذَبْحُ الرَّجُلِ غَيْرَ اُضْحِيَّتِهٖ

۴۴۲۵ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَحَرَ بَعْضَ بُدْنِهٖ بِيَدِهٖ وَنَحَرَ بَعْضَهَا غَيْرُهٗ۔

ایک شخص دوسرے کی قربانی ذبح کر سکتا ہے۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعض اونٹوں کو اپنے دست اقدس سے ذبح فرمایا اور باقی اونٹوں کو ایک اور شخص (حضرت علی رضی اللہ عنہ) نے ذبح کیا۔

نَحْرُ مَا يُذْبَحُ

۴۴۲۶ عَنْ اَسْمَآءَ قَالَتْ نَحَرْنَا فَرَسًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جس جانور کو ذبح کرنا چاہیے اس کو نحر کرے تو درست ہے

حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد اقدس

فَأَكَلْنَاهُ۔

میں ایک گھوڑے کو نحر کیا اور اسے کھایا۔

عبدہ بن سلیمان نے اس کے خلاف روایت کیا اور وہ روایت یہ ہے۔

۴۴۲۷ عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ ذَبَحْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا وَنَحْنُ فِي الْمَدِينَةِ فَأَكَلْنَاهُ۔

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ہم نے حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے دور اقدس میں مدینہ میں ایک گھوڑے کو ذبح کیا، اور پھر اسے کھایا۔

نوٹ:۔ غالباً ذبح سے مراد نحر ہے۔ (واللہ ورسولہ اعلم)

مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

جو شخص خدا کے سوا کسی اور کے لیے ذبح کرے

۴۴۲۸ عَنْ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ عَلِيًّا هَلْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسِرُّ إِلَيْكَ شَيْئًا دُونَ النَّاسِ فَغَضِبَ عَلِيٌّ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ وَقَالَ مَا كَانَ يُسِرُّ إِلَيَّ شَيْئًا دُونَ النَّاسِ غَيْرَ أَنَّهُ حَدَّثَنِي بِأَرْبَعِ كَلِمَاتٍ وَأَنَا وَهُوَ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهُ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللَّهِ وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ آوَى مُحْدِثًا وَلَعَنَ اللَّهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْأَرْضِ۔

سیدنا حضرت عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا۔ کیا آپ کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تنہائی میں کچھ ایسی باتیں ارشاد فرماتے تھے جو دوسروں سے ارشاد نہیں فرماتے تھے؟ یہ سن کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کو سخت غصہ آیا یہاں تک کہ آپ کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور آپ نے فرمایا سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسی کوئی پوشیدہ بات ارشاد نہ فرماتے تھے جو آپ دوسروں کو ارشاد نہ فرماتے ہوں البتہ ایک دفعہ میں اور حضور علیہ الصلوۃ والسلام گھر کے اندر تھے، تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار باتیں ارشاد فرمائیں۔ ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر لعنت کرے جو اپنے والد پر لعنت کرے۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ کی اس پر پھٹکار اور لعنت ہو جو خدا کے سوا کسی اور کے لیے جانور ذبح کرے تیسرا یہ کہ اللہ تعالیٰ کی اس شخص پر پھٹکار ہو جو کسی بدعت سیئہ کے مرتکب کو پناہ دے۔ چوتھے اس شخص پر لعنت ہو۔ جو زمین کی نشانی کو مٹائے (جیسے میل، کلومیٹر، فرلانگ وغیرہ کے نشان اور پتھر)

"وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ"

دنبہ، بکرا، گائے۔ وغیرہ کو غیر اللہ کے نام کے ساتھ ذبح کرنا خواہ لات و عزیٰ کا نام ہو۔ یا حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی امت کے اولیاء کرام کا بالکل ناجائز ہے۔ اور کفر و شرک ہے۔ کیونکہ مشرکین عرب کا یہی وطیرہ تھا اور اسی کو اللہ تعالیٰ نے وَمَا أُهِلَّ بِهِ لِغَيْرِ اللَّهِ فرما کر حرمت کا حکم لگایا ہے۔ اور مفسرین کرام نے اس آیت کریمہ کی تفسیر میں وضاحت فرمادی ہے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام لے کر اسے ذبح کیا جائے جیسے کہ مشرکین ذبح کرتے وقت باسم اللات والعزیٰ کہہ کر ذبح کرتے تھے ہر تفسیر میں یہی معنی مذکور ہے لہذا وہ جانور جو اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ذبح کیے جائیں

اور ذبح کرتے وقت صرف بسم اللہ اللہ اکبر پڑھا جائے۔ غیر کا نام شامل نہ کیا جائے۔ تو وہ ذبح لغیر اللہ نہیں۔ لہٰذا وہ جانور جنہیں اللہ کے نام پر ذبح کیا جاتا ہے اور ان کا گوشت اللہ کے نام پر صدقہ کیا جاتا ہے۔ اسے غیر اللہ کی عبادت قرار دینا اور اس پر شرک و کفر کے فتوے لگانا بہت بڑی جہالت اور بے دینی ہے۔

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ بکرا غوث اعظم کا ہے۔ یا یہ گائے خواجہ اجمیری کی ہے۔ توان کا مقصد قطعاً یہ نہیں ہوتا۔ کہ یہ ان کی عبادت کے لیے ذبح کیا جاتا ہے۔ اور وہ اللہ کے ساتھ اس مالی عبادت میں شریک ہیں۔ بلکہ مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ جو ثواب اس کے صدقہ کرنے سے ہے گا۔ وہ ان مقدس ہستیوں کے لیے ہے۔ اور اسی مقصد کے تحت یہی الفاظ خود صحابہ کرام نے استعمال فرمائے ہیں۔

سیدنا حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ نے انتقال فرمایا تو انہوں نے آپ کی طرف سے صدقہ کرنا چاہا۔ بارگاہ و رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں عرض کیا کہ کون سا صدقہ افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا۔ پانی صدقہ کرنا سب سے افضل صدقہ ہے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے کنواں کھودا اور اس کو اللہ کے لیے وقف کر دیا۔ اور فرمایا ھٰذا لِاُمِّ سَعْدٍ یہ کنواں سعد کی ماں کے لیے ہے۔ یعنی اس کا ثواب سعد کی ماں کے لیے ہے۔

اسی طرح سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں بصرہ سے چند آدمی آئے تو آپ نے ان سے ارشاد فرمایا۔ کہ تمہارے قریب ایک قصبہ ہے۔ جس کو اُبلہ کہا جاتا ہے۔ کیا تم اسے جانتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ ہاں ہم اسے جانتے ہیں۔ تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ”تم میں سے کون شخص مجھے اس بات کی ضمانت دیتا ہے کہ وہ اُبلہ کی مسجد میں دو یا چار رکعتیں پڑھے اور پھر کہے یہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے ہے؟ یعنی اس کا ثواب سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے نامۂ اعمال میں درج ہو۔ (مشکوٰۃ شریف)

نماز بھی اللہ کے لیے ہے اور صدقہ بھی اللہ ہی کے لیے ہے۔ لیکن نماز کا ثواب سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو پہنچانا ہے۔ اور صدقہ کا ثواب حضرت امِ سعد رضی اللہ عنہا کو لہٰذا اس نیت سے یہ کہنا کہ یہ بکرا سیدنا حضرت غوث اعظم رضی اللہ عنہ کے لیے ہے اور یہ گائے حضرت خواجہ اجمیری رضی اللہ عنہ کے لیے ہے۔ وغیرہ وغیرہ بالکل جائز ہے۔ نیز کسی کی طرف سے جانور ذبح کر کے اسے ثواب میں شریک کرنا سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ الغرض عبادات مالی ہوں یا بدنی صرف اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں۔ لیکن عبادت اللہ کے لیے کی جائے اور اس سے ملنے والے ثواب کو کسی کی طرف بھی بطور ہدیہ پیش کیا جا سکتا ہے۔ اور یہ بالکل جائز ہے۔ عقائد کی کتابوں میں ہے۔

زندہ لوگوں کا فوت ہونے والوں کے لیے دعا کرنا، صدقہ کرنا اور ایصال ثواب کرنا ان کے لیے نافع ہے۔ لہٰذا کوئی بھی اہل سنت و جماعت، سوادِ اعظم سے منسلک اور مذہب حق کا پرستار اس کو کفر و شرک اور ناجائز و حرام نہیں کہہ سکتا۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْاَكْلِ مِنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلٰثٍ وَعَنْ اِمْسَاكِهَا

۴۴۲۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ تُؤْكَلَ لُحُوْمُ الْاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلٰثٍ.

۴۴۳۰ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلَى ابْنِ عَوْفٍ قَالَ شَهِدْتُّ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهٗ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ بَدَاَ بِالصَّلٰوةِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ صَلّٰى بِلَا اَذَانٍ وَّلَا اِقَامَةٍ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى اَنْ يُّمْسِكَ اَحَدٌ مِّنْ نُّسُكِهٖ شَيْئًا فَوْقَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ.

۴۴۳۱ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا لُحُوْمَ نُسُكِكُمْ فَوْقَ ثَلٰثٍ.

قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانا اور اس کا رکھ دینا ممنوع ہے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قربانی کا گوشت تین دن کے بعد کھانے سے منع فرمایا (بلکہ اسے تقسیم کر دینا چاہئے)۔

سیدنا حضرت ابو عبید رضی اللہ عنہ راوی ہے۔ اور آپ حضرت ابن عوف رضی اللہ عنہ کے غلام تھے کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ عید کی تو آپ نے خطبہ سے پہلے نماز پڑھی۔ اور بلا اذان و اقامت پڑھی۔ پھر فرمایا کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ آپ قربانی کے گوشت کو تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع فرماتے تھے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا تم کو قربانیوں کا گوشت کھانے سے تین دن سے زیادہ۔

اَلْاِذْنُ فِيْ ذٰلِكَ

۴۴۳۲ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الضَّحَايَا بَعْدَ ثَلٰثٍ ثُمَّ قَالَ كُلُوْا وَتَزَوَّدُوْا وَادَّخِرُوْا.

توضیح ۔ اس سے ممانعت منسوخ ہو گئی۔

۴۴۳۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خَبَّابٍ اَنَّ اَبَا سَعِيْدٍ الْخُدْرِيَّ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَقَدَّمَ اِلَيْهِ اَهْلُهٗ لَحْمًا مِّنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ فَقَالَ مَا اَنَا بِاٰكِلِهٖ حَتّٰى اَسْاَلَ فَانْطَلَقَ اِلٰى اَخِيْهِ لِاُمِّهٖ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ وَكَانَ بَدْرِيًّا فَسَاَلَهٗ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ حَدَثَ بَعْدَكَ اَمْرٌ نَقْضٌ لِّمَا كَانُوْا يُنْهَوْنَ عَنْهُ مِنْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْاَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ.

تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے اور اسکے کھانے کی اجازت

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع فرمایا پھر فرمایا کھاؤ اور زاد راہ کا توشہ کرو۔ اور تم رکھ سکتے ہو۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن خباب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سفر سے واپس تشریف لائے اور ان کے گھر والوں نے ان کے سامنے قربانی کا گوشت رکھا جو سکھا کر رکھ چھوڑا تھا۔ آپ نے فرمایا میں اسے نہیں کھاؤں گا۔ پھر وہ اپنے ماں جائے بھائی کے پاس گئے۔ جن کا اسم گرامی قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ تھا۔ اور وہ جنگ بدر میں موجود تھے۔ ان سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ تمہارے بعد نیا حکم نازل ہوا جس سے سابقہ حکم جو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت ذخیرہ رکھنے کے متعلق تھا وہ منسوخ ہو گیا۔

۴۴۲۴ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ فَقَدِمَ قَتَادَةُ بْنُ النُّعْمَانِ وَكَانَ أَخَا أَبِي سَعِيدٍ لِأُمِّهِ وَكَانَ بَدْرِيًّا فَقَدَّمُوا إِلَيْهِ فَقَالَ أَلَيْسَ قَدْ نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِنَّهُ قَدْ حَدَثَ فِيهِ أَمْرٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا أَنْ نَأْكُلَهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ ثُمَّ رَخَّصَ لَنَا أَنْ نَأْكُلَهُ وَنَدَّخِرَهُ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع فرمایا۔ حضرت ابو سعید کے اخیافی بھائی حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ سفر سے واپس تشریف لائے۔ اور وہ بدر کی لڑائی میں موجود تھے لوگوں نے آپ کے سامنے قربانی کا گوشت رکھا۔ تو انہوں نے دریافت کیا کیا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع نہیں فرمایا؟ حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اس کے متعلق ایک اور تازہ حکم نازل ہوا۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں قربانی کا گوشت تین روز کے بعد کھانے سے منع فرمایا تھا۔ بعد ازاں کھانے اور رکھ چھوڑنے کی اجازت بخشی۔

نوٹ: ۔ اخیافی بھائی یعنی ماں ایک باپ دو۔

۴۴۲۵ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ ثَلَاثٍ عَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَزُورُوهَا وَلْتَزِدْكُمْ زِيَارَتُهَا خَيْرًا وَنَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ فَكُلُوا مِنْهَا وَأَمْسِكُوا مَا شِئْتُمْ وَنَهَيْتُكُمْ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فِي الْأَوْعِيَةِ فَاشْرَبُوا فِي أَيِّ وِعَاءٍ شِئْتُمْ وَلَا تَشْرَبُوا مُسْكِرًا (وَلَمْ يَذْكُرْ مُحَمَّدٌ وَأَمْسِكُوا)

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تمہیں تین باتوں سے منع کیا تھا۔ ایک تو قبروں کی زیارت سے۔ (کیونکہ زمانہ شرک نزدیک تھا) لیکن اب زیارت کرو اور زیارت سے اپنی نیکیاں بڑھاؤ۔ دوسرے قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ رکھنے سے (کیونکہ اس زمانے میں محتاج اور بھوکے بہت تھے) اب کھاؤ اور جب تک چاہو رکھو۔ (محمد کی روایت میں رکھو نہیں ہے) تیسرے میں نے تمہیں بعض برتنوں میں نبیذ بنانے سے منع کیا (جن میں پہلے اہل عرب شراب بنتی تھی) اب تم جس برتن میں چاہو پیو لیکن وہ شراب نشہ جو نہ لائے

۴۴۲۶ عَنِ ابْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ وَعَنِ النَّبِيذِ إِلَّا فِي سِقَاءٍ وَعَنْ زِيَارَةِ الْقُبُورِ فَكُلُوا مِنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ مَا بَدَا لَكُمْ وَتَزَوَّدُوا

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ تم قربانیوں کا گوشت تین روز کے بعد کھاؤ۔ نیز یہ کہ مشکیزے کے سوا دوسرے برتنوں میں نبیذ بناؤ۔ اور قبروں کی زیارت سے۔ لیکن اب جب تک چاہو قربانیوں کا گوشت کھاؤ اور سفر کے لیے توشہ کرو اور رکھو

وَادَّخِرُوا وَمَنْ أَرَادَ زِيَارَةَ الْقُبُورِ فَإِنَّهَا تُذَكِّرُ الْآخِرَةَ وَاشْرَبُوا وَاتَّقُوا كُلَّ مُسْكِرٍ۔

چھوڑ دو۔ اور جو شخص چاہے قبروں کی زیارت کرے۔ کیونکہ قبروں کی زیارت سے آخرت یاد آتی ہے۔ اور ہر برتن میں پیو لیکن نشہ لانے والی شراب سے بچو۔

اَلْاِدِّخَارُ مِنَ الْاَضَاحِيِّ

قربانیوں کا گوشت خشک کر کے رکھ چھوڑنا

۴۴۳۷ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَفَّتْ دَافَّةٌ مِّنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ حَضْرَةَ الْأَضْحٰى فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا وَادَّخِرُوا ثَلَاثًا فَلَمَّا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ النَّاسَ كَانُوا يَنْتَفِعُونَ مِنْ أَضَاحِيِّهِمْ يَجْمِلُونَ مِنْهَا الْوَدَكَ وَيَتَّخِذُونَ مِنْهَا الْأَسْقِيَةَ قَالَ وَمَا ذَاكَ قَالَ الَّذِي نُهِيتَ مِنْ إِمْسَاكِ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ قَالَ إِنَّمَا نَهَيْتُ لِلدَّافَّةِ الَّتِي دَفَّتْ كُلُوا وَادَّخِرُوا وَتَصَدَّقُوا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک دفعہ عید الاضحی کے موقعہ پر محتاجوں کا جھنڈ مدینہ منورہ میں آگیا۔ تو حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا کہ تین دن تک قربانیوں کا گوشت کھاؤ۔ اور رکھو (تاکہ لوگ خیرات صدقات کریں اور اس طرح محتاجوں کا پیٹ بھرے۔ اس کے بعد لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ اپنی قربانیوں سے فائدہ اٹھاتے تھے اور ان کی چربی جمع کر کے رکھتے اور ان کی کھالوں سے مشکیں بناتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ تو پھر اب کیا ہوتا ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے قربانیوں کا گوشت رکھ چھوڑنے سے منع کیا۔ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں نے تو ان محتاجوں کی وجہ سے منع کیا تھا جو اندر آتے تھے کھاؤ رکھ چھوڑو اور صدقہ کرو۔

۴۴۳۸ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَابِسٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَائِشَةَ فَقُلْتُ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ لُحُومِ الْأَضَاحِيِّ بَعْدَ ثَلَاثٍ قَالَتْ نَعَمْ أَصَابَ النَّاسَ شِدَّةٌ فَأَحَبَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تُطْعِمَ الْغَنِيُّ الْفَقِيرَ ثُمَّ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُونَ الْكُرَاعَ بَعْدَ خَمْسَ عَشْرَةَ قُلْتُ مِمَّ ذَاكَ فَضَحِكَتْ فَقَالَتْ مَا شَبِعَ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خُبْزٍ

سیدنا حضرت عبد الرحمن بن عابس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا انہوں نے بتایا کہ میں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوا اور دریافت کیا کہ کیا حضور علیہ الصلوۃ والسلام قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ یا بعد کھانے سے منع فرمایا کرتے تھے؟ آپ نے فرمایا۔ ہاں لوگ محتاج تھے تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مالدار ہو وہ غریب کو کھلائے (لہذا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع فرمایا) پھر فرمایا میں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو دیکھا کہ آپ پندرہ دن کے بعد بکری کا پایا تناول فرماتے تھے (لہذا قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانا جائز ہوا) میں نے دریافت کیا کیوں ایسی تکلیف کیا تھی؟ تو وہ ہنسنے لگی اور بولیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل نے تین دن مسلسل روٹی

لحومِ نسكها فوق ثلاثة أيام حتى لحق بالله عز وجل.

اور سالن پیٹ بھر کر نہیں کھایا حتیٰ کہ آپ کا وصال شریف ہوگیا

۴۲۲۹ عن عابس قال سألت عائشة عن لحوم الأضاحي فقالت كنا نخبأ الكراع لرسول الله صلى الله عليه وسلم شهرا ثم يأكله.

سیدنا حضرت عابس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے قربانیوں کے گوشت کے متعلق دریافت کیا آپ نے فرمایا ہم ایک ماہ تک سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے پایہ محفوظ رکھ لیتے تھے پھر آپ اسے تناول فرماتے۔

۴۲۳۰ عن أبي سعيد الخدري قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن إمساك الأضحية فوق ثلاثة أيام ثم قال كلوا وأطعموا.

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع فرمایا بعد ازاں فرمایا جب تک چاہو کھاؤ اور کھلاؤ

باب ذبائح اليهود

یہودیوں کا ذبح کیا ہوا جانور

۴۲۳۱ عن عبد الله بن مغفل قال دلي جراب من شحم يوم خيبر فالتزمته قلت لا أعطي أحدا منه شيئا فالتفت فإذا رسول الله صلى الله عليه وسلم يتبسم.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ فتح خیبر کے روز چربی کی ایک مشک لٹکی اور میں اس سے لپٹ گیا اور میں نے کہا کہ میں یہ کسی شخص کو نہیں دوں گا پھر میں نے دیکھا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کھڑے ہوئے اور تبسم فرما رہے ہیں جو کچھ میں نے کہا تھا اسے سن کر۔

نوٹ: اس سے ثابت ہوا کہ یہود و نصاریٰ اگر اللہ کے نام پر ذبح کریں تو ان کا ذبیحہ درست ہے

ذبيحة من لم يعرف

وہ جانور جس کا حال معلوم نہ ہو کہ ذبح کرتے وقت اس پر اللہ کا نام لیا گیا ہے یا کہ نہیں۔

۴۲۳۲ عن عائشة أن ناسا من الأعراب كانوا يأتوننا بلحم ولا ندري أذكروا اسم الله عليه أم لا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذكروا اسم الله عز وجل عليه وكلوا.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ عرب کے بعض لوگ ہمارے پاس گوشت لاتے تھے اور ہمیں معلوم نہ ہوتا تھا کہ انہوں نے ذبح کرتے وقت اللہ کا نام لیا ہے یا کہ نہیں ہم نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا تم کھاتے وقت اللہ کا نام لو اور کھاؤ

تأويل قول الله عز وجل ولا تأكلوا مما لم يذكر اسم الله عليه — آیت ہذا کی تفسیر

۴۲۳۳ عن ابن عباس في قوله

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ آیت

عَزَّ وَجَلَّ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ قَالَ خَاصَمَهُمُ الْمُشْرِكُوْنَ فَقَالُوْا مَا ذَبَحَ اللّٰهُ فَلَا تَاْكُلُوْهُ وَمَا ذَبَحْتُمْ اَنْتُمْ اَكَلْتُمُوْهُ.

وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ (اس جانور کو نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو) یہ اس وقت اتری ہے جب مشرکین نے مسلمانوں سے بحث کی کہ جو جانور مر جائے، اللہ تعالیٰ مارے تو اسے تم نہیں کھاتے اور تم جسے ذبح کرتے ہو اسے کھاتے ہو۔

نوٹ: یہ قرآن کی حلت اور حرمت تو اللہ کے نام سے ہوتی ہے لہٰذا ہم جسے اللہ رب العزت کا نام لے کر حلال کریں وہ حلال ہے اور جس جانور پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا ذبح کیا جائے بھی حرام ہے اور جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہے لہٰذا وہ حرام ہے اور کوئی مسلمان ذبح کے وقت غیر اللہ کا نام نہیں لیتا۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْمُجَثَّمَةِ

اگر ایک جانور کو نشانہ باندھ کر ماریں تو اس کا کھانا درست نہیں

٤٤٤٤ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَحِلُّ الْمُجَثَّمَةُ.

سیدنا حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجثمہ درست نہیں۔

نوٹ: یعنی وہ جانور جسے تیروں اور گولیوں کے لیے کھڑا کریں اور پھر وہ مر جائے

٤٤٤٥ عَنْ هِشَامِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ اَنَسٍ عَلَى الْحَكَمِ يَعْنِي ابْنَ اَيُّوْبَ فَاِذَا اُنَاسٌ يَرْمُوْنَ دَجَاجَةً فِيْ دَارِ الْاَمِيْرِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تُصْبَرَ الْبَهَائِمُ.

سیدنا حضرت ہشام بن زید رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں حضرت انس رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حکم بن ایوب کے پاس گیا وہاں لوگ امیر کے گھر میں ایک مرغی پر نشانہ باندھ رہے تھے سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کو اس طرح مارنے سے منع فرمایا ہے

٤٤٤٦ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى نَاسٍ وَهُمْ يَرْمُوْنَ كَبْشًا بِالنَّبْلِ فَكَرِهَ ذٰلِكَ وَقَالَ لَا تُمَثِّلُوْا بِالْبَهَائِمِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ فرمایا کہ لوگ ایک مینڈھے کو تیروں سے مار رہے تھے اسے باندھ کر۔ آپ نے اسے ناپسند فرمایا اور ارشاد فرمایا جانوروں کا مثلہ نہ کرو۔

نوٹ: مثلہ یہ ہے کہ زندہ ہوتے ہوئے اس کے اعضاء کاٹ دیے جائیں یا اسے زخم لگایا جائے۔

٤٤٤٧ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس شخص پر لعنت فرمائی جو جاندار کو تیر یا گولی مارنے کے لیے اس پر نشانہ لگائے۔

٤٤٤٨ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَعَنَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ

الله من مثّل بالحیوان۔

ارشاد فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی اس شخص پر لعنت ہے جو جانور کا مثلہ کرے۔

عن ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تتخذوا شیئا فیه الروح غرضا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جاندار کو نشانہ مت بناؤ۔

عن ابن عباس قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یتخذ شیء فیه الروح غرضا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جاندار کو نشانہ مت بناؤ۔

من قتل عصفورا بغیر حقها

جو شخص بے فائدہ چڑیا کو مارے

عن عبد الله بن عمرو یرفعه قال من قتل عصفورا فما فوقها بغیر حقها سأل الله عز وجل عنها یوم القیامة قیل یا رسول الله فما حقها قال حقها ان تذبحها فتأکلها ولا تقطع رأسها فیرمی بها۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ایک چڑیا یا اس سے بڑے جانور کو بلاوجہ مارے تو قیامت کے دن اس سے پرسش ہوگی لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کا کیا حق ہے؟ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کا حق یہ ہے کہ اسے ذبح کرے اور پھر کھائے اور اس کے سر کو کاٹ کر نہ پھینک دے۔

عن الشرید یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من قتل عصفورا عبثا عج الی الله عز وجل یوم القیامة یقول یا رب ان فلانا قتلنی عبثا ولم یقتلنی لمنفعة

حضرت شرید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا۔ جو شخص ایک چڑیا کو بلاوجہ مار ڈالے تو وہ چڑیا قیامت کے دن اللہ کے سامنے چلائے گی اور کہے گی اے اللہ! فلاں شخص نے مجھے بلاوجہ قتل کیا ہے کسی فائدہ کے لیے قتل نہیں کیا۔

نوٹ: یعنی اگر کھانے کے لیے مارتا تو کوئی حرج نہیں تھی۔ اور جانور کو بلاوجہ ہلاک کرنا مکروہ ہے۔

النهی عن اکل لحوم الجلالة

جلالہ کے گوشت سے ممانعت

نوٹ: جلالہ وہ جانور جو صرف نجاست اور غلاظت کھاتا ہو جیسے گائے، بکری، مرغی اور جانور وغیرہ ایسے جانور کا گوشت بعض علماء کے نزدیک کھانا درست نہیں۔ اور بعض کے نزدیک جب درست ہے کہ اسے کئی روز تک باندھ کر پاکیزہ چارہ کھلائیں۔

عن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی یوم خیبر عن لحوم الحمر الاهلیة وعن الجلالة وعن رکوبها وعن اکل لحمها۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح خیبر کے دن بستی کے گدھوں کے گوشت اور جلالہ سے منع فرمایا۔ اس کا گوشت کھانے اور اس پر سواری کرنے سے منع فرمایا کیونکہ وہ نجس ہے تو سواری کرتے ہے [illegible]

کا پسینہ لگ جائے گا اور جسم پلید ہوگا۔

اَلنَّھْیُ عَنْ لَبَنِ الْجَلَّالَۃِ

جلالہ کے دودھ پینے کی ممانعت

۲۰۴۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُجَثَّمَۃِ وَ لَبَنِ الْجَلَّالَۃِ وَالشُّرْبِ مِنْ فِی السِّقَآءِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجثمہ سے منع فرمایا جلالہ کے دودھ پینے اور مشک میں منہ لگا کر پانی پینے سے

آخِرُ کِتَابِ الضَّحَایَا

قربانیوں کی کتاب ختم شد

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

كِتَابُ الْبُيُوْعِ

بیچنے اور خریدنے کی کتاب

بَابُ الْحَثِّ عَلَى الْكَسْبِ

۴۴۵۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَإِنَّ وَلَدَ الرَّجُلِ مِنْ كَسْبِهِ

۴۴۵۶: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَوْلَادَكُمْ مِنْ أَطْيَبِ كَسْبِكُمْ فَكُلُوْا مِنْ كَسْبِ أَوْلَادِكُمْ.

۴۴۵۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَوَلَدُهُ مِنْ كَسْبِهِ -

۴۴۵۸: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَطْيَبَ مَا أَكَلَ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهِ وَوَلَدُهُ مِنْ كَسْبِهِ -

کسب حلال کی ترغیب

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بہتر کمائی وہ ہے جسے آدمی اپنی محنت سے کمائے اور آدمی کا لڑکا بھی اس کی کمائی میں ہے

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے۔ لہٰذا اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے۔ لہٰذا اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہاری اولاد تمہاری بہترین کمائی ہے۔ لہٰذا اپنی اولاد کی کمائی سے کھاؤ۔

بَابُ اجْتِنَابِ الشُّبُهَاتِ فِي الْكَسْبِ

کمائی میں شکوک و شبہات سے پرہیز کرنا۔

۴۴۵۹: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ

سیدنا حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اللّٰہِ لَا اَسْمَعُ بَعْدَہٗ اَحَدًا یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ الْحَلَالَ بَیِّنٌ وَ اِنَّ الْحَرَامَ بَیِّنٌ وَ اِنَّ بَیْنَ ذٰلِکَ اُمُوْرًا مُشْتَبِہَاتٍ وَرُبَّمَا قَالَ وَاِنَّ بَیْنَ ذٰلِکَ اُمُوْرًا مُشْتَبِہَۃً قَالَ وَسَاَضْرِبُ لَکُمْ فِیْ ذٰلِکَ مَثَلًا اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ حَمٰی حِمًی وَاِنَّ حِمَی اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ مَا حَرَّمَ وَاِنَّہٗ مَنْ یَّرْتَعْ حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِکُ اَنْ یُّخَالِطَ الْحِمٰی وَرُبَّمَا قَالَ اِنَّہٗ مَنْ یَّرْعٰی حَوْلَ الْحِمٰی یُوْشِکُ اَنْ یَّرْتَعَ فِیْہِ وَاِنَّ مَنْ یُّخَالِطُ الرِّیْبَۃَ یُوْشِکُ اَنْ یَّجْسُرَ ۔

میں نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور بخدا کی قسم میں آپ کے سوا کسی سے نہ سنوں گا ۔ آپ نے ارشاد فرمایا حلال ظاہر ہے (جس میں کوئی شبہ نہیں) اور حرام بھی واضح ہے (جیسے زنا چوری شراب خوری وغیرہ) اور ان دونوں کے درمیان بعض ایسے کام ہیں جن میں شبہ ہے ۔ (جن کے حلال اور حرام ہونے میں اختلاف ہے) میں اسے ایک مثال کے ذریعے واضح کرتا ہوں ۔ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے ایک چراگاہ بنائی ہے ۔ اور اللہ کی چراگاہ حرام چیزیں ہیں (اس کے اندر آنے کا حکم نہیں) تو جو شخص چراگاہ کے اردگرد چرائے (یعنی اس کے اردگرد چلا جائے) تو قریب ہے کہ وہ کسی روز چراگاہ کے اندر چلا جائے اسی طرح جو شخص مشتبہ کاموں سے نہ بچے قریب ہے کہ وہ حرام کاموں میں پھنس جائے جو شخص مشکوک کام کرنے لگے تو قریب ہے کہ اور زیادہ جرأت کرنے ۔ (اور جو یقینی حرام ہے اس کا مرتکب بھی ہو جائے)

۴۴۶۰ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ مَا یُبَالِی الرَّجُلُ مِنْ اَیْنَ اَصَابَ الْمَالَ مِنْ حَلَالٍ اَوْ حَرَامٍ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ لوگوں پر ایک ایسا وقت آئے گا جب کوئی اس کی پروا نہ کرے گا کہ مال کہاں سے پیدا کیا حلال سے یا حرام سے ؟

۴۴۶۱ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا فَمَنْ لَّمْ یَاْکُلْہُ اَصَابَہٗ مِنْ غُبَارِہٖ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ سود کھائیں گے ۔ اور جو شخص سود نہ کھائے گا ۔ اس پر بھی سود کا غبار اور گرد پڑے گی ۔

نوٹ: اس سود کی غبار اور گرد پہنچنے کا مطلب یہ ہے ۔ کہ وہ سود کے مقدموں میں گواہی اور وکالت کرے گا ۔ یا اگر خود نہ کھائے گا تو دوسروں کو کھلائے گا ۔

بَابُ التِّجَارَۃِ
تجارت کا ذکر

۴۴۶۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ

سیدنا حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ قیامت

السَّاعَةِ أَنْ يَفْشُوَ الْمَالُ وَيَكْثُرَ وَتَفْشُوَ التِّجَارَةُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَبِيعُ فَيَقُولُ لَا حَتّٰى أَسْتَأْمِرَ تَاجِرَ بَنِيْ فُلَانٍ يَلْتَمِسُ فِي الْحَيِّ الْعَظِيمِ الْكَاتِبَ فَلَا يُوجَدُ.

کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ مال پھیل جائے گا اور کثرت ہوگا۔ تجارت عام ہو جائے گی۔ جہالت ظاہر ہو جائے گی اور ایک شخص فروخت کریگا۔ پھر کہے گا نہیں جب تک میں فلاں سوداگر سے مشورہ نہ کر لوں اور ایک بڑے محلے میں لکھنے والے کو ڈھونڈیں گے کوئی نہ ملے گا۔ علم اس قدر کم ہو جائے گا۔

مَا يَجِبُ عَلَى التُّجَّارِ مِنَ التَّوْقِيَةِ فِي مُبَايَعَتِهِمْ

سوداگروں کو خرید و فروخت میں کس قاعدے پر عمل پیرا ہونا چاہیے؟

۴۴۶۳ عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا فَإِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُورِكَ فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا.

سیدنا حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فروخت کرنے والے اور خریدنے والے دونوں کو اختیار ہے۔ جب تک وہ الگ الگ نہ ہوں اگر سچ بولیں گے اور چیز میں جو عیب ہو بیان کریں گے تو ان کے بیچنے میں ترقی ہوگی اور اگر قیمت میں جھوٹ بولیں گے۔ عیب چھپائیں گے تو ان کے فروخت کرنے کی برکت چلی جائے گی۔ (اور نفع کی بجائے نقصان ہوگا۔)

اَلْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ اپنا مال تجارت جھوٹی قسمیں کھا کر فروخت کرنے والا!

۴۴۶۴ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فَقَرَأَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو ذَرٍّ خَابُوا وَخَسِرُوا قَالَ الْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ وَالْمَنَّانُ عَطَاءَهُ.

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت کے روز اللہ تعالیٰ تین اشخاص سے بات نہ کرے گا نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا، نہ انہیں گناہوں سے پاک کرے گا۔ اور انہیں انتہائی دردناک عذاب ہوگا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت شریفہ کی تلاوت فرمائی۔ پھر سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ وہ لوگ نقصان اور گھاٹے میں رہے اور برباد ہوئے آپ نے فرمایا ایک تو اپنی چادر یا شلوار (ٹخنوں سے نیچے غرور سے) لٹکانے والا۔ دوسرا جھوٹی قسمیں کھا کر اپنا مال تجارت فروخت کرنے والا اور

تیسرا کچھ دے کر احسان جتلانے والا۔

۴۴۶۵: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ اَلَّذِیْ لَا یُعْطِیْ شَیْئًا اِلَّا مَنَّہٗ وَالْمُسْبِلُ اِزَارَہٗ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَہٗ بِالْکَذِبِ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین شخصوں کی طرف نظر رحمت سے نہ دیکھے گا۔ اور نہ انہیں پاک فرمائے گا، اور انہیں دردناک عذاب ہوگا۔ ایک تو وہ شخص جو کوئی چیز نہیں دیتا مگر احسان جتلاتا ہے۔ یعنی جب کچھ دیتا ہے تو احسان جتاتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جو اپنا ازار ٹخنوں سے نیچے لٹکاتا ہے۔ تیسرا وہ شخص جو اپنا مال جھوٹ بول کر فروخت کرتا ہے۔

۴۴۶۶: عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِیَّاکُمْ وَکَثْرَۃَ الْحَلِفِ فِی الْبَیْعِ فَاِنَّہٗ یُنَفِّقُ ثُمَّ یَمْحَقُ۔

سیدنا حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ آپؓ نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، بیچنے میں زیادہ قسمیں کھانے سے بچو کیونکہ پہلی قسم میں مال فروخت ہوتا ہے پھر برکت اٹھالی جاتی ہے۔

نوٹ:۔ اس لیے کہ لوگوں کو معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ فروخت کرنے والا ہر بات میں قسم کھاتا ہے۔ تو کوئی شخص اس کی قسم کا اعتبار نہیں کرتا۔

۴۴۶۷: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَلِفُ مُنَفِّقَۃٌ لِلسِّلْعَۃِ مُمْحِقَۃٌ لِلْکَسْبِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قسم کھانے سے مال تو فروخت ہو جاتا ہے۔ لیکن کمائی مٹ جاتی ہے۔

اَلْحَلِفُ الْوَاجِبُ لِلْخَدِیْعَۃِ فِی الْبَیْعِ

فروخت کرنے میں دھوکا دور کرنے کے لیے قسم کھانا

۴۴۶۸: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَۃٌ لَا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ وَلَا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ رَجُلٌ عَلٰی فَضْلِ مَآءٍ بِالطَّرِیْقِ یَمْنَعُ ابْنَ السَّبِیْلِ مِنْہُ وَرَجُلٌ بَایَعَ اِمَامًا لِدُنْیَا اِنْ اَعْطَاہُ مَا یُرِیْدُ وَفٰی لَہٗ وَاِنْ لَّمْ یُعْطِہٖ لَمْ یَفِ لَہٗ وَرَجُلٌ سَاوَمَ رَجُلًا عَلٰی سِلْعَۃٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَحَلَفَ لَہٗ بِاللّٰہِ لَقَدْ اُعْطِیَ بِھَا کَذَا وَکَذَا فَصَدَّقَہُ الْاٰخَرُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین اشخاص سے بات بھی نہ کرے گا اور ان کی طرف نظر رحمت بھی نہ فرمائے گا نہ انہیں پاک کرے گا انہیں دردناک عذاب ہوگا۔ ایک تو وہ شخص جس کے راستے میں ضرورت سے زیادہ پانی ہے۔ اور وہ مسافر کو پانی لینے سے منع کرے۔ اگر وہ امام اس کی دنیوی حاجات و ضروریات پوری کرے تو یہ اس کی بیعت کرے۔ اور اگر نہ دے تو وہ بھی پوری نہ کرے۔ تیسرا وہ شخص جو عصر کے بعد ایک شخص سے سودا کرے اور اللہ کی قسم کھائے کہ یہ چیز فروخت کرنے والا کہے کہ یہ چیز اتنے کی لی گئی ہے۔ اور

دوسرا اس کو بیچ جائے لیکن اس نے در حقیقت اتنے پیسے نہیں دیئے تھے (بلکہ محض خریدار کے ٹھگنے کے لیے ایسا کیا تھا)

الْأَمْرُ بِالصَّدَقَةِ لِمَنْ يَعْقِدُ الْيَمِيْنَ بِقَلْبِهِ فِي حَالِ بَيْعِهِ

جو شخص فروخت کرنے میں سچی قسم کھائے اسے صدقہ دینے کا حکم

۲۳۶۹ عَنْ قَيْسِ ابْنِ أَبِي غَرَزَةَ قَالَ كُنَّا بِالْمَدِيْنَةِ نَبِيْعُ الْأَوْسَاقَ وَنَبْتَاعُهَا وَنُسَمِّي أَنْفُسَنَا السَّمَاسِرَةَ وَيُسَمِّيْنَا النَّاسُ فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمَّانَا بِاسْمٍ هُوَ خَيْرٌ لَنَا مِنَ الَّذِي سَمَّيْنَا أَنْفُسَنَا بِهِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ إِنَّهُ يَشْهَدُ بَيْعَكُمُ الْحَلِفُ وَاللَّغْوُ فَشُوْبُوْهُ بِالصَّدَقَةِ.

سیدنا حضرت قیس بن ابی غرزہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم مدینہ منورہ کے بازاروں میں مال فروخت کیا کرتے اور خریدتے تھے۔ ہم اپنے آپ کو دلال کہلاتے اور لوگ بھی ہمیں دلال کہتے۔ ایک دفعہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہمارا اس نام سے اچھا نام رکھا جو ہم نے اپنے لیے تجویز کیا تھا۔ یعنی (تجار) اور ارشاد فرمایا۔ اے جماعت تجار! تمہاری بیع میں قسم بھی آتی ہے، اور لغو و فضول باتیں بھی نکلتی ہیں، تو اسے تم صدقے کیساتھ جوڑو۔

وُجُوْبُ الْخِيَارِ لِلْمُتَبَايِعَيْنِ قَبْلَ افْتِرَاقِهِمَا

جب تک فروخت کرنے والا اور خریدنے والا الگ الگ نہ ہوں انہیں اختیار ہے؟

۲۳۷۰ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا فَإِنْ بَيَّنَا وَصَدَقَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَإِنْ كَذَبَا وَكَتَمَا مُحِقَ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا.

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا، بیچنے والا اور خریدنے والا دونوں کو اختیار ہے۔ جب تک کہ وہ دونوں جدا نہ ہوں۔ اگر وہ دونوں عیب کو بیان کریں گے اور سچ بولیں گے تو ان کی فروخت میں برکت ہوگی۔ اور اگر جھوٹ بولیں گے اور عیب چھپائیں گے تو ان کی بیع کی برکت مٹ جائے گی۔

نوٹ: جب تک جدا نہ ہوں اگر انہیں نقصان معلوم ہو تو وہ بیع کو فسخ کروا لیں گے۔ خواہ وہ زبان سے قبول اور منظوری کیوں نہ کر چکے ہوں۔

ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى نَافِعٍ فِي لَفْظِ حَدِيثِهِ

جناب حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کے راویوں میں اختلاف کا ذکر

۴۴۷۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ خریدنے والے اور فروخت کرنے والے ہر دو کو اپنے ساتھی پر اختیار ہے جب تک دونوں الگ اور جدا نہ ہوں۔ ہاں مگر جس بیع میں خیار کی شرط کی گئی ہے۔

نوٹ:۔ اپنے ساتھی پر اختیار ہے۔ یعنی خریدنے والے کو قیمت واپس لینے۔ اور چیز واپس دینے کا اختیار ہے۔ اسی طرح فروخت کرنے والے کو چیز واپس لے لینے اور قیمت واپس دینے کا اختیار ہے۔ اگر نقصان معلوم ہو مگر جس بیع میں شرط کی گئی ہے۔ یعنی واپس لینے کا اقرار کیا گیا ہے۔ وہاں تو الگ اور جدا ہونے کے بعد بھی اختیار ہے۔

۴۴۷۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ فِي الْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا اَوْ يَكُوْنَ خِيَارًا۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری جب تک جدا اور الگ نہ ہوں دونوں کو اختیار ہے یا خیار کی شرط ہو۔

۴۴۷۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَبَايِعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ الْبَيْعُ كَانَ عَنْ خِيَارٍ فَاِنْ كَانَ الْبَيْعُ عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بائع اور مشتری کو جب تک دونوں جدا نہ ہوں انہیں اختیار ہے۔ مگر جب بیع میں خیار کی شرط ہو تو بیع پوری ہو جاتی ہے۔

نوٹ:۔ لیکن شرط کے موافق اختیار باقی رہتا ہے۔

۴۴۷۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَبَايَعَ الْمُتَبَايِعَانِ فَكُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ مِنْ بَيْعِهٖ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا اَوْ يَكُوْنَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ فَاِنْ كَانَ عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بائع اور مشتری کو جب تک دونوں جدا نہ ہوں انہیں اختیار ہے۔ مگر جب بیع میں خیار کی شرط ہو تو بیع پوری ہو جاتی ہے۔

۴۴۷۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَفْتَرِقَا اَوْ يَقُوْلَ اَحَدُهُمَا لِلْاٰخَرِ اخْتَرْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بائع اور مشتری کو جب تک دونوں جدا نہ ہوں انہیں اختیار ہے یا ان میں ایک دوسرے سے کہہ دے کہ تجھے اختیار ہے۔

۲۲۷۶ عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البيعان في الخيار حتى يتفرقا او يكون بيع خيار وربما قال نافع او يقول احدهما للآخر اختر.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار ہے۔ جب تک وہ دونوں جدا نہ ہوں، یا بیع میں خیار کی شرط ہو، یا ایک دوسرے سے کہے کہ تو اپنے لیے اختیار کر لے۔

۲۲۷۷ عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المتبايعان بالخيار حتى يتفرقا او يكون بيع خيار وربما قال نافع او يقول احدهما للآخر اختر. (ترجمہ اوپر گزرا)

۲۲۷۸ عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا تبايع الرجلان فكل واحد منهما بالخيار حتى يتفرقا وقال مرة اخرى ما لم يتفرقا وكانا جميعا او يخير احدهما الآخر فان خير احدهما الآخر فتبايعا على ذلك فقد وجب البيع فان تفرقا بعد ان تبايعا ولم يترك واحد منهما البيع فقد وجب البيع.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب دو آدمی بیع کا معاملہ کریں تو ان میں سے ہر ایک کو اختیار ہے جب تک وہ الگ نہ ہوں اور اکٹھے رہیں یا ایک دوسرے کو اختیار دے دے۔ پس اگر اس نے اختیار دے دیا تو اس شرط پر بیع نافذ ہو گی اور بیع پوری ہو جائے گی (لیکن شرط کی وجہ سے اختیار رہے گا) اگر بیع کرنے کے بعد الگ ہوئے اور کسی نے بیع کو فسخ نہیں کیا تو بیع لازم ہو گئی۔

۲۲۷۹ عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان المتبايعين بالخيار في بيعهما ما لم يتفرقا الا ان يكون البيع خيارا قال نافع فكان عبد الله اذا اشترى شيئا يعجبه فارق صاحبه.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بائع اور مشتری کو اپنی بیع میں اختیار ہے۔ جب تک وہ جدا نہ ہوں۔ ہاں مگر اس میں اختیار کی شرط ہو (تو الگ ہو جانے کے بعد بھی اختیار رہے گا) حضرت نافع رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ جب کوئی ایسی چیز خریدتے جو آپ کو پسند ہوتی تو آپ اپنے ساتھی سے الگ ہو جاتے۔

نوٹ: آپ اس لیے جدا اور الگ ہوتے تاکہ خریدنے کے بعد وہ فسخ نہ ہو۔

۲۲۸۰ عن ابن عمر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم المتبايعان لا بيع بينهما حتى يتفرقا الا بيع الخيار.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فروخت کرنے والے اور خریدنے والے میں سودا مکمل اور پورا نہیں ہوتا

جب تک کہ وہ علیحدہ نہ ہو جائیں۔ مگر بیع الخیار (پوری ہو جاتی ہے۔ لیکن اختیار باقی رہتا ہے)۔

ذِكْرُ الاِخْتِلاَفِ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ دِينَارٍ فِي لَفْظِ هٰذَا الْحَدِيثِ

حدیث ہذا کے الفاظ میں حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ عنہ پر راویوں کا اختلاف ہے۔

۴۴۸۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لاَ بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلاَّ بَيْعَ الْخِيَارِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فروخت کرنے والے اور خریدنے والے میں سودا مکمل اور پورا نہیں ہوتا جب تک وہ علیحدہ نہ ہو جائیں۔ مگر بیع الخیار (پوری ہو جاتی ہے۔ لیکن اختیار باقی رہتا ہے)۔

۴۴۸۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ بَيِّعَيْنِ فَلاَ بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلاَّ بَيْعَ الْخِيَارِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فروخت کرنے والے اور خریدنے والے میں سودا مکمل اور پورا نہیں ہوتا جب تک وہ علیحدہ نہ ہو جائیں مگر بیع الخیار (پوری ہو جاتی ہے۔ لیکن اختیار باقی رہتا ہے)۔

۴۴۸۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لاَ بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلاَّ بَيْعَ الْخِيَارِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فروخت کرنے والے اور خریدنے والے میں سودا مکمل اور پورا نہیں ہوتا جب تک وہ علیحدہ نہ ہو جائیں مگر بیع الخیار (پوری ہو جاتی ہے۔ لیکن اختیار باقی رہتا ہے)۔

۴۴۸۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كُلُّ بَيِّعَيْنِ لاَ بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلاَّ بَيْعَ الْخِيَارِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فروخت کرنے والے اور خریدنے والے میں سودا مکمل اور پورا نہیں ہوتا جب تک وہ علیحدہ نہ ہو جائیں مگر بیع الخیار (پوری ہو جاتی ہے۔ لیکن اختیار باقی رہتا ہے)۔

۴۴۸۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ بَيِّعَيْنِ فَلاَ بَيْعَ بَيْنَهُمَا حَتّٰى يَتَفَرَّقَا اِلاَّ بَيْعَ الْخِيَارِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر ایک بائع اور مشتری کی بیع مکمل نہیں ہوتی۔ جب تک وہ علیحدہ علیحدہ جدا نہ ہوں۔ لیکن بیع خیار۔

۴۴۸۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا اَوْ يَكُونَ بَيْعُهُمَا عَنْ خِيَارٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بائع اور مشتری جب تک دونوں جدا نہ ہوں انہیں اختیار ہے۔ سوائے اس کے کہ

ان کی بیع خیار ہو۔

۲۲۸۷ عن سمرة أن نبي الله صلى الله عليه وسلم قال البيعان بالخيار حتى يتفرقا أو يأخذ كل واحد منهما من البيع ما هوي ويتخايران ثلاث مرات۔

سیدنا حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ بائع اور مشتری جب تک جدا نہ ہوں دونوں کو اختیار ہے۔ یا ہر ایک بیع کو اپنی خواہش کے مطابق پورا کرے۔ اور وہ بیع کو تین دفعہ اختیار کریں۔

نوٹ۔ یعنی ایجاب اور قبول کے بعد دونوں ایک دوسرے کو فسخ کا اختیار دیں لیکن ان میں سے ہر ایک بیع پر راضی ہو اور اسے نافذ کرے تو پھر اختیار نہ رہے گا۔

۲۲۸۸ عن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البيعان بالخيار ما لم يتفرقا أو يأخذ أحدهما ما رضي من صاحبه أو هوي۔

سیدنا حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ بائع اور مشتری کو جب تک جدا نہ ہوں دونوں کو اختیار ہے۔ یا ہر ایک بیع کو اپنی خواہش کے مطابق پورا کرے۔

وجوب الخيار للمتبايعين قبل افتراقهما بأبدانهما

جب تک بائع اور مشتری دونوں ایک دوسرے سے جدا نہ ہوں تب تک انہیں اختیار ہے۔

۲۲۸۹ عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن النبي صلى الله عليه وسلم قال المتبايعان بالخيار ما لم يتفرقا إلا أن يكون صفقة خيار ولا يحل له أن يفارق صاحبه خشية أن يستقيله۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بائع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے۔ جب تک دو جدا نہ ہوں۔ ہاں مگر اس صورت میں کہ بیع خود خیار کے ساتھ ہو۔ (تو اس میں جدا ہونے کے بعد بھی اختیار رہے گا) اور ایک کو دوسرے سے جدا نہیں ہونا چاہئے اس خیال سے کہ وہ فسخ نہ کرے۔

نوٹ۔ سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما جب کوئی بیع کرتے اور آپ چاہتے کہ یہ فسخ نہ ہو۔ تو آپ بیع کے بعد دور تشریف لے جاتے۔ اور پھر واپس لوٹ آتے۔ امام نوویؒ فرماتے ہیں کہ حدیث ہذا میں تفرق بالابدان مراد ہے۔ لیکن سیدنا حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تفرق بالاقوال مراد ہے

الخديعة في البيع

بیع میں دھوکا کھانا

۲۲۹۰ عن ابن عمر أن رجلا ذكر لرسول الله صلى الله عليه وسلم أنه يخدع في البيع فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا بعت فقل لا خلابة فكان الرجل إذا باع يقول لا خلابة۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں بیع میں نقصان اٹھاتا ہوں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب

تو فروخت کرے تو کہے کہ فریب نہیں ہے۔ جب وہ شخص فروخت کرتا تو یہی کہتا۔

فائدہ۔ فریب نہیں ہے کیونکہ میں ناواقف ہوں۔ بیع کا مجھے علم نہیں۔ لہٰذا مسلمان کو لازم ہے اپنے بھائی کا نقصان نہ کرے۔ جب وہ فروخت کرتا تو یہی کہتا۔ اور اس طرح نقصان نہیں اٹھاتا تھا۔

۲۲۹۱ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ فِي عُقْدَتِهِ ضَعْفٌ كَانَ يُبَايِعُ وَإِنَّ أَهْلَهُ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ احْجُرْ عَلَيْهِ فَدَعَاهُ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنِّي لَا أَصْبِرُ عَنِ الْبَيْعِ فَقَالَ إِذَا بِعْتَ فَقُلْ لَا خِلَابَةَ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص کی عقل میں ضعف تھا اور وہ فروخت کیا کرتا تھا۔ اس کے رشتہ دار سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور شکایت کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا جب تم فروخت کرو تو کہا کرو کہ فریب اور دھوکا نہیں ہے۔

الْمُحَفَّلَةُ

ایسا جانور جس کے تھنوں میں خریدار کو دھوکا دینے کے لیے دودھ جمع کیا گیا ہو

۲۲۹۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَاعَ أَحَدُكُمُ الشَّاةَ أَوِ اللَّقْحَةَ فَلَا يُحَفِّلْهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جب کوئی شخص بکری اور اونٹنی فروخت کرے تو وہ اس کے جسم میں دودھ جمع نہ کرے۔

التَّصْرِيَةُ

مصراۃ کے فروخت کرنے کی ممانعت

(ا) عَنِ الْمُصَرَّاةِ وَهُوَ أَنْ يَرْبِطَ أَخْلَافَ النَّاقَةِ أَوِ الشَّاةِ وَتُتْرَكَ مِنَ الْحَلْبِ يَوْمَيْنِ وَالثَّلَاثَةَ حَتَّى يَجْتَمِعَ لَهَا لَبَنٌ فَيَزِيدُ مُشْتَرِيهَا فِي قِيمَتِهَا لِمَا يَرَى مِنْ كَثْرَةِ لَبَنِهَا۔

(ا) مصراۃ ایسا جانور مثلاً بکری اور اونٹنی کہ جس کے تھنوں کا دودھ دو تین دن تک نہ دوہے۔ حتیٰ کہ اس کے تھنوں میں دودھ جمع ہو جائے۔ اور خریدار اس کا دودھ بہت سا دیکھ کر اس کی قیمت میں اضافہ کرے۔

۲۲۹۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الْأَجْلَابَ لِلْبَيْعِ وَلَا تُصَرُّوا الْإِبِلَ وَالْغَنَمَ مَنِ ابْتَاعَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِنْ شَاءَ أَمْسَكَهَا وَإِنْ شَاءَ أَنْ يَرُدَّهَا رَدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ۔

(ب) سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آگے جا کر قافلے سے مت ملو اور اونٹنی اور بکری کا دودھ نہ روکو اگر کوئی شخص ایسا جانور خریدے جس کا دودھ جمع کیا گیا ہو تو اسے اختیار ہے چاہے تو رکھ لے اور چاہے تو واپس کر دے۔ اور اگر خریدار نے استعمال کیا ہو اس کے بدلے ایک صاع کھجور دے دے۔

نوٹ۔ قافلے سے ملنے کا مطلب یہ ہے ایسا قافلہ جو غلہ لے کر شہر میں وارد ہو رہا ہو۔ اور اس سے شہر کا بھاؤ معلوم

نہ ہو تو وہ دھوکا دے کر اس سے سستا خریدے۔ پھر شہر میں مہنگا بیچے۔

۲۲۹۴ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اشْتَرٰی مُصَرَّاةً فَاِنْ رَضِیَهَا اِذَا حَلَبَهَا فَلْیُمْسِکْهَا وَاِنْ کَرِهَهَا فَلْیَرُدَّهَا وَمَعَهَا صَاعٌ مِنْ تَمْرٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو شخص ایسا جانور خریدے جس کا دودھ جمع کیا گیا ہو۔ اگر اسے پسند آئے تو رکھ لے۔ اگر نہ ہو تو واپس کر دے اور ایک صاع کھجور بھی اس کے ساتھ دے۔

۲۲۹۵ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ مُحَفَّلَةً اَوْ مُصَرَّاةً فَهُوَ بِالْخِیَارِ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اِنْ شَاءَ اَنْ یُمْسِکَهَا وَاِنْ شَاءَ اَنْ یَرُدَّهَا رَدَّهَا وَصَاعًا مِنْ تَمْرٍ لَا سَمْرَاءَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص ایسا جانور خریدے جس کا دودھ روکا گیا ہو تو اسے تین دن تک اختیار ہے چاہے تو اسے رکھ لے اور چاہے تو اسے واپس کر دے۔ اور گندم کی بجائے کھجوروں کا ایک صاع واپس کر دے۔

نوٹ: یہ صاع دودھ کی قیمت کے بدلے واپس کیا جائے اور اہل عرب کے ہاں گیہوں کھجور سے زیادہ قیمتی ہے۔

اَلْخَرَاجُ بِالضَّمَانِ
نفع اس شخص کے لیے ہے جو ضامن ہو گا

۲۲۹۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا۔ مال کا نفع اس کا ہے جو شخص ضامن ہو۔

یہ حدیث شریف کا ایک بہت بڑا قاعدہ اور کلیہ ہے۔ جس سے فقہاء کرام نے بہت سے مسائل اخذ کیے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ جس شخص کے ذمے مال کا تاوان ہو۔ یعنی تلف ہو جانے کی صورت میں اس شخص کا نقصان ہو تو وہی شخص اس کے نفع کا مستحق ہے۔ مثلاً ایک شخص نے ایک بیل خریدا۔ اور اس سے کھیتی باڑی کی اس کے بعد اس سے کوئی عیب اور نقص معلوم ہوا۔ اور بیل بائع کو لوٹا دیا گیا۔ تو کھیتی باڑی سے حاصل ہونے والی آمدنی کا پیسہ خریدار کا ہو گا۔ کیونکہ مثلاً اگر بیل مر جاتے تو مشتری کا نقصان ہوتا۔ بائع سے کچھ غرض نہ تھی اور نہ ہی اس سے کوئی پوچھتا۔

بَیْعُ الْمُهَاجِرِ لِلْاَعْرَابِیِّ
جو شخص ایک شہر میں ہجرت کر کے آیا ہو۔ یعنی وہاں رہنے والا ہو گیا ہو۔ وہ باہر والے کا مال فروخت نہ کرے

۲۲۹۷ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّلَقِّیْ وَاَنْ یَّبِیْعَ مُهَاجِرٌ لِلْاَعْرَابِیِّ وَعَنِ التَّصْرِیَةِ وَالنَّجْشِ وَاَنْ یَّسْتَامَ الرَّجُلُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تلقی سے منع فرمایا اور یہ کہ مہاجر دیہاتی کا مال فروخت کرے۔ اور جانوروں کے تھنوں میں دودھ جمع کرنے، نجش اور اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرنے اور

عَلٰی سَوْمِ اَخِیْہِ وَلَنْ تَسْاَلُ الْمَرْاَۃُ طَلَاقَ اُخْتِہَا۔ اپنی سوکن کی طلاق کے لیے خاوند کو کہنے سے منع فرمایا۔

تلقی یعنی تاجروں سے شہر کے باہر جا کر ملنا تاکہ انہیں دھوکا دے کر شہر کا نرخ سستا بتا دیں اور اس طرح مال خرید لیں۔ حاجر کو دیہاتی کا مال فروخت کرنے سے یعنی ایک گنوار یا غلہ لایا تاکہ وہ اسے فروخت کرے اور وہ موجودہ نرخ پہ فروخت کرنا چاہتا ہے۔ ایک شہری نے کہا کہ یہ غلہ میرے پاس چھوڑ جائیے۔ جب یہ مہنگا ہوگا تو فروخت کردوں گا اس سے منع کیا کہ لوگوں کا اس میں نقصان ہے۔

تصریہ کا مطلب ہے۔ جانور کے جسم میں دودھ جمع کرنا اور اسے نہ دوہنا تاکہ خریدار زیادہ دودھ سمجھ کر مہنگی قیمت پر خریدے۔

نجش کا مطلب یہ ہے کہ ایک چیز کا خریدنا منظور نہ ہو۔ لیکن دوسرے شخص کو نقصان پہنچانے کے لیے قیمت بڑھا دے تاکہ وہ بیچارہ دھوکا کھائے۔

بَیْعُ الْحَاضِرِ لِلْبَادِیْ

شہری دیہاتی کا مال فروخت نہ کرے

۲۹۸۔ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَہٰی اَنْ یَّبِیْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَّاِنْ کَانَ اَبَاہُ وَاَخَاہُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہری کو باہر والے کا مال فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ اگرچہ وہ اس کا باپ یا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔

نوٹ اس کی تشریح ابھی گزری۔

۲۹۹۔ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نُہِیْنَا اَنْ یَّبِیْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ وَّاِنْ کَانَ اَخَاہُ اَوْ اَبَاہُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہری کو باہر والے کا مال فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ اگرچہ وہ اس کا باپ یا بھائی ہی کیوں نہ ہو۔

۳۰۰۔ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نُہِیْنَا اَنْ یَّبِیْعَ حَاضِرٌ لِّبَادٍ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شہری کو باہر والے کا مال فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

۳۰۱۔ عَنْ جَابِرٍ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ دَعُوا النَّاسَ یَرْزُقُ اللّٰہُ بَعْضَہُمْ مِنْ بَعْضٍ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ شہری باہر والے شخص کا مال فروخت نہ کرے۔ لوگوں کو ان کی مرضی کے مطابق سودا کرنے دو۔ اللہ تعالٰی ایک شخص کے ہاتھوں دوسرے کو رزق دلاتا ہے۔

۳۰۲۔ عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلَقَّوُا الرُّکْبَانَ لِلْبَیْعِ وَلَا یَبِیْعُ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَّلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِّبَادٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ تم آگے جا کر قافلے سے نہ ملو (بازار میں غلہ لایا ہو) تاکہ تم اس سے مال خرید لو۔ حتیٰ کہ شہر میں داخل ہو جائے اور تم میں سے کوئی شخص دوسرے کے بیچنے پر

نہ بیچے (مثلاً عداوت اور حسد پر کہ اس کا مال نہ بکے) اور نجش نہ کرو۔ اور شہری دیہاتی کے لیے نہ بیچے (یعنی اس کا دلال نہ بنے)

۵۰۳۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى عَنِ النَّجْشِ وَالتَّلَقِّيْ وَأَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجش قافلے سے آگے جاکر ملنے اور شہری کو دیہاتی کا مال فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

التَّلَقِّيْ — قافلے سے آگے جاکر ملنا

۵۰۴۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ التَّلَقِّيْ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قافلے سے آگے جاکر ملنے سے منع فرمایا۔

نوٹ: کیونکہ اس طرح قافلہ والوں کو گھاٹا اور نقصان ہے۔ انھیں شہر کا بھاؤ معلوم نہیں وہ اسے سستا بیچ دیں گے۔

۵۰۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَلَقِّي الْجَلَبِ حَتّٰى يَدْخُلَ بِهَا السُّوْقَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلے سے آگے جاکر ملنے سے منع فرمایا جب تک کہ وہ بازار میں نہ آئے (اور خود بھاؤ تاؤ معلوم نہ کرے)

۵۰۶۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُتَلَقَّى الرُّكْبَانُ وَأَنْ يَبِيْعَ حَاضِرٌ لِبَادٍ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ مَا قَوْلُهُ حَاضِرٌ لِبَادٍ قَالَ لَا يَكُوْنُ لَهُ سِمْسَارًا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قافلوں کی ملاقات سے منع فرمایا۔ (تاکہ بستی کے باہر جاکر ملاقات کی جائے) اور یہ کہ شہری دیہاتی کے پاس فروخت کرے۔ حدیث ہٰذا کے راوی جناب طاؤس نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ اس سے کیا مراد ہے کہ شہری دیہاتی کے ہاتھوں فروخت نہ کرے؟ تو آپ نے فرمایا کہ شہری (اس کا) دلال نہ بنے۔

۵۰۷۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرَاهُ مِنْهُ فَإِذَا أَتٰى سَيِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِيَارِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اس قافلے سے نہ ملو جو مال لے کر آئے۔ اگر کوئی شخص جاکر ملے اور مال خریدے پھر مال والا بازار میں آئے (اور دیکھے کہ مجھے دھوکا دیا حالانکہ بازار میں اس سے قیمت زیادہ ہے) تو اسے اختیار ہے۔ چاہے تو وہ بیع فسخ کر ڈالے۔ اور اپنا مال واپس لے لے۔

سَوْمُ الرَّجُلِ عَلٰى سَوْمِ أَخِيْهِ — اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرنا

۵۰۸۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعَنَّ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يُسَاوِمُ الرَّجُلُ عَلَى سَوْمِ أَخِيهِ وَلَا يَخْطُبُ عَلَى خِطْبَةِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ مَا فِي إِنَائِهَا وَلْتُنْكَحْ فَإِنَّمَا لَهَا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهَا۔

سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ شہر سے باہر والے کے لیے فروخت نہ کرو۔ نجش نہ کرو اور کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے جب کہ اس سے سودا طے پا چکا ہو۔ اور بات پیچھے کو مستقر ہو گیا ہو اور کوئی شخص اپنے بھائی کے پیام پر پیام نہ دے۔ اور کوئی عورت اپنی بہن کے لیے طلاق کا تقاضا نہ کرے۔ یعنی اپنے خاوند سے یہ نہ کہے کہ تم اپنی سابقہ بیوی کو طلاق دے دو۔ تاکہ وہ اس کے برتن سے انڈیل لے جو اس دوسری کے حصے میں تھا اور نکاح کرے جو اللہ نے اس کی قسمت میں لکھا ہے۔

نوٹ:۔ اس کے برتن میں آتا تھا۔ یعنی اس خیال سے کہ اس کا حصہ بھی مجھے مل جائے گا۔

بَيْعُ الرَّجُلِ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ　اپنے بھائی کے سودے پر سودا کرنا

۵۰۹۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا يَبِيعُ أَحَدُكُمْ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے۔

۵۱۰۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ حَتَّى يَبْتَاعَ أَوْ يَذَرَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے۔ جب تک کہ خریدار اس کا مال خریدے یا چھوڑ دے!

نوٹ:۔ اگر چھوڑ کر آگے چلے تو وہ اپنا مال فروخت کر سکتا ہے۔ لیکن جب تک دوسرے شخص سے سودا ہو رہا ہو تب تک دخل اندازی نہ کرے۔

اَلنَّجْشُ　نجش کا بیان

۵۱۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّجْشِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نجش سے منع فرمایا

نوٹ:۔ نجش کا مطلب یہ ہے کہ ایک چیز کا خریدنا منظور نہ ہو۔ لیکن دوسرے کسی شخص کو ٹھگانے کے لیے اس کی قیمت بڑھا دی جائے!

۵۱۲۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَبِيعُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا تم میں سے کوئی شخص اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کرے

وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَزِيدُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ الْأُخْرَى لِتَكْتَفِئَ مَا فِي إِنَائِهَا.

اور شہری آدمی دیہاتی کے لیے فروخت نہ کرے اور نجش نہ کرو۔ اور اپنے بھائی کے بیچنے پر زیادہ نہ کرو اور کوئی عورت اپنی بہن کے لیے طلاق نہ مانگے۔ تاکہ وہ عورت انڈیل لے جو اس کے برتن میں ہے۔ یعنی اپنی بہن کا حصہ بھی لے لے۔

نوٹ: اپنے بھائی کے فروخت کرنے پر زیادہ نہ کرو۔ یعنی ایک بھائی فروخت کر رہا ہے۔ تو تم اب اس کے خریدار کو کہہ دو کہ میں اتنا زیادہ دوں گا۔

۵۱۳۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ وَلَا تَنَاجَشُوا وَلَا يَزِيدُ الرَّجُلُ عَلَى بَيْعِ أَخِيهِ وَلَا تَسْأَلِ الْمَرْأَةُ طَلَاقَ أُخْتِهَا لِتَكْتَفِئَ بِهِ مَا فِي صَحْفَتِهَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا اور شہری آدمی دیہاتی آدمی کے لیے فروخت نہ کرے اور نجش نہ کرو۔ اور اپنے بھائی کے بیچنے پر زیادہ نہ کرو اور کوئی عورت اپنی بہن کے لیے طلاق نہ مانگے تاکہ وہ عورت انڈیل لے جو اس کے برتن میں ہے۔ یعنی اپنی بہن کا حصہ بھی لے لے۔

اَلْبَيْعُ فِي مَنْ يَزِيْدُ — نیلام کرنے کا بیان

۵۱۴۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ قَدَحًا وَحِلْسًا فِيمَنْ يَزِيدُ.

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک پیالہ اور کمبل نیلام فرمایا۔

بَيْعُ الْمُلَامَسَةِ — ایک دوسرے کو چھو کر سودا کرنے کا بیان

نوٹ: ملامسہ کے معنی ہیں ایک دوسرے کو چھونا۔ اور یہ بیع دور جاہلیت میں مروج تھی جب کہ ایک دوسرے کا کپڑا چھو لیتے۔ تو بیع لازم ہو جاتی۔ نہ ایجاب وقبول کرتے۔ اور نہ ہی مبیع فروخت شدہ چیز کو دیکھتے۔

۵۱۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا۔ (اس کی تشریح آگے آتی ہے)

تَفْسِيرُ ذٰلِكَ — ملامسہ اور منابذہ کی تشریح

۵۱۶۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُلَامَسَةِ لَمْسِ الثَّوْبِ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَ

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملامسہ سے منع فرمایا۔ ملامسہ کا مطلب ہے۔ کپڑے کا چھونا اور اس کو اس طرح

هِيَ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ إِلَى الرَّجُلِ بِالْبَيْعِ قَبْلَ أَنْ يُقَلِّبَهُ أَوْ يَنْظُرَ إِلَيْهِ.

نہ دیکھنا کہ یہ اندر سے کیسا ہے۔ اور منابذہ کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے شخص کی طرف پھینک دے۔ اس سے پہلے کہ وہ اسے الٹ پلٹ کرنے یا دیکھے۔

بَيْعُ الْمُنَابَذَةِ

بیع منابذہ کا بیان

نوٹ: اس کا رواج دور جاہلیت میں تھا۔ مشتری بائع کی طرف اپنا کپڑا پھینک دیتا تو بیع لازمی اور ضروری ہو جاتی۔ نہ ایجاب و قبول کرتے اور نہ مبیع کو اچھی طرح سے دیکھتے۔

٤٥١٧ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِي الْبَيْعِ.

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔

٤٥١٨ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ.

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو قسم کی بیع ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔

تَفْسِيرُ ذَلِكَ

اس کی تشریح

٤٥١٩ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَالْمُلَامَسَةُ أَنْ يَتَبَايَعَ الرَّجُلَانِ بِالثَّوْبَيْنِ تَحْتَ اللَّيْلِ يَلْمِسُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمَا ثَوْبَ صَاحِبِهِ بِيَدِهِ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَنْبِذَ الرَّجُلُ إِلَى الرَّجُلِ الثَّوْبَ وَيَنْبِذَ الْآخَرُ إِلَيْهِ الثَّوْبَ فَيَتَبَايَعَا عَلَى ذَلِكَ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید و فروخت میں ملامسہ اور منابذہ سے منع فرمایا۔ ملامسہ کی تعریف یہ ہے کہ دو افراد رات کو دو کپڑوں پر سودا کریں، ہر ایک دوسرے کا کپڑا چھو لے۔ اور منابذہ کی تعریف یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے شخص کی طرف پھینکے اور وہ اس کی طرف اسی پر بیع ہو۔

٤٥٢٠ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الثَّوْبِ لَا يَنْظُرُ إِلَيْهِ وَعَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُنَابَذَةُ طَرْحُ الرَّجُلِ ثَوْبَهُ إِلَى الرَّجُلِ قَبْلَ أَنْ يُقَلِّبَهُ.

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ملامسہ سے منع فرمایا۔ ملامسہ یہ ہے کہ کوئی شخص کپڑے کو چھو لے اور اس کی طرف نہ دیکھے۔ اور منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص اپنا کپڑا دوسرے شخص کی طرف پھینک دے، اور وہ اسے الٹ پلٹ کر نہ دیکھے۔

٤٥٢١ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَعَنْ بَيْعَتَيْنِ أَمَّا الْبَيْعَتَانِ فَالْمُلَامَسَةُ وَالْمُنَابَذَةُ وَالْمُنَابَذَةُ أَنْ يَقُولَ إِذَا نَبَذْتُ هٰذَا الثَّوْبَ فَقَدْ وَجَبَ يَعْنِي الْبَيْعَ وَالْمُلَامَسَةُ أَنْ يَمَسَّهُ بِيَدِهٖ وَلَا يَنْشُرَهُ وَلَا يُقَلِّبَهُ إِذَا مَسَّهُ فَقَدْ وَجَبَ الْبَيْعُ۔

مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دو طرح کے پہناوے سے منع فرمایا۔ اور دو طرح کے بیچنے سے بھی لیکن دو طرح کا بیچنا وہ ملامسہ اور منابذہ ہیں منابذہ کی تعریف یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے کہے کہ جس وقت میں یہ کپڑا پھینک دوں تو بیع درست اور صحیح ہو گئی اور ملامسہ یہ ہے کہ کپڑے کو اپنے ہاتھ سے چھوئے نہ تو اسے کھولے اور نہ الٹے جب اس کپڑے کو چھوئے تو بیع لازم ہو گئی۔

نوٹ:۔ دو طرح کے پہننے کی تشریح نہیں فرمائی وہ یہ ہے کہ ایک کندھے پر کپڑا ہو اور دوسرا کندھا کھلا ہو یا ننگا ہو۔ دوسرا یہ کہ کوئی شخص آلتی پالتی مار کر بیٹھے اور اپنا کپڑا اس طرح باندھے کہ اس کا ستر کھلا رہے۔

٤٥١٢: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ وَنَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ وَهِيَ بُيُوْعٌ كَانُوْا يَتَبَايَعُوْنَ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دو طرح کے پہننے سے منع فرمایا۔ اور دو بیعوں سے بھی منع فرمایا۔ ایک منابذہ اور دوسری ملامسہ اور دور جاہلیت میں یہ دونوں بیعیں لوگ کیا کرتے تھے۔

٤٥١٣: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهٰى عَنْ بَيْعَتَيْنِ أَمَّا الْبَيْعَتَانِ فَالْمُنَابَذَةُ وَالْمُلَامَسَةُ وَزَعَمَ أَنَّ الْمُلَامَسَةَ أَنْ يَقُولَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ أَبِيعُكَ ثَوْبِي بِثَوْبِكَ وَلَا يَنْظُرُ وَاحِدٌ مِنْهُمَا إِلٰى ثَوْبِ الْآخَرِ وَلٰكِنْ يَلْمِسُهُ لَمْسًا وَأَمَّا الْمُنَابَذَةُ أَنْ يَقُولَ أَنْبِذُ مَا مَعِي وَتَنْبِذُ مَا مَعَكَ لِيَشْتَرِيَ أَحَدُهُمَا مِنَ الْآخَرِ وَلَا يَدْرِي كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا كَمْ مَعَ الْآخَرِ وَنَحْوًا مِنْ هٰذَا الْوَصْفِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بیعوں سے منع فرمایا۔ ایک منابذہ سے اور دوسری ملامسہ سے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ملامسہ کا مطلب یہ ہے کہ ایک مرد دوسرے مرد سے کہے۔ میں یہ کپڑا تمہارے کپڑے کے بدلے فروخت کرتا ہوں۔ اور دونوں ایک دوسرے کے کپڑے کو نہ دیکھیں بلکہ صرف چھو لیں منابذہ کی تعریف یہ ہے کہ ایک شخص کہے جو کچھ تمہارے پاس ہے۔ اسے پھینک دے اور دوسرا کہے جو کچھ تیرے پاس ہے اسے پھینک دے لیکن کسی شخص کو معلوم نہ ہو کہ دوسرے کے پاس کتنا ہے اور جو اس کے مشابہ ہو۔

بَيْعُ الْحَصَاةِ — کنکری کو فروخت کرنا:

نوٹ:۔ یہ بھی دور جاہلیت کی ایک بیع تھی۔ مثلاً خریدنے والا کہے کہ جب میں تمہاری چیز پر کنکریاں ماروں تو اس وقت بیع صحیح ہو جائے گی۔ یا فروخت کرنے والا کہے کہ میں تمہارے ہاتھوں وہ سامان فروخت کر دوں گا۔

جس پر تمہاری کنکری لگے۔ یا اتنی زمین بھی جہاں تک تیری کنکری جائے گی۔

۴۵۲۴: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکری کی بیع اور دھوکے کی بیع سے منع فرمایا۔ (جیسے دریا کی مچھلی یا ہوا کے پرندے کو فروخت کرنا)

بَيْعُ الثَّمَرِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهُ

پھلوں کے پکنے کی اطلاع سے قبل انہیں فروخت کرنا

۴۵۲۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا پھل کو درخت پر فروخت نہ کرو جب تک اس کا پختہ ہونا ظاہر نہ ہو جائے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فروخت کنندہ کو فروخت کرنے اور خریدنے والے کو خریدنے سے منع فرمایا۔

نوٹ:۔ بائع کو منع کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اگر پھل تباہ ہو جائیں گے۔ تو مشتری کا مال مفت لینا درست نہ ہوگا۔ اور مشتری کو خریدنے سے اس لیے منع فرمایا تاکہ اس کا مال ضائع نہ ہو۔

۴۵۲۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ اس کی بہتری کا حال معلوم نہ ہو (جب یہ یقین ہو جائے کہ یہ پھل پک کر اتریں گے۔ اور خراب نہ ہوں گے، تو اس وقت فروخت کرے)۔

۴۵۲۷: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبَايَعُوا الثَّمَرَ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا وَلَا تَبَايَعُوا الثَّمَرَ بِالتَّمْرِ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ حَدَّثَنِي سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ مِثْلِهِ سَوَاءً۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پھلوں کو فروخت نہ کرو جب تک کہ ان کا پختہ ہونا اور پکنا یقینی نہ ہو جائے۔ اور پھلوں کے بدلے پھلوں کو فروخت نہ کرو۔ ابن شہاب فرماتے ہیں کہ مجھے حضرت سالم نے بتایا اور انہوں نے اپنے والد گرامی حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پھل کو اسی پھل کے بدلے میں فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

نوٹ:۔ پھلوں کے بدلے پھلوں کو فروخت نہ کرو یعنی درختوں پر سے پھلوں کا اندازہ کرکے اس کے بدلے سوکھے پھلوں کو فروخت نہ کرو۔ کیونکہ اس طرح کمی بیشی کا خوف ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھل کو جنس کے پھل کے بدلے میں فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ تو دو سری قسم کے پھل کے بدلے بیچنا درست ہے۔ کیونکہ جب جنس مختلف ہوگی تو سود کا احتمال نہ رہے گا۔

۴۵۲۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَبِيْعُوا الثَّمَرَ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے ارشاد فرمایا جب تک پھلوں کی بہتری اور پختگی ظاہر اور واضح نہ ہو انہیں فروخت نہ کرو۔

۴۵۲۹ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَاَنْ يُبَاعَ الثَّمَرُ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَاَنْ لَا يُبَاعَ اِلَّا بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا اور آپ نے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ ان کی پختگی کا حال معلوم نہ ہو۔ اور پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ ہاں مگر روپیہ اور اشرفیوں کے بدلے میں اور عرایا میں رخصت دی۔

نوٹ:۔ مذکورہ بالا مجمل الفاظ کی تفصیل و توضیح اس طرح ہے۔

(۱) مخابرہ کا مطلب یہ ہے کہ پیداوار کے ایک حصے پر زمین کرائے پر دی جائے۔ مثلاً ایک زمین دار کسی کسان کو زمین کرائے پر دے دیتا ہے کہ وہ وہاں جوتے اور بوئے اور اس کے ساتھ شرط لگائے کہ جو کچھ اس میں پیدا ہو۔ اس میں سے تہائی یا چوتھائی یا نصف مجھے دے دینا۔ اس سے آپ نے منع فرمایا۔ کیونکہ اجرت مجہول ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ کچھ بھی پیدا نہ ہو۔

(۲) مزابنہ کا مطلب یہ ہے کہ درخت پر موجود پھلوں کا اندازہ کیا جائے اور اس کے بدلے اترے ہوئے پھلوں کے بدلے میں فروخت کرے۔ مثلاً درختوں پر سے کھجور کا اندازہ کیا کہ سو من کھجور اترے گی اور اس کو سو من کھجور کے بدلے میں فروخت کر دے۔ اس سے منع فرمایا کیونکہ اس میں کمی بیشی کا احتمال ہے۔ اور یہ حرام ہے۔ جب کہ جنس ایک ہو۔

(۳) محاقلہ کے معنی یہ ہیں کہ گیہوں کی بالیوں اور کھیتی میں ہی اندازہ کر لیا جائے کہ کتنے من نکلے گا اور پھر اسے اتنے گیہوں کے دانوں کے بدلے فروخت کر دے۔ دوسرے تمام غلوں کا بھی یہی حکم ہے جب کہ جنس ایک ہو۔ کیونکہ اس میں کمی بیشی کا احتمال ہے اور وہ ربا ہے۔

(۴) عرایا کی تشریح یہ ہے کہ عرایا عریہ کی جمع ہے۔ جو مزابنہ کی ایک قسم ہے۔ اس اجمال کی تفصیل اور اشکال کی توضیح یہ ہے کہ لوگ اپنے باغ میں ایک یا دو درخت غریب اور مسکین کو دے دیتے۔ پھر بار بار اس کے باغ میں آنے سے تنگ آ کر اس کے درختوں کے پھلوں کا اندازہ کر کے اتنے ہی خشک میوے دے کر خرید لیتے۔ اسے جائز فرمایا۔ تاکہ صاحبوں کو تکلیف نہ ہو۔ اور اس کا دینا بند نہ ہو جائے۔ تاہم عریہ کی مقدار پانچ وسق تک ہے۔ اور اس سے زیادہ عریہ نہیں اگر زیادہ ہو تو وہ ممنوع ہے۔ اور ایک وسق میں ساٹھ صاع ہوتے ہیں۔

۴۵۳۰ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَبَيْعِ الثَّمَرِ حَتّٰى يُطْعَمَ اِلَّا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مخابرہ مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا۔ اور پھلوں کو فروخت کرنے سے جب تک وہ کھانے

کے قابل نہ ہوں اور آپ نے عرایا کی اجازت بخشی۔

۴۵۲۱۔ عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يُطْعِمَ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھجور کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ جب تک کہ وہ کھانے کے قابل نہ ہو۔

بَيْعُ الثِّمَارِ قَبْلَ أَنْ يَبْدُوَ صَلَاحُهَا عَلٰى أَنْ يَقْطَعَهَا وَلَا يَتْرُكَهَا

پھلوں کو ان کے پکنے سے پہلے خریدنا اس شرط پر کہ خریدنے والا انہیں کاٹ لے گا اور درخت پر نہ رکھے گا

۴۵۲۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى تُزْهِيَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا تُزْهِيْ قَالَ حَتّٰى تَحْمَرَّ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ إِنْ مَنَعَ اللّٰهُ الثَّمَرَةَ فَبِمَا يَأْخُذُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيْهِ.

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ جب تک کہ وہ خوش رنگ نہ ہوں۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش رنگ کا مطلب کیا ہے؟ آپ نے فرمایا یہ کہ سرخ ہو جائیں (اور کسی بارش دھاری آفت کا امکان نہ رہے) پھر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دیکھو اگر اللہ جل جلالہ وعم نوالہ پھلوں کو روک دے تو تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا مال کس چیز کے بدلے میں لے گا۔

نوٹ:۔ اللہ رب العزت پھلوں کو روک دے یعنی وہ نہ پکیں اور گر جائیں یا تباہ و برباد ہو جائیں تو اس طرح لینے والے کا زبردست نقصان ہے۔

وَضْعُ الْجَوَائِحِ

آفت اور مصیبت کا نقصان ادا کرنا

۴۵۲۳۔ عَنْ جَابِرٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ بِعْتَ مِنْ أَخِيْكَ تَمْرًا فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَحِلُّ لَكَ أَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَيْئًا بِمَ تَأْخُذُ مَالَ أَخِيْكَ بِغَيْرِ حَقٍّ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر تو اپنے بھائی کے ہاتھ کھجور فروخت کرے پھر اس کھجور پر مصیبت یا آفت آ جائے تو تجھے اس کے مال کے بدلے میں کچھ لینا درست اور جائز نہیں آخر تو کس چیز کے بدلے میں اپنے بھائی کا مال لے گا

نوٹ:۔ ثابت ہوا کہ اگر سب پھل خراب ہو جائیں تو سارا روپیہ واپس کر دے ورنہ جتنا نقصان ہوا اتنا روپیہ حساب سے نقصان اور تاوان ادا کرے۔

۴۵۲۴۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ بَاعَ ثَمَرًا فَأَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا يَأْخُذْ مِنْ أَخِيْهِ وَذَكَرَ شَيْئًا عَلٰى مَا يَأْكُلُ أَحَدُكُمْ مَالَ أَخِيْهِ الْمُسْلِمِ.

سیدنا حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص پھل فروخت کرے پھر اس پر آفت آ جائے تو وہ اپنے بھائی کا مال نہ لے۔ اور آپ نے کچھ اس طرح

ارشاد فرمایا۔ آخر تم میں سے کس بات پر کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کا مال کھائے گا؟

۵۲۵۔ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَضَعَ الْجَوَائِحَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے آفتوں اور حادثات کا نقصان اور تاوان دلایا۔

۵۲۶۔ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ الْخُدْرِیِّ قَالَ اُصِیْبَ رَجُلٌ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوْا عَلَیْہِ فَتَصَدَّقَ النَّاسُ عَلَیْہِ فَلَمْ یَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَیْنِہٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُذُوْا مَا وَجَدْتُمْ وَلَیْسَ لَكُمْ اِلَّا ذٰلِكَ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ایک شخص نے پھل خریدے۔ ان پر آفت آگئی۔ اور وہ شخص بہت قرضدار ہو گیا حضور نے فرمایا اسے صدقہ دو! لوگوں نے صدقہ دیا۔ تب بھی اس کا قرض پورا ادا نہ ہوا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے قرض خواہوں سے ارشاد فرمایا جو کچھ تمہیں ملا اسے لے لو۔ اور اس سے زائد کچھ نہیں ملے گا۔

نوٹ:۔ یعنی اس قدر بھی غنیمت سمجھو اور چاہیے تو یہ تھا کہ جب پھلوں پر آفت آئی تھی تو تمہیں کچھ نہ ملتا۔

بَیْعُ الثَّمَرِ سِنِیْنَ　　کئی سالوں کا میوہ فروخت کرنا

نوٹ:۔ یہ جاہلیت کا رواج تھا کہ باغ کا مالک دو یا تین سال کا میوہ کسی کے ہاتھ فروخت کرتا اب میوہ پیدا ہو یا نہ ہو یا خراب ہو جائے تو یہ خریدار کا مال اور اس کی قسمت۔

۵۲۷۔ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ سِنِیْنَ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی برس کا میوہ فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

بَیْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ　　درختوں کے پھلوں کو خشک پھلوں کے بدلے فروخت کرنا

۵۲۸۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ حَدَّثَنِیْ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِی الْعَرَایَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے درختوں پر لگے ہوئے پھلوں کو اتری ہوئی کھجور کے بدلے فروخت کرنے سے منع فرمایا سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ مجھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا کی اجازت دی تھی۔ (اس کا مطلب پہلے گزرا)

۵۲۹۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع

الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ اَنْ يُبَاعَ مَا فِيْ رُءُوْسِ النَّخْلِ بِتَمْرٍ بِكَيْلٍ مُسَمًّى اِنْ زَادَ فَلِيْ وَاِنْ نَقَصَ فَعَلَيَّ۔

فرمایا اور مزابنہ کا مطلب یہ ہے کہ درخت پر لگی ہوئی کھجور ایک مقررہ ماپ کی کھجور کے عوض میں فروخت کی جائے۔ اگر کھجور درخت سے زیادہ نکلے تو وہ زیادہ خریدار کی ہوگی۔ اور اگر کم نکلے تو اسی کا نقصان ہے۔

بَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيْبِ

تازہ انگوروں کو خشک انگوروں کے عوض فروخت کرنا

۴۵۲۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُزَابَنَةِ وَالْمُزَابَنَةُ بَيْعُ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ كَيْلًا وَبَيْعُ الْكَرْمِ بِالزَّبِيْبِ كَيْلًا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزابنہ سے منع فرمایا اور مزابنہ کا معنی یہ ہے کہ درخت پر کھجور کو خشک کھجور کے عوض ناپ کر فروخت کیا جائے۔ اور تازہ انگوروں کو خشک انگوروں کے بدلے ناپ تول کر فروخت کر دیا جائے۔

۴۵۲۱: عَنْ رَافِعِ ابْنِ خَدِيْجٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ۔

سیدنا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ سے منع فرمایا۔

۴۵۲۲: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا میں رخصت دی

۴۵۲۳: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا بِالتَّمْرِ وَالرُّطَبِ۔

سیدنا حضرت زید اپنے باپ ثابت رضی اللہ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا میں خشک اور تر کھجور دینے کی اجازت بخشی۔

بَابُ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا تَمْرًا

عرایا میں اندازہ کر کے خشک کھجور دینا

۴۵۲۴: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا تُبَاعُ بِخَرْصِهَا۔

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرایا میں پھلوں کے اندازہ کر کے فروخت کیے جانے کی اجازت فرمائی۔

۴۵۲۵: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِيْ بَيْعِ الْعَرِيَّةِ بِخَرْصِهَا تَمْرًا۔

ثابت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عریہ کی بیع میں خشک کھجور کا اندازہ کر کے دینے کی اجازت بخشی۔

بَيْعُ الْعَرَايَا بِالرُّطَبِ

عرایا میں تر کھجور سے سودا کرنا

۴۵۲۶: عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِالرُّطَبِ وَبِالتَّمْرِ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي غَيْرِ ذٰلِكَ ۔

حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا میں تر اور خشک کھجور دینے کی اجازت فرمائی اور اس کے علاوہ کسی اور بیع میں رخصت نہ دی ۔

۴۵۴۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا فِي خَمْسَةِ أَوْسُقٍ أَوْ مَا دُونَ خَمْسَةِ أَوْسُقٍ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا میں اندازہ کر کے فروخت کرنے کی اجازت دی بشرطیکہ وہ پانچ وسق ہوں یا اس سے کم ۔

۴۵۴۸ عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ حَتَّى يَبْدُوَ صَلَاحُهُ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا أَنْ تُبَاعَ بِخَرْصِهَا يَأْكُلُهَا أَهْلُهَا رُطَبًا ۔

سیدنا حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھلوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ ان کی خوبی معلوم نہ ہو ۔ اور عرایا میں اندازہ کر کے فروخت کرنے کی اجازت دی تاکہ لوگ فروخت کر کے رطب کھائیں ۔

۴۵۴۹ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ وَسَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْمُزَابَنَةِ بَيْعِ الثَّمَرِ بِالتَّمْرِ إِلَّا لِأَصْحَابِ الْعَرَايَا فَإِنَّهُ أَذِنَ لَهُمْ ۔

سیدنا حضرت نافع بن خدیج اور حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہم راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مزابنہ سے منع فرمایا۔ (مزابنہ) درخت کے پھلوں کو خشک پھلوں کے عوض فروخت کرنا مگر حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عرایا والوں کو اجازت بخشی کیونکہ وہ محتاج ہوتے ہیں ۔ انہیں ضرورت ہوتی ہے ۔

۴۵۵۰ عَنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُمْ قَالُوا رَخَّصَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَيْعِ الْعَرَايَا بِخَرْصِهَا ۔

حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیع میں پھلوں کا اندازہ کر کے فروخت کرنے کی اجازت بخشی

اِشْتِرَاءُ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ

تر کھجور کے بدلے میں خشک کھجور فروخت کرنا

۴۵۵۱ عَنْ سَعْدٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَهُ أَيَنْقُصُ الرُّطَبُ إِذَا يَبِسَ قَالُوا نَعَمْ فَنَهَى عَنْهُ ۔

سیدنا حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے دریافت کیا گیا خشک کھجور کو تر کھجور کے عوض فروخت کرنا کیسا ہے؟ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی خدمت میں حاضر لوگوں سے دریافت کیا تر کھجور خشک ہو کر (وزن میں) کم ہو جاتی ہے ۔ انہوں نے کہا ہاں حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ۔

نوٹ :۔ اس جگہ سوال اور اعتراض ہوتا ہے کہ تر کھجور کی بیع خشک کھجور کے بدلے میں کیوں ممنوع ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ خشک کھجور کے برابر نہیں ہو سکتی اس کو خشک کھجور کے عوض فروخت کرنا ممنوع ٹھہرا کیونکہ تولتے وقت برابر اور مساوی ہے ۔ مگر درحقیقت تر کھجور خشک کھجور کے بدلے وزن میں کم ہے ۔ اور اس میں کمی کا اندازہ دشوار اور مشکل ہے

"واللہ ورسولہ اعلم بالصواب"

۴۵۵۲ عَنْ سَعْدِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرُّطَبِ بِالتَّمْرِ فَقَالَ يَنْقُصُ إِذَا يَبِسَ قَالُوا نَعَمْ فَنَهَى عَنْهُ.

سیدنا حضرت سعد بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: تر کھجور کو خشک کھجور کے عوض فروخت کرنا کیسا ہے؟ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تر کھجور سوکھ کر کم ہو جاتی ہے۔ لوگوں نے عرض کیا ہاں۔ تب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔

بَيْعُ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ

کھجوروں کا ایک نامعلوم وزن والا ڈھیر معلوم شدہ وزن والی کھجور کے بدلے فروخت کرنا

۴۵۵۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الصُّبْرَةِ مِنَ التَّمْرِ لَا يُعْلَمُ مَكِيلُهَا بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ التَّمْرِ.

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھجور کے ایسے ڈھیر کو فروخت کرنے سے منع فرمایا جس کا وزن معلوم نہ ہو۔ اس کھجور کے بدلے جس کا ناپ معلوم ہے۔

نوٹ: کیونکہ اس میں کمی بیشی کا احتمال ہے

بَيْعُ الصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ بِالصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ

اناج کا ڈھیر اناج کے ڈھیر کے بدلے فروخت کرنا

۴۵۵۴ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُبَاعُ الصُّبْرَةُ مِنَ الطَّعَامِ بِالصُّبْرَةِ مِنَ الطَّعَامِ وَلَا الصُّبْرَةُ مِنَ الطَّعَامِ بِالْكَيْلِ الْمُسَمّٰى مِنَ الطَّعَامِ.

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اناج کا ایک ڈھیر اناج کے ڈھیر کے بدلے فروخت نہ کیا جائے اور نہ ہی ناپے ہوئے اناج کے عوض میں۔

نوٹ: کیونکہ دونوں صورتوں میں کمی بیشی کا احتمال ہے۔ اگر دونوں کو ناپ کر مساوی فروخت کرے تو جائز ہے۔

بَيْعُ الزَّرْعِ بِالطَّعَامِ

اناج کے عوض کھیتی فروخت کرنا

۴۵۵۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُزَابَنَةِ أَنْ يَبِيعَ ثَمَرَ حَائِطِهِ وَإِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمْرٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ كَرْمًا أَنْ يَبِيعَهُ بِزَبِيبٍ كَيْلًا وَإِنْ كَانَ زَرْعًا أَنْ يَبِيعَهُ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهَى عَنْ ذٰلِكَ كُلِّهِ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ سے منع فرمایا۔ اور مزابنہ کا مطلب یہ ہے کہ اپنے باغ میں درختوں پر موجود کھجور کو کھجور کے بدلے فروخت کیا جائے اور درختوں پر لگے ہوئے انگور کو خشک انگوروں کے بدلے ناپ کر فروخت کر دے اور کھیتی کو اناج کے بدلے میں ناپ کر فروخت کر دے حضور

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایسی تمام اقسام کی فروخت سے منع فرمایا۔

۴۵۵۶ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُخَابَرَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُحَاقَلَةِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرِ قَبْلَ أَنْ يُطْعِمَ وَعَنْ بَيْعِ ذٰلِكَ إِلَّا بِالدَّنَانِيرِ وَالدَّرَاهِمِ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مخابرہ، مزابنہ اور محاقلہ سے منع فرمایا۔ نیز پھلوں کو فروخت کرنے سے منع بھی فرمایا جب تک وہ کھانے کے قابل نہ ہوں۔ اور روپیہ واشرفی کے سوا پھلوں کے فروخت کرنے سے بھی منع فرمایا۔

بَيْعُ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ

جب تک بالی سفید نہ ہو اسے فروخت نہ کرنا

۴۵۵۷ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ النَّخْلَةِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَأْمَنَ الْعَاهَةَ نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کھجور کو فروخت کرنے سے منع فرمایا جب تک کہ وہ خوش رنگ نہ ہو۔ اور بالی کو فروخت کرنے سے جب تک کہ وہ سفید نہ ہو۔ اور آفت کا خطرہ بھی ٹل جائے آپ نے فروخت کرنے والے کو فروخت کرنے سے اور خریدنے والے کو خریدنے سے منع فرمایا۔

۴۵۵۸ عَنْ أَبِي صَالِحٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَا أَجِدُ الصَّيْحَانِيَّ وَلَا الْعِذْقَ بِجَمْعِ التَّمْرِ حَتّٰى نَزِيدَهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْهُ بِالْوَرِقِ ثُمَّ اشْتَرِ بِهِ.

سیدنا حضرت ابو صالح نے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے سنا۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم کھجور کی دو قسمیں صیحانی اور عذق کھجور کو نہیں پاتے۔ جب تک کہ اس کے بدلے میں زیادہ نہ دیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ کہ کھجور کو پہلے چاندی کے بدلے فروخت کر ڈالو۔ اور بعد ازاں اس کے بدلے صیحانی اور عذق خرید لو۔

بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ مُتَفَاضِلًا

کھجور کو کھجور کے بدلے کم و بیش فروخت کرنا

۴۵۵۹ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَأَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلَى خَيْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِيبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكُلُّ تَمْرِ خَيْبَرَ هٰكَذَا قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا لَنَأْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَيْنِ وَالصَّاعَيْنِ بِالثَّلَاثِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَفْعَلْ بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا.

سیدنا حضرت ابو سعید خدری اور جناب حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا عامل مقرر فرمایا۔ وہ شخص عمدہ قسم کی کھجوریں (جنہیں جنیب کہا جاتا تھا) لایا۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا خیبر کی تمام کھجوریں اسی طرح ہیں؟ اس شخص نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی قسم! اسے ہم دو صاع کھجور دے کر ایک صاع یا تین صاع دے کر دو صاع وصول کرتے ہیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

نے فرمایا۔ ایسا مت کرو بلکہ کھجور کو پہلے درہم کے بدلے فروخت کرو اور بعد ازاں روپیہ دے کر جنیب خرید لیجئے!

٤٥٦٠ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِتَمْرٍ رَيَّانَ وَكَانَ تَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْلًا فِيهِ يُبْسٌ فَقَالَ أَنَّى لَكُمْ هَذَا قَالُوا ابْتَعْنَاهُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ مِنْ تَمْرِنَا فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ هَذَا لَا يَصِحُّ وَلَكِنْ بِعْ تَمْرَكَ وَاشْتَرِ مِنْ هَذَا حَاجَتَكَ.

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عمدہ قسم کی ایک کھجور ریان پیش کی گئی۔ اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں موجود کھجوریں خشک تھیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ یہ کھجور کہاں سے آئی؟ لوگوں نے عرض کیا کہ ہم نے اس کو ایک صاع کے بدلے دو صاع دے کر خریدا۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ درست نہیں۔ لیکن تم اپنی کھجوروں کو نقد قیمت پر فروخت کرو اور پھر جو ضرورت ہو خرید لو۔

٤٥٦١ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَبِيعُ الصَّاعَيْنِ بِالصَّاعِ فَبَلَغَ ذَلِكَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا صَاعَيْ تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعَيْ حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَ بِدِرْهَمَيْنِ.

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ہمیں ملی جلی کھجور ملتی تھی۔ اور ہم اس کے دو صاع کے بدلے ایک صاع خرید لیتے تھے۔ اس بات کی اطلاع حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ نے فرمایا۔ کھجور کے دو صاع ایک صاع کے بدلے فروخت نہ کئے جائیں۔ اور دو صاع گیہوں کے ایک صاع کے عوض نہ فروخت کیے جائیں اور ایک درہم کو دو درہموں کے بدلے میں نہ دیا جائے۔

٤٥٦٢ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كُنَّا نَبِيعُ يَعْنِي تَمْرَ الْجَمْعِ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا صَاعَيْ تَمْرٍ بِصَاعٍ وَلَا صَاعَيْ حِنْطَةٍ بِصَاعٍ وَلَا دِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ.

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ملی جلی کھجور کے دو صاع دے کر ایک صاع لیتے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ کھجور کے دو صاع ایک صاع کے بدلے میں نہ دو اور دو صاع گیہوں کے بدلے میں ایک صاع گیہوں نا دو ایک درہم کے بدلے دو درہم نہ دو۔

٤٥٦٣ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ أَتَى بِلَالٌ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِيٍّ فَقَالَ مَا هَذَا قَالَ اشْتَرَيْتُهُ صَاعًا بِصَاعَيْنِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوَّهْ عَيْنُ الرِّبَا لَا تَقْرَبْهُ.

جناب حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سیدنا حضرت بلال رضی اللہ عنہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک عمدہ قسم کی کھجور برنی لے کر حاضر ہوئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دریافت فرمایا۔ یہ کیا ہے؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے بتایا۔ میں نے دو صاع دے کر اس کا ایک صاع لیا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو نرا سود ہے، اس کے قریب نہ جاؤ۔

٤٥٦٤ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالْوَرِقِ

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ سونا چاندی کے عوض

رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ رِبًا إِلَّا هَاءَ وَهَاءَ۔

فروخت کرنا سود ہے۔ ہاں مگر جب کہ نقد کے بدلے میں نقد ہو۔ اور کھجور کے عوض کھجور دینا سود ہے۔ سوائے اس کے نقد کے بدلے فروخت کی جائے۔ اور گیہوں کے بدلے گیہوں دینا سود ہے۔ سوائے اس کے کہ نقد کے بدلے نقد دی جائے۔ اور جو کے بدلے جو دینا سود ہے۔ ہاں مگر نقد کے بدلے نقد دی جائے تو نہیں۔

بَيْعُ التَّمْرِ بِالتَّمْرِ

کھجور کے بدلے میں کھجور فروخت کرنا

۴۵۶۶: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْحِنْطَةُ بِالْحِنْطَةِ وَالشَّعِيرُ بِالشَّعِيرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى إِلَّا مَا اخْتَلَفَتْ أَلْوَانُهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ کھجور کے بدلے کھجور گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو، نمک کے بدلے نمک الغرض جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو سود ہو گیا۔ ہاں مگر جب قسم مختلف ہو جائے۔

نوٹ: یعنی گیہوں کو کھجور کے عوض فروخت کیا جائے۔ تو زیادہ یا کم لینا درست ہے۔

بَيْعُ الْبُرِّ بِالْبُرِّ

گندم کے بدلے گندم فروخت کرنا

۴۵۶۷: عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُتَيْكٍ[1] قَالَ جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَمُعَاوِيَةَ حَدَّثَهُمْ عُبَادَةُ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقِ بِالْوَرِقِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرِ بِالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ قَالَ أَحَدُهُمَا وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نَبِيعَ الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيرِ وَالشَّعِيرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا قَالَ أَحَدُهُمَا فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى۔

سیدنا حضرت مسلم بن یسار اور حضرت عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما دونوں ایک مکان میں اکٹھے ہوئے۔ پھر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے حدیث شریف بیان فرمائی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے کے بدلے میں سونا، چاندی کے عوض چاندی، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو اور کھجور کے عوض کھجور فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ ان دونوں حضرات میں سے ایک راوی غالباً مسلم نے اتنا زیادہ روایت کیا کہ نمک کے بدلے نمک اور دوسرے راوی نے اسے بیان نہیں کیا۔ مگر برابر برابر، نقد نقد اور ہمیں سونا چاندی کے بدلے اور چاندی سونے کے بدلے میں فروخت کرنے کا حکم ہوا اور گندم جو کے بدلے میں۔ اور جو گندم کے بدلے میں نقد بہ نقد ہم جس طرح چاہیں فروخت کریں (کم و بیش یا مساوی) ایک راوی نے اتنا زیادہ بیان فرمایا کہ جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سود دیا یا سود لیا۔

[1] عَتِيكٍ ـ ابن ہرمز

٤٥٦٧: عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ وَقَدْ كَانَ يُدْعَى ابْنَ هُرْمُزَ قَالَ جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ حَدَّثَهُمْ عُبَادَةُ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالتَّمْرِ بِالتَّمْرِ وَالْبُرِّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ قَالَ أَحَدُهُمَا وَالْمِلْحِ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ قَالَ أَحَدُهُمَا مَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ وَأَمَرَنَا أَنْ نَبِيْعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ وَالشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا۔

سیدنا حضرت مسلم بن یسار اور حضرت عبداللہ بن عبید رضی اللہ عنہما (یہ ابن ہرمز بھی کہلاتے تھے) سے مروی ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما دونوں ایک مکان میں اکٹھے ہو گئے۔ پھر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے حدیث شریف بیان فرمائی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے کے بدلے میں سونا، چاندی کے عوض چاندی، کھجور کے بدلے کھجور، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو اور ... فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ ان دونوں حضرات میں سے ایک راوی یعنی مسلم نے اتنا زیادہ روایت کیا کہ نمک کے بدلے نمک اور دوسرے راوی نے اسے بیان نہیں کیا؛ مگر برابر برابر نقد بنقد اور ہمیں سونا چاندی کے بدلے اور چاندی سونے کے عوض میں فروخت کرنے کا حکم ہوا اور گندم جو کے بدلے میں اور جو گندم کے بدلے میں ہم جس طرح چاہیں فروخت کریں (کم و بیش یا مساوی)۔ ایک راوی نے اتنا زیادہ بیان فرمایا کہ جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سود دیا یا سود لیا۔

بَيْعُ الشَّعِيْرِ بِالشَّعِيْرِ

جو کے بدلے جو فروخت کرنا

٤٥٦٨: عَنْ مُسْلِمِ بْنِ يَسَارٍ وَعَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ جَمَعَ الْمَنْزِلُ بَيْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَبَيْنَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ عُبَادَةُ نَهَى رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيْعَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقَ بِالْوَرِقِ وَالْبُرَّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرَ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرَ بِالتَّمْرِ قَالَ أَحَدُهُمَا وَالْمِلْحَ بِالْمِلْحِ وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ قَالَ أَحَدُهُمَا مَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى وَلَمْ يَقُلْهُ الْآخَرُ وَأَمَرَنَا أَنْ نَبِيْعَ الذَّهَبَ بِالْوَرِقِ وَالْوَرِقَ بِالذَّهَبِ وَالْبُرَّ بِالشَّعِيْرِ وَالشَّعِيْرَ بِالْبُرِّ يَدًا بِيَدٍ كَيْفَ شِئْنَا فَبَلَغَ هٰذَا الْحَدِيْثُ مُعَاوِيَةَ فَقَامَ فَقَالَ مَا بَالُ رِجَالٍ يُحَدِّثُوْنَ بِأَحَادِيْثَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت مسلم بن یسار اور حضرت عبداللہ بن عبید رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عبادہ بن صامت اور حضرت معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہما دونوں ایک مکان میں اکٹھے ہو گئے۔ پھر حضرت عبادہ رضی اللہ عنہما نے حدیث شریف بیان فرمائی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے کے بدلے میں سونا، چاندی کے عوض چاندی، گندم کے بدلے گندم، جو کے بدلے جو اور کھجور کے عوض کھجور فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ ان دونوں حضرات میں سے ایک راوی یعنی مسلم نے اتنا زیادہ روایت کیا کہ نمک کے بدلے نمک اور دوسرے راوی نے اسے بیان نہیں کیا، مگر برابر برابر، نقد بنقد اور ہمیں سونا چاندی کے بدلے میں اور چاندی سونے کے عوض فروخت کرنے کا حکم ہوا اور گندم جو کے بدلے میں، جو گندم کے بدلے میں ہم جس طرح چاہیں گے فروخت کریں (کم و بیش یا مساوی)۔ ایک راوی

وَقَدْ صَحِبْنَاهُ لَمْ نَسْمَعْهُ مِنْهُ فَبَلَغَ ذَلِكَ عُبَادَةَ بْنَ الصَّامِتِ فَقَامَ فَأَعَادَ الْحَدِيثَ وَقَالَ لَنُحَدِّثَنَّ بِمَا سَمِعْنَاهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنْ رَغِمَ مُعَاوِيَةُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ۔

نے اتنا زیادہ بیان فرمایا کہ جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سود دیا یا سود لیا۔ البتہ اس میں اس قدر زیادہ ہے کہ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث شریف سنی تو فرمایا۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث نقل کرتے ہیں جو ہم نے نہیں سنیں اور ہم آپ کی صحبت میں رہے۔ جب یہ بات سیدنا حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے سنی تو آپ پھر کھڑے ہو گئے۔ اور اسی حدیث کو دہرایا اور فرمایا کہ ہم نے جو کچھ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ اسے بیان کریں گے۔ خواہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ ناراض ہی کیوں نہ ہوں۔

۴۵۶۹ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَكَانَ بَدْرِيًّا وَكَانَ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يَخَافَ فِي اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ أَنَّ عُبَادَةَ قَامَ خَطِيبًا فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ قَدْ أَحْدَثْتُمْ بُيُوعًا لَا أَدْرِي مَا هِيَ أَلَا إِنَّ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَإِنَّ الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ تِبْرُهَا وَعَيْنُهَا وَلَا بَأْسَ يَعْنِي بَيْعَ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ يَدًا بِيَدٍ وَالْفِضَّةُ أَكْثَرُهُمَا وَلَا يَصْلُحُ النَّسِيئَةُ أَلَا إِنَّ الْبُرَّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيرَ بِالشَّعِيرِ مُدْيًا بِمُدْيٍ وَلَا بَأْسَ بَيْعَ الشَّعِيرِ بِالْحِنْطَةِ يَدًا بِيَدٍ وَالشَّعِيرُ أَكْثَرُهُمَا وَلَا يَصْلُحُ نَسِيئَةً أَلَا وَإِنَّ التَّمْرَ بِالتَّمْرِ مُدْيًا بِمُدْيٍ حَتَّى ذَكَرَ الْمِلْحَ مُدًّا بِمُدٍّ فَمَنْ زَادَ أَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ أَرْبَى۔

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ راوی ہیں اور آپ حضور انور کے ساتھ غزوہ بدر میں شریک ہوئے تھے اور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اس بات پر بیعت کی تھی کہ ہم اللہ رب العزت کے حکم کی بجا آوری میں کسی شخص کی ملامت سے نہ ڈریں گے۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ خطبہ ارشاد فرمانے کے لیے کھڑے ہوئے۔ اور فرمایا۔ اے لوگو! تم نے ایسے نئے نئے سودے نکالے ہیں جو مجھے معلوم نہیں ہیں آگاہ رہو۔ سونے کو سونے کے بدلے فروخت کرو۔ تول کر ڈلا ہو یا سکہ ہو۔ اور چاندی کے بدلے چاندی بیچو وزن شدہ ڈلا ہو یا سکہ۔ اور چاندی کو سونے کے بدلے میں فروخت کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اگرچہ چاندی زیادہ ہی کیوں نہ ہو مگر نقد بنقد لازمی ہے۔ اور اس میں میعاد درست نہیں۔ خبردار گندم کے بدلے گندم اور جو کے بدلے جو برابر برابر تول کر فروخت کرو۔ اور اگر کوئی شخص جو کو گیہوں کے بدلے میں فروخت کرے۔ تو زیادہ دینے میں کوئی حرج نہیں مگر نقد بنقد دینا لازمی ہے اور ادھار درست نہیں آگاہ رہو۔ کھجور کو کھجور کے بدلے میں برابر برابر ناپ کر فروخت کرو۔ حتیٰ کہ آپ نے نمک کو بیان فرمایا کہ اسے بھی برابر ناپ کر بیچو جو شخص زیادہ دے یا لے تو اس نے سود کھایا یا کھلایا۔

نوٹ:- اس میں سونے اور چاندی کے بیچنے میں میعاد درست نہیں۔ یعنی اگر چاندی سونے کے بدلے میں فروخت کرے۔ تو وزن میں برابر ہونا ضروری نہیں تاہم دست بدست ضروری ہے ایک اب دے اور ایک میعاد پر تو یہ ناجائز ہے۔

۴۵۷۰ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُولُ

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ

اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الذَّھَبُ بِالذَّھَبِ تِبْرُہٗ وَعَیْنُہٗ وَزْنًا بِوَزْنٍ وَالْفِضَّۃُ بِالْفِضَّۃِ تِبْرُہٗ وَعَیْنُہٗ وَزْنًا بِوَزْنٍ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ سَوَآءً بِسَوَآءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰی۔

راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ سونا سونے کے بدلے میں تولا ہوا اور سکہ برابر برابر بوزن کے فروخت کرو۔ چاندی کو چاندی کے بدلے سکہ یا ڈلا برابر برابر فروخت کرو۔ نمک کے بدلے نمک، کھجور کے بدلے کھجور گیہوں کے بدلے گیہوں جو کے بدلے جو برابر برابر یکساں اور مساوی فروخت کرو جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو اس کا سود ہوا۔

۴۵۶۱ عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ عَلِیٍّ اَنَّ اَبَا الْمُتَوَکِّلِ مَرَّ بِھِمْ فِی السُّوْقِ فَقَامَ اِلَیْہِ قَوْمٌ اَنَا فِیْھِمْ قَالَ قُلْنَا اَتَیْنَاکَ لِنَسْاَلَکَ عَنِ الصَّرْفِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا سَعِیْدٍ الْخُدْرِیَّ قَالَ لَہٗ رَجُلٌ مَا بَیْنَکَ وَبَیْنَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَیْرُ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ لَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ غَیْرُہٗ قَالَ فَاِنَّ الذَّھَبَ بِالذَّھَبِ وَالْوَرِقَ بِالْوَرِقِ قَالَ سُلَیْمَانُ اَوْ قَالَ وَالْفِضَّۃُ بِالْفِضَّۃِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ سَوَآءً بِسَوَآءٍ فَمَنْ زَادَ عَلٰی ذٰلِکَ اَوِ ازْدَادَ فَقَدْ اَرْبٰی وَالْاٰخِذُ وَالْمُعْطِیْ فِیْہِ سَوَآءٌ۔

سیدنا حضرت سلیمان بن علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ابو المتوکل (علی بن داؤد) بازار میں لوگوں کے قریب سے گزرے اور بہت سے لوگ ان کی طرف ہو گئے میں بھی ان میں تھا ہم نے کہا کہ ہم آپ سے بیع صرف کے متعلق دریافت کرنا چاہتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے سنا اسی دوران ایک شخص نے کھڑے ہو کر پوچھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ اور آپ کے درمیان کوئی دوسرا راوی تو نہیں ؟ تو (علی بن داؤد) نے فرمایا ابو سعید رضی اللہ عنہ کے سوا کوئی نہیں۔ آپ نے فرمایا سونے کے بدلے سونا چاندی کے بدلے چاندی یعنی سکے کے بدلے روپیہ گندم کے بدلے گندم جو کے بدلے جو کھجور کے بدلے کھجور اور نمک نمک کے بدلے برابر برابر فروخت کرو۔ جو شخص زیادہ دے یا زیادہ لے اس نے سود لیا یا سود دیا۔ دینے والا اور لینے والا دونوں ایک جیسے (گنہگار) ہیں۔

۴۵۶۲ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ الذَّھَبُ الْکِفَّۃُ بِالْکِفَّۃِ فَقَالَ مُعٰوِیَۃُ اِنَّ ھٰذَا لَا یَقُوْلُ شَیْئًا قَالَ عُبَادَۃُ اِنِّیْ وَاللّٰہِ مَا اُبَالِیْ اَنْ لَّا اَکُوْنَ بِاَرْضٍ یَکُوْنُ بِھَا مُعٰوِیَۃُ اِنِّیْ اَشْھَدُ اَنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ذٰلِکَ۔

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ سونے کا ایک پلڑا دوسرے پلڑے کے برابر (اور حضرت یعقوب نے پلڑے کا ذکر نہ فرمایا) حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تو اس بات کی سمجھ نہیں آئی۔ حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ خدا کی قسم مجھے اس بات کی بالکل پروا نہیں کہ میں اس ملک میں نہ رہوں جہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ رہیں! میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے جناب

ل: یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔

بَيْعُ الدِّينَارِ بِالدِّينَارِ

اشرفی کو اشرفی کے بدلے میں فروخت کرنا

۴۵۷۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا اشرفی کو اشرفی کے عوض فروخت کرو۔ روپئے کو روپئے کے عوض فروخت کرو تول کر برابر برابر اس طرح کہ کم و بیش نہ ہو۔

نوٹ: اگر بالفرض ایک کی چاندی بہتر ہو یا ایک شخص کا سونا کھرا ہو تو روپئے کو اشرفی دے کر یا اشرفی کو روپیہ دے کر خریدے

بَيْعُ الدِّرْهَمِ بِالدِّرْهَمِ

روپیہ کو روپیہ کے بدلے میں فروخت کرنا۔

۴۵۷۴ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ الدِّينَارُ بِالدِّينَارِ وَالدِّرْهَمُ بِالدِّرْهَمِ لَا فَضْلَ بَيْنَهُمَا عَهِدَ إِلَيْنَا نَبِيُّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ دینار کو دینار کے بدلے، درہم کو درہم کے عوض فروخت کرو۔ برابر برابر اور یہ کم یا زیادہ نہ ہو۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اس کا حکم فرمایا ہے۔

۴۵۷۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبَى.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا سونے کو سونے کے بدلے میں تول کر برابر برابر فروخت کرو۔ اور چاندی کو چاندی کے بدلے میں تول کر برابر برابر فروخت کرو جس شخص نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو سود ہوگا۔

بَيْعُ الذَّهَبِ بِالذَّهَبِ

سونے کے بدلے سونا فروخت کرنا:

۴۵۷۶ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوا بَعْضَهَا عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهَا شَيْئًا غَائِبًا بِنَاجِزٍ.

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سونے کو سونے کے بدلے میں فروخت نہ کرو ہاں مگر برابر برابر اور ایک کو دوسرے پر نہ بڑھاؤ۔ چاندی کے عوض چاندی نہ دو مگر برابر برابر۔ اور ان میں سے کسی ایک کو فروخت نہ کرو جو نقد کے بدلے ادھار ہو۔

۴۵۷۷ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَصُرَ عَيْنِي وَسَمِعَ أُذُنِي مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الذَّهَبِ

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میری آنکھوں نے دیکھا اور میرے کانوں نے سنا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کو سونے کے بدلے

ن استزاد   ن منها

بِالذَّهَبِ وَالْوَرِقَ بِالْوَرِقِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تَبِيعُوا غَائِبًا بِنَاجِزٍ وَلَا تُشِفُّوا أَحَدَهُمَا عَلَى الْآخَرِ.

میں، چاندی کو چاندی کے عوض برابر برابر اور ہم وزن ہونے کے سوا فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ اور فرمایا۔ ادھار کو نقد کے بدلے میں نہ بیچو۔ اور ایک کو دوسرے پر زیادہ نہ کرو (اگرچہ ایک کھوٹا ہو اور دوسرا کھرا ہو)

٤٥٧٨ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ مُعَاوِيَةَ بَاعَ سِقَايَةً مِنْ ذَهَبٍ أَوْ وَرِقٍ بِأَكْثَرَ مِنْ وَزْنِهَا فَقَالَ أَبُو الدَّرْدَاءِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هَذَا إِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ.

جناب حضرت عطا ابن یسار رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سونے یا چاندی کا بنا ہوا پانی پینے کا ایک برتن فروخت کیا اور اس کے وزن سے زیادہ چاندی یا سونا لیا۔ حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ میں نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ آپ برابر برابر ہونے کے سوا اس قسم کی بیع سے منع فرماتے تھے۔

بَيْعُ الْقِلَادَةِ فِيهَا الْخَرَزُ وَالذَّهَبُ بِالذَّهَبِ

ایسے ہار کو سونے کے عوض فروخت کرنا جس میں موتی اور ہیرے اور سونا جڑا ہوا ہو۔

٤٥٧٩ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ اشْتَرَيْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ بِاثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَفَصَّلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِيهَا أَكْثَرَ مِنْ اثْنَيْ عَشَرَ دِينَارًا فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تُبَاعُ حَتَّى تُفَصَّلَ.

سیدنا حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے غزوۂ خیبر کے دن سونے کا ایک ایسا ہار جس میں نگینے جڑے ہوئے تھے بارہ دینار کے بدلے میں خریدا جب میں نے اس کا سونا الگ کیا تو یہ بارہ اشرفیوں سے زیادہ نکلا۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اس کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ جب تک سونا الگ نہ کیا جائے۔ یہ فروخت نہ کیا جائے۔

نوٹ۔ بشرطیکہ سونے کے عوض فروخت کیا جانا مقصود ہو۔

٤٥٨٠ عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ أَصَبْتُ يَوْمَ خَيْبَرَ قِلَادَةً فِيهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَأَرَدْتُ أَنْ أَبِيعَهَا فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ افْصِلْ بَعْضَهَا مِنْ بَعْضٍ ثُمَّ بِعْهَا.

سیدنا حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ غزوۂ خیبر کے روز مجھے ایک ایسا ہار ملا جس میں سونا اور موتی و جواہر جڑے ہوئے تھے۔ میں نے اسے فروخت کرنے کا ارادہ کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اس کا تذکرہ کیا گیا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ سونا اور موتی الگ الگ کر دو۔ اور بعد ازاں اسے فروخت کر دو۔

بَيْعُ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ نَسِيئَةً

چاندی کو سونے کے بدلے میں ادھار فروخت کرنا

٤٥٨١ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ بَاعَ شَرِيكٌ

جناب حضرت ابوالمنہال رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ راوی ہیں

لِي وَرِقًا بِنَسِيئَةٍ فَجَاءَنِي فَأَخْبَرَنِي فَقُلْتُ هَذَا لاَ يَصْلُحُ فَقَالَ قَدْ وَاللَّهِ بِعْتُهُ فِي السُّوقِ وَمَا عَابَهُ عَلَىَّ أَحَدٌ فَأَتَيْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ قَدِمَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَنَحْنُ نَبِيعُ هَذَا الْبَيْعَ فَقَالَ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلاَ بَأْسَ وَمَا كَانَ نَسِيئَةً فَهُوَ رِبًا ثُمَّ قَالَ لِي ائْتِ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَأَتَيْتُهُ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

کہ میرے ایک حصہ دار نے ادھار پر سونے کے بدلے چاندی فروخت کی۔ اور بعد ازاں مجھے آکر بتایا۔ میں نے کہا یہ جائز نہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ میں نے علی الاعلان بھرے بازار میں فروخت کی۔ اور کسی شخص نے یہ نہیں کہا کہ یہ بری بات ہے بعد ازاں میں حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور آپؓ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں تشریف لائے اور ہم اسی طرح کے سودے کیا کرتے تھے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر نقد کے بدلے نقد ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اور اگر ادھار ہو تو یہ سود ہے پھر مجھے فرمایا کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کے پاس جائیے میں حضرت زید رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپؓ سے پوچھا آپ نے بھی یہی ارشاد فرمایا۔

۴۵۸۲ عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَزَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا تَاجِرَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلْنَا نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلاَ بَأْسَ وَإِنْ كَانَتْ نَسِيئَةً فَلاَ يَصْلُحُ.

سیدنا حضرت براء بن عازب اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم دونوں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اقدس میں تجارت کیا کرتے تھے۔ ہم نے آپ سے مرتبہ سونے کو چاندی کے عوض یا چاندی کو سونے کے بدلے میں فروخت کرنے کی بابت دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا۔ اگر نقد در نقد ہو تو کوئی حرج نہیں۔ اور اگر ادھار ہو تو نا جائز ہے۔

۴۵۸۳ عَنْ أَبِي الْمِنْهَالِ قَالَ سَأَلْتُ الْبَرَاءَ بْنَ عَازِبٍ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ سَلْ زَيْدَ بْنَ أَرْقَمَ فَإِنَّهُ خَيْرٌ مِنِّي وَأَعْلَمُ فَسَأَلْتُ زَيْدًا فَقَالَ سَلِ الْبَرَاءَ فَإِنَّهُ خَيْرٌ مِنِّي وَأَعْلَمُ فَقَالاَ جَمِيعًا نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَرِقِ بِالذَّهَبِ دَيْنًا.

جناب حضرت ابو المنہال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے صرف کے متعلق دریافت کیا۔ آپ نے مجھے فرمایا کہ تم حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے دریافت کرو کیونکہ آپ مجھ سے افضل ہیں اور زیادہ جانتے ہیں۔ میں نے حضرت زید سے دریافت کیا۔ تو حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے فرمایا تم حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے پوچھو کیونکہ وہ مجھ سے افضل ہیں اور زیادہ جانتے ہیں۔ بعد ازاں دونوں نے فرمایا کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو سونے کے بدلے میں ادھار پر فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

بَيْعُ الْفِضَّةِ بِالذَّهَبِ وَبَيْعُ الذَّهَبِ بِالْفِضَّةِ

چاندی کو سونے کے بدلے اور سونے کو چاندی کے عوض فروخت کرنا

۴۵۸۴ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى

سیدنا حضرت ابو بکرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور

رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْفِضَّةِ بِالْفِضَّةِ وَالذَّهَبِ بِالذَّهَبِ إِلَّا سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَأَمَرَنَا أَنْ نَبْتَاعَ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْنَا.

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کو چاندی کے بدلے میں فروخت کرنے سے منع فرمایا اور سونے کو سونے کے بدلے میں فروخت کرنے سے بالا مگر برابر برابر ہو۔ اور ہمیں سونا چاندی کے بدلے خریدنے کا حکم تھا ہم جس طرح دکم چاہیں سونے کو چاندی کے بدلے اور چاندی کو سونے کے بدلے میں جس طرح چاہیں خریدنے کا حکم ہوا۔

۴۵۸۵ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَبِيعَ الْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ إِلَّا عَيْنًا بِعَيْنٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ وَلَا نَبِيعَ الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ إِلَّا عَيْنًا بِعَيْنٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَايَعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتُمْ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ كَيْفَ شِئْتُمْ.

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں چاندی کے بدلے چاندی فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ مگر نقد کے بدلے نقد، برابر برابر اور آپ نے سونے کو سونے کے بدلے میں فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ مگر نقد کے عوض نقد، برابر کے بدلے برابر۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سونے کو چاندی کے بدلے فروخت کرو جس طرح تم چاہو۔ اور چاندی کو سونے کے عوض فروخت کرو جیسے تمہاری مرضی ہو۔

۴۵۸۶ عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رِبَا إِلَّا فِي النَّسِيئَةِ.

سیدنا حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ادھار کے سوا سود نہیں ہے۔

۴۵۸۷ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ يَقُولُ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَرَأَيْتَ هٰذَا الَّذِي تَقُولُ أَشَيْئًا وَجَدْتَهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَوْ شَيْئًا سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا وَجَدْتُهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَلَا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ أَخْبَرَنِي أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا الرِّبَا فِي النَّسِيئَةِ.

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا، آپ جو کچھ فرماتے ہیں کیا آپ نے اسے اللہ کی کتاب میں پایا ہے، یا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ کہ نہ تو میں نے اسے اللہ کی کتاب میں پایا اور نہ ہی حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا۔ لیکن حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان فرمایا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ سود صرف ادھار ہی میں ہے۔ اگرچہ وہ برابر برابر ہی فروخت کرے۔

۴۵۸۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ فَأَبِيعُ

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں بقیع میں اونٹ فروخت کیا کرتا تھا۔ تو میں اشرفیوں کے

بِالدَّنَانِيْرِ وَاٰخُذُ الدَّرَاهِمَ فَاَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بَيْتِ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اُرِيْدُ اَنْ اَسْاَلَكَ اِنِّيْ اَبِيْعُ الْاِبِلَ بِالنَّقِيْعِ فَاَبِيْعُ بِالدَّنَانِيْرِ وَاٰخُذُ الدَّرَاهِمَ قَالَ لَا بَاْسَ اَنْ تَاْخُذَهَا بِسِعْرِ يَوْمِهَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ

عوض فروخت کیا کرتا اور روپیہ لے لیتا تھا میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے گھر میں حاضر ہوا اور میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ میں نقیع میں اونٹ فروخت کیا کرتا ہوں۔ اور اشرفیوں کے عوض فروخت کر کے روپئے لیتا ہوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کوئی حرج نہیں ہے۔ اگر تم اسی دن کے بھاؤ سے لے لو۔ جب تک کہ تم دونوں الگ اور جدا نہ ہو۔ اس حال میں کہ ایک کا کچھ دوسرے کے ذمہ باقی ہو۔

نوٹ:۔ یعنی اگر نقد نقد سودا ہو تو کوئی حرج نہیں۔

اَخْذُ الْوَرِقِ مِنَ الذَّهَبِ وَالذَّهَبِ مِنَ الْوَرِقِ

سونے کے عوض چاندی اور چاندی کے عوض سونا لینا

۴۵۸۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنْتُ اَبِيْعُ الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ وَالْفِضَّةَ بِالذَّهَبِ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ بِذٰلِكَ فَقَالَ اِذَا بَايَعْتَ صَاحِبَكَ فَلَا تُفَارِقْهُ وَبَيْنَكَ وَبَيْنَهُ لَبْسٌ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ میں چاندی کے عوض سونا فروخت کیا کرتا تھا۔ اور چاندی سونے کے بدلے فروخت کرتا تھا۔ میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپؐ سے عرض کیا۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ جب فروخت کرے تو تو اپنے ساتھی سے الگ مت ہو۔ جب تک تیرے اور اس کے درمیان معاملہ ہے۔

نوٹ:۔ یعنی حساب کتاب لین دین ختم کر کے الگ ہو۔

۴۵۹۰ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَاْخُذَ الدَّنَانِيْرَ مِنَ الدَّرَاهِمِ وَالدَّرَاهِمَ مِنَ الدَّنَانِيْرِ۔

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ روپیہ کے بدلے میں اشرفیاں اور اشرفیوں کے بدلے میں روپیہ لینے کو مکروہ فرماتے۔

۴۵۹۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا يَعْنِيْ فِيْ قَبْضِ الدَّرَاهِمِ مِنَ الدَّنَانِيْرِ وَالدَّنَانِيْرِ مِنَ الدَّرَاهِمِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ روپیے کے بدلے اشرفیاں لینے اور اشرفیوں کے عوض روپیہ لینے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے تھے۔

۴۵۹۲ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ يَعْنِيْ قَبْضَ الدَّنَانِيْرِ مِنَ الدَّرَاهِمِ اَنَّهُ كَانَ يَكْرَهُهَا اِذَا كَانَ مِنْ قَرْضٍ۔

جناب حضرت ابراہیم روپیوں کے عوض اشرفیاں لینے کو برا جانتے تھے۔ جب کسی شخص کا قرض دینا ہو۔

۴۵۹۳ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ اَنَّهُ كَانَ لَا يَرٰى بَاْسًا

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ اس میں کوئی

وَإِنْ كَانَ مِنْ قَرْضٍ.

حرج نہیں سمجھتے تھے خواہ قرض ہی کیوں نہ ہو۔

۴۵۹۴ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ مِثْلَهُ قَالَ أَبُو عَبْدِ الرَّحْمٰنِ كَذَا وَجَدْتُهُ فِي هٰذَا الْمَوْضِعِ. (ترجمہ اوپر گزرا)

أَخْذُ الْوَرِقِ مِنَ الذَّهَبِ
سونے کے عوض چاندی لینا

۴۵۹۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ رُوَيْدَكَ أَسْأَلُكَ إِنِّي أَبِيعُ الْإِبِلَ بِالْبَقِيعِ بِالدَّنَانِيرِ وَآخُذُ الدَّرَاهِمَ قَالَ لَا بَأْسَ أَنْ تَأْخُذَ بِسِعْرِ يَوْمِهِمَا مَا لَمْ تَفْتَرِقَا وَبَيْنَكُمَا شَيْءٌ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ ذرا ٹھہریئے میں آپ سے عرض پرداز ہوں کہ بقیع میں اشرفیوں کے عوض اونٹ فروخت کرتا ہوں اور روپیہ لیتا ہوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔ اگر تو روزمرہ بھاؤ سے لے لے۔ جب تم ایک دوسرے کو چھوڑ کر الگ نہ ہو۔

الزِّيَادَةُ فِي الْوَزْنِ
تول میں زیادہ دینا

۴۵۹۶ عَنْ جَابِرٍ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ دَعَا بِمِيزَانٍ فَوَزَنَ لِي وَزَادَنِي.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مدینہ منورہ تشریف لائے تو آپ نے ایک ترازو منگوایا اس میں تول کر دیا اور مجھے میرے قرض سے زیادہ عنایت فرمایا۔

نوٹ: اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اگر قرض دار اپنی خوشی اور رضامندی سے زیادہ دے تو بہتر اور افضل ہے۔ اور قرض خواہ کو اس کا لینا جائز اور درست ہے۔

۴۵۹۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَادَنِي.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میرا قرض ادا کیا اور مجھے زیادہ عنایت فرمایا۔

الرُّجْحَانُ فِي الْوَزْنِ
تولتے وقت جھکتا تولنا

۴۵۹۸ عَنْ سُوَيْدِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ جَلَبْتُ أَنَا وَمَخْرَفَةُ الْعَبْدِيُّ بَزًّا مِنْ هَجَرَ فَأَتَانَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ بِمِنًى وَوَزَّانٌ يَزِنُ بِالْأَجْرِ فَاشْتَرَى مِنَّا سَرَاوِيلَ فَقَالَ لِلْوَزَّانِ زِنْ وَأَرْجِحْ.

سیدنا حضرت سوید بن قیس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں اور مخرفہ عبدی ہجر کی بستی سے کپڑا لے کر آئے۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے پاس تشریف لائے۔ اور ہم منیٰ میں تھے اور وہاں ایک تولنے والا قیمت لے کر تولتا تھا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پاجامہ خریدا اور آپ نے تولنے والے سے ارشاد فرمایا۔ تولو اور جھکتا ہوا تولو۔

٦٩٩۔ عَنْ أَبِي صَفْوَانَ قَالَ بِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَرَاوِيلَ قَبْلَ الْهِجْرَةِ فَأَرْجَحَ لِي۔

حضرت ابو صفوان رحمۃ اللہ علیہ راوی ہیں کہ میں نے ہجرت سے پہلے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ ایک شلوار فروخت کی۔ تو آپ نے وزن میں جھکتی ہوئی تول مجھے عنایت فرمائی۔

٧٠٠۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِكْيَالُ عَلَى مِكْيَالِ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَالْوَزْنُ عَلَى وَزْنِ أَهْلِ مَكَّةَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ناپ مدینہ منورہ والوں کی معتبر ہے اور تول مکہ مکرمہ والوں کا۔

بَيْعُ الطَّعَامِ قَبْلَ أَنْ يُسْتَوْفَى

جب تک غلے کو تول یا ناپ لیا جائے اس کو فروخت کرنے کی ممانعت

٧٠١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اناج خریدے۔ وہ جب تک اسے ناپ یا تول نہ لے اسے فروخت نہ کرے

٧٠٢۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص اناج خریدے۔ وہ اسے فروخت نہ کرے۔ جب تک کہ اس پر قبضہ نہ کرے۔

٧٠٣۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِيعُهُ حَتَّى يَكْتَالَهُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے وہ جب تک اسے ناپ نہ لے فروخت نہ کرے۔

٧٠٤۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ وَالَّذِي قَبْلَهُ حَتَّى يَقْبِضَهُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا حدیث بالا میں اتنا زیادہ ہے کہ جب تک قبضہ نہ کرے۔

٧٠٥۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ أَمَّا الَّذِي نَهَى عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبَاعَ حَتَّى يُسْتَوْفَى الطَّعَامُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبضہ سے قبل جس چیز کی بیع کرنے سے منع فرمایا وہ اناج ہے۔

٧٠٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتَاعَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اناج

طَعَامًا فَلَا يَبِيْعُهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاَحْسِبُ اَنَّ كُلَّ شَيْءٍ بِمَنْزِلَةِ الطَّعَامِ.

خریدے۔ وہ جب تک قبضہ نہ کرے۔ اس کو فروخت نہ کرے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میرے خیال کے مطابق ہر چیز کو قبضے سے پہلے فروخت کرنا درست نہیں

۲۷۰۸ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِعْ طَعَامًا حَتّٰى تَشْتَرِيَهٗ وَتَسْتَوْفِيَهٗ.

سیدنا حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جب تک تو اناج کو خرید نہ لے اور اس پر قبضہ نہ کرے اسے فروخت نہ کر۔

۲۷۰۹ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

۲۷۱۰ عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ ابْتَعْتُ طَعَامًا مِنْ طَعَامِ الصَّدَقَةِ فَرَبِحْتُ فِيْهِ قَبْلَ اَنْ اَقْبِضَهٗ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ فَقَالَ لَا تَبِعْهُ حَتّٰى تَقْبِضَهٗ.

سیدنا حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے صدقے کا اناج خریدا اور اس پر قبضہ کرنے سے پہلے اس پر نفع کمایا۔ پھر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور آپ سے عرض کیا۔ تو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تک تو اس پر قبضہ نہ کرے اسے فروخت نہ کر۔

اَلنَّهْيُ عَنْ بَيْعِ مَا اشْتُرِيَ مِنَ الطَّعَامِ بِكَيْلٍ حَتّٰى يُسْتَوْفٰى

جو اناج ناپ کر خریدے اس پر قبضہ ہونے سے پہلے اسے فروخت کرنا ممنوع ہے

۲۷۱۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يَبِيْعَ اَحَدٌ طَعَامًا اشْتَرَاهُ بِكَيْلٍ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهٗ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے اناج کو فروخت کرنے سے منع فرمایا جس کو ناپ کر خریدا ہو۔ جب تک کہ اس پر قبضہ نہ کرے۔

بَيْعُ مَا يُشْتَرٰى مِنَ الطَّعَامِ جِزَافًا قَبْلَ اَنْ يُنْقَلَ مِنْ مَكَانِهٖ

اناج کا جو ڈھیر ناپے بغیر خریدا ہوا ہو۔ اسے اس جگہ سے اٹھانے سے پہلے فروخت کرنا۔

۲۷۱۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا فِيْ زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبْتَاعُ الطَّعَامَ فَيَبْعَثُ عَلَيْنَا مَنْ يَاْمُرُنَا بِانْتِقَالِهٖ مِنَ الْمَكَانِ الَّذِيْ ابْتَعْنَا فِيْهِ اِلٰى مَكَانٍ سِوَاهُ قَبْلَ اَنْ نَبِيْعَهٗ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں اناج خریدتے تھے پھر ہم آپ کی خدمت اقدس میں ایک ایسا شخص روانہ کرتے جو ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہم اسے بیچنے سے پہلے کسی اور جگہ اٹھالیں۔

نوٹ:۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس جگہ سے اٹھانے کا حکم فرماتے جہاں سے خریدا ہے۔

۲۷۱۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَبْتَاعُوْنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں

فِیْ اَعْلَی السُّوْقِ جُزَافًا فَنَھَاھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّبِیْعُوْہُ فِیْ مَکَانِہٖ حَتّٰی یَنْقُلُوْہُ۔

لوگ بازار کی بلندی پر ڈھیروں کے ڈھیر غلہ خریدتے تو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اس کے فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ جب تک کہ اسے اپنی جگہ سے اٹھا کر دوسری جگہ نہ لے جائیں۔

۴۶۱۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّھُمْ کَانُوْا یَتَبَایَعُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الرُّکْبَانِ فَنَھَاھُمْ اَنْ یَّبِیْعُوْا فِیْ مَکَانِھِمُ الَّذِیْ ابْتَاعُوْا حَتّٰی یَنْقُلُوْہُ اِلٰی سُوْقِ الطَّعَامِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ اقدس میں لوگ سواروں سے اناج خریدتے تھے۔ آپ نے انہیں اس جگہ فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ جب تک اسے بازار میں نہ لائیں۔

۴۶۱۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ النَّاسَ یُضْرَبُوْنَ عَلٰی عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَرَوُا الطَّعَامَ جُزَافًا اَنْ یَّبِیْعُوْہُ حَتّٰی یُؤْوُوْہُ اِلٰی رِحَالِھِمْ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دورِ اقدس میں لوگوں کو اس بات پر مار پڑتی کہ وہ اناج کا ڈھیر خرید کر اس جگہ فروخت کریں جب تک کہ گھر نہ لائیں۔

اَلرَّجُلُ یَشْتَرِی الطَّعَامَ اِلٰی اَجَلٍ وَّ یَسْتَرْھِنُ الْبَائِعُ مِنْہُ بِالثَّمَنِ رَھْنًا

ایک شخص ایک مدت تک ادھار غلہ خریدے اور فروخت کرنے والا قیمت کے اطمینان کیلئے اسکی کوئی چیز گروی رکھے

۴۶۱۵ عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ اشْتَرٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ یَّھُوْدِیٍّ طَعَامًا اِلٰی اَجَلٍ وَّرَھَنَہٗ دِرْعَہٗ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ادھار ایک مدت تک اناج خریدا۔ اور آپ نے اپنی زرہ اس کے پاس گروی رکھ دی۔

اَلرَّھْنُ فِی الْحَضَرِ

گھر میں رہ کر کسی چیز کو گروی رکھنا۔

۴۶۱۶ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّہٗ مَشٰی اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِخُبْزِ شَعِیْرٍ وَّاِھَالَۃٍ سَنِخَۃٍ قَالَ وَلَقَدْ رَھَنَ دِرْعًا لَّہٗ عِنْدَ یَھُوْدِیٍّ بِالْمَدِیْنَۃِ وَاَخَذَ مِنْہُ شَعِیْرًا لِاَھْلِہٖ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں جو کی روٹی اور چربی لے کر حاضرِ خدمت ہوئے حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زرہ مدینہ منورہ میں ایک یہودی کے پاس گروی رکھ دی تھی۔ اور آپ نے اپنے گھر کے لیے اس سے جو لیے تھے۔

بَیْعُ مَا لَیْسَ عِنْدَ الْبَائِعِ

اس چیز کو فروخت کرنا جو بائع کے پاس نہیں۔

۴۶۱۷ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ سَلَفٌ وَّبَیْعٌ وَّلَا شَرْطَانِ فِیْ بَیْعٍ وَّلَا بَیْعُ مَا لَیْسَ عِنْدَكَ

راوی ہیں کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بیع قرض جائز نہیں۔ اور نہ ہی بیع میں دو شرطیں کرنا جائز ہے۔ اور نہ ہی اس چیز کو فروخت کرنا جائز ہے جو تمہارے پاس نہیں ہے۔

نوٹ:۔ بیع قرض کا مطلب ہے کہ کسی کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کی جائے۔ اس شرط پر کہ اتنا روپیہ تم مجھے قرض دینا کسی کو قرض دیا جائے اور اس کے ہاتھ کوئی چیز اس کی قیمت سے زیادہ فروخت کر دی جائے۔ تاکہ قرض دینے والے کو فائدہ حاصل ہو جائے۔

(۲) اور نہ ہی بیع میں دو شرطیں کرنی جائز ہیں اور نہ ہی ایک شرط جیسے مثلاً ایک دوسری روایت میں ہے۔ کہ میں یہ چیز تیرے ہاتھ فروخت کرتا ہوں۔ اس شرط پر کہ تو دس روپے نقد دے اور اگر ادھار ہی لینا ہے۔ تو بیس روپے کو فروخت کروں گا۔

(۳) اس چیز کو فروخت کرنا بھی ناجائز ہے جو تیری ملک میں نہیں ہے یا قبضہ میں نہیں ہے۔ مثلاً بھاگا ہوا غلام یا اڑتا ہوا پرندہ یا کسی دوسرے شخص کا مال فروخت کرنا۔

۲۶۱۸ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلٰی رَجُلٍ بَیْعٌ فِیْمَا لَا یَمْلِكُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا انسان پر اس چیز کی بیع لازم نہیں ہوتی جس کا وہ مالک نہ ہو۔

نوٹ:۔ اگر وہ چیز کسی دوسرے شخص کی ملک میں ہے تو وہ اس کی اجازت پر موقوف ہے۔ اور جو چیز کسی شخص کی ملک میں نہ آئی ہو مثلاً اڑتا ہوا پرندہ یا تیرتی ہوئی مچھلی تو اس کی بیع باطل ہے۔

۲۶۱۹ عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یَاْتِیْنِی الرَّجُلُ فَیَسْاَلُنِی الْبَیْعَ لَیْسَ عِنْدِیْ اَبِیْعُہٗ مِنْہُ ثُمَّ اَبْتَاعُہٗ مِنَ السُّوْقِ قَالَ لَا تَبِعْ مَا لَیْسَ عِنْدَكَ۔

سیدنا حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ایک شخص میرے پاس آتا ہے۔ اور وہ مجھ سے کوئی چیز خریدنا چاہتا ہے۔ جو میرے پاس نہیں ہوتی میں بازار سے خرید کر اسے فروخت کر دیتا ہوں۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم ایسی چیز کو فروخت نہ کرو جو تمہارے پاس نہیں ہے۔

اَلسَّلَمُ فِی الطَّعَامِ

اناج میں بیع سلم کرنا

نوٹ:۔ بیع سلم اور سلف اس بیع کو کہا جاتا ہے کہ فروخت کرنے والے کو نقد روپیہ دے دیا جائے۔ اور چیز کے وصول کرنے کی ایک مدت مقرر کر دی جائے۔ مثلاً ایک شخص نے دوسرے شخص کو سو روپے دیئے۔ کہ تم مجھے دو ماہ کے بعد اسی نرخ سے اتنی گندم دینا۔ یہی بیع سلم ہے۔

۲۶۲۰ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِی الْمُجَالِدِ قَالَ سَاَلْتُ ابْنَ اَبِیْ اَوْفٰی عَنِ السَّلَفِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن ابی المجالد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے

فَقَالَ كُنَّا نُسْلِفُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ فِي الْبُرِّ وَالشَّعِيرِ وَالتَّمْرِ عَلَى قَوْمٍ لَا أَدْرِي أَعِنْدَهُمْ أَمْ لَا.

دریافت کیا کہ سلف جائز ہے یا نہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ہم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جناب حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے دور اقدس میں گندم جو اور کھجور میں سلف کیا کرتے تھے۔ اور یہ سودا ہم ایسے لوگوں کے ساتھ کیا کرتے تھے جن کے متعلق معلوم نہیں تھا کہ ان کے پاس یہ چیزیں موجود ہوتیں یا نہیں۔

اَلسَّلَمُ فِي الزَّبِيبِ

خشک انگور میں سلم کرنا

۴۶۲۱ عَنِ ابْنِ أَبِي الْمُجَالِدِ قَالَ تَمَارَى أَبُو بُرْدَةَ وَعَبْدُ اللَّهِ بْنُ شَدَّادٍ فِي السَّلَمِ فَأَرْسَلُونِي إِلَى ابْنِ أَبِي أَوْفَى فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ كُنَّا نُسْلِمُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ وَعَلَى عَهْدِ عُمَرَ فِي الْبُرِّ وَالشَّعِيرِ وَالزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ إِلَى قَوْمٍ مَا نَرَاهُ عِنْدَهُمْ وَسَأَلْتُ ابْنَ أَبْزَى فَقَالَ مِثْلَ ذَلِكَ.

سیدنا حضرت ابن ابوالمجالد رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضرت ابو بردہ اور حضرت عبداللہ بن شداد نے بیع سلم میں بحث کی تو مجھے ابن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بھیجا میں نے ان سے دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس اور جناب حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہما کے زمانے میں بیع سلم کیا کرتے تھے اور ہم یہ بیع گیہوں، جو، سوکھے انگور اور کھجور وغیرہ کا ایسے لوگوں کے ساتھ کیا کرتے۔ جن کے پاس یہ چیزیں ہم نہیں دیکھتے تھے۔ بعد ازاں میں نے حضرت ابن البزیٰ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تو آپ نے بھی ایسے ہی فرمایا۔

اَلسَّلَفُ فِي الثِّمَارِ

پھلوں میں بیع سلف کرنا

۴۶۲۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي الثَّمَرِ السَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ فَنَهَاهُمْ وَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ سَلَفًا فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ تشریف لائے اور لوگ کھجور میں دو یا تین سال کی مدت تک سلف کرتے تھے۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا کہ جو شخص سلم کرے تو وہ ماپ، وزن اور مدت مقرر کرے۔

اِسْتِسْلَافُ الْحَيَوَانِ وَاسْتِقْرَاضُهُ

جانور میں سلم کرنا

۴۶۲۳ عَنْ أَبِي رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْ رَجُلٍ بَكْرًا فَأَتَاهُ

سیدنا حضرت ابورافع رضی اللہ عنہ ہیں، کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے ایک نوجوان اونٹ میں

يَتَقَاضَاهُ بَكْرًا فَقَالَ لِرَجُلٍ انْطَلِقْ فَابْتَعْ لَهُ بَكْرًا فَأَتَاهُ فَقَالَ مَا أَصَبْتُ إِلَّا بَكْرًا رَبَاعِيًا خِيَارًا فَقَالَ أَعْطِهِ فَإِنَّ خَيْرَ الْمُسْلِمِينَ أَحْسَنُهُمْ قَضَاءً۔

بیع سلف کی بعد ازاں وہ شخص اپنا اونٹ لینے کے لیے آیا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا جاؤ اور اس کے لیے ایک بچہ اونٹ خرید لاؤ۔ وہ شخص واپس حاضر خدمت ہو کر عرض کرنے لگا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے تو صرف ساتویں برس میں لگا ہوا اونٹ ملا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسے وہی دے دے۔ مسلمانوں میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرض کو بطریق احسن ادا کرے۔

٤٦٢٤ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ لِرَجُلٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِنٌّ مِنَ الْإِبِلِ فَجَاءَ يَتَقَاضَاهُ فَقَالَ أَعْطُوهُ فَلَمْ يَجِدُوا إِلَّا سِنًّا فَوْقَ سِنِّهِ قَالَ أَعْطُوهُ فَقَالَ أَوْفَيْتَنِي فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ خِيَارَكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے اونٹ لینا تھا وہ شخص اس اونٹ کو لینے آیا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے دے دو۔ بعد ازاں لوگوں کو اس اونٹ کی عمر سے زیادہ عمر والا اونٹ ملا حضور نے فرمایا یہی دے دو۔ اس شخص نے عرض کیا حضور آپ نے مجھے دینے کا حق ادا کر دیا ہے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اچھی طرح ادا کریں۔

٤٦٢٥ عَنْ عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ يَقُولُ بِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَكْرًا فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ فَقَالَ أَجَلْ لَا أَقْضِيكَهَا إِلَّا نَجِيبَةً فَقَضَانِي فَأَحْسَنَ قَضَائِي وَجَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ يَتَقَاضَاهُ سِنَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطُوهُ سِنًّا فَأَعْطَوْهُ يَوْمَئِذٍ جَمَلًا فَقَالَ هَذَا خَيْرٌ مِنْ سِنِّي فَقَالَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ قَضَاءً۔

سیدنا حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک نوجوان اونٹ پیش کیا تھا میں اسے لینے کے لیے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں بہترین نسل کا اونٹ (بختی) ادا کروں گا۔ تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کرنے کا حق ادا کر دیا۔ اور ایک اعرابی سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اونٹ لینے کے لیے حاضر ہوا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسی عمر کا اونٹ اس شخص کو دے دو۔ لوگوں نے اسے ایک بڑا اونٹ دیا۔ اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ تو میرے اونٹ سے کہیں زیادہ بہتر ہے۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں بہتر وہ شخص ہے جو اچھی طرح ادا کرے۔

بَيْعُ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً

جانور کو جانور کے عوض ادھار پر فروخت کرنا۔

٤٦٢٦ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيئَةً۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو جانور کے عوض ادھار پر فروخت کرنے سے منع فرمایا اور اگر نقد فروخت کرے تو جائز ہے۔

بَيْعُ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ يَدًا بِيَدٍ مُتَفَاضِلًا

جانور کو جانور کے بدلے نقد کم یا زیادہ قیمت پر فروخت کرنا

۴۶۲۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ جَاءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ عَبْدٌ فَجَاءَ سَيِّدُهُ يُرِيدُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا حَتَّى يَسْأَلَهُ أَعَبْدٌ هُوَ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک غلام آیا اور اس نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجرت پر بیعت کی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ علم نہیں تھا کہ یہ غلام ہے بعد ازاں اس کا مالک اسے تلاش کرتا ہوا آیا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ مجھے فروخت کردو۔ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کالے غلام دے کر اسے خرید لیا۔ بعد ازاں کسی سے بیعت نہ لی جب تک کہ دریافت نہ کر لیا کہ یہ غلام ہے یا آزاد ہے۔ اگر وہ آزاد ہوتا تو حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بیعت لیتے۔

بَيْعُ حَبَلِ الْحَبَلَةِ

پیٹ کے بچے کے بچے کو فروخت کرنا۔

۴۶۲۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّلَفُ فِي حَبَلِ الْحَبَلَةِ رِبًا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پیٹ کے بچے کے بچے میں سلم کرنا سود ہے۔

نوٹ: یعنی حرام ہے۔ مثلاً ایک شخص دوسرے شخص کو پیسے دے کہ جب تیری اونٹنی کا بچہ پیدا ہو اور پھر اس بچے کا بچہ پیدا ہو تو وہ میرا ہے۔ تو یہ بیع باطل ہے کیونکہ اس میں صریح دھوکا ہے۔ شاید اس اونٹنی کا بچہ پیدا نہ ہو۔ اور اگر بالفرض ہو بھی جائے تو شاید اس کے بچے کا بچہ نہ ہو۔ اور بعض علماء نے کہا ہے کہ دور جاہلیت میں لوگ بیع سلم کی میعاد بچے کے بچے کو کرتے یعنی ایک شخص رقم دیتا اور سامان دینے کی مدت یہ مقرر کرتا کہ میری جو اونٹنی حاملہ ہے جب یہ بچہ جنے گی پھر وہ بچہ جب حمل سے ہوگا اور جنے گی تو اس وقت میں تیرا مال دوں گا۔ چونکہ یہ میعاد نامعلوم، غیر مقرر اور مجہول ہے لہٰذا اس بیع سے بھی منع فرمایا۔

۴۶۲۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیٹ کے بچے کے بچے کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

۴۶۳۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیٹ کے بچے کے بچے کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

تَفْسِيرُ ذٰلِكَ

اس کی تشریح

۴۶۳۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ

نَهَى عَنْ بَيْعِ حَبَلِ الْحَبَلَةِ وَكَانَ بَيْعًا يَتَبَايَعُهُ أَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ الرَّجُلُ يَبْتَاعُ الْجَزُورَ إِلَى أَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ ثُمَّ تُنْتَجُ الَّتِي فِي بَطْنِهَا۔

حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچہ کے بچے کو فروخت کرنے سے منع فرمایا یہ ایک دورِ جاہلیت کی بیع تھی۔ ایک شخص ایک اونٹ خریدتا اور رقم دینے کا وعدہ کرتا۔ جب تک اونٹنی جنے پھر اس کا بچہ جنے۔

بَيْعُ السِّنِينَ۔

کئی سالوں کا میوہ فروخت کرنا

۴۶۲۲ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی سالوں کا میوہ فروخت کرنے سے منع فرمایا

نوٹ: یعنی کوئی شخص اپنے باغ کا میوہ دو یا تین سالوں کا کسی شخص کے ہاتھوں فروخت کرے تو یہ ناجائز ہوگا۔ اور اس میں دھوکا ہے۔ معلوم نہیں کہ پھل پیدا ہو یا نہ ہو۔

۴۶۲۳ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعِ السِّنِينَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کئی سالوں کا میوہ فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

اَلْبَيْعُ إِلَى الْأَجَلِ الْمَعْلُومِ

ایک مدت مقرر کر کے ادھار فروخت کرنا۔

۴۶۲۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَيْنِ قِطْرِيَّيْنِ فَكَانَ إِذَا جَلَسَ فَعَرِقَ فِيهِمَا ثَقُلَا عَلَيْهِ وَقَدِمَ لِفُلَانٍ الْيَهُودِيِّ بَزٌّ مِنَ الشَّامِ فَقُلْتُ لَوْ أَرْسَلْتَ إِلَيْهِ فَاشْتَرَيْتَ مِنْهُ ثَوْبَيْنِ إِلَى الْمَيْسَرَةِ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ عَلِمْتُ مَا يُرِيدُ مُحَمَّدٌ إِنَّمَا يُرِيدُ أَنْ يَذْهَبَ بِمَالِي أَوْ يَذْهَبَ بِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَذَبَ قَدْ عَلِمَ أَنِّي مِنْ أَتْقَاهُمْ لِلَّهِ وَآدَاهُمْ لِلْأَمَانَةِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم پر بحرین کی بستی (قطر) کی دو چادریں تھیں۔ جب آپ تشریف فرما ہوتے اور پسینہ آتا تو وہ کپڑے آپ پر بوجھل اور بھاری ہو جاتے ایک یہودی کا کپڑا شام سے آیا۔ میں نے کہا کاش آپ اس کے پاس کسی کو ارسال فرماتے۔ اور دو کپڑے اس شرط پر خریدتے کہ جب آپ کے پاس روپیہ ہوگا تو دیں گے۔ آپ نے اس کے پاس کسی شخص کو ارسال کیا۔ اس نے کہا مجھے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا مطلب سمجھ آگیا آپ میرا مال یا میرے کپڑے ہضم کرنا چاہتے ہیں۔ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اور وہ اچھی طرح جانتا ہے کہ میں اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ اور میں امانت کو سب سے زیادہ ادا کرنے والا ہوں۔

سَلَفٌ وَبَيْعٌ

سلف اور بیع ایک ساتھ کرنا

(۱) وَهُوَ أَنْ يَبِيعَ السِّلْعَةَ عَلَى أَنْ يُسْلِفَهُ سَلَفًا۔

(ب) کسی شخص کے ہاتھ ایک چیز اس شرط پر فروخت کرے کہ وہ اس کے ساتھ کسی مال میں سلم کرے

۴۶۲۵ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ بَيْعٍ وَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیع و سلف، بیع میں دو

سَلَفٍ وَّشَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَرِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ.

شرطیں کرنے اور اس چیز کے منافع جس کا تاوان اپنے ذمہ نہ ہو سے منع فرمایا۔

نوٹ: بیع میں دو شرطیں کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مثلاً ایک کپڑا اس شرط پر خریدا کہ تم اسے دھلوا دینا یا سلوا دینا۔

(۲) ادھار چیز کا نفع جس کا تاوان اپنے ذمہ پر نہ ہو کا معنی یہ ہے کہ پرائے مال سے نفع اٹھایا جائے۔ مثلاً ایک ایسا جانور خریدا جو ابھی تک بائع کے پاس ہے۔ اس کے کرائے کا خریدار وصول کرے۔ تو یہ ناجائز ہے کیونکہ وہ جانور جب تک خریدار کے قبضہ میں نہ آئے گا۔ اس وقت تک اگر وہ تباہ ہو جائے یا مر جائے تو خریدار کا نقصان نہیں بلکہ فروخت کنندے کا ہی نقصان ہے لہٰذا نفع بھی بیچنے والا ہی لے گا۔

شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَهُوَ أَنْ يَقُولَ أَبِيعُكَ هَذِهِ السِّلْعَةَ إِلَى شَهْرٍ بِكَذَا وَإِلَى شَهْرَيْنِ بِكَذَا

ایک بیع میں دو شرطیں لگانا۔ مثلاً کوئی شخص یوں کہے کہ یہ چیز تمہارے ہاتھ فروخت کرتا ہوں اگر ایک ماہ میں قیمت دے گا تو اتنے پیسے اور اگر دو ماہ میں دے گا تو تجھے اتنے پیسے دینا ہوں گے۔

۴۶۳۶ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِي بَيْعٍ وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ يُضْمَنْ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سلف اور بیع درست نہیں نہ ہی بیع میں دو شرطیں لگائی جا سکتی ہیں اور نہ اس چیز کا نفع اٹھانا جو چیز قبضہ میں نہیں۔

۴۶۳۷ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَلَفٍ وَبَيْعٍ وَعَنْ شَرْطَيْنِ فِي بَيْعٍ وَاحِدٍ وَعَنْ بَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ وَعَنْ رِبْحِ مَا لَمْ يُضْمَنْ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سلف اور بیع اور ایک بیع میں دو شرطیں کرنے اور جو چیز اپنے پاس نہیں اسے فروخت کرنے اور جس چیز کا نقصان اپنے ذمے نہیں اس کا نفع لینے سے منع فرمایا۔

بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ وَهُوَ أَنْ يَقُولَ أَبِيعُكَ هَذِهِ السِّلْعَةَ بِمِائَةِ دِرْهَمٍ نَقْدًا أَوْ بِمِائَتَيْ دِرْهَمٍ نَسِيئَةً

ایک بیع کے اندر دو بیعیں کرنا۔

مثلاً کوئی شخص یوں کہے کہ میں یہ چیز تمہیں بیچتا ہوں۔ اگر تو نقد دے گا تو سو روپیہ اور ادھار دے گا تو دو سو روپیہ کو۔

۴۶۳۸ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع میں دو بیعیں کرنے سے منع فرمایا۔

النَّهْيُ عَنْ بَيْعِ الثُّنْيَا حَتَّى يُعْلَمَ

بیع ثنیا کی ممانعت مگر جب معلوم ہو۔

نوٹ: ثنیا کا مطلب ہے۔ استثناء کرنا۔ یعنی ایک چیز کو فروخت کرنا اور اس میں سے ایک نامعلوم مقدار کو مستثنیٰ کر لینا مثلاً کوئی شخص اپنے باغ کا میوہ فروخت کرے مگر کچھ میوہ نکال لینے کی شرط کرے تو جب تک اس کا اندازہ ٹھیک ٹھیک معلوم نہ ہو بیع ناجائز ہے

۴۶۳۹ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا إِلَّا أَنْ تُعْلَمَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلت، مزابنت، مخابرت سے منع فرمایا۔ اور استثناء سے بھی مگر جب معلوم ہو تو جائز ہے ان سب کے معانی گزر چکے ہیں۔

اور استثناء معلوم کا مطلب یہ ہے کہ اس کی مقدار معلوم ہو یعنی وہ کل غلہ یا میوہ جس کو فروخت کرتا ہے۔ اس کا اندازہ معلوم ہو اور میں جتنا نکالتا ہے۔ وہ بھی معلوم ہو۔

۴۶۴۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَالثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ، مخابرہ، معاومہ اور ثنیا سے منع فرمایا اور عرایا کی اجازت بخشی۔

نوٹ:۔ معاومہ کا مطلب یہ ہے کہ کئی سالوں کا رکھا ہوا میوہ فروخت کیا جائے۔

النَّخْلُ يُبَاعُ أَصْلُهَا وَيَسْتَثْنِي الْمُشْتَرِي ثَمَرَهَا۔

اگر کوئی کھجور کا درخت فروخت کرے تو پھل کس کے ہیں

۴۶۴۱ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرِئٍ أَبَّرَ نَخْلًا ثُمَّ بَاعَ أَصْلَهَا فَلِلَّذِي أَبَّرَ ثَمَرُ النَّخْلِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کوئی کھجور کا درخت فروخت کرے جسے وہ پیوند کر چکا ہو۔ تو پھل اسی کے ہیں۔ اگر خریدار یہ شرط کرے کہ پھل میں لوں گا۔ اور بائع راضی ہو جائے تو اسے ہی ملیں گے۔

الْعَبْدُ يُبَاعُ وَيَسْتَثْنِي الْمُشْتَرِي مَالَهُ

اگر غلام فروخت ہو اور خریدار اس کا مال لینے کی شرط کرے

۴۶۴۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ نَخْلًا بَعْدَ أَنْ تُؤَبَّرَ فَثَمَرَتُهَا لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ وَمَنْ بَاعَ عَبْدًا وَلَهُ مَالٌ فَمَالُهُ لِلْبَائِعِ إِلَّا أَنْ يَشْتَرِطَ الْمُبْتَاعُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کھجور کا درخت پیوند کرنے کے بعد خریدے تو وہ اس کے فروخت کرنے والے کو ملیں گے۔ مگر جب خریدار اس طرح شرط کرے اور جو شخص غلام کو فروخت کرے اور اس کے پاس مال ہو تو وہ مال بائع کا ہے سوائے اس کے کہ خریدار شرط کرے۔

الْبَيْعُ يَكُونُ فِيهِ الشَّرْطُ فَيَصِحُّ الْبَيْعُ وَالشَّرْطُ

بیع میں شرط لگانا

۴۶۴۳ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَعْيَا جَمَلِي فَأَرَدْتُ أَنْ أُسَيِّبَهُ فَلَحِقَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَعَا لَهُ فَضَرَبَهُ فَسَارَ سَيْرًا لَمْ يَسِرْ مِثْلَهُ فَقَالَ بِعْنِيهِ بِوُقِيَّةٍ قُلْتُ لَا قَالَ بِعْنِيهِ فَبِعْتُهُ بِوُقِيَّةٍ وَاسْتَثْنَيْتُ حُمْلَانَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں ایک سفر میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور میرا اونٹ تھک گیا۔ میں نے چاہا کہ میں اس اونٹ کو آزاد کر دوں اسی دوران حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم آ کر مجھے ملے۔ اور آپ نے اس اونٹ کے لیے دعا فرمائی۔ اور آپ نے اسے مارا وہ اس طرح چلا جیسے پہلے کبھی اتنا تیز نہیں چلا تھا۔ سرور کونین

بلغنا المدینة اتیتہ بالجمل وابتغیت ثمنہ ثم رجعت فارسل الی فقال اترانی انما ماکستک لاخذ جملک خذ جملک ودراھمک .

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہ اونٹ ہم چالیس درہم کے بدلے مجھے دے دو۔ میں نے عرض کیا کہ میں یہ فروخت نہیں کرتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیچ دو۔ چنانچہ میں نے اسے چالیس درہم کے عوض فروخت کر دیا اور ساتھ یہ شرط کی کہ ہم مدینہ منورہ تک اس پر سوار ہوں گے جب ہم مدینہ منورہ پہنچے تو میں اونٹ لے کر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور قیمت وصول کی۔ میں واپس چلا تو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بلا بھیجا اور فرمایا۔ کیا تو یہ خیال کرتا ہے کہ میں نے تیرے اونٹ کی قیمت کم لگائی تھی تاکہ تیرا اونٹ لے لوں۔ لو بھیا! تمہارا اونٹ اور تمہارا روپیہ۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا سے مندرجہ ذیل مسائل کا استنباط ہوتا ہے۔

۱:۔ بیع میں شرط کرنا جائز اور درست ہے۔ اگرچہ اس میں فروخت کرنے والے کا نفع ہو۔

۲:۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن خلق ملاحظہ ہو کہ آپ نے وہ چیز بھی واپس کر دی۔ اور دام بھی دے دیئے۔

۳:۔ یہ حدیث شریف ایک معجزہ ہے۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا کرامتانہ خصیت اور کمزور اونٹ آپ کی برکت سے چالاک اور تیز ہو گیا۔

۴۶۴۲ عن جابر قال غزوت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ناضح لنا ثم ذکر الحدیث بطولہ ثم ذکر کلاما معناہ فازحف الجمل فزجرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانتشط حتی کان امام الجیش فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا جابر ما اری جملک الا قد انتشط قلت ببرکتک یا رسول اللہ قال بعنیہ ولک ظھرہ حتی تقدم فبعتہ وکانت لی الیہ حاجة شدیدة ولکنی استحییت منہ فلما قضینا غزاتنا ودنونا استاذنتہ بالتعجیل فقلت یا رسول اللہ انی حدیث عھد بعرس قال ابکرا تزوجت ام ثیبا قلت بل ثیبا یا رسول اللہ ان عبد اللہ بن عمرو اصیب وترک جواری ابکارا فکرھت ان آتیھن بمثلھن فتزوجت ثیبا تعلمھن وتؤدبھن فاذن لی وقال لی ائت اھلک عشاء فلما قدمت اخبرت خالی ببیعی الجمل فلامنی فلما قدم رسول اللہ صلی

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پانی بھرنے والے اونٹ پر سوار ہو کر جہاد کیا۔ اور بعد ازاں حدیث شریف کو بیان کیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ اونٹ تھک گیا جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ڈانٹا تو وہ تیز ہو گیا۔ حتی کہ سب لشکر کے آگے ہو گیا۔ جناب سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے جابر مجھے معلوم ہے کہ تمہارا اونٹ تیز ہو گیا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ کی برکت سے۔ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ یہ مجھے بیچ دو۔ اور تم مدینہ منورہ پہنچنے تک اس پر سوار رہو۔ میں نے بیچ دیا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو فروخت کر دیا۔ اگرچہ مجھے اونٹ کی بہت ضرورت تھی مجھے اس بات پر شرم آئی کہ آپ فروخت کرنے کو فرماتے ہیں۔ اور میں فروخت نہ کروں۔ جب ہم جہاد سے فارغ ہوئے اور ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو میں نے حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے جانے کی اجازت طلب کی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے ابھی نکاح کیا ہے۔ حضور علیہ

اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَدَوْتُ بِالْجَمَلِ فَأَعْطَانِی ثَمَنَ الْجَمَلِ وَالْجَمَلَ وَسَهْمًا مَعَ النَّاسِ.

الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا کیا کنواری عورت سے شادی کی ہے یا شادی شدہ سے؟ میں نے عرض کیا: ثیبہ سے (یعنی جس کی شادی ہو چکی تھی اور وہ بعد میں بیوہ ہو گئی) (اس کی وجہ یہ ہے کہ) میرے باپ عبداللہ مارے گئے اور وہ کنواری لڑکیاں پیچھے چھوڑ گئے تو مجھے ان کے پاس ایک کنواری لڑکی لانا برا معلوم ہوا (یعنی ایسی بیوی سے نکاح کرنے کو) لہٰذا میں نے ثیبہ سے نکاح کر لیا کہ وہ انہیں تعلیم دے اور ادب سکھائے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اجازت دی۔ اور فرمایا رات کو اپنی بیوی کے پاس جاؤ۔ جب میں گیا تو اپنے ماموں سے اونٹ فروخت کرنے کا حال بیان کیا انہوں نے مجھے ڈانٹ پلائی۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے تو میں صبح کے وقت اونٹ لے کر گیا۔ آپ نے اونٹ کی قیمت ادا فرمائی۔ اور اونٹ بھی واپس کر دیا۔ اور مال غنیمت سے ایک حصہ سب لوگوں کے برابر عطا فرمایا۔

۴۶۴۵: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی سَفَرٍ وَكُنْتُ عَلَی جَمَلٍ فَقَالَ مَا لَكَ فِی آخِرِ النَّاسِ قُلْتُ أَعْیَى بَعِیرِی فَأَخَذَ بِذَنَبِهِ ثُمَّ زَجَرَهُ فَإِنْ كُنْتُ إِنَّمَا أَنَا فِی أَوَّلِ النَّاسِ يُهِمُّنِی رَأْسُهُ فَلَمَّا دَنَوْنَا مِنَ الْمَدِينَةِ قَالَ مَا فَعَلَ الْجَمَلُ بِعْنِيهِ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ لَا بَلْ بِعْنِيهِ قُلْتُ لَا بَلْ هُوَ لَكَ قَالَ لَا بَلْ بِعْنِيهِ قَدْ أَخَذْتُهُ بِوُقِيَّةٍ ارْكَبْهُ فَإِذَا قَدِمْتَ الْمَدِينَةَ فَأْتِنَا بِهِ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ جِئْتُهُ بِهِ فَقَالَ لِبِلَالٍ يَا بِلَالُ زِنْ لَهُ أُوقِيَّةً وَزِدْهُ قِيرَاطًا قُلْتُ هَذَا شَیْءٌ زَادَنِی رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُفَارِقْنِی فَجَعَلْتُهُ فِی كِيسٍ فَلَمْ يَزَلْ عِنْدِی حَتَّی جَاءَ أَهْلُ الشَّامِ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَأَخَذُوا مِنَّا مَا أَخَذُوا.

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک سفر میں میں جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا اور اونٹ پر سوار تھا۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا وجہ ہے کہ تو سب لوگوں کے پیچھے اور سب سے آخر میں رہتا ہے۔ میں نے عرض کیا کہ میرا اونٹ کمزور اور نحیف ہو گیا ہے۔ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اونٹ کی دم پکڑ کر اسے ڈانٹ دیا۔ اور پھر وہ ایسا ہو گیا کہ میں سب لوگوں سے آگے تھا۔ جب ہم مدینہ منورہ کے نزدیک پہنچے تو آپ نے دریافت فرمایا۔ اونٹ کو کیا ہوا۔ یہ تم میرے ہاتھ بیچ دو۔ میں نے عرض کیا نہیں آپ بلا قیمت ہی قبول فرمائیے آپ نے فرمایا۔ نہیں فروخت کر ڈالو۔ میں نے عرض کیا آپ یوں ہی لے لیجئے۔ آپ نے فرمایا نہیں فروخت کر دو میں نے یہ اونٹ چالیس درہم کے عوض خرید لیا (آپ نے فرمایا) تم اس پر سواری کرتے رہو جب مدینہ منورہ پہنچو تو اسے ہمارے پاس لانا جب میں مدینہ منورہ آیا تو میں نے اونٹ آپ کی خدمت اقدس میں پیش کر دیا۔ آپ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ اے بلال انہیں ایک اوقیہ چاندی تول کر دے دو۔ اور ایک قیراط زیادہ دینا میں نے کہا یہ وہ چیز ہے جو جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زائد بخشی ہے لہٰذا میں نے اسے ایک تھیلی میں محفوظ رکھا۔ اور وہ ہمیشہ میرے پاس محفوظ رہا یہاں تک کہ حرہ کے روز اہل شام آئے اور وہ ہم سے سب کچھ لوٹ کر لے گئے۔

نوٹ:۔ حرہ مدینہ منورہ کے نزدیک کالی زمین کو کہتے ہیں۔ ذوالحجہ ۶۳ ہجری میں یزیدی لشکر نے مدینہ منورہ پر چڑھائی کی۔ جنہوں نے اہل مدینہ کو شہید کیا اور ان کے مال و متاع کو لوٹا۔

٤٦٤٦ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَدْرَكَنِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُنْتُ عَلَى نَاضِحٍ لَنَا سَوْءٍ فَقُلْتُ لَا يَزَالُ لَنَا نَاضِحُ سَوْءٍ يَا لَهْفَاهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبِيعُنِيهِ يَا جَابِرُ قُلْتُ بَلْ هُوَ لَكَ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ قَدْ أَخَذْتُهُ بِكَذَا وَكَذَا وَقَدْ أَعَرْتُكَ ظَهْرَهُ إِلَى الْمَدِينَةِ فَلَمَّا قَدِمْتُ الْمَدِينَةَ هَيَّأْتُهُ فَذَهَبْتُ بِهِ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا بِلَالُ أَعْطِهِ ثَمَنَهُ فَلَمَّا أَدْبَرْتُ دَعَانِي فَخِفْتُ أَنْ يَرُدَّهُ فَقَالَ هُوَ لَكَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک پانی بھرنے والے اونٹ پر سوار دیکھا۔ جو بڑا سرکش تھا۔ میں نے کہا ہمارے پاس ہمیشہ ہی پانی کا برا اونٹ رہتا ہے۔ ہائے افسوس! حضرت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے جابر کیا تم اسے فروخت کرتے ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ اونٹ بلا قیمت آپ ہی کا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے اللہ جابر کو بخش دے اور اس پر رحم فرما میں نے اتنے پیسوں کے بدلے اونٹ لے لیا اور میں تمہیں اس پر مدینہ منورہ تک سوار ہونے کی اجازت دیتا ہوں۔ جب میں مدینہ منورہ پہنچا تو میں اس اونٹ کو تیار کر کے لے گیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اے بلال! اس کی قیمت دے دو۔ جب میں واپس ہو کر چلا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھر بلایا۔ میں اس بات کا اندیشہ لاحق ہوا کہ کہیں آپ پھر نہ لوٹا دیں آپ نے فرمایا۔ اونٹ بھی تمہارا ہے لہذا لے جائیے۔

٤٦٤٧ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ كُنَّا نَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَلَى نَاضِحٍ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللهُ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ أَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللهُ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ يَا نَبِيَّ اللهِ قَالَ أَتَبِيعُنِيهِ بِكَذَا وَكَذَا وَاللهُ يَغْفِرُ لَكَ قُلْتُ نَعَمْ هُوَ لَكَ قَالَ أَبُو نَضْرَةَ وَكَانَتْ يَقُولُهَا الْمُسْلِمُونَ افْعَلْ كَذَا وَكَذَا وَاللهُ يَغْفِرُ لَكَ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر کر رہے تھے میں ایک پانی بھرنے والے اونٹ پر سوار تھا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ کیا تم اسے اتنی قیمت پر بیچو گے؟ اللہ تمہاری مغفرت کرے۔ میں نے عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ آپ کا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ اسے اتنے پیسے سے فروخت کرو گے؟ اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت کرے! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاں وہ آپ ہی کا ہے۔ آپ ہی کا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تو اتنی قیمت کے بدلے فروخت کرے گا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ آپ ہی کا ہے؟ حدیث ہذا کے راوی ابو نضرہ نے فرمایا۔ "اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے" ایک ایسا کلمہ ہے جیسے مسلمان کہتے ایسا ایسا کرو خدا تمہاری مغفرت کرے!

الْبَيْعُ يَكُونُ فِيهِ الشَّرْطُ الْفَاسِدُ فَيَصِحُّ الْبَيْعُ وَيَبْطُلُ الشَّرْطُ

اگر بیع میں شرط فاسد ہو تو بیع درست ہو جائے گی اور شرط باطل ہوگی!

٤٦٤٨ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اشْتَرَيْتُ بَرِيرَةَ فَاشْتَرَطَ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی

أَهْلُهَا وَلَاءَهَا فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْطَى الْوَرِقَ قَالَ فَأَعْتَقْتُهَا قَالَتْ فَدَعَاهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَيَّرَهَا مِنْ زَوْجِهَا فَاخْتَارَتْ نَفْسَهَا وَكَانَ زَوْجُهَا حُرًّا۔

ہے کہ میں نے بریرہ کو خریدا اور اس کے والیوں نے یہ شرط لگائی کہ اس کا ترکہ ہم لیں گے۔ میں نے اس بات کا تذکرہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا آپ نے ارشاد فرمایا اسے آزاد کردو۔ کیونکہ ترکہ اسی شخص کو ملتا ہے جو خرید کر روپیہ دے پھر اسے آزاد کردیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور اپنے خاوند کی طرف سے اختیار دیا اس نے خاوند سے جدا ہونا اختیار کیا اور اس کا خاوند آزاد تھا۔

نوٹ: حضورؐ نے اسے اپنے خاوند کی طرف سے اختیار دیا یعنی وہ چاہے تو اس کے پاس رہے۔ اور چاہے تو اس سے علیحدہ اور الگ ہوجائے! کیونکہ آزاد کردہ لونڈی کو اختیار ہوتا ہے کہ اس خاوند کے پاس رہے یا نہ رہے جس خاوند سے اس کا آزاد ہونے سے پہلے نکاح ہوا تھا۔

۴۶۴۹ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا أَرَادَتْ أَنْ تَشْتَرِيَ بَرِيرَةَ لِلْعِتْقِ وَأَنَّهُمُ اشْتَرَطُوا وَلَاءَهَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَرِيهَا فَأَعْتِقِيهَا فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ وَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ فَقِيلَ هَذَا تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ وَخُيِّرَتْ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپؓ نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو آزاد کرنے کے لیے خریدنے کا ارادہ فرمایا لیکن اس کے مالکوں نے شرط یہ لگائی کہ اس کا ترکہ ہم لیں گے۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس بات کا تذکرہ ہوا۔ آپ نے فرمایا تم اسے خرید لو اور آزاد کردو۔ کیونکہ ولاء اسی شخص کو ملے گا جو آزاد کرے گا۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں گوشت لایا گیا۔ لوگوں نے کہا کہ یہ گوشت صدقہ کا ہے۔ جو حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کو ملا تھا۔ آپ نے فرمایا بریرہ کے لیے یہ صدقہ ہے اور ہمارے لیے بریرہ کی طرف سے تحفہ (ہدیہ ہے) اور جب وہ آزاد ہوگئیں تو انہیں اختیار ملا کہ چاہے اپنے خاوند کے پاس رہیں یا نہ رہیں۔

۴۶۵۰ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ عَائِشَةَ أَنْ تَشْتَرِيَ جَارِيَةً تُعْتِقُهَا فَقَالَ أَهْلُهَا نَبِيعُكِهَا عَلَى أَنَّ الْوَلَاءَ لَنَا فَذَكَرَتْ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذَلِكِ فَإِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ أَعْتَقَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے ایک لونڈی خرید کر آزاد کرنے کا ارادہ فرمایا۔ اس کے مالکوں نے کہا کہ ہم یہ لونڈی آپ کے ہاتھوں اس شرط پر فروخت کرتے ہیں کہ ولاء (ترکہ) ہمیں ملے گا۔ انہوں نے اس کا ذکر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تمہیں یہ شرط خریدنے سے نہ روکے۔ کیونکہ ولاء اسی شخص کو ملے گی جو آزاد کرے۔

نوٹ: ایسی بیع صحیح ہے۔ اور ان کی شرط باطل ہے۔

بَيْعُ الْمَغَانِمِ قَبْلَ أَنْ تُقْسَمَ

مال غنیمت کو تقسیم ہونے سے پہلے فروخت کرنا

٤٦٥١ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقْسَمَ وَعَنِ الْحَبَالٰى أَنْ يُوطَأْنَ حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ وَعَنْ لَحْمِ كُلِّ ذِي نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نے مال غنیمت کی بیع سے منع فرمایا جب تک کہ تقسیم نہ ہو۔ اور آپ نے جہاد میں قید ہو کر آنے والی حاملہ عورتوں سے جماع کرنے سے بھی منع فرمایا جب تک کہ وہ بچہ نہ جنیں اور آپ نے ہر کچلی والے درندے کے گوشت سے بھی منع فرمایا۔ جیسے شیر بھیڑیا چیتا وغیرہ۔

بَيْعُ الْمُشَاعِ

مال مشترک کو فروخت کرنا۔

٤٦٥٢ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الشُّفْعَةُ فِي كُلِّ شِرْكٍ رَبْعَةٍ أَوْ حَائِطٍ لَا يَصْلُحُ لَهُ أَنْ يَبِيعَ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيكَهُ فَإِنْ بَاعَ فَهُوَ أَحَقُّ بِهِ حَتّٰى يُؤْذِنَهُ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شفعہ ہر مشترک چیز میں ہے۔ خواہ وہ زمین ہو یا باغ ایک شریک کے لیے یہ درست نہیں کہ وہ اپنا مال تقسیم فروخت کرے جب تک وہ دوسرے شریک سے اجازت نہ لے۔ اگر وہ فروخت کرے تو دوسرا شریک لینے کا زیادہ حق دار ہے۔ جب تک کہ اجازت نہ دے۔

اَلتَّسْهِيلُ فِي تَرْكِ الْإِشْهَادِ عَلَى الْبَيْعِ

فروخت کرتے وقت گواہ مقرر کرنے میں آسانی۔

قرآن مجید میں ہے۔ کہ جب تم فروخت کرو۔ تو گواہ مقرر کر لو۔ اور یہ حکم بطریق استحباب کے ہے، وجوبی نہیں اور اس میں حکمت یہ ہے کہ آئندہ معاملہ پیچیدہ نہ ہو۔

٤٦٥٣ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ خُزَيْمَةَ أَنَّ عَمَّهُ حَدَّثَهُ وَهُوَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَ فَرَسًا مِنْ أَعْرَابِيٍّ وَاسْتَتْبَعَهُ لِيَقْبِضَ ثَمَنَ فَرَسِهِ فَأَسْرَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبْطَأَ الْأَعْرَابِيُّ وَطَفِقَ رِجَالٌ يَتَعَرَّضُونَ لِلْأَعْرَابِيِّ فَيَسُومُونَهُ بِالْفَرَسِ وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعَهُ حَتّٰى زَادَ بَعْضُهُمْ فِي السَّوْمِ عَلٰى مَا ابْتَاعَهُ بِهِ مِنْهُ فَنَادَى الْأَعْرَابِيُّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنْ

سیدنا حضرت عمارہ بن خزیمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں اور انہوں نے اپنے چچا خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے سنا اور وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب میں سے تھے بیان کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گنوار سے ایک گھوڑا خریدا اور اس کو ساتھ لے گئے تاکہ اپنے گھوڑے کی قیمت لے۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی چلے اور گنوار دیر سے چلا لوگوں نے اعرابی سے پوچھا گھوڑا بیچتا ہے اور گھوڑے کی قیمت مقرر کرنے لگے انہیں علم نہ تھا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اس گھوڑے کو خرید چکے ہیں۔ حتیٰ کہ بعض لوگوں نے (لا علمی میں) آپ کی قیمت خرید سے اس کی قیمت میں اضافہ کر دیا۔ اس وقت اعرابی نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا اگر آپ نے خریدنا ہے تو ٹھیک ورنہ میں گھوڑا کسی دوسرے شخص کے

كُنْتَ مُبْتَاعًا هَذَا الْفَرَسَ وَإِلَّا بِعْتُهُ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ سَمِعَ نِدَاءَ آخِرِهِ فَقَالَ لَيْسَ قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ قَالَ لَا وَاللَّهِ مَا بِعْتُكَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِ ابْتَعْتُهُ مِنْكَ فَطَفِقَ النَّاسُ يَلُوذُونَ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِالْأَعْرَابِيِّ وَهُمَا يَتَرَاجَعَانِ فَطَفِقَ الْأَعْرَابِيُّ يَقُولُ هَلُمَّ شَاهِدًا يَشْهَدُ أَنِّي قَدْ بِعْتُكَهُ قَالَ خُزَيْمَةُ بْنُ ثَابِتٍ أَنَا أَشْهَدُ أَنَّكَ قَدْ بِعْتَهُ قَالَ فَأَقْبَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى خُزَيْمَةَ قَالَ لِمَ تَشْهَدُ قَالَ بِتَصْدِيقِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهَادَةَ خُزَيْمَةَ شَهَادَةَ رَجُلَيْنِ.

ہاتھ فروخت کر رہا ہوں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یہ آواز سن کر کھڑے ہو گئے اور دریافت فرمایا۔ کیا تم نے یہ گھوڑا مجھے فروخت نہیں کر دیا؟ اور میں نے تم سے خرید نہیں لیا؟ اعرابی نے کہا خدا کی قسم میں نے اسے آپ کے ہاتھ فروخت نہیں کیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم سے خرید چکا ہوں کچھ لوگ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہو گئے اور بعض دوسرے اعرابی کی طرف اور دونوں میں تکرار ہونے لگی۔ اعرابی نے کہا۔ اچھا تو آپ گواہ لائیے۔ کہ میں نے آپ کے ہاتھوں گھوڑا فروخت کر دیا ہے۔ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں گواہی دیتا ہوں کہ تو نے یہ گھوڑا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہاتھ فروخت کر دیا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا تم کیوں گواہی دیتے ہو؟ انہوں نے کہا میں آپ کو جان چکا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خزیمہ رضی اللہ عنہ کی گواہی کو دو اشخاص کی گواہی کے برابر قرار دیا۔

اِخْتِلَافُ الْمُتَبَايِعَيْنِ فِي الثَّمَنِ

بیچنے والے اور خریدنے والے کا قیمت میں اختلاف

۴۶۵۴ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا اخْتَلَفَ الْبَيِّعَانِ وَلَيْسَ بَيْنَهُمَا بَيِّنَةٌ فَهُوَ مَا يَقُولُ رَبُّ السِّلْعَةِ أَوْ يَتْرُكَا.

سیدنا حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ فرماتے تھے۔ جب فروخت کنندہ اور خریدار قیمت میں اختلاف کریں فروخت کرنے والا زیادہ بتائے اور خریدار کم ہے اور دونوں کے پاس گواہ نہ ہوں تو فروخت کرنے والے کی بات کو ترجیح دی جائے گی (اسی کا اعتبار ہوگا بشرطیکہ وہ قسم کھائے) اور خریدار کو اسی قیمت پر لینا ہوگا۔ یا اگر نہ لے تو اسے چھوڑ دینے کا اختیار ہے۔

۴۶۵۵ عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ حَضَرْنَا أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ أَتَاهُ رَجُلَانِ تَبَايَعَا سِلْعَةً فَقَالَ أَحَدُهُمَا أَخَذْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا وَقَالَ هَذَا بِعْتُهَا بِكَذَا وَكَذَا فَقَالَ أَبُو عُبَيْدَةَ أُتِيَ ابْنُ مَسْعُودٍ فِي مِثْلِ هَذَا فَقَالَ حَضَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ فِي مِثْلِ هَذَا فَأَمَرَ الْبَائِعَ أَنْ يُسْتَحْلَفَ ثُمَّ يُخَيَّرَ

جناب حضرت عبد الملک بن عبید راوی ہیں کہ ہم حضرت ابو عبیدہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور وہاں دو آدمی آئے جنہوں نے سامان فروخت کیا تھا۔ ایک شخص کہتا تھا کہ میں نے تو اتنے اتنے دام دے کر لیا ہے۔ اور دوسرا کہنے لگا میں نے اتنے اتنے داموں کے عوض فروخت کیا ہے۔ حضرت ابو عبیدہ نے بتایا کہ حضرت ابن مسعود رضی

الْمُبْتَاعُ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ وَإِنْ شَاءَ تَرَكَ.

اللہ عنہ کے پاس اسی نوعیت کا ایک مقدمہ آیا۔ انھوں نے بتایا کہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ آپ کی خدمت میں بھی ایسا ہی مقدمہ پیش ہوا اور آپ نے فروخت کرنے والے کو حلف اٹھانے کا حکم صادر فرمایا۔ اور بعد ازاں خریدار کو اختیار دیا کہ وہ چاہے تو (فروخت کنندہ کی قسم کے مطابق بیان کیے گئے) داموں کے بدلے سامان لے لے ورنہ چھوڑ دے۔

مُبَايَعَةُ أَهْلِ الْكِتَابِ

اہل کتاب سے خرید و فروخت کرنا

۴۶۵۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اشْتَرَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ يَهُودِيٍّ طَعَامًا بِنَسِيئَةٍ وَأَعْطَاهُ دِرْعًا لَهُ رَهْنًا.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے ادھار اناج خریدا اور آپ نے اس کے پاس اپنی زرہ گروی رکھ دی۔

۴۶۵۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدِرْعُهُ مَرْهُونَةٌ عِنْدَ يَهُودِيٍّ بِثَلَاثِينَ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ لِأَهْلِهِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال شریف ہوا اور آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس روتائی صاع جو کے بدلے گروی تھی۔ جو آپ نے اپنے گھر والوں کے لیے خریدے تھے۔

بَيْعُ الْمُدَبَّرِ

مدبر کی بیع

نوٹ: اس غلام یا لونڈی کو مدبر کہا جاتا ہے۔ جس کو اس کے مالک نے اپنے مرنے کے بعد آزاد کر دینے کا کہا ہو۔

۴۶۵۸ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي عُذْرَةَ عَبْدًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ فَبَلَغَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَكَ مَالٌ غَيْرُهُ قَالَ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِيهِ مِنِّي فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ الْعَدَوِيُّ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَجَاءَ بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ ابْدَأْ بِنَفْسِكَ فَتَصَدَّقْ عَلَيْهَا فَإِنْ فَضَلَ شَيْءٌ فَلِأَهْلِكَ فَإِنْ فَضَلَ مِنْ أَهْلِكَ شَيْءٌ فَلِذِي قَرَابَتِكَ فَإِنْ فَضَلَ عَنْ ذِي قَرَابَتِكَ شَيْءٌ فَهَكَذَا وَهَكَذَا يَقُولُ بَيْنَ يَدَيْكَ وَعَنْ يَمِينِكَ وَعَنْ شِمَالِكَ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ بنو عذرہ میں سے ایک شخص نے ایک غلام کو مرنے کے بعد آزاد کر دیا اس بات کی اطلاع حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی۔ آپ نے اس کے مالک سے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس اس کے علاوہ کوئی لونڈی یا غلام ہے؟ اس نے نفی کیا نہیں ہے۔ آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ اس غلام کو مجھ سے کون خریدتا ہے؟ یہ سن کر جناب نعیم بن عبداللہ نے اس غلام کو آٹھ سو درہم کے عوض خرید لیا اور وہ درہم لا کر آپ کی خدمت میں پیش کیے۔ آپ نے یہ درہم اس کے مالک کو دیئے اور فرمایا پہلے اپنے آپ پر خرچ کرو اور صدقہ دو۔ پھر اگر کچھ بچے تو اپنے گھر والوں کو دو۔ اگر اپنے گھر والوں سے بھی بچ جائے تو اپنے عزیزوں کو دو۔ اگر عزیزوں سے بھی بچے تو اس طرح یعنی سامنے اور دائیں و بائیں طرف اشارہ فرمایا یعنی فقیروں کو صدقہ دے دے۔

۴۶۵۹ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ اَبُوْمَذْكُوْرٍ اَعْتَقَ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ يُقَالُ لَهُ يَعْقُوْبُ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُ فَدَعَا بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يَّشْتَرِيْهِ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ ابْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فَقِيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهِ فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلٰى عِيَالِهِ فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَعَلٰى قَرَابَتِهِ اَوْ عَلٰى ذِيْ رَحِمِهِ فَاِنْ كَانَ فَضْلًا فَهٰهُنَا وَهٰهُنَا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ابو مذکور نامی ایک مرد انصاری نے اپنے غلام یعقوب کو اپنے مرنے کے بعد آزاد کر دیا اور اس کے پاس اسکے سوا اور کوئی مال نہ تھا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے غلام کو بلایا اور دریافت فرمایا۔ اس غلام کو کون خریدتا ہے؟ نعیم بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے اس غلام کو آٹھ سو درہم کے عوض خرید لیا۔ آپ نے وہ درہم اس مرد انصاری کو دے دیئے اور فرمایا۔ تم میں سے جب کوئی شخص محتاج ہو تو وہ سب سے پہلے اپنی ذات سے شروع کرے پھر اگر کوئی بچے تو وہ اسے اپنی بیوی بچوں پر صرف کرے پھر اگر کچھ بچے تو وہ اسے اپنے رشتہ داروں یا ذی رحم پر خرچ کرے۔ اور اگر پھر بھی کچھ بچے تو وہ ادھر ادھر فقیروں پر خرچ کرے۔

۴۶۶۰ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ الْمُدَبَّرَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مدبر کو فروخت فرمایا۔

بَيْعُ الْمُكَاتَبِ

مکاتب کو فروخت کرنا

نوٹ: مکاتب اس غلام کو کہتے ہیں۔ جسے اس کے مالک نے کہہ دیا ہو کہ اگر تو اتنے روپے دے تو آزاد ہے۔

۴۶۶۱ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ بَرِيْرَةَ جَاءَتْ عَائِشَةَ تَسْتَعِيْنُهَا فِيْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ ارْجِعِيْ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اَقْضِيَ عَنْكِ كِتَابَتَكِ وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ بَرِيْرَةُ لِاَهْلِهَا فَاَبَوْا وَقَالُوْا اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ فَيَكُوْنَ لَنَا وَلَاؤُكِ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْتَاعِيْ وَاَعْتِقِيْ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَالُ اَقْوَامٍ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَتْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَمَنِ اشْتَرَطَ شَيْئًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ وَاِنِ اشْتَرَطَ مِائَةَ شَرْطٍ شَرْطُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَاَوْثَقُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس (بدل کتابت ادا کرنے کے لیے) مدد طلب کرنے آئیں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا۔ جاؤ اور اپنے مالکوں سے پوچھو اگر انھیں منظور ہوا تو میں تمہاری کتابت کے پیسے ادا کر دوں گی۔ اور تمہارا ترکہ میں لے لوں گی اس نے آکر اپنے مالکوں سے بیان کیا اور انھوں نے انکار کیا۔ اور کہا۔ اگر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا۔ کو منظور ہو تو وہ جو چاہیں اور جیسے چاہیں کریں تیری وراثت ہم لیں گے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس بات کا ذکر حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ آپ نے ان سے ارشاد فرمایا۔ تم خرید کر لو اور آزاد کر دو۔ ترکہ اسی شخص کو ملے گا جو آزاد کرے بعد ازاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ وہ لوگ کتنے قابل افسوس ہیں۔ جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ

میں نہیں ہیں۔ جو شخص ایسی شرط لگائے جو کتاب اللہ میں نہیں ہے وہ پوری نہ ہوگی اگرچہ سو شرطیں لگائے۔ اللہ تعالیٰ کی شرط قبول کرنے اور بھروسہ کرنے کے زیادہ لائق ہے۔

اَلْمُكَاتَبُ يُبَاعُ قَبْلَ اَنْ يَّقْضِيَ مِنْ كِتَابَتِهٖ شَيْئًا

مکاتب نے اگر اپنی بدل کتابت میں سے کچھ ادا نہ کیا ہو تو اس کا فروخت کرنا درست ہے

[illegible] عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ جَاءَتْ بَرِيْرَةُ اِلَيَّ فَقَالَتْ يَا عَائِشَةُ اِنِّيْ كَاتَبْتُ اَهْلِيْ عَلٰى سَبْعِ اَوَاقٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اُوْقِيَّةٌ فَاَعِيْنِيْنِيْ وَلَمْ تَكُنْ قَضَتْ مِنْ كِتَابَتِهَا شَيْئًا فَقَالَتْ لَهَا عَائِشَةُ وَنَفِسَتْ فِيْهَا ارْجِعِيْ اِلٰى اَهْلِكِ فَاِنْ اَحَبُّوْا اَنْ اُعْطِيَهُمْ ذٰلِكَ جَمِيْعًا وَيَكُوْنَ وَلَاؤُكِ لِيْ فَعَلْتُ فَذَهَبَتْ بَرِيْرَةُ اِلٰى اَهْلِهَا فَعَرَضَتْ ذٰلِكَ عَلَيْهِمْ فَاَبَوْا وَقَالُوْا اِنْ شَاءَتْ اَنْ تَحْتَسِبَ عَلَيْكِ فَلْتَفْعَلْ وَيَكُوْنَ ذٰلِكَ لَنَا فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ عَائِشَةُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا يَمْنَعُكِ ذٰلِكَ مِنْهَا ابْتَاعِيْ وَاَعْتِقِيْ فَاِنَّ الْوَلَاءَ لِمَنْ اَعْتَقَ فَفَعَلَتْ وَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللّٰهَ تَعَالٰى ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَمَا بَالُ النَّاسِ يَشْتَرِطُوْنَ شُرُوْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَهُوَ بَاطِلٌ وَاِنْ كَانَ مِائَةَ شَرْطٍ قَضَاءُ اللّٰهِ اَحَقُّ وَشَرْطُ اللّٰهِ اَوْثَقُ وَاِنَّمَا الْوَلَاءُ لِمَنْ اَعْتَقَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بریرہ میرے پاس آئیں اور کہنے لگیں اے عائشہ میں نے اپنے مالکوں سے سات اوقیہ پر کتابت کی کریں۔ ہر سال ایک اوقیہ ادا کروں گی لہٰذا آپ میرے ساتھ تعاون فرمائیں! اور انہوں نے اپنی کتابت میں سے کچھ بھی ادا نہیں کیا تھا۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا کی طرف رغبت ہوئی تو آپ نے فرمایا۔ تم اپنے مالکوں کے پاس چلی جاؤ اور اگر وہ رضامند ہوں تو میں یہ سات اوقیے دے دوں گی لیکن تمہارا ترکہ میں لوں گی۔ بریرہ مالکوں کے پاس گئیں۔ اور ان سے یہ بیان کیا انہوں نے انکار کر دیا کہ اگر عائشہ چاہیں تو رشتہ آپ سے سلوک کریں تاہم ترکہ ہم لیں گے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اس کا ذکر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم ان کے کہنے سے بریرہ کو نہ چھوڑو خرید لو اور آزاد کر دو۔ کیونکہ ولاء کرے گی جو آزاد کرے گا آپ نے ایسا ہی کیا۔ بعد ازاں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان فرمائی۔ اور فرمایا۔ ان لوگوں کا کیا حال ہے جو ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو کتاب اللہ میں نہیں ہیں۔ جو شخص ایسی شرط لگائے جو کتاب اللہ میں نہیں ہے۔ تو وہ باطل ہے۔ اگرچہ سو شرطیں بھی ہوں اللہ جل شانہ کا حکم قبول کرنے کے زیادہ لائق ہے۔ اور اس کی شرطیں نہایت مضبوط ہے۔ ولاء اسی شخص کو ملے گی جو آزاد کرے گا۔

بَيْعُ الْوَلَاءِ

۴۶۶۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ۔

۴۶۶۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهٖ۔

۴۶۶۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ۔

ولاء کا فروخت کرنا:

جناب حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ولاء کے فروخت کرنے اور ہبہ کرنے سے منع فرمایا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ولاء کی فروخت اور ہبہ سے منع فرمایا۔

ابن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ السلام نے ولاء کی فروخت اور ہبہ سے منع فرمایا۔

بَيْعُ الْمَاءِ

۴۶۶۶ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ۔

۴۶۶۷ عَنْ مُرَّةَ بْنِ عَبْدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ۔

پانی کو فروخت کرنا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت مرہ بن عبد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سنا۔ آپ پانی کے فروخت کرنے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

بَيْعُ فَضْلِ الْمَاءِ

۴۶۶۸ عَنْ إِيَاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ وَبَاعَ قَيِّمُ الْوَهْطِ فَضْلَ مَاءِ الْوَهْطِ فَكَرِهَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ ابْنُ عَمْرٍو۔

۴۶۶۹ عَنْ إِيَاسِ بْنِ عَبْدٍ صَاحِبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيعُوا فَضْلَ الْمَاءِ فَإِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ۔

بچے ہوئے پانی کا فروخت کرنا:

سیدنا حضرت ایاس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے ہوئے پانی کو بیچنے سے منع فرمایا۔ اور قیم نے طائف کے ایک گاؤں وہط کا پانی فروخت کیا تو اسے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے بُرا جانا۔

ایک صحابی جناب حضرت ایاس بن عبد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ بچا ہوا پانی فروخت نہ کرو کیونکہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے ہوئے پانی کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔

بَيْعُ الْخَمْرِ

۴۶۷۰ عَنِ ابْنِ وَعْلَةَ الْمِصْرِيِّ أَنَّهٗ سَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَمَّا يُعْصَرُ مِنَ الْعِنَبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ أَهْدٰى رَجُلٌ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

شراب فروخت کرنا

سیدنا حضرت ابن وعلہ مصری نے جناب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے انگور سے نچوڑے ہوئے پانی کے متعلق دریافت کیا تو سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما

بِرَاوِيَةٍ خَمْرٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ عَلِمْتَ أَنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ حَرَّمَهَا فَسَارَّ وَلَمْ أَفْهَمْ مَا سَارَّ كَمَا أَرَدْتُ فَسَأَلْتُ إِنْسَانًا إِلَى جَنْبِهِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَ سَارَرْتَهُ قَالَ أَمَرْتُهُ أَنْ يَبِيعَهَا قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الَّذِي حَرَّمَ شُرْبَهَا حَرَّمَ بَيْعَهَا فَفَتَحَ الْمَزَادَتَيْنِ حَتَّى ذَهَبَ مَا فِيهَا۔

نے فرمایا کہ ایک شخص سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں شراب کی مشکیں تحفۃً لایا آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے شراب کو حرام فرمایا ہے پھر کسی نے آہستہ سے اس شخص کے کان میں کچھ کہا۔ اور مجھے معلوم نہیں کہ کیا کہا۔ میں نے اس کے نزدیک بیٹھے ہوئے ایک اور شخص سے پوچھا۔ تو حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو نے اس کے کان میں کیا کہا؟ اس شخص نے عرض کیا کہ میں نے تو اس شخص سے کہا کہ فروخت کر دو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس ذات اقدس نے اس کا پینا حرام قرار دیا ہے اس نے اس کا فروخت کرنا بھی حرام قرار دیا ہے۔ تب اس نے دونوں مشکوں کا منہ کھول دیا۔ اور اس میں جتنی شراب تھی بہہ گئی۔

۴۶۷۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ آيَاتُ الرِّبَوا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَتَلَاهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ التِّجَارَةَ فِي الْخَمْرِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ جب سود کی آیات نازل ہوئیں تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور لوگوں کو پڑھ کر سنائیں بعد ازاں شراب کی تجارت کو حرام قرار دیا۔

بَابُ بَيْعِ الْكَلْبِ

کتے کو فروخت کرنا۔

۴۶۷۲ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَمْرٍو قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کتے کی قیمت اور زنڈی (داشتہ) عورت کے کرائے اور نجومی کی کمائی سے منع فرمایا۔

۴۶۷۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي أَشْيَاءَ حَرَّمَهَا وَثَمَنُ الْكَلْبِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کئی چیزوں کو حرام فرمایا اور اس میں سے کتے کی قیمت کو بھی حرام قرار دیا۔

مَا اسْتُثْنِيَ

کون سا کتا فروخت کرنا درست ہے

۴۶۷۴ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ إِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ۔

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے اور بلی کی قیمت سے منع فرمایا۔ مگر شکاری کتا اس سے مستثنیٰ ہے۔

نوٹ:۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ حدیث ہذا منکر ہے جبکہ معتبر لوگوں کی روایت کے برعکس ہے۔ اور اس میں شکاری

کتا اور اس کا استثنار مذکور نہیں!

بَيْعُ الْخِنْزِيرِ

سؤر کا فروخت کرنا

٢٦٢٥ - عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ إِنَّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهَا السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ قَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمَّا حَرَّمَ عَلَيْهِمْ شُحُومَهَا جَمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ.

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپؓ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مکہ مکرمہ میں فتح مکہ کے سال ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ بے شک اللہ رب العزت اور اس کے رسول نے شراب، مردار، سؤر اور بتوں کو فروخت کرنے سے منع فرمایا۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مردے کی چربی کے متعلق آپ کیا ارشاد فرماتے ہیں جس سے کشتیاں چکنی کی جاتی ہیں اور کھالوں کو تیل لگایا جاتا ہے؟ اور لوگ اسے جلا کر روشنی کرتے ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نہیں، وہ حرام ہے۔ پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ یہود کو تباہ و برباد کرے۔ جب اللہ رب العزت نے ان پر چربی کو حرام فرمایا تو انہوں نے اسے پگھلایا۔ بعد ازاں فروخت کرکے اس کی قیمت کھائی۔

بَيْعُ ضِرَابِ الْجَمَلِ

نر اونٹ کو مادہ پر چڑھانے کا معاوضہ لینا۔

٢٦٢٦ - عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ ضِرَابِ الْجَمَلِ وَعَنْ بَيْعِ الْمَاءِ وَبَيْعِ الْأَرْضِ لِلْحَرْثِ يَبِيعُ الرَّجُلُ أَرْضَهُ وَمَاءَهُ فَعَنْ ذٰلِكَ نَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نر اونٹ کو مادہ اونٹنی کے ساتھ جفتی پر اجرت لینے سے منع فرمایا۔ نیز آپ نے پانی فروخت کرنے، اور کھیتی کے لیے زمین کو فروخت کرنے سے منع فرمایا

نوٹ:۔ پانی اور کھیتی کو فروخت کرنے سے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا۔ یعنی کوئی شخص اپنی زمین اور پانی کو دوسرے شخص کے ہاتھ فروخت کرے۔ کہ وہ اس میں کھیتی باڑی کرے گا، اور اس میں سے ایک حصہ بھی لے۔

٢٦٢٧ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کی جفتی کرانے پر اجرت لینے سے منع فرمایا۔

نوٹ:۔ بلکہ نر کو بغیر اجرت کے دینا چاہیے۔ اگر مادہ والا خوشی سے دے تو کوئی حرج نہیں۔

٢٦٢٨ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي الصَّعِقِ أَحَدُ بَنِي كِلَابٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ فَنَهَاهُ

سیدنا حضرت انس ابن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ قبیلہ بنی کلاب کی ایک شاخ بنی صعق میں سے ایک شخص سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔

عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّا نُكْرَمُ عَلٰى ذٰلِكَ ۔

اور نر مادہ کی جفتی کے متعلق دریافت کیا ۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے منع فرمایا ۔ اس شخص نے کہا ہمیں بطور تحفہ کچھ ملتا ہے ۔

نوٹ :۔ یعنی ہم شرط نہیں کرتے ۔ بلکہ مادہ جانور والا اپنی خوشی سے کچھ نذر کرتا ہے ۔ ترمذی شریف کی روایت میں اتنا زیادہ ہے ۔ کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بطور تحفہ کے ملنے والی ۔۔۔ رقم کی اجازت بخشی ۔

۴۶۷۹ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ وَعَسْبِ الْفَحْلِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگانے کی کمائی کھانے ، نر سے جفتی کرانے کی اجرت وصول کرنے اور کتے کی قیمت وصول کرنے سے منع فرمایا ۔

۴۶۸۰ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کی مادہ کے ساتھ جفتی کی مزدوری سے منع فرمایا ۔

۴۶۸۱ عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَعَسْبِ الْفَحْلِ ۔

سیدنا حضرت ابوحازم رضی اللہ عنہ راوی ہیں ۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت وصول کرنے اور نر کی مادہ سے جفتی کی مزدوری سے منع فرمایا ۔

اَلرَّجُلُ یَبْتَاعُ الْبَیْعَ فَیُفْلِسُ وَیُوْجَدُ الْمَتَاعُ بِعَیْنِهٖ

ایک شخص ایک چیز خریدے پھر اس کی قیمت ادا کرنے سے پہلے مفلس ہو جائے اور وہ چیز جوں کی توں موجود ہو تو فروخت کرنے والا خریدار اور قرض خواہوں کی نسبت سے اس کا زیادہ مستحق ہے ۔

۴۶۸۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا امْرِئٍ ثُمَّ وَجَدَ الرَّجُلُ عِنْدَهٗ سِلْعَتَهٗ بِعَیْنِهَا فَهُوَ اَوْلٰی بِهٖ مِنْ غَیْرِهٖ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے ۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ جو شخص مفلس ہو جائے ۔ بعد ازاں اس کے پاس ایک شخص اپنا فروخت شدہ مال جوں کا توں پائے تو دوسروں کی نسبت وہ شخص اس کے لینے کا زیادہ حقدار ہے ۔

۴۶۸۳ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ یُعْدِمُ اِذَا وَجَدَ عِنْدَهُ الْمَتَاعَ بِعَیْنِهٖ وَلَمْ یُفَرِّقْهُ اَنَّهٗ لِصَاحِبِهِ الَّذِیْ بَاعَهٗ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں ۔ کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ جب کوئی شخص غریب اور نادار ہو جائے ۔ اور اس کے پاس کسی کی چیز جوں کی توں ملے اور وہ اس کو پہچان بھی لے تو وہ چیز اسی شخص کی ہے ۔ جس نے اسے فروخت کیا تھا !

۴۶۸۴ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اُصِیْبَ رَجُلٌ فِیْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں ۔ کہ ایک شخص کے خریدے ہوئے پھلوں پر حضور سرورِ کونین

فِي ثِمَارٍ ابْتَاعَهَا فَكَثُرَ دَيْنُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَصَدَّقُوا عَلَيْهِ فَتَصَدَّقُوا عَلَيْهِ وَلَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ وَفَاءَ دَيْنِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا مَا وَجَدْتُمْ وَلَيْسَ لَكُمْ إِلَّا ذٰلِكَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں آفت آئی اور وہ شخص بہت مقروض ہو گیا۔ تو حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے صدقہ دو۔ لوگوں نے اسے صدقہ دیا۔ اب بھی اس کا قرض ادا نہ ہوا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قرض خواہوں سے ارشاد فرمایا: اب جو کچھ موجود ہے۔ اسے لے لو۔ اور تمہیں کچھ نہ ملے گا۔

اَلرَّجُلُ يَبِيعُ السِّلْعَةَ فَيَسْتَحِقُّهَا مُسْتَحِقٌّ ایک شخص مال فروخت کرے۔ اور بعد ازاں اس کا مالک کوئی اور شخص نکلے!

۴۶۸۰ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرِ بْنِ سِمَاكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّهُ إِذَا وَجَدَهَا فِي يَدِ الرَّجُلِ غَيْرِ الْمُتَّهَمِ فَإِنْ شَاءَ أَخَذَهَا بِمَا اشْتَرَاهَا وَإِنْ شَاءَ اتَّبَعَ سَارِقَهُ وَقَضَى بِذٰلِكَ عُمَرُ وَأَبُو بَكْرٍ۔

سیدنا حضرت اسید بن حضیر بن سماک رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا۔ کہ اگر کوئی شخص اپنی چیز کسی ایسے شخص کے پاس پائے جس پر چوری کا گمان نہ ہو۔ تو اگر وہ چاہے تو اتنی قیمت دے کر جتنے کو اس نے خریدا ہے اس چیز کو لے لے۔ اور اگر چاہے تو چور کا پیچھا کرے اور جناب حضرت فاروق اعظم اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما نے بھی یہی حکم ارشاد فرمایا (بعض علماء کے مذہب کے مطابق مالک اپنی چیز واپس لے لے۔ اور جس شخص کے پاس وہ چیز نکلے اسے حکم ہو گا کہ وہ اسے فروخت کرنے والے سے دام وصول کرے۔ بعد ازاں اپنے بائع سے یہاں تک کہ چور پکڑا جائے اور ان کی دلیل دوسری حدیث شریف ہے)۔

۴۶۸۱ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ الْأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ كَانَ عَامِلًا عَلَى الْيَمَامَةِ وَأَنَّ مَرْوَانَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ مُعَاوِيَةَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنَّ أَيُّمَا رَجُلٍ سُرِقَ مِنْهُ سَرِقَةٌ فَهُوَ أَحَقُّ بِهَا حَيْثُ وَجَدَهَا ثُمَّ كَتَبَ بِذٰلِكَ مَرْوَانُ إِلَيَّ فَكَتَبْتُ إِلَى مَرْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى بِأَنَّهُ إِذَا كَانَ الَّذِي ابْتَاعَهَا مِنَ الَّذِي سَرَقَهَا غَيْرَ مُتَّهَمٍ يُخَيَّرُ سَيِّدُهَا فَإِنْ شَاءَ أَخَذَ الَّذِي سُرِقَ مِنْهُ بِثَمَنِهَا وَإِنْ شَاءَ اتَّبَعَ سَارِقَهُ ثُمَّ قَضَى بِذٰلِكَ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَبَعَثَ مَرْوَانُ بِكِتَابِي إِلَى مُعَاوِيَةَ وَكَتَبَ مُعَاوِيَةُ إِلَى مَرْوَانَ إِنَّكَ لَسْتَ أَنْتَ وَلَا أُسَيْدٌ تَقْضِيَانِ عَلَيَّ وَلٰكِنِّي أَقْضِي فِيمَا وُلِّيتُ عَلَيْكُمَا فَانْفُذْ

سیدنا حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ یمامہ کے حاکم تھے۔ اور مروان نے آپ کی طرف لکھا کہ حضرت معاویہ نے مجھے لکھا ہے۔ کہ جس شخص کی کوئی چیز چوری ہو جائے تو وہ اس کا زیادہ حقدار ہے۔ جہاں وہ اسے پائے اسید نے کہا۔ کہ مروان نے مجھے یہ لکھا اور میں نے مروان کی طرف لکھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرح فیصلہ کیا ہے۔ جب وہ شخص جس نے اس چیز کو چور سے خریدا ہے۔ معتبر ہو (یعنی اس پر چوری کا گمان نہ ہو) تو چیز کے مالک کو اختیار ہے۔ خواہ قیمت دے کر (یعنی جتنی قیمت سے اس نے چور سے لیا ہے۔) وہ چیز لے لے۔ خواہ وہ چور کا پیچھا کرے۔ بعد ازاں اسی کے مطابق سیدنا حضرت ابوبکر صدیق، جناب فاروق اعظم اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہم نے فیصلہ فرمایا۔ مروان نے میرے خط کو معاویہ

لَمَّا أَمَرْتُكَ بِهِ فَبَعَثَ مَرْوَانُ بِكِتَابِ مُعَاوِيَةَ فَقُلْتُ لَا أَقْضِي بِهِ مَا وُلِّيتُ بِمَا قَالَ مُعَاوِيَةُ.

کے پاس بھیج دیا۔ جناب معاویہ نے مروان کو لکھا کہ: تو اور اسید مجھ پر حکمرانی نہیں کر سکتے لیکن اس کے برعکس میں تم دونوں پر حکمرانی کر سکتا ہوں۔ کیونکہ میں نے تمہیں مقرر کیا ہے اور مجھ پر حکم میرا ہے۔ اسی کے مطابق عمل کرو۔ مروان نے معاویہ کا خط میرے پاس بھیج دیا اور میں نے کہا کہ میں اس کے مطابق فیصلہ نہیں کروں گا جو معاویہ کہتے ہیں جب تک ان کی طرف سے حاکم رہوں گا۔

٤٦٨٧ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّجُلُ أَحَقُّ بِعَيْنِ مَالِهِ إِذَا وَجَدَهُ وَيَتْبَعُ الْبَائِعُ مَنْ بَاعَهُ.

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آدمی اس وقت اپنی چیز کا مستحق اور حق دار بنتا ہے جب وہ اسے پالے۔ اور جس شخص کے پاس کوئی چیز نکلے تو وہ فروخت کنندے کا پیچھا کرے (گویا جناب معاویہ نے اسی حدیث پر عمل کیا ہے)۔

٤٦٨٨ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَوَّجَهَا وَلِيَّانِ فَهِيَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا وَمَنْ بَاعَ بَيْعًا مِنْ رَجُلَيْنِ فَهُوَ لِلْأَوَّلِ مِنْهُمَا

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس عورت کا نکاح دو ولی کریں۔ یعنی ایک ولی ایک سے نکاح اور دوسرا دوسرے سے کرے تو پہلے ولی کا نکاح معتبر ہوگا۔ اور جس شخص نے دو شخصوں کے ہاتھ ایک چیز کو فروخت کیا تو جس کے ہاتھ اس نے پہلے فروخت کیا وہ چیز اسی کو ملے گی۔

الاستقراض

قرض لینے کا بیان

٤٦٨٩ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ قَالَ اسْتَقْرَضَ مِنِّي النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ أَلْفًا فَجَاءَهُ مَالٌ فَدَفَعَهُ إِلَيَّ وَقَالَ بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْأَدَاءُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے چالیس ہزار درہم قرض لیے۔ بعد ازاں آپ کی خدمت میں مال پیش ہوا۔ آپ نے یہ سارے ادا کر دیئے اور ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تیرے گھر اور تیرے مال میں برکت دے۔ قرض کا بدلہ اور عوض یہ ہے کہ آدمی اپنے قرض خواہ کا شکریہ ادا کرے۔ اور اسے ادا کرے۔

اَلتَّغْلِيْظُ فِي الدَّيْنِ

۴۶۹۰: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَحْشٍ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ وَضَعَ رَاحَتَهُ عَلَى جَبْهَتِهِ ثُمَّ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا نُزِّلَ مِنَ التَّشْدِيْدِ فَسَكَتْنَا وَفَزِعْنَا فَلَمَّا كَانَ مِنَ الْغَدِ سَأَلْتُهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذَا التَّشْدِيْدُ الَّذِيْ نُزِّلَ فَقَالَ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ أُحْيِيَ ثُمَّ قُتِلَ ثُمَّ أُحْيِيَ ثُمَّ قُتِلَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ دَيْنُهُ۔

قرض لینے کی برائی

جناب محمد بن جحش رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ اسی دوران سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا۔ بعد ازاں آپ نے اپنا دست مبارک پیشانی پر رکھا۔ اور ارشاد فرمایا سبحان اللہ کتنی سختی نازل ہوئی ہے۔ ہم لوگ خاموش ہو رہے۔ اور گھبرا گئے۔ جب دوسرا دن آیا۔ تو میں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ سختی کیسی ہے؟ جو نازل ہوئی۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر ایک شخص اللہ کی راہ میں جان دے دے اور پھر جلایا جائے پھر مارا جائے پھر جلایا جائے پھر مارا جائے۔ اور اس پر قرض ہو تو وہ جنت میں نہ جائے گا جب تک کہ وہ قرض ادا نہ کرے۔

۴۶۹۱: عَنْ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ جَنَازَةٍ فَقَالَ أَهٰهُنَا مِنْ بَنِيْ فُلَانٍ أَحَدٌ ثَلَاثًا فَقَامَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مَنَعَكَ فِي الْمَرَّتَيْنِ الْأُوْلَيَيْنِ أَنْ لَا تَكُوْنَ أَجَبْتَنِيْ أَمَا إِنِّيْ لَمْ أُنَوِّهْ بِكَ إِلَّا بِخَيْرٍ إِنَّ فُلَانًا لِرَجُلٍ مِنْهُمْ مَاتَ مَأْسُوْرًا بِدَيْنِهِ۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم ایک جنازے میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ دریافت فرمایا کیا اس جگہ فلاں فلاں قبیلے کا کوئی شخص ہے؟ تو ایک شخص کھڑا ہوا۔ آپ نے فرمایا تو نے پہلے دو دفعہ مجھے جواب کیوں نہ دیا؟ میں نے تجھ کو بھلائی کے واسطے پکارا تھا [illegible] فلاں شخص جو مر گیا [illegible] قرض کی وجہ سے رکا ہوا ہے۔

نوٹ: یعنی وہ جنت میں جانے سے رکا ہوا ہے

اَلتَّسْهِيْلُ فِيْهِ

۴۶۹۲: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُذَيْفَةَ قَالَ كَانَتْ مَيْمُوْنَةُ تَدَّانُ وَتُكْثِرُ فَقَالَ لَهَا أَهْلُهَا فِيْ ذٰلِكَ وَلَامُوْهَا وَوَجَدُوْا عَلَيْهَا فَقَالَتْ لَا أَتْرُكُ الدَّيْنَ وَقَدْ سَمِعْتُ خَلِيْلِيْ وَصَفِيِّيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ أَحَدٍ يَدَّانُ دَيْنًا فَعَلِمَ اللّٰهُ

قرض داری میں آسانی

سیدنا حضرت عمران بن حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا لوگوں سے بہت سا قرض لیا کرتی تھیں۔ لوگوں نے آپ سے اس کے متعلق دریافت کیا اور انہیں ملامت کی۔ اور ان سے ناراض ہوئے انہوں نے فرمایا میں قرض لینا نہ چھوڑوں گی۔ میں نے اپنے پیارے

يُرِيْدُ قَضَاءَهَا إِلَّا أَدَّاهُ اللهُ عَنْهُ فِي الدُّنْيَا۔

اور برگزیدہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو شخص قرض لے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ وہ اس کی ادائیگی کی فکر میں ہے۔ تو اللہ رب العزت دنیا میں اس کا قرض ادا فرما دے گا۔

۴۶۹۳ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَدَانَتْ فَقِيْلَ لَهَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ تَسْتَدِيْنِيْنَ وَلَيْسَ عِنْدَكِ وَفَاءٌ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَخَذَ دَيْنًا وَهُوَ يُرِيْدُ أَنْ يُؤَدِّيَهُ أَعَانَهُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ۔

عبیداللہ بن عتبہ سے مروی ہے کہ ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ آپ قرض لیتی تھیں۔ لوگوں نے ان سے کہا اے ام المؤمنین آپ قرض لیتی ہیں۔ حالانکہ اس قرض کی ادائیگی کے لیے تمہارے پاس جائداد نہیں ہے۔ آپ نے فرمایا میں نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے۔ آپ ارشاد فرماتے تھے کہ جو شخص قرض لے۔ اور وہ اسے ادا کرنے کی نیت رکھے تو اللہ جل شانہ اس کی امداد فرمائے گا۔

مَطْلُ الْغَنِيِّ

امیر آدمی کا قرض ادا کرنے میں تاخیر کرنا

۴۶۹۴ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ وَالظُّلْمُ مَطْلُ الْغَنِيِّ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کسی شخص کا قرض کسی کے ذمے لگایا جائے۔ تو قرض دار کو مہلت دینی چاہیئے۔ اور اگر امیر شخص قرض ادا نہ کرے تو یہ ظلم ہے۔

نوٹ: کسی مالدار پر اتباع کیا جائے یعنی قرض دار اپنے قرض کا ذمہ اور حوالہ ایک امیر شخص کے ذمے کر دے جسے حوالہ کہتے ہیں۔ تو چاہیئے کہ وہ پیچھا کرے۔ اور امیر آدمی کا قرض ادا نہ کرنا ظلم ہے۔ یعنی اگر نادار مفلس اور غریب ہو اور قرض ادا نہ کرے تو کوئی گناہ نہیں کیونکہ مجبور ہے۔ لیکن روپیہ ہونے کے باوجود بھی کسی شخص کا قرض ادا نہ کرے۔ تو بہت بڑا گناہ ہے۔

۴۶۹۵ عَنِ الشَّرِيْدِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوْبَتَهُ۔

سیدنا حضرت شرید رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ امیر آدمی اگر قرض ادا کرنے میں تاخیر کرے تو اس کے قرض خواہ کو حق حاصل ہے کہ وہ اس کی برائی کرے۔ اور اسے حاکم قید بھی کر سکتا ہے۔

۴۶۹۶ عَنِ الشَّرِيْدِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهُ وَعُقُوْبَتَهُ۔ ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا۔

اَلْحَوَالَةُ

قرض کا حوالہ

۴۶۹۷ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ وَإِذَا أُتْبِعَ أَحَدُكُمْ عَلَى مَلِيٍّ فَلْيَتْبَعْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مالدار شخص کا قرض ادا کرنے میں دیر کرنا ظلم ہے۔ اور جب تم میں سے کسی شخص کے ذمہ لگایا جائے کہ قرض وصول کرو تو وہ اسے ڈھیل اور مہلت دے اور مقروض کو تنگ نہ کرے۔

اَلْكَفَالَةُ بِالدَّيْنِ

۴۶۹۸ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ أُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ إِنَّ عَلَى صَاحِبِكُمْ دَيْنًا فَقَالَ أَبُو قَتَادَةَ أَنَا أَتَكَفَّلُ بِهِ قَالَ بِالْوَفَاءِ قَالَ بِالْوَفَاءِ۔

قرض کی ضمانت اٹھانا

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک انصاری مرد کا جنازہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آیا تاکہ آپ اس کی نماز جنازہ پڑھائیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اس پر تو قرض ہے: سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں اس کا ضامن بنتا ہوں۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ پورا قرض ادا کرو گے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا پورا۔

اَلتَّرْغِيبُ فِي حُسْنِ الْقَضَاءِ

۴۶۹۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خِيَارُكُمْ أَحْسَنُكُمْ قَضَاءً۔

اچھی طرح قرض ادا کرنے کی فضیلت

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں بہترین وہ ہیں جو قرض کو بطریق احسن ادا کرتے ہیں۔

حُسْنُ الْمُعَامَلَةِ وَالرِّفْقُ فِي الْمُطَالَبَةِ

۴۷۰۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ رَجُلًا لَمْ يَعْمَلْ خَيْرًا قَطُّ وَكَانَ يُدَايِنُ النَّاسَ فَيَقُولُ لِرَسُولِهِ خُذْ مَا تَيَسَّرَ وَاتْرُكْ مَا عَسُرَ وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللّٰهَ تَعَالَى أَنْ يَتَجَاوَزَ عَنَّا فَلَمَّا هَلَكَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ خَيْرًا قَطُّ قَالَ لَا إِلَّا أَنَّهُ كَانَ لِي غُلَامٌ وَكُنْتُ أُدَايِنُ النَّاسَ فَإِذَا بَعَثْتُهُ يَتَقَاضَى قُلْتُ لَهُ خُذْ مَا تَيَسَّرَ وَاتْرُكْ مَا عَسُرَ وَتَجَاوَزْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَتَجَاوَزُ عَنَّا قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْكَ۔

قرض وصول کرنے میں خوش معاملگی اور نرمی برتنا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک شخص نے اس کے سوا کوئی بھلائی کا کام نہیں کیا تھا لیکن وہ لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا پھر وہ اپنے ایلچی کو کہتا جہاں آسانی سے وصول ہو وہاں سے وصول کرو لیکن جہاں مقروض بے چارہ مفلس اور تنگ دست ہو تو چھوڑ دو اور درگزر کرو شاید اللہ تعالیٰ ہمارے قصوروں اور غلطیوں سے بھی درگزر فرمائے جب وہ فوت ہو گیا تو اللہ رب العزت نے دریافت فرمایا کیا تو نے کبھی کوئی نیکی کی تھی؟ اس شخص نے عرض کیا نہیں مگر میرا ایک نوکر تھا اور میں لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا جب میں اس کو قرض کی وصولی کے لیے بھیجتا تو کہہ دیتا اگر آسانی سے ملے تو لے لے اور جہاں دشواری ہو چھوڑ دے اور معاف کر شاید اللہ تعالیٰ ہمیں بھی معاف فرما دے اللہ رب العزت نے فرمایا میں نے تجھے معاف کر دیا۔

۴۷۰۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ وَكَانَ إِذَا رَأَى إِعْسَارَ الْمُعْسِرِ قَالَ لِفَتَاهُ تَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ایک شخص لوگوں کو قرض دیا کرتا اور جب وہ کسی تنگ دست کو دیکھتا تو اپنے

اللّٰهُ يَتَجَاوَزُ عَنَّا فَلَقِيَ اللّٰهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ

درگزر کرتا اسے معاف کر دو، شاید اللہ تعالیٰ ہمیں بھی معاف فرما دے، جب وہ اللہ کے پاس گیا تو اللہ رب العزت نے اسے معاف فرمایا۔

۴۷۰۲۔ عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْخَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلًا كَانَ سَهْلًا مُشْتَرِيًا وَبَائِعًا وَقَاضِيًا وَمُقْتَضِيًا الْجَنَّةَ.

سیدنا حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک شخص کو جنت میں داخل فرما دیا جو خریدتے، بیچتے ادا کرتے، اور وصول کرتے وقت لوگوں سے نرمی کا سلوک روا رکھتا تھا۔

الشَّرِكَةُ بِغَيْرِ مَالٍ

مال کے بغیر شرکت

۴۷۰۳۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اشْتَرَكْتُ أَنَا وَعَمَّارٌ وَسَعْدٌ يَوْمَ بَدْرٍ فَجَاءَ سَعْدٌ بِأَسِيرَيْنِ وَلَمْ أَجِئْ أَنَا وَعَمَّارٌ بِشَيْءٍ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں عمار اور سعد بدر کے دن شریک ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ دو قیدی پکڑ کر لائے۔ اور میں اور عمار کچھ نہ لائے۔

۴۷۰۴۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي عَبْدٍ أُقِيمَ مَا بَقِيَ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ يَبْلُغُ ثَمَنَ الْعَبْدِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کرے۔ تو دوسرے حصہ دار کا حصہ بھی اپنا مال دے کر آزاد کرے اگر اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی قیمت کو پہنچتا ہو۔

نوٹ:۔ ایک غلام میں سے حصہ آزاد کرے۔ مثلاً ایک غلام میں دو آدمی نصف نصف شریک ہوں اور ایک شریک یا حصہ دار اپنا نصف حصہ آزاد کرے۔

(۱) اگر آزاد کرنے والا مالدار اور امیر ہے تو اسے دوسرے حصہ دار کے پیسے بھی دینا پڑیں گے اور غلام پورا آزاد ہو جائے گا اور اگر غریب و مفلس ہو تو غلام نصف آزاد ہوگا اور غلام کو اختیار حاصل ہے کہ وہ محنت مزدوری کر کے دوسرے حصہ دار کے حصے کے پیسے بھی ادا کرے اور غلام آزاد ہو جائے۔

الشَّرِكَةُ فِي الرَّقِيقِ

غلام یا لونڈی میں حصہ دار ہونا

۴۷۰۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ شِرْكًا لَهُ فِي مَمْلُوكٍ وَكَانَ لَهُ مِنَ الْمَالِ مَا يَبْلُغُ ثَمَنَ بَقِيَّتِهِ الْعَبْدِ فَهُوَ عَتِيقٌ مِنْ مَالِهِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص غلام یا لونڈی میں اپنا حصہ آزاد کرے۔ اور اس کے پاس اتنا مال ہو جو غلام کی دوسرے حصے کی قیمت کو کافی ہو تو وہ اس کے مال میں سے آزاد ہو جائے گا۔

اَلشَّرِكَةُ فِى النَّخْلِ

درخت یا پھل دار درخت یا کھجور کے درخت میں حصہ داری

۴۷۰۶ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّكُمْ كَانَتْ لَهُ اَرْضٌ اَوْ نَخْلٌ فَلَا يَبِعْهَا حَتّٰى يَعْرِضَهَا عَلٰى شَرِيْكِهٖ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کونین صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے جس شخص کے پاس زمین یا کھجور کا درخت ہو۔ تو جب تک وہ اپنے حصہ دار سے دریافت نہ کرے، اسے فروخت نہ کرے۔

نوٹ:۔ کیونکہ اگر شریک لینا چاہے تو وہ دوسروں کی نسبت زیادہ حق دار ہے۔

اَلشَّرِكَةُ فِى الرِّبَاعِ

زمین میں حصہ داری

۴۷۰۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِىْ كُلِّ شِرْكَةٍ لَمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٍ وَحَائِطٍ لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّبِيْعَهٗ حَتّٰى يُؤْذِنَ شَرِيْكَهٗ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ وَاِنْ شَاءَ تَرَكَ وَاِنْ بَاعَ وَلَمْ يُؤْذِنْهُ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر مال مشترک میں شفعہ کا حکم فرمایا ایسا مال جو تقسیم نہ ہوا ہو۔ زمین ہو یا باغ ایک شریک کو اپنا حصہ فروخت کرنا جائز نہیں۔ جب تک وہ دوسرے حصہ دار سے اجازت نہ لے لے۔ اس شریک کو اختیار ہے چاہے تو وہ اس سے لے۔ اور چاہے تو نہ لے۔ اور اگر ایک حصہ دار اپنا حصہ فروخت کرے اور دوسرے حصہ دار کو اطلاع نہ دے تو وہ شفعہ کا زیادہ حق دار ہے۔

نوٹ:۔ شریک کو اختیار ہے۔ کہ اگر وہ چاہے تو لے لے۔ اور اگر چاہے تو نہ لے۔ تب دوسرا شخص لے گا دوسرے حصہ دار کو اطلاع نہ کرے کہ میں اپنا حصہ فروخت کر رہا ہوں تو وہ اس حصہ کو خریدنے اور شفعہ کرنے کا زیادہ حق دار ہے۔ اور وہ اتنے پیسے جتنے کو حصہ دار نے فروخت کیا ہے، دے کر خرید سکتا ہے۔

ذِكْرُ الشُّفْعَةِ وَاَحْكَامِهَا

شفعہ اور اس کے احکام

نوٹ:۔ شفعہ ایک ایسا حق ہے۔ جس کی وجہ سے انسان ایک زمین کا مالک ہو سکتا ہے۔ زبردستی اور جبراً۔ اب اس امر میں علماء کا اختلاف ہے۔ کہ حق شفعہ کیسے پہنچتا ہے۔ بعض کے نزدیک صرف حصہ دار کو پہنچتا ہے۔ اور بعض دوسرے علماء کے نزدیک پڑوسی کو بھی یہ حق حاصل ہے۔

۴۷۰۸ عَنْ اَبِىْ رَافِعٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ۔

سیدنا حضرت ابو رافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا پڑوسی اپنے پڑوس کا زیادہ حق رکھتا ہے۔

۴۷۰۹ عَنِ الشَّرِيدِ اَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْضِيْ لَيْسَ لِاَحَدٍ فِيْهَا شِرْكَةٌ وَّلَا قِسْمَةٌ اِلَّا الْجِوَارُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِهٖ۔

جناب حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری زمین ہے۔ جس میں کسی کی شرکت نہیں اور نہ حصہ ہے۔ تاہم ہمسائیگی کا حق ہے۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہمسایہ اپنے پڑوس کا زیادہ حق دار ہے!

نوٹ:۔ ان احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ ہمسائے کو شفعہ کا حق ہے۔

۴۷۱۰ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّفْعَةُ فِيْ كُلِّ مَالٍ لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَعُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ۔

سیدنا حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شفعہ ہر ایسے مال میں ہے۔ جو تقسیم نہ کیا جائے جب حد بندی ہو جائے اور راستہ متعین و مقرر ہو جائے تو پھر شفعہ نہیں ہے۔

۴۷۱۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ وَالْجِوَارِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعے اور ہمسائے کے حق کا حکم فرمایا۔

اٰخِرُ كِتَابِ الْبُيُوْعِ

کتاب البیوع ختم شد

كِتَابُ الْقَسَامَةِ

ذِكْرُ الْقَسَامَةِ الَّتِي كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ

اس قسامت کا ذکر جو دورِ جاہلیت میں رائج تھی

نوٹ :- قسامت کا مطلب ہے۔ قسم۔ اصطلاح میں قسامت اس امر کو کہتے ہیں کہ مقتول کی قوم میں سے اس کے وارث پچاس افراد قسم کھائیں کہ فلاں فلاں شخص نے اس کو قتل کیا ہے۔ اور اگر اس کے وارث پچاس سے کم ہوں تو جتنے ہوں انہی کو پچاس دفعہ قسمیں دی جائیں۔ یا جن لوگوں پر قتل کی تہمت ہو وہ قسم کھائیں کہ ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔

۴۷۱۲ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَوَّلُ قَسَامَةٍ كَانَتْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ كَانَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ اسْتَأْجَرَهُ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ فَخِذِ أَحَدِهِمْ قَالَ فَانْطَلَقَ مَعَهُ فِي إِبِلِهِ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ فَقَالَ أَغِثْنِي بِعِقَالٍ أَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِي لَا تَنْفِرُ الْإِبِلُ فَأَعْطَاهُ عِقَالًا يَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِهِ فَلَمَّا نَزَلُوا وَعُقِلَتِ الْإِبِلُ إِلَّا بَعِيرًا وَاحِدًا فَقَالَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ مَا شَأْنُ هَذَا الْبَعِيرِ لَمْ يُعْقَلْ مِنْ بَيْنِ الْإِبِلِ قَالَ لَيْسَ لَهُ عِقَالٌ قَالَ فَأَيْنَ عِقَالُهُ قَالَ مَرَّ بِي رَجُلٌ مِنْ بَنِي هَاشِمٍ قَدِ انْقَطَعَتْ عُرْوَةُ جُوَالِقِهِ فَاسْتَغَاثَنِي فَقَالَ أَغِثْنِي بِعِقَالٍ أَشُدُّ بِهِ عُرْوَةَ جُوَالِقِي لَا تَنْفِرُ الْإِبِلُ فَأَعْطَيْتُهُ عِقَالًا فَحَذَفَهُ بِعَصًا كَانَ فِيهَا أَجَلُهُ فَمَرَّ بِهِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ أَتَشْهَدُ الْمَوْسِمَ قَالَ مَا أَشْهَدُ وَرُبَّمَا أَشْهَدُ قَالَ هَلْ أَنْتَ مُبَلِّغٌ عَنِّي رِسَالَةً مَرَّةً مِنَ الدَّهْرِ قَالَ نَعَمْ قَالَ إِذَا شَهِدْتَ الْمَوْسِمَ فَنَادِ يَا آلَ قُرَيْشٍ فَإِذَا أَجَابُوكَ فَنَادِ يَا آلَ هَاشِمٍ فَإِذَا أَجَابُوكَ فَسَلْ عَنْ أَبِي طَالِبٍ فَأَخْبِرْهُ أَنَّ فُلَانًا قَتَلَنِي فِي عِقَالٍ وَمَاتَ الْمُسْتَأْجَرُ فَلَمَّا قَدِمَ الَّذِي اسْتَأْجَرَهُ أَتَاهُ أَبُو طَالِبٍ فَقَالَ مَا فَعَلَ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سب سے پہلی قسامت جو دورِ جاہلیت میں ہوئی۔ اس طرح ہوئی۔ بنی ہاشم میں سے ایک شخص نے قریش کے ایک شخص کی ملازمت کی (وہ قریش کی شاخ میں سے تھا) وہ اس کے ساتھ اونٹوں میں گیا وہاں اس کی ملاقات ایک اور شخص سے ہوئی جو بنو ہاشم سے متعلق تھا۔ جس کے برتن کی باندھنے والی رسی ٹوٹ گئی تھی۔ اس شخص نے کہا ایک رسی سے میری امداد کیجیے تاکہ میں اپنے برتن کو باندھ دوں۔ ایسا نہ ہو کہ اونٹ بِدک پڑے اور برتن گر پڑے تو اس ملازم نے باندھنے کیلیے ایک رسی دے دی۔ جب سب لوگ اتر پڑے اور اونٹ باندھے گئے تو ایک اونٹ (جو رسی نہ ہونے سے) نہ باندھا جا سکا۔ جس شخص نے ملازم رکھا تھا اس نے دریافت کیا۔ کیوں یہ اونٹ کیسا ہے؟ اور تم نے اسے باندھا کیوں نہیں؟ نوکر نے جواب دیا اس کی رسی نہیں ہے۔ اس نے پوچھا رسی کہاں گئی؟ نوکر نے جواب دیا مجھے بنو ہاشم میں سے ایک شخص ملا جس کے برتن کی رسی ٹوٹ گئی تھی۔ اس نے فریاد کی اور کہا۔ ایک رسی دے کر میری امداد کرو۔ جس سے میں اپنا برتن باندھوں کہیں اونٹ نہ بِدک پڑے۔ لہٰذا میں نے باندھنے کے لیے اسے رسی دے دی۔ یہ سنتے ہی مالک نے نوکر کو ایک لاٹھی ماری۔ اسی میں اس نوکر کی موت تھی (وہ قریب الموت ہو گیا) وہاں یمن کے لوگوں میں سے ایک

صاحبنا قال مرض فأحسنت القيام عليه
ثم مات نزلت فدفنته فقال كان إذا
أهل ذاك منك فمكث حينا ثم إن
الرجل اليماني الذي كان أوصى إليه
أن يبلغ عنه وافى الموسم فقال يا آل
قريش قالوا هذه قريش قال يا آل بني
هاشم قالوا هذه بنو هاشم قال أين
أبو طالب قال هذا أبو طالب قال أمرني
فلان أن أبلغك رسالة أن فلانا قتله
في عقال فأتاه أبو طالب وقال اختر
منا إحدى ثلاث إن شئت أن تؤدي
مائة من الإبل فإنك قتلت صاحبنا
خطأ وإن شئت يحلف خمسون من
قومك إنك لم تقتله فإن أبيت
قتلناك به فأتى قومه فذكر لهم
ذلك فقالوا نحلف فأتته امرأة من
بني هاشم كانت تحت رجل منهم قد
ولدت له فقالت يا أبا طالب أحب أن
تجيز ابني هذا برجل من الخمسين ولا
تصبر يمينه ففعل فأتاه رجل منهم
فقال يا أبا طالب أردت خمسين رجلا
أن يحلفوا مكان مائة من الإبل
يصيب كل رجل بعيران فهذان بعيران
فاقبلهما عني ولا تصبر يميني حيث
تصبر الأيمان فقبلهما وجاء ثمانية
وأربعون رجلا حلفوا قال ابن
عباس والذي نفسي بيده ما حال
الحول ومن الثمانية والأربعين
عين تطرف.

شخص نکلا تو اس نوکر نے اس یمنی سے دریافت کیا۔ کیا تو اس
دفعہ مکہ مکرمہ جائے گا؟ اس نے کہا نہیں جاؤں گا۔ غالباً چلا
بھی جاؤں، نوکر نے التجا کی کہ مکہ مکرمہ پہنچ کر میری طرف سے
ایک پیغام پہنچا دے گا؟ تو یمنی نے کہا ہاں۔ تب نوکر نے
کہا جب تو موسم حج میں مکہ مکرمہ پہنچے تو بلانا اے اہل قریش!
جب وہ جواب دیں تو بلانا۔ اے اولاد ہاشم جب وہ جواب
دیں تو تم ابو طالب کو پوچھنا کہ کہاں ہیں، پھر ان سے کہہ دینا
کہ فلاں شخص نے (اس شخص کا نام لیا جس نے نوکر رکھا تھا)
مجھے فقط ایک معمولی کی رسی کے بدلے جان سے مار ڈالا۔
بعد ازاں وہ ملازم مر گیا۔ جب نوکر رکھنے والا شخص مکہ مکرمہ میں
آیا۔ تو جناب ابو طالب نے اس شخص سے دریافت کیا کہ ہمارا
نوکر کہاں گیا، وہ بولا کہ بیمار ہوا۔ میں نے اس کی اچھی طرح خدمت
کی پھر مر گیا۔ تو میں نے راستے میں اتر کر اسے دفن کیا۔ ابو طالب
نے کہا تم سے خبر گیری کرنے اور اچھی طرح دفن کرنے کی
یہی توقع تھی۔ بعد ازاں حضرت ابو طالب چند روز ٹھہرے
رہے۔ اتنے میں یمن کا وہ شخص پہنچا جسے اس نے پیغام
پہنچانے کی وصیت کی تھی۔ اور وہ ٹھیک موسم حج پر آیا۔ اس
نے بلایا اور پکارا۔ اے اہل قریش! لوگوں نے جواب دیا یہ
قریش کے لوگ ہیں۔ پھر اس نے بلایا۔ اے اولاد ہاشم!
لوگوں نے بتایا یہ ہیں ہاشم کے بیٹے۔ اس نے دریافت
کیا ابو طالب کہاں ہیں۔ لوگوں نے بتایا، یہ ہیں حضرت ابو
طالب، پھر اس نے کہا کہ فلاں فلاں شخص نے مجھے پیغام
دیا تھا کہ اسے فلاں شخص نے جان سے مار ڈالا۔ فقط ایک
رسی کے لئے۔ جناب ابو طالب یہ سن کر اس شخص کے پاس آئے
اور کہا کہ تین باتوں میں جونسی تمہاری مرضی ہے۔ ایک کرو۔
اگر تمہارا جی چاہے تو دیت کے سو اونٹ دو، کیونکہ تم نے
ہمارے آدمی کو بھول کر مارا۔ اگر تم چاہو تو تمہاری قوم میں سے
پچاس آدمی اس بات کی قسم کھائیں کہ تو نے اسے نہیں مارا
اگر تو نے دونوں شرائط پوری نہ کیں گے تو ہم تمہیں اس شخص

کے بدلے قتل کریں گے۔ اس شخص نے اپنی قوم سے بیان کیا تو انھوں نے کہا ہم قسم کھائیں گے پھر بنو ہاشم قبیلہ سے قتل کئے جانے والی ایک عورت حضرت ابو طالب کے پاس آئی جوان کے ہاں بیاہی ہوئی تھی۔ اس کا ایک بیٹا تھا۔ اس عورت نے کہا اے ابو طالب! میری خواہش ہے کہ آپ پچاس آدمیوں میں سے ایک کے بدلے اس لڑکے کو منظور فرمالیں اور اس سے قسم نہ لیں۔ ابو طالب نے منظور کیا۔ بعد ازاں ان میں سے ایک اور شخص آیا اور کہنے لگا۔ اے ابو طالب! آپ سو اونٹوں کے بدلے پچاس آدمیوں سے قسم لینا چاہتے ہیں! تو ہر شخص کے حصے میں دو دو اونٹ آتے ہیں۔ یہ لیجیے دو اونٹ اور منظور کیجیے۔ اور مجھ سے قسم نہ لیجیے۔ جب آپ زبردستی قسمیں دیں گے۔ جناب ابو طالب نے منظور فرمالیا اور اڑتالیس آدمی آئے انھوں نے قسم کھائی۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ ایک سال نہ گزرنے پایا تھا کہ ان اڑتالیس آدمیوں میں سے کوئی بھی دیکھنے والی آنکھ باقی نہ رہی یعنی سب مر گئے۔

اَلْقَسَامَۃُ

قسامت کا بیان

۲۷۱۳ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَنْصَارِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقَرَّ الْقَسَامَۃَ عَلٰی مَا کَانَتْ عَلَیْہِ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ۔

ایک انصاری صحابی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے قسامت کو اسی طرح باقی رکھا جیسے یہ دور جاہلیت میں رائج تھی۔

۲۷۱۴ عَنْ اُنَاسٍ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْقَسَامَۃَ کَانَتْ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ ثُمَّ اَقَرَّھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلٰی مَا کَانَتْ عَلَیْہِ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ وَقَضٰی بِھَا بَیْنَ اُنَاسٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِیْ قَتِیْلٍ اِدَّعَوْہُ عَلٰی یَھُوْدِ خَیْبَرَ۔

سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے چند صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین راوی ہیں کہ قسامت دور جاہلیت میں جاری تھی بعد ازاں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے قائم رکھا جیسے یہ دور جاہلیت میں قائم تھی اور آپ نے انصار کے مقدمے میں قسامت کا حکم فرمایا۔ جب ان میں سے چند لوگ خیبر کے یہودیوں پر ایک خون کا دعوی کرتے تھے۔

۲۷۱۵ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ کَانَتِ الْقَسَامَۃُ فِی الْجَاھِلِیَّۃِ ثُمَّ اَقَرَّھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْاَنْصَارِیِّ الَّذِیْ وُجِدَ مَقْتُوْلًا فِیْ جُبِّ الْیَھُوْدِ فَقَالَتِ الْاَنْصَارُ الْیَھُوْدُ قَتَلُوْا صَاحِبَنَا۔

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ دور جاہلیت میں قسامت مروج تھی۔ بعد ازاں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اس انصاری کے مقدمے میں باقی رکھا جس کی لاش یہودیوں کے کنویں سے ملی تھی کیونکہ انصار نے دعوی کیا تھا کہ یہودیوں نے ہمارے آدمی کو شہید کر دیا ہے۔

تَبْدِئَۃُ اَھْلِ الدَّمِ فِی الْقَسَامَۃِ

قسامت میں مقتول کے وارثوں کو پہلے قسم دینا

نوٹ: اگر وہ قسم کھائیں جن لوگوں پر قتل کا گمان ہے۔ وہ دیت ادا کریں۔ اور اگر قسم نہ کھائیں تو جن لوگوں پر گمان ہے۔ وہ قسم کھائیں۔ اگر وہ بھی قسم کھالیں تو بری ورنہ دیت دینی ہوگی۔

۴۷۱۴ عن سهل بن أبي حثمة أن عبد الله بن سهل ومحيصة خرجا إلى خيبر من جهد أصابهما فأتي محيصة فأخبر أن عبد الله بن سهل قد قتل وطرح في فقير أو عين فأتى يهود فقال أنتم والله قتلتموه فقال والله ما قتلناه ثم أقبل حتى قدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له ثم أقبل هو وحويصة وهو أخوه أكبر منه وعبد الرحمن بن سهل فذهب محيصة ليتكلم وهو الذي كان بخيبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر كبر وتكلم حويصة ثم تكلم محيصة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إما أن يدوا صاحبكم وإما أن يؤذنوا بحرب فكتب النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك فكتبوا إنا والله ما قتلناه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لحويصة ومحيصة وعبد الرحمن تحلفون وتستحقون دم صاحبكم قالوا لا قال فتحلف لكم يهود قالوا ليسوا مسلمين فوداه رسول الله صلى الله عليه وسلم من عنده فبعث إليهم بمائة ناقة حتى أدخلت عليهم الدار قال سهل لقد ركضتني منها ناقة حمراء.

سیدنا حضرت سہل ابن ابو حثمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ کچھ تکلیف کی وجہ سے خیبر کی طرف نکلے جو انہیں تھی۔ بعدازاں محیصہ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے انہیں بتایا کہ عبداللہ بن سہل مارے گئے اور ایک نہایت گہرے یا اندھیرے کنویں یا چشمے میں پھینک دیے گئے۔ یہ سن کر محیصہ یہودیوں کے پاس آئے اور پوچھنے لگے، خدا کی قسم تم نے اسے قتل کیا ہے؟ وہ بولے خدا کی قسم ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ محیصہ وہاں سے چلے اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور سارا قصہ آپ سے عرض کیا۔ بعدازاں محیصہ اور آپ کے بڑے بھائی حویصہ اور حضرت عبدالرحمٰن بن سہل آئے۔ محیصہ خیبر میں چلے گئے تھے لہٰذا انہوں نے پہلے بات کرنا چاہی۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بڑے کا لحاظ کرو بڑے کا لحاظ کرو (انہیں بات پہلے کرنے دو) آخر حویصہ نے سارا قصہ بیان کیا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہودیوں کو چاہیے کہ وہ تمہارے بھائی کی دیت دیں ورنہ ان کو لڑائی کیلیے تیار رہنے کو کہا جائے۔ بعدازاں آپ نے اس کے متعلق یہودیوں کی طرف لکھا۔ یہودیوں نے جواب دیا خدا کی قسم ہم نے اسے قتل نہیں کیا اس کے بعد حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حویصہ، محیصہ اور عبدالرحمٰن سے فرمایا۔ اچھا تو تم قسم کھاؤ اور اپنے دوست کا قتل ثابت کرو۔ تو انہوں نے کہا (چونکہ قتل ہم نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا) ہم قسم نہ کھائیں گے تو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودی تمہارے لیے قسمیں کھائیں گے (کہ ہم نے نہ تو قتل کیا ہے اور نہ ہی ہمیں علم ہے) انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: وہ تو مسلمان نہیں ہیں (کافر ہیں اور جھوٹی قسمیں بھی کھا لیں گے) پھر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گرہ سے انہیں دیت دی اور سو اونٹ ارسال فرمائے حتیٰ کہ وہ ان کے گھر (دار) میں داخل ہو گئے۔ سہل نے بتایا کہ ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔

عن سهل بن ابي حثمة ورجال من كبراء قومه ان عبد الله بن سهل ومحيصة خرجا الى خيبر من جهد اصابهم فاتى محيصة فاخبر ان عبد الله بن سهل قد قتل وطرح في فقير او عين فاتى يهود فقال انتم والله قتلتموه قالوا والله ما قتلناه فاقبل حتى قدم على قومه فذكر لهم ثم اقبل هو واخوه حويصة وهو اكبر منه وعبد الرحمن بن سهل فذهب محيصة ليتكلم وهو الذي كان بخيبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر كبر يريد السن فتكلم حويصة ثم تكلم محيصة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما ان يدوا صاحبكم واما ان يؤذنوا بحرب فكتب اليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك فكتبوا انا والله ما قتلناه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لحويصة ومحيصة وعبد الرحمن اتحلفون وتستحقون دم صاحبكم قالوا لا قال فتحلف لكم يهود قالوا ليسوا بمسلمين فوداه رسول الله صلى الله عليه وسلم من عنده فبعث اليهم بمائة ناقة حتى ادخلت عليهم الدار قال سهل فلقد ركضتني منها ناقة حمراء.

سیدنا حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہ اور ان کی قوم کے بزرگ راوی ہیں کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ کچھ تکلیف کی وجہ سے خیبر کی طرف نکلے جو انہیں تھی۔ بعدازاں محیصہ کے پاس ایک شخص آیا۔ اور اس نے انہیں بتایا کہ عبداللہ بن سہل مارے گئے اور ایک نہایت گہرے یا اندھیرے کنویں یا چشمے میں پھینک دیے گئے ہیں۔ محیصہ یہودیوں کے پاس آئے اور پوچھنے لگے خدا کی قسم تم نے اسے قتل کیا ہے؟ وہ بولے خدا کی قسم ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ محیصہ وہاں سے چلے یہاں تک کہ وہ اپنی قوم کے پاس آ گئے اور سارا واقعہ آپ سے عرض کیا۔ بعدازاں محیصہ اور آپ کے بڑے بھائی حویصہ اور حضرت عبدالرحمن بن سہل مل کر آئے محیصہ خیبر میں چلے گئے تھے لہٰذا انہوں نے پہلے بات کرنا چاہی۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بڑے کا لحاظ کرو بڑے کا لحاظ کرو (یعنی انہیں پہلے بات کرنے دو) آخر حویصہ نے سارا قصہ بیان کیا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا تو یہودیوں کو چاہیے کہ وہ تمہارے بھائی کی دیت دیں۔ ورنہ ان کو لڑائی کیلئے تیار رہنے کو کہا جائے۔ بعدازاں آپ نے اس کے متعلق یہودیوں کی طرف لکھا۔ یہودیوں نے جواب دیا خدا کی قسم ہم نے اسے قتل نہیں کیا۔ اس کے بعد حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حویصہ، محیصہ اور عبدالرحمن سے فرمایا اچھا تو تم قسم کھاؤ اور اپنے دوست کا قتل ثابت کرو۔ تو انہوں نے کہا: چونکہ قتل ہم نے اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا ہم قسم نہ کھائیں گے تو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یہودی تمہارے لیے قسمیں کھائیں گے (کہ ہم نے نہ تو قتل کیا ہے اور نہ ہی ہمیں علم ہے) انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! وہ تو مسلمان نہیں ہیں۔ (کافر ہیں اور جھوٹی قسمیں بھی کھا لیں گے) پھر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی گرہ سے انہیں دیت دی۔ اور سو اونٹ ارسال فرمائے حتیٰ کہ وہ ان کے گھروں میں داخل ہو گئے۔ سہل نے بتایا کہ ان میں سے ایک سرخ اونٹنی نے مجھے لات ماری تھی۔

ذِكْرُ اخْتِلاَفِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ سَهْلٍ فِيهِ

جناب حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے مروی اس حدیث پاک میں راویوں کا اختلاف

۴۷۱۸: عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّهُمَا قَالاَ خَرَجَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلِ بْنِ زَيْدٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ حَتَّى إِذَا كَانَا بِخَيْبَرَ تَفَرَّقَا فِي بَعْضِ مَا هُنَالِكَ ثُمَّ إِذَا مُحَيِّصَةُ يَجِدُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلاً فَدَفَنَهُ ثُمَّ أَقْبَلَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَكَانَ أَصْغَرَ الْقَوْمِ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ قَبْلَ صَاحِبَيْهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبَرَاءَ فِي السِّنِّ فَصَمَتَ وَتَكَلَّمَ صَاحِبَاهُ ثُمَّ تَكَلَّمَ مَعَهُمَا فَذَكَرُوا لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتَلَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ صَاحِبَكُمْ أَوْ قَاتِلَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا وَكَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَلَمَّا رَأَى ذَلِكَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَى عَقْلَهُ

سیدنا حضرت سہل ابن ابی حثمہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن سہل اور حضرت محیصہ بن مسعود نکلے جب مقام خیبر پہنچے تو وہاں کسی مقام پر الگ ہو گئے۔ محیصہ نے عبداللہ بن سہل کو دیکھا کہ آپ مارے ہوئے پڑے ہیں۔ انہوں نے آپ کو دفن کیا پھر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ خود، جناب حویصہ بن مسعود اور عبدالرحمن بن سہل آئے اور عبدالرحمن بن سہل تمام لوگوں میں کم سن تھے تو حضرت عبدالرحمن سب سے پہلے گفتگو کرنے لگے پھر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو لوگ عمر کے لحاظ سے بڑے ہوں ان کی بڑائی اور عزت کرو۔ وہ خاموش رہے اور ان کے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی۔ پھر انہوں نے بھی ان کے ساتھ گفتگو کی پھر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے اس جگہ کو بیان فرمایا جہاں حضرت عبداللہ بن سہل قتل ہوئے تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ تم میں سے پچاس آدمی قسمیں کھاتے ہو کہ تم نے اپنے ساتھی کا خون پایا یا اس کے قاتل کو دیکھا۔ انہوں نے عرض کی جب ہم نے دیکھا نہیں اور ہم موجود بھی نہیں تھے تو ہم کس طرح قسم کھائیں گے حضور نے فرمایا پھر یہود کی پچاس قسمیں کھا کر بری ہو جائیں گے انہوں نے کہا کہ ہم کافروں کی قسمیں کیسے قبول کریں جب سرور کونین نے یہ حالت دیکھی تو اپنے پاس سے دیت دی۔

۴۷۱۹: عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ وَرَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ مُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ وَعَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ أَتَيَا خَيْبَرَ فِي حَاجَةٍ لَهُمَا فَتَفَرَّقَا فِي النَّخْلِ فَقُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ فَجَاءَ أَخُوهُ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا عَمِّهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَكَلَّمَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فِي أَمْرِ أَخِيهِ وَهُوَ أَصْغَرُ مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ لِيَبْدَإِ الأَكْبَرُ

حضرت سہل بن ابو حثمہ اور حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ محیصہ اور عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہما کسی کام کیلئے خیبر میں مل کر آئے اور پھر کھجوروں کے درختوں کے پاس الگ ہو گئے۔ آگے یک جیسے اوپر گزرا۔ آنا زیادہ ہے کہ سہل نے کہا میں ان کے ایک تھان میں گیا تو ان اونٹوں میں سے (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت میں دیئے تھے) ایک اونٹنی نے مجھے لات ماری۔

فَتَكَلَّمَا فِي أَمْرِ صَاحِبِهِمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَةً ذِكْرُ مَعْنَاهَا يُقْسِمُ خَمْسُونَ مِنْكُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ أَمْرٌ لَمْ نَشْهَدْ لَا نَحْلِفُ قَالَ فَتُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِأَيْمَانِ خَمْسِينَ مِنْهُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَوْمٌ كُفَّارٌ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ قِبَلِهِ قَالَ سَهْلٌ فَدَخَلْتُ مِرْبَدًا لَهُمْ يَوْمًا فَرَكَضَتْنِي نَاقَةٌ مِنْ تِلْكَ الْإِبِلِ.

۴۷۲۰. عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ أَنَّهُمَا أَتَيَا خَيْبَرَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا لِحَوَائِجِهِمَا فَأَتَى مُحَيِّصَةُ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ يَتَكَلَّمُ وَهُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ سِنًّا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحْلِفُونَ بِخَمْسِينَ يَمِينًا مِنْكُمْ وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ أَوْ قَاتِلِكُمْ قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَرَ قَالَ تُبَرِّئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ يَمِينًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ

سہل بن ابی حثمہ سے مروی ہے کہ عبداللہ بن سہل اور محیصہ بن مسعود بن زید رضی اللہ عنہما خیبر میں آئے اور ان دنوں وہاں صلح تھی۔ پھر دونوں الگ ہو گئے تاکہ اپنے کام کریں۔ بعد ازاں محیصہ عبداللہ بن سہل رضی اللہ عنہ کے پاس آئے، اور دیکھا وہ قتل ہو کر اپنے خون میں لوٹ رہے ہیں۔ پھر انہیں دفن کیا اور مدینہ منورہ آئے۔ پھر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں محیصہ، حویصہ بن مسعود اور عبدالرحمٰن بن سہل حاضر ہوئے آپ خود جناب اور عبدالرحمٰن بن سہل تمام لوگوں میں سے کم سن تھے تو حضرت عبدالرحمٰن سب سے پہلے گفتگو کرنے لگے پھر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو لوگ عمر کے لحاظ سے بڑے ہوں ان کی بڑائی اور عزت کرو۔ وہ خاموش رہے اور ان کے دونوں ساتھیوں نے گفتگو کی

آپ نے دریافت فرمایا کیا تم میں سے پچاس آدمی قسمیں کھاتے ہو کہ تم نے اپنے ساتھی کا خون پایا۔ یا اس کے قاتل کو دیکھا انہوں نے عرض

فَعَقَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ ۔

کہ جب ہم نے دیکھا نہیں اور ہم موجود بھی نہیں تھے تو ہم کس طرح تسلیم کریں گے۔ اس پر انہوں نے فرمایا پھر یہودیوں سے پچاس قسمیں کھلوا لیں وہ بری ہو جائیں گے۔ ان لوگوں نے کہا کافروں کی قسم کیسے قبول کریں گے جب سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حالت دیکھی تو آپ نے اپنے پاس سے اسے دیت دی۔

۴۷۲۱: عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ انْطَلَقَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلٍ وَمُحَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودِ بْنِ زَيْدٍ إِلَى خَيْبَرَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ صُلْحٌ فَتَفَرَّقَا فِي حَوَائِجِهِمَا فَأَتَى مُحَيِّصَةُ عَلَى عَبْدِ اللهِ بْنِ سَهْلٍ وَهُوَ يَتَشَحَّطُ فِي دَمِهِ قَتِيلًا فَدَفَنَهُ ثُمَّ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَانْطَلَقَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ سَهْلٍ وَحُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ ابْنَا مَسْعُودٍ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرِ الْكُبْرَ وَهُوَ أَحْدَثُ الْقَوْمِ فَسَكَتَ فَتَكَلَّمَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحْلِفُونَ بِخَمْسِينَ يَمِينًا مِنْكُمْ وَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ أَوْ صَاحِبَكُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَرَ قَالَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ كَيْفَ نَأْخُذُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ فَعَقَلَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ

۴۷۲۲: عَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيَّ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي حَاجَتِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُ اللهِ بْنُ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيُّ فَجَاءَ مُحَيِّصَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ أَخُو الْمَقْتُولِ وَحُوَيِّصَةُ بْنُ مَسْعُودٍ حَتَّى أَتَوْا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ

فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَتَكَلَّمَ مُحَيِّصَةُ وَحُوَيِّصَةُ فَذَكَرُوا شَأْنَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحْلِفُونَ خَمْسِينَ فَتَسْتَحِقُّونَ قَاتِلَكُمْ قَالُوا كَيْفَ نَحْلِفُ وَلَمْ نَشْهَدْ وَلَمْ نَحْضُرْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتُبْرِئُكُمْ يَهُودُ بِخَمْسِينَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ نَقْبَلُ أَيْمَانَ قَوْمٍ كُفَّارٍ قَالَ فَوَدَاهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُشَيْرٌ قَالَ لِي سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ لَقَدْ رَكَضَتْنِي فَرِيضَةٌ مِنْ تِلْكَ الْفَرَائِضِ فِي مِرْبَدٍ لَنَا۔

ترجمہ وہی ہے جو اوپر گزرا سوائے معمولی اختلاف کے

٤٧٢٣ عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ وَعَنْ سَهْلِ بْنِ أَبِي حَثْمَةَ قَالَ وُجِدَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَهْلٍ قَتِيلًا فَجَاءَ أَخُوهُ وَعَمَّاهُ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ وَهُمَا عَمَّا عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَهْلٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ قَالَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا وَجَدْنَا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَهْلٍ قَتِيلًا فِي قَلِيبٍ مِنْ بَعْضِ قُلُبِ خَيْبَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَتَّهِمُونَ قَالُوا نَتَّهِمُ الْيَهُودَ قَالَ أَفَتُقْسِمُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا أَنَّ الْيَهُودَ قَتَلَتْهُ قَالُوا وَكَيْفَ نُقْسِمُ عَلَى مَا لَمْ نَرَ قَالَ فَتُبْرِئُكُمُ الْيَهُودُ بِخَمْسِينَ أَنَّهُمْ لَمْ يَقْتُلُوهُ قَالُوا وَكَيْفَ نَرْضَى بِأَيْمَانِهِمْ وَهُمْ مُشْرِكُونَ

حضرت بشیر بن یسار اور حضرت سہل بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ عبداللہ بن سہل مرے ہوئے ملے تو ان کے بھائی اور دونوں چچا حویصہ اور محیصہ جو عبداللہ بن سہل کے بھی چچا تھے، سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور حضرت عبدالرحمٰن نے گفتگو کرنا چاہا، سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑے کا لحاظ اور ادب کرو۔ ان دونوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے عبداللہ بن سہل کو مرا ہوا پایا اور انہیں شہید کر کے خیبر کے ایک کنویں میں ڈال دیا گیا تھا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تم کس شخص پر گمان کرتے ہو؟ انہوں نے کہا ہمارا گمان یہودیوں پر ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا تم پچاس قسمیں کھاتے ہو کہ یہودیوں نے اسے مار ڈالا ہے؟ انہوں نے کہا کیا ہم اس بات پر قسم کس طرح کھائیں جسے ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا نہیں۔ آپ نے فرمایا۔ تو یہودی پچاس قسمیں کھا کر بری ہو جائیں گے کہ ہم نے اسے نہیں مارا۔ انہوں نے کہا ہم ان کی قسموں پر کس طرح راضی ہو جائیں گے

فَوَدَاهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِهِ.

عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ سَهْلٍ الْأَنْصَارِيَّ وَمُحَيِّصَةَ بْنَ مَسْعُودٍ خَرَجَا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقَا فِي حَوَائِجِهِمَا فَقُتِلَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ سَهْلٍ فَقَدِمَ مُحَيِّصَةُ فَأَتَى هُوَ وَأَخُوهُ حُوَيِّصَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمَنِ بْنُ سَهْلٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ لِيَتَكَلَّمَ لِمَكَانِهِ مِنْ أَخِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَبِّرْ كَبِّرْ فَتَكَلَّمَ حُوَيِّصَةُ وَمُحَيِّصَةُ فَذَكَرُوا شَأْنَ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَهْلٍ فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَحْلِفُونَ خَمْسِينَ يَمِينًا وَتَسْتَحِقُّونَ دَمَ صَاحِبِكُمْ أَوْ قَاتِلِكُمْ قَالَ مَالِكٌ قَالَ يَحْيَى فَزَعَمَ بُشَيْرٌ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَاهُ مِنْ عِنْدِهِ.

عَنْ بُشَيْرِ بْنِ يَسَارٍ زَعَمَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ يُقَالُ لَهُ سَهْلُ بْنُ أَبِي حَثْمَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ نَفَرًا مِنْ قَوْمِهِ انْطَلَقُوا إِلَى خَيْبَرَ فَتَفَرَّقُوا فِيهَا فَوَجَدُوا أَحَدَهُمْ قَتِيلًا فَقَالُوا لِلَّذِينَ وَجَدُوهُ عِنْدَهُمْ قَتَلْتُمْ صَاحِبَنَا قَالُوا مَا قَتَلْنَاهُ وَلَا عَلِمْنَا انْطَلَقُوا إِلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ انْطَلَقْنَا إِلَى خَيْبَرَ فَوَجَدْنَا أَحَدَنَا قَتِيلًا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكُبْرَ الْكُبْرَ فَقَالَ لَهُمْ تَأْتُونَ بِالْبَيِّنَةِ عَلَى مَنْ قَتَلَ قَالُوا مَا لَنَا بَيِّنَةٌ قَالَ فَيَحْلِفُونَ لَكُمْ قَالُوا لَا نَرْضَى بِأَيْمَانِ

وہ تو مشرک ہیں بعد ازاں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے دیت دی۔

سیدنا حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب عبداللہ بن سہل انصاری اور محیصہ بن مسعود رضی اللہ عنہما دونوں نکل کر خیبر کی طرف نکلے اور اپنے کاموں کیلئے جدا ہو گئے۔ عبداللہ بن سہل مارے گئے محیصہ ان کے بھائی حویصہ اور عبدالرحمن بن سہل سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ عبدالرحمن نے بات کرنا چاہی کیونکہ عبداللہ بن سہل کے حقیقی بھائی تھے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بڑے کا ادب کرو۔ بڑے کا لحاظ کرو۔ پھر حویصہ اور محیصہ نے گفتگو کی۔ اور عبداللہ بن سہل کا حال بیان کیا سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تم پچاس قسمیں کھاتے ہو اور اپنے صاحب یا قاتل کے خون کے حقدار ہوتے ہو؟ امام مالک نے کہا کہ یحییٰ نے کہا انہوں نے بشیر بن یسار سے سنا کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پاس سے انہیں دیت دی۔

سیدنا حضرت بشیر بن یسار رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک انصاری شخص جس کا نام سہل بن ابی حثمہ تھا، آپ کو بتایا کہ ان کی قوم کے کئی افراد خیبر کو گئے اور وہاں الگ الگ ہو گئے بعد ازاں ان میں سے ایک شخص کو دیکھا گیا کہ قتل کیے گئے ہیں انہوں نے اس جگہ جہاں مقتول قتل ہوئے تھے کے لوگوں سے کہا کیا تم نے ہمارے ساتھی کو مارا ہے انہوں نے کہا ہم نے اسے نہیں مارا نہ ہی ہم اس کے قاتل کو جانتے ہیں وہ لوگ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم خیبر کو گئے تھے وہاں ہم نے اپنے ساتھی کو قتل کیا ہوا پایا۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بزرگی کا لحاظ کرو۔ بزرگی کا لحاظ کرو۔ آپ نے کہا کیا تم گواہ لا سکتے ہو۔

الْيَهُودَ وَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُبْطِلَ دَمَهُ فَوَدَاهُ مِائَةً مِنْ إِبِلِ الصَّدَقَةِ.

کہ کس نے مارا۔ انہوں نے کہا ہمارے پاس گواہ نہیں ہیں۔ آپ نے فرمایا تو وہ حلف لیں گے انہوں نے کہا ہم یہودیوں کی قسموں پر راضی نہ ہوں گے۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات بری معلوم ہوئی کہ اس شخص کا خون رائیگاں جائے تو آپ نے صدقے کے اونٹوں میں سے سو اونٹوں کی دیت دی۔

[illegible] عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ ابْنَ مُحَيِّصَةَ الْأَصْغَرَ أَصْبَحَ قَتِيلًا عَلَى أَبْوَابِ خَيْبَرَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقِمْ شَاهِدَيْنِ عَلَى مَنْ قَتَلَهُ أَدْفَعْهُ إِلَيْكُمْ بِرُمَّتِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَمِنْ أَيْنَ أُصِيبُ شَاهِدَيْنِ وَإِنَّمَا أَصْبَحَ قَتِيلًا عَلَى أَبْوَابِهِمْ قَالَ فَتَحْلِفُ خَمْسِينَ قَسَامَةً قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَكَيْفَ أَحْلِفُ عَلَى مَا لَا أَعْلَمُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَسْتَحْلِفُ مِنْهُمْ خَمْسِينَ قَسَامَةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ نَسْتَحْلِفُهُمْ وَهُمُ الْيَهُودُ فَقَسَمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَتَهُ عَلَيْهِمْ وَأَعَانَهُمْ بِنِصْفِهَا.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ محیصہ کا چھوٹا بیٹا خیبر کے میدان پر مارا گیا تو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم قاتل پر دو گواہ لاؤ میں اسے اس کی رسی سمیت تمہارے حوالے کر دوں گا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں دو گواہ کہاں سے لاؤں؟ وہ ان کے دروازوں پر مرا پڑا تھا پھر حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم قسامت کی پچاس قسمیں کھاؤ گے؟ اس نے عرض کیا کہ میں اس بات کی قسم کیسے کھاؤں جسے میں جانتا نہیں۔ تو پھر سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا وہ قسامت کی پچاس قسمیں کھائیں گے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ان سے کس طرح قسمیں لیں وہ تو یہود (کافر) ہیں۔ آخر کار سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی دیت یہودیوں پر تقسیم کی، اور نصف دیت اپنے پاس سے دے کر ان کی امداد کی۔

بَابُ الْقَوَدِ

قصاص کا بیان

[illegible] عَنْ عَبْدِ اللَّهِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِي وَالتَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضورِ انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مسلمان کے لیے مسلمان کو قتل کرنا حرام ہے سوائے تین چیزوں کے ایک تو جان کے بدلے جان (یعنی جب کوئی جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کے قصاص میں قتل کیا جائے) دوسرے یہ کہ نکاح ہو چکا ہو اور پھر زنا کرے۔ (تو اسے سنگسار کیا جائے گا) تیسرے اگر وہ اپنے دین (یعنی اسلام سے) پھر جائے تو اسے سمجھائیں گے اور دوبارہ اسلام پر لائیں گے اگر وہ تسلیم نہ کرے گا تو قتل کیا جائے گا۔

٤٧٢٨- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُتِلَ رَجُلٌ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُفِعَ الْقَاتِلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَفَعَهُ إِلَى وَلِيِّ الْمَقْتُولِ فَقَالَ الْقَاتِلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَا وَاللّٰهِ مَا أَرَدْتُ قَتْلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَلِيِّ الْمَقْتُولِ أَمَا إِنَّهُ إِنْ كَانَ صَادِقًا ثُمَّ قَتَلْتَهُ دَخَلْتَ النَّارَ فَخَلَّى سَبِيلَهُ قَالَ وَكَانَ مَكْتُوفًا بِنِسْعَةٍ فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ فَسُمِّيَ ذَا النِّسْعَةِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ پاک میں ایک شخص کو قتل کیا تو قاتل کو سرورِ کونین صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لایا گیا آپ نے اسے مقتول کے وارث کے حوالے کیا (تاکہ وہ اسے مار ڈالے) تو قاتل نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے اسے قتل کرنے کی نیت سے نہیں مارا۔ آپ نے مقتول کے وارث سے فرمایا اگر وہ سچا ہے تو پھر اسے مار ڈالے گا تو تو جہنم رسید ہوگا۔ اس نے اسے چھوڑ دیا اور وہ رسی سے بندھا ہوا تھا۔ وہ اپنی رسی کھینچتا ہوا چلا اس دن سے اسے رسی والا کہا جانے لگا!

٤٧٢٩- عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْحَضْرَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ جِيءَ بِالْقَاتِلِ الَّذِي قَتَلَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَاءَ بِهِ وَلِيُّ الْمَقْتُولِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَعْفُو قَالَ لَا قَالَ أَتَقْتُلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَلَمَّا ذَهَبَ دَعَاهُ قَالَ أَتَعْفُو قَالَ لَا قَالَ أَتَأْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ أَتَقْتُلُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَلَمَّا ذَهَبَ قَالَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ فَإِنَّهُ يَبُوءُ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ فَعَفَا عَنْهُ فَأَرْسَلَهُ قَالَ فَرَأَيْتُهُ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ.

سیدنا حضرت علقمہ بن وائل حضرمی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے اپنے والد سے سنا کہ وہ قاتل جس نے قتل کیا تھا اسے مقتول کا وارث سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لایا۔ آپ نے پوچھا کیا تم معاف کرتے ہو؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے پوچھا کیا تم بدلہ لو گے؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا جاؤ قتل کرو۔ جب وہ چلا تو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلایا اور کہا کیا تو معاف کرتا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کیا تو دیت لیتا ہے اس نے کہا نہیں آپ نے فرمایا کیا اسے قتل کرے گا اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا جاؤ جب وہ چلا آپ نے فرمایا اگر تو معاف کریگا تو وہ تیرے گناہ کا اور تیرے دوست کا گناہ بھی اس کے ذمہ ہوگا۔ اس نے اسے معاف کر دیا اور اسے چھوڑ دیا۔ اور وہ شخص اپنی رسی کھینچتا ہوا چلا۔

ذِكْرُ اخْتِلَافِ النَّاقِلِيْنَ لِخَبَرِ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ فِيْهِ

علقمہ بن وائل کی روایت میں راویوں کا اختلاف

٤٧٣٠- عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَ بِالْقَاتِلِ يَقُودُهُ وَلِيُّ الْمَقْتُولِ فِي نِسْعَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَلِيِّ الْمَقْتُولِ أَتَعْفُو قَالَ لَا قَالَ أَتَأْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَلَمَّا ذَهَبَ بِهِ فَوَلَّى مِنْ عِنْدِهِ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَتَعْفُو قَالَ لَا قَالَ

سیدنا حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے وائل بن حجر سے سنا کہ وہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں موجود تھے جب مقتول کا وارث قاتل کو کھینچتا ہوا ایک رسی میں باندھ کر لایا سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کے وارث سے دریافت فرمایا کیا تم معاف کرتے ہو۔ وہ بولا نہیں پھر پوچھا کیا تو دیت لیتا ہے اس نے عرض کیا نہیں آپ نے پوچھا کیا تو قتل کرتا ہے اس نے

تَأْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ فَعَفَا عَنْهُ وَتَرَكَهُ فَأَنَا رَأَيْتُهُ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ.

کہاں کیا آپ نے فرمایا تو اس سے خون بہا لے۔ جب وہ اسے لے کر چلا تو آپ نے اسے بلایا اور پوچھا کیا تو معاف کرتا ہے اس نے کہا نہیں پھر پوچھا دیت لیتا ہے اس نے کہا نہیں پھر پوچھا قتل کرے گا اس نے کہا ہاں آپ نے فرمایا اچھا لے جا پھر آپ نے فرمایا اگر تو اسے معاف کرے گا تو وہ تیرا گناہ اور اپنے مقتول کا گناہ سمیٹ لے گا اس نے اسے معاف کر دیا اور چھوڑ دیا میں نے دیکھا وہ اپنی رسی گھسیٹتا جا رہا تھا۔

۴۷۲۱ قَالَ عَلْقَمَةُ بْنُ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِهِ قَالَ يَحْيَى وَهُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ. (ترجمہ اوپر گزرا)

۴۷۲۲ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ رَجُلٌ فِي عُنُقِهِ نِسْعَةٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا وَأَخِي كَانَا فِي جُبٍّ يَحْفِرَانِهَا فَرَفَعَ الْمِنْقَارَ فَضَرَبَ بِهِ رَأْسَ صَاحِبِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْفُ عَنْهُ فَأَبَى وَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا وَأَخِي كَانَا فِي جُبٍّ يَحْفِرَانِهَا فَرَفَعَ الْمِنْقَارَ فَضَرَبَ بِهِ رَأْسَ صَاحِبِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ اعْفُ عَنْهُ فَأَبَى ثُمَّ قَامَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ هٰذَا وَأَخِي كَانَا فِي جُبٍّ يَحْفِرَانِهَا فَرَفَعَ الْمِنْقَارَ أُرَاهُ قَالَ فَضَرَبَ رَأْسَ صَاحِبِهِ فَقَتَلَهُ فَقَالَ اعْفُ عَنْهُ فَأَبَى قَالَ اذْهَبْ إِنْ قَتَلْتَهُ كُنْتَ مِثْلَهُ فَخَرَجَ بِهِ حَتَّى جَاوَزَ فَنَادَيْنَاهُ أَمَا تَسْمَعُ مَا يَقُولُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ فَقَالَ إِنْ قَتَلْتُهُ كُنْتُ مِثْلَهُ قَالَ نَعَمْ اعْفُ عَنْهُ فَخَرَجَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ حَتَّى خَفِيَ عَلَيْنَا.

سیدنا حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اسی دوران ایک شخص آیا اور اس کی گردن میں رسی پڑی ہوئی تھی اسے ایک اور شخص لایا۔ اس شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ شخص اور میرا بھائی دونوں کنواں کھود رہے تھے اسی دوران اس نے کدال اٹھائی اور میرے بھائی کے سر پر ماری۔ وہ مر گیا۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے معاف کر دو۔ اس شخص نے انکار کیا۔ آخر وہ اسے لے کر چلا تو آپ نے فرمایا اچھا جاؤ اگر تم نے اسے قتل کر دیا تو تم بھی اسی کی طرح ہو گے یعنی تمہیں کوئی ثواب نہ ملے گا بلکہ جس طرح اس نے خون کیا تھا تو بھی اس کا خون کر کے اسی طرح ہو گا وہ اسے لے کر جب دور نکل گیا تو ہم سب نے پکارا کیا وہ نہیں سنتا جو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ وہ لوٹا اور پوچھا کہ اگر میں نے اسے قتل کیا تو میں بھی اسی کی طرح ہوں گا؟ آپ نے فرمایا ہاں اسے

۴۷۲۳ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ كَانَ قَاعِدًا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُودُ آخَرَ بِنِسْعَةٍ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَتَلَ هٰذَا أَخِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقَتَلْتَهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ لَمْ يَعْتَرِفْ أَقَمْتُ عَلَيْهِ الْبَيِّنَةَ قَالَ نَعَمْ قَتَلْتُهُ قَالَ كَيْفَ قَتَلْتَهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَهُوَ

سیدنا حضرت علقمہ بن وائل بن حجر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے اسی دوران ایک شخص ایک اور شخص کو رسی سے پکڑ کر کھینچتا ہوا آیا۔ اس نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے میرے بھائی کو مار ڈالا ہے پھر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے دریافت فرمایا کیا تو نے اسے مارا ہے؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر یہ اقرار نہ کرتا تو میں گواہ لاتا۔ اسی دوران اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ

وَنَحْتَطِبُ مِنْ شَجَرَةٍ فَسَبَّنِي فَأَغْضَبَنِي فَضَرَبْتُ بِالْفَأْسِ عَلَى قَرْنِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ مَالٍ تُؤَدِّيهِ عَنْ نَفْسِكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا لِي إِلَّا فَأْسِي وَكِسَائِي فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتُرَى قَوْمَكَ يَشْتَرُونَكَ قَالَ أَنَا أَهْوَنُ عَلَى قَوْمِي مِنْ ذٰلِكَ فَرَمَى بِالنِّسْعَةِ إِلَى الرَّجُلِ فَقَالَ دُونَكَ صَاحِبَكَ فَلَمَّا وَلَّى قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ فَأَدْرَكُوا الرَّجُلَ فَقَالُوا وَيْلَكَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ فَرَجَعَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ حُدِّثْتُ أَنَّكَ قُلْتَ إِنْ قَتَلَهُ فَهُوَ مِثْلُهُ وَهَلْ أَخَذْتُهُ إِلَّا بِأَمْرِكَ فَقَالَ مَا تُرِيدُ أَنْ يَبُوءَ بِإِثْمِكَ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ قَالَ بَلَى قَالَ فَإِنَّ ذَاكَ قَالَ ذٰلِكَ كَذٰلِكَ۔

صلی اللہ علیہ وسلم میں نے قتل کیا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ کس طرح مارا؟ اس نے عرض کیا کہ میں اور اس کا بھائی دونوں ایک درخت کے نیچے لکڑیاں اکٹھی کر رہے تھے کہ اس شخص نے مجھے گالی دی مجھے غصہ آیا اور میں نے کلہاڑی اس کے سر پر ماری اور وہ مر گیا پھر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تیرے پاس مال ہے جو تو اپنی جان کے بدلے میں دے؟ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تو کچھ نہیں۔ اس کمبل اور کلہاڑی ہے آپ نے فرمایا کیا تو سمجھتا ہے کہ تیری قوم (دیت دے کر) تجھے خرید لے گی؟ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی قوم کے نزدیک مال سے زیادہ ذلیل ہوں یعنی میری جان کی انہیں اتنی پروا نہیں کہ مال دیں یہ سن کر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے رسی وارث کی طرف پھینک دی۔ اور ارشاد فرمایا۔ اسے لے جاؤ یعنی جو تمہارا جی چاہے کرو جب وہ پیٹھ پھیر کر واپس چلا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اگر یہ مارے گا تو اس کی طرح ہوگا۔ لوگوں نے جا کر اس سے ملاقات کی اور کہا تیرا ناس ہو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اگر تو اسے قتل کرے گا تو تو بھی اسی طرح ہوگا اور وہ واپس آکر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کرنے لگا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں نے مجھے ایسے کہا اور آپ فرماتے ہیں میں نے اسے مارا تو میں بھی اسی کی طرح ہوں گا؟ اور میں تو آپ کے حکم اور ارشاد سے اسے لے کر گیا ہوں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تو چاہتا ہے۔ کہ وہ تیرا اور تیرے دوست مقتول کا گناہ سمیٹ لے۔ وہ بولا۔ کیوں نہیں چاہتا۔ آپ نے فرمایا یہی ہوگا۔ وہ بولا تو یہی سہی (میں اسے چھوڑ دیتا ہوں)

۴۷۲۴ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ قَالَ إِنِّي لَقَاعِدٌ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ يَقُودُ آخَرَ نَحْوَهُ۔

ترجمہ اوپر گزر چکا ہے۔

۴۷۲۵ عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ أَنَّ أَبَاهُ حَدَّثَهُمْ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ قَتَلَ رَجُلًا فَدَفَعَهُ إِلَى وَلِيِّ الْمَقْتُولِ يَقْتُلُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضرت علقمہ بن وائل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ان کے والد نے روایت کیا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص لایا گیا جس نے ایک دوسرے شخص کو قتل کر دیا تھا آپ نے اس قاتل کو مقتول کے وارث

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجُلَسَائِهِ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ قَالَ فَاتَّبَعَهُ رَجُلٌ فَأَخْبَرَهُ فَلَمَّا أَخْبَرَهُ تَرَكَهُ قَالَ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ حِينَ تَرَكَهُ يَذْهَبُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِحَبِيبٍ فَقَالَ حَدَّثَنِي سَعِيدُ بْنُ أَشْوَعَ قَالَ وَذَكَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَ الرَّجُلَ بِالْعَفْوِ۔

کے حوالے کر دیا تاکہ وہ اسے مار ڈالے۔ بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے وارث کے ساتھیوں سے فرمایا قاتل اور مقتول دونوں جہنم رسید ہوں گے ایک شخص نے جا کر وارث کو اطلاع دی جب اسے معلوم ہوا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح ارشاد فرما رہے ہیں تو اس نے قاتل کو چھوڑ دیا راوی نے فرمایا کہ میں نے قاتل کو دیکھا وہ اپنی رسی کھینچ رہا تھا پھر وارث نے اسے چھوڑ دیا کہ وہ چلا جائے اسمٰعیل نے کہا میں نے یہ روایت حبیب سے بیان کی انہوں نے کہا کہ مجھے یہ حدیث شریف سعید بن اشوع نے بتائی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے معاف کرنے کا حکم فرمایا تھا!!

نوٹ:۔ قاتل اپنے خون اور قتل کرنے کی وجہ سے جہنم میں جائے گا، اور اس کو مارنے والا اور اگر جہنمی ہوگا تو وجہ سے ہی جملہ ان گناہوں سے سب سے بڑا گناہ یہ ہے۔ کہ اس شخص نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے خلاف کیا کیونکہ آپ نے معاف کر دینے کو فرمایا تھا اس نے اس پر عمل نہیں کیا۔

۴۷۳۱ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى بِقَاتِلِ وَلِيِّهِ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْفُ عَنْهُ فَأَبَى فَقَالَ خُذِ الدِّيَةَ فَأَبَى قَالَ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ فَإِنَّكَ مِثْلُهُ فَذَهَبَ فَلَحِقَ الرَّجُلَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اقْتُلْهُ فَإِنَّكَ مِثْلُهُ فَخَلَّى سَبِيلَهُ فَمَرَّ بِي الرَّجُلُ وَهُوَ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص اپنے عزیز کے قاتل کو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لایا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اسے معاف کر دو۔ اس شخص نے انکار کیا۔ تو سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیت لے لو اس نے انکار کیا تب فرمایا جاؤ اسے قتل کر دو۔ اور تم بھی اسی کی طرح ہو گے۔ وہ چلا گیا ایک شخص نے اس کو جا کر کہا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اسے قتل کر دو اور تم بھی اسی کی طرح ہو گے یہ سن کر اس شخص نے اس قاتل کو معاف کر دیا اور وہ میرے سامنے سے رسی کھینچتا ہوا گزرا۔

۴۷۳۲ عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ هَذَا الرَّجُلَ قَتَلَ أَخِي فَقَالَ اذْهَبْ فَاقْتُلْهُ كَمَا قَتَلَ أَخَاكَ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ اتَّقِ اللَّهَ وَاعْفُ عَنِّي فَإِنَّهُ أَعْظَمُ لِأَجْرِكَ وَخَيْرٌ لَكَ وَلِأَخِيكَ يَوْمَ

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے میرے بھائی کو مار ڈالا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جاؤ تم اسی طرح مار ڈالو جیسے اس نے تمہارے بھائی کو قتل کر دیا۔ ایک شخص نے کہا کہ اللہ سے

الْقِيٰمَةِ قَالَ فَعَفَا عَنْهُ قَالَ فَاَخْبَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَأَلَهُ فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ لَهُ قَالَ فَاَعْتِقْهُ اَمَا اِنَّهُ خَيْرًا مِمَّا هُوَ صَانِعٌ بِكَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَقُوْلُ يَا رَبِّ سَلْ هٰذَا فِيْمَ قَتَلَنِيْ.

ڈرو اور معاف کر دو تمہیں اس طرح زیادہ ثواب ہوگا، اور یہ تمہارے لیے اور تمہارے بھائی کیلئے قیامت کے روز بہتر ہوگا۔ یہ سن کر اس نے قاتل کو چھوڑ دیا پھر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع ہوئی۔ آپ نے اس سے پوچھا اس نے وہی بیان کیا جو اس نے کیا تھا جعفور نے فرمایا آزاد کر دو یہ تمہارے لیے اس سلوک سے بہتر ہوگا جو وہ تمہارے ساتھ کرنے والا تھا قیامت کے دن وہ کہتا اے اللہ اس شخص سے دریافت فرما کہ اس نے کس غلطی کی بنا پر مجھے قتل کیا۔

تَاْوِيْلُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ

(وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ) کی تفسیر

۴۷۲۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ قُرَيْظَةُ وَالنَّضِيْرُ وَكَانَ النَّضِيْرُ اَشْرَفَ مِنْ قُرَيْظَةَ وَكَانَ اِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْظَةَ رَجُلًا مِنَ النَّضِيْرِ قُتِلَ بِهِ وَاِذَا قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيْرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ اَدّٰى مِائَةَ وَسْقٍ مِنْ تَمْرٍ فَلَمَّا بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَتَلَ رَجُلٌ مِنَ النَّضِيْرِ رَجُلًا مِنْ قُرَيْظَةَ فَقَالُوْا اِدْفَعُوْهُ اِلَيْنَا نَقْتُلْهُ فَقَالُوْا بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَوْهُ فَنَزَلَتْ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ وَالْقِسْطُ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ ثُمَّ نَزَلَتْ اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ یہود کے دو قبائل قریظہ اور نضیر میں سے بنو نضیر کا درجہ زیادہ تھا جب بنو قریظہ کا کوئی شخص بنو نضیر کے کسی شخص کو قتل کر دیتا تو وہ قتل کیا جاتا۔ اور جب بنو نضیر کا کوئی شخص قریظہ کے کسی آدمی کو قتل کرتا تو دیت میں (۱۰۰) وسق کھجور دینا پڑتی تھی جب سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم پیغمبر ہوئے، تو قبیلہ بنو نضیر کے ایک شخص نے قریظہ کے ایک آدمی کو مار ڈالا۔ قریظہ نے کہا اس مارنے والے کو ہمارے حوالے کر دو ہم اسے قتل کریں گے بنو نضیر نے کہا کہ ہم اور تم میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ کریں گے۔ وہ آپ کے پاس آئے تو اس وقت یہ آیت نازل ہوئی۔ وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ یعنی اگر آپ کافروں کے درمیان فیصلہ کریں تو انصاف سے فیصلہ فرمائیے انصاف یہ ہے کہ جان کے بدلے جان لی جائے گی بعد ازاں یہ آیت شریفہ نازل ہوئی اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ، یعنی کیا وہ جاہلیت کا رواج پسند کرتے ہیں۔

۴۷۲۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ الْاٰيَاتِ الَّتِيْ فِي الْمَائِدَةِ الَّتِيْ قَالَهَا اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ اِلَى الْمُقْسِطِيْنَ اِنَّمَا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ سورہ مائدہ کی دو آیات فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اور اَعْرِضْ عَنْهُمْ ...... مُقْسِطِيْنَ تک بنو نضیر اور قریظہ کی دیت کے بدلے

نَزَلَتْ فِي الدِّيَةِ بَيْنَ النَّضِيرِ وَبَيْنَ قُرَيْظَةَ وَذَلِكَ أَنَّ قَتْلَى النَّضِيرِ كَانَ لَهُمْ شَرَفٌ يُودَوْنَ الدِّيَةَ كَامِلَةً وَأَنَّ بَنِي قُرَيْظَةَ كَانُوا يُودَوْنَ نِصْفَ الدِّيَةِ فَتَحَاكَمُوا فِي ذَلِكَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ ذَلِكَ فِيهِمْ فَحَمَلَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْحَقِّ فِي ذَلِكَ فَجَعَلَ الدِّيَةَ سَوَاءً۔

میں نازل ہوئیں کیونکہ بنو نضیر کو بڑائی حاصل تھی جب ان میں سے کوئی شخص قتل کیا جاتا تو پوری دیت لیتے اور اگر بنو قریظہ کا کوئی شخص مارا جاتا تو وہ آدھی دیت پاتے بعد ازاں ان لوگوں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رجوع کیا پھر اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں اور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم انہیں حق پر لائے آپ نے دیت برابر کر دی۔

بَابُ الْقَوَدِ بَيْنَ الْأَحْرَارِ وَالْمَمَالِيكِ

آزاد اور غلام میں قصاص لینے کا بیان

عَنْ قَيْسِ بْنِ عُبَادٍ قَالَ انْطَلَقْتُ أَنَا وَالْأَشْتَرُ إِلَى عَلِيٍّ فَقُلْنَا هَلْ عَهِدَ إِلَيْكَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا لَمْ يَعْهَدْهُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً قَالَ لَا إِلَّا مَا كَانَ فِي كِتَابِي هَذَا فَأَخْرَجَ كِتَابًا مِنْ قِرَابِ سَيْفِهِ فَإِذَا فِيهِ الْمُؤْمِنُونَ تَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ وَيَسْعَى بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ أَلَا لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ بِعَهْدِهِ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَى نَفْسِهِ أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ۔

جناب حضرت قیس بن عبادہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں اور حضرت اشتر سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ہم نے دریافت کیا کیا سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو کوئی خاص بات ارشاد فرمائی ہے۔ جو دوسروں کو آپ نے ارشاد نہ فرمائی ہو؟ آپ نے بتایا نہیں مگر جو اس کتاب میں ہے۔ بعد ازاں آپ نے اپنی نیام سے ایک کتاب نکالی۔ اس میں لکھا ہوا تھا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں (یعنی ان کے شریف رذیل اور غلام و آزاد میں کوئی فرق نہیں) اور وہ غیر مسلم طاقتوں پر ایک ہاتھ کی طرح ہیں (یعنی سب مسلمان غیروں کے خلاف متفق ہیں جیسے ایک جسم کے اعضاء ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے ہوتے ہیں خواہ وہ حرکت کر رہے ہوں خواہ سکون میں ہوں) اور مسلمانوں میں سے ایک عام شخص بھی کسی ذمی کافر کو امن دے تو گویا اسے سب مسلمانوں نے امن دیا۔ اب اس پر دست درازی نہیں کی جا سکتی۔ خبردار مسلمان کافر (ذمی یا حربی) کے بدلے میں نہ مارا جائے اور نہ ذمی کو قتل کرو جب تک کہ وہ ذمی ہے۔ جو شخص دین میں بدعت نکالے تو اس کا گناہ اور وبال اسی شخص پر ہوگا اور جو شخص بدعت نکالنے والے شخص کو ٹھکانہ دے اس پر اللہ کی لعنت، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے۔

عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُؤْمِنُونَ تَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلَى مَنْ سِوَاهُمْ يَسْعَى

حضرت علی راوی ہیں کہ حضور نے فرمایا مسلمانوں کے خون برابر ہیں اور اغیار پر وہ ایک ہاتھ ہیں ادنیٰ آدمی کا پناہ دینا سب کی طرف سے ہوگا خبردار مومن قیمہ

بِذِمَّتِهِمْ أَدْنَاهُمْ لَا يُقْتَلُ مُؤْمِنٌ بِكَافِرٍ وَلَا ذُو عَهْدٍ فِي عَهْدِهِ ۔

کافر کے بدلے میں نہ قتل کرو اور ذمی کو مت مارو جب تک وہ ذمی ہے ۔

الْقَوَدُ مِنَ السَّيِّدِ لِلْمَوْلَى

اگر کوئی شخص اپنے غلام کو قتل کر ڈالے تو وہ اسکے بدلے قتل کیا جائیگا

۴۷۴۳ عَنْ سَمُرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَهُ جَدَعْنَاهُ وَمَنْ أَخْصَاهُ أَخْصَيْنَاهُ ۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے ۔ ہم اسے قتل کریں گے۔ اور جو شخص ناک یا کان کاٹے یا کوئی اور عضو تو ہم بھی اس کا وہی عضو کاٹیں گے ۔ اور جو شخص اپنے غلام کو خصی کرے ہم بھی اسے خصی کریں گے۔

۴۷۴۴ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ ۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے ۔ ہم اسے قتل کریں گے ۔ اور جو شخص ناک یا کان کاٹے یا کوئی اور عضو تو ہم بھی اس کا وہی عضو کاٹیں گے

۴۷۴۵ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ ۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں ۔ کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے ہم اسے قتل کریں گے ۔ اور جو شخص ناک یا کان کاٹے یا کوئی اور عضو تو ہم بھی اس کا وہی عضو کاٹیں گے ۔

قَتْلُ الْمَرْأَةِ بِالْمَرْأَةِ

عورت کو عورت کے بدلے قتل کرنا

۴۷۴۶ عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ نَشَدَ قَضَاءَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذَلِكَ فَقَامَ حَمَلُ بْنُ مَالِكٍ فَقَالَ كُنْتُ بَيْنَ حُجْرَتَيِ امْرَأَتَيْنِ فَضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِمِسْطَحٍ فَقَتَلَتْهَا وَجَنِينَهَا فَقَضَى النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي جَنِينِهَا بِغُرَّةٍ وَأَنْ تُقْتَلَ بِهَا ۔

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ کو اس بات کی بہت تمنا تھی کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے متعلق کیا فیصلہ فرمایا ہے ۔ تو حمل بن مالک کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں دو عورتوں کی کوٹھڑیوں کے درمیان میں قیام پذیر تھا۔ ایک نے دوسری کو خیمہ کی لکڑی سے مارا اور وہ مر گئی اور اس کا پیٹ کا بچہ بھی مر گیا ۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کے بدلے ایک غلام یا لونڈی کو دینے کا حکم اور عورت کو عورت کے بدلے مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

اَلْقَوَدُ مِنَ الرَّجُلِ لِلْمَرْأَةِ

مرد کو عورت کے بدلے قتل کرنا

۴۷۴۱ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلٰى اَوْضَاحٍ لَّهَا فَاَقَادَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِهَا.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک یہودی نے ایک لڑکی کو اس کے چاندی کے زیور کے لیے قتل کر دیا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لڑکی کے قصاص میں یہودی کو مار ڈالنے کا حکم فرمایا۔

۴۷۴۲ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ يَهُوْدِيًّا اَخَذَ اَوْضَاحًا مِّنْ جَارِيَةٍ ثُمَّ رَضَخَ رَاْسَهَا بَيْنَ حَجَرَيْنِ فَاَدْرَكُوْهَا وَبِهَا رَمَقٌ فَجَعَلُوْا يَتَتَبَّعُوْنَ بِهَا النَّاسَ هُوَ هٰذَا هُوَ هٰذَا قَالَتْ نَعَمْ فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَاْسُهٗ بَيْنَ حَجَرَيْنِ.

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک یہودی نے ایک عورت کا چاندی کا زیور لے لیا اور بعد ازاں دو پتھر مار کر اس کا سر پھوڑ دیا۔ لوگوں نے اس عورت کو دیکھا کہ اس کا معمولی سا سانس جاری تھا۔ اور وہ لوگوں کو بتاتے ہوئے پھرتے رہے، کہ اسے اس یہودی نے مارا ہے اسے اس یہودی نے قتل کیا ہے۔ آخر اس نے ایک کو کہا ہاں اس نے مارا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلنے کا حکم فرمایا۔

۴۷۴۳ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَجَتْ جَارِيَةٌ عَلَيْهَا اَوْضَاحٌ فَاَخَذَهَا يَهُوْدِيٌّ فَرَضَخَ رَاْسَهَا وَاَخَذَ مَا عَلَيْهَا مِنَ الْحُلِيِّ فَاُدْرِكَتْ وَبِهَا رَمَقٌ فَاُتِيَ بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ قَتَلَكِ فُلَانٌ قَالَتْ لَا بِرَاْسِهَا قَالَ فُلَانٌ حَتّٰى سَمَّى الْيَهُوْدِيَّ قَالَتْ بِرَاْسِهَا نَعَمْ فَاُخِذَ فَاعْتَرَفَ فَاَمَرَ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرُضِخَ رَاْسُهٗ بَيْنَ حَجَرَيْنِ.

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک لڑکی چاندی کا زیور پہنے ہوئے نکلی اسے ایک یہودی نے پکڑا اور اس کا سر کچل دیا۔ اور زیور اتار لیا۔ بعد ازاں لوگوں نے اس لڑکی کو دیکھا کہ اس میں معمولی سی زندگی کے آثار پائے جاتے تھے۔ وہ اسے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے آئے آپ نے اس سے دریافت فرمایا۔ تمہیں کس شخص نے مارا ہے فلاں نے وہ بولی نہیں خدا کی قسم حتیٰ کہ آپ نے اس مارنے والے یہودی کا نام لیا تب اس نے سر ہلا کر بتایا وہ یہودی پکڑا گیا۔ اس نے اقرار کیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا تو اس کا سر دو پتھروں کے درمیان کچلا گیا۔

سُقُوْطُ الْقَوَدِ مِنَ الْمُسْلِمِ لِلْكَافِرِ

کافر کے بدلے مسلمان کو قتل نہ کیا جائے

۴۷۴۴ عَنْ عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَحِلُّ قَتْلُ مُسْلِمٍ اِلَّا فِيْ اِحْدٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ زَانٍ مُّحْصَنٍ يُرْجَمُ وَرَجُلٌ يَّقْتُلُ مُسْلِمًا مُّتَعَمِّدًا وَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے تین صورتوں کے سوا مسلمان کو مارنا جائز نہیں ہے۔ ایک تو یہ کہ وہ شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کرے اسے رجم کیا جائے۔ دوسرا

رجل يخرج من الإسلام فيحارب الله عز وجل ورسوله فيقتل أو يصلب أو ينفى من الأرض۔

یہ کہ وہ جان بوجھ کر کسی مسلمان کو مار ڈالے تیسرا وہ شخص جو اسلام سے پھر جائے۔ پھر اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑے تو وہ قتل کیا جائے یا سولی دیا جائے، یا ملک بدر کیا جائے۔

۲۷۵۰ عن أبي جحيفة يقول سألت عليا فقلنا هل عندكم من رسول الله صلى الله عليه وسلم شيء سوى القرآن فقال لا والذي فلق الحبة وبرأ النسمة إلا أن يعطي الله عز وجل عبدا فهما في كتابه أو ما في هذه الصحيفة قلت وما في الصحيفة قال فيها العقل وفكاك الأسير وأن لا يقتل مسلم بكافر۔

سیدنا حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم نے سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا آپ کے پاس قرآن مجید کے سوا حضور علیہ الصلوۃ والسلام کے کچھ اور ارشادات ہیں حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ نہیں اس ذات کی قسم جس نے دانے کو چیر کر اگایا ہے۔ اور جان کو پیدا فرمایا ہاں مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کسی بندے کو اپنی کتاب کی سمجھ دے۔ یا جو اس صحیفہ میں ہے۔ میں نے عرض کیا اس صحیفہ میں کیا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا۔ اس میں دیت کے احکام ہیں اور قیدی کو آزاد کرانے کا بیان ہے۔ اور اس بات کا ذکر ہے کہ مسلمان کافر کے بدلے میں نہ مارا جائے۔

۲۷۵۱ عن أبي حسان قال قال علي ما عهد إلي رسول الله صلى الله عليه وسلم بشيء دون الناس إلا في صحيفة في قراب سيفي فلم يزالوا به حتى أخرج الصحيفة فإذا فيها المؤمنون تكافأ دماؤهم يسعى بذمتهم أدناهم وهم يد على من سواهم لا يقتل مؤمن بكافر ولا ذو عهد في عهده۔

سیدنا حضرت ابو حسان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کوئی ایسی بات نہیں بتائی جو آپ نے لوگوں سے نہ فرمائی ہو ہاں مگر میری تلوار کی نیام میں جو ایک کتاب ہے۔ (اس کے سوا) لوگوں نے آپ کا پیچھا نہ چھوڑا حتیٰ کہ انہوں نے وہ کتاب نکالی اس میں یہ مرقوم تھا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں اور ادنیٰ مسلمان بھی امان دے سکتا ہے مسلمان غیروں پر ایک ہاتھ کی مانند ہیں اور مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کیا جائے اور نہ ہی اپنے اقرار پر رہنے والے ذمی کو قتل کیا جائے۔

۲۷۵۲ عن الأشتر أنه قال لعلي إن الناس قد تفشغ بهم ما يسمعون فإن كان رسول الله صلى الله عليه وسلم عهد إليك عهدا فحدثنا به قال ما عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم عهدا لم يعهده إلى الناس غير أن في قراب سيفي صحيفة فإذا فيها المؤمنون تكافأ دماؤهم يسعى بذمتهم أدناهم لا يقتل مؤمن بكافر ولا ذو عهد في

جناب حضرت مالک بن حارث اشتر راوی ہیں کہ آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا۔ لوگوں میں یہ بات معروف ہو گئی ہے جو سنتے ہیں یہ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر آپ کو کوئی بات بتائی ہو۔ تو بیان فرمایئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے مجھے کوئی ایسی بات نہیں فرمائی جو دوسروں کو نہ فرمائی ہو ہاں مگر میری تلوار کی نیام میں ایک کتاب ہے۔ اسے دیکھا تو اس میں یہ لکھا ہوا تھا کہ مسلمانوں کے خون باہم برابر ہیں اور ایک عام

عہد کا مختصراً مسلمان کسی کافر کی امان کا ذمہ لے سکتا ہے، اور مسلمان کافر کے بدلے میں نہیں مارا جائے گا ذمی کافر جس سے اقرار ہو جب تک وہ اپنے اقرار پر قائم رہے۔ مختصر بیان کیا گیا۔

تَعْظِيمُ قَتْلِ الْمُعَاهِدِ

ذمی (کافر) کو قتل کرنے کا گناہ

۴۷۵۳: عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا بِغَيْرِ كُنْهِهِ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ.

جناب حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو مسلمان شخص کسی کو جس سے عہد و اقرار ہوا ہے (ذمی) اس کی وجہ کے بغیر قتل کرے اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام فرما دے گا!

نوٹ :۔ ذمی کا مطلب وہ کافر ہے جس سے عہد و اقرار ہوا ہے۔ بغیر اس کی وجہ کے یا وقت کے، تو اللہ جل شانہٗ اس پر جنت حرام فرما دے گا، اگر کوئی وجہ ہو درست مثلاً وہ ذمی ایسی بات کرے جس سے اس کا عہد ٹوٹ جائے یا اس کے عہد کا زمانہ گزر جائے تو اس کو قتل کرنا درست اور جائز ہے۔

۴۷۵۴: عَنْ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدًا بِغَيْرِ حِلِّهَا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ أَنْ يَشَمَّ رِيحَهَا.

جناب حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ذمی کو اس کے قتل کے حلال ہونے کے بغیر قتل کرے، تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حتیٰ کہ جنت کی خوشبو بھی حرام فرما دے گا۔

۴۷۵۵: عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُخَيْمِرَةَ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَجِدْ رِيحَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ عَامًا.

سیدنا حضرت قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں، آپ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی سے سنا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص کسی ذمی کو قتل کرے وہ جنت کی خوشبو تک بھی نہ سونگھے گا۔ حالانکہ جنت کی خوشبو ستر برس کی مسافت سے سونگھی جا سکتی ہے۔

۴۷۵۶: عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا مِنْ أَهْلِ الذِّمَّةِ لَمْ يَجِدْ رِيحَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ أَرْبَعِينَ عَامًا.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی ذمی کو قتل کرے وہ جنت کی خوشبو بھی نہ پائے گا۔ حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے سونگھی جا سکتی ہے۔

سُقُوطُ الْقَوَدِ بَيْنَ الْمَمَالِيكِ فِيمَا دُونَ النَّفْسِ

جب غلام قتل کی بجائے زخم پہنچائیں یا عضو کاٹ ڈالیں تو ان میں قصاص نہ ہونا

۴۷۵۷: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ غُلَامًا لِأُنَاسٍ فُقَرَاءَ قَطَعَ أُذُنَ غُلَامٍ لِأُنَاسٍ أَغْنِيَاءَ

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ لوگوں کا ایک غریب غلام تھا اور اس نے مالداروں کے

فَاَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهُمْ شَيْئًا۔

ایک غلام کا کان کاٹ ڈالا وہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ تو آپ نے انہیں دیت وغیرہ کچھ نہ دلایا۔

نوٹ:- چونکہ اس غلام کے مالک مفلس اور غریب تھے۔ اور اگر مالدار ہوتے تو دیت ادا کرنی پڑتی۔ لہٰذا آپ نے اسے کچھ نہ دلایا۔

اَلْقِصَاصُ فِي السِّنِّ

دانت میں قصاص ہے

۲۷۵۸- عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالْقِصَاصِ فِي السِّنِّ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت میں قصاص کا حکم صادر فرمایا۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ کی کتاب قصاص کا حکم فرماتی ہے۔

۲۷۵۹- عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے گا ہم اسے قتل کریں گے۔ اور جو شخص اپنے غلام کا عضو کاٹے گا ہم اس کا عضو کاٹیں گے۔

۲۷۶۰- عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ خَصٰى عَبْدَهُ خَصَيْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنے غلام کو خصی کرے گا ہم اسے خصی کریں گے اور جو شخص اپنے غلام کا ناک، کان یا کوئی اور عضو کاٹے گا۔ ہم اس کا بھی عضو کاٹیں گے۔

۲۷۶۱- عَنْ اَنَسٍ اَنَّ اُخْتَ الرُّبَيِّعِ اُمَّ حَارِثَةَ جَرَحَتْ اِنْسَانًا فَاخْتَصَمُوْا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقِصَاصَ اَلْقِصَاصَ فَقَالَتْ اُمُّ الرُّبَيِّعِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُقْتَصُّ مِنْ فُلَانَةَ لَا وَاللّٰهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا اَبَدًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا اُمَّ الرُّبَيِّعِ اَلْقِصَاصُ كِتَابُ اللّٰهِ قَالَتْ لَا وَاللّٰهِ لَا يُقْتَصُّ مِنْهَا اَبَدًا فَمَا قَالَتْ حَتّٰى قَبِلُوا الدِّيَةَ فَقَالَ اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ربیع کی بہن اُمِ حارثہ نے ایک شخص کو زخمی کیا بعد ازاں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں مقدمہ پیش ہوا۔ آپ نے فرمایا۔ بدلہ لیا جائے گا۔ اُمِ ربیع بولیں یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا اس سے بدلہ لیا جائے گا۔ خدا کی قسم اس سے کبھی بدلہ نہیں لیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا سبحان اللہ اے اُمِ ربیع اللہ کی کتاب کا حکم تو بدلے ہی کا ہے۔ وہ بولیں نہیں قسم خدا کی اس سے کبھی بدلہ نہیں لیا جائے گا۔ وہ یہی کہتی رہیں حتیٰ کہ ان لوگوں نے دیت لینی منظور کر لی۔ پھر حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ کے بعض خاص بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھیں اللہ رب العزت ان کو سچا کر دیتا ہے۔

اَلْقِصَاصُ مِنَ الثَّنِيَّةِ

۴۷۶۲ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ ذَكَرَ أَنَسٌ أَنَّ عَمَّتَهُ كَسَرَتْ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَقَضَى نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ أَخُوهَا أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ أَتُكْسَرُ ثَنِيَّةُ فُلَانَةَ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّةُ فُلَانَةَ قَالَ وَكَانُوا قَبْلَ ذٰلِكَ سَأَلُوا أَهْلَهَا الْعَفْوَ وَالْأَرْشَ فَلَمَّا حَلَفَ أَخُوهَا وَهُوَ عَمُّ أَنَسٍ وَهُوَ الشَّهِيدُ يَوْمَ أُحُدٍ رَضِيَ الْقَوْمُ بِالْعَفْوِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ۔

دانت کا قصاص لینا

جناب حضرت حمید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ کی پھوپھی نے ایک لڑکی کا دانت توڑ ڈالا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص کا حکم فرمایا (انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا) ان کے بھائی نے پوچھا کیا اپنی بہن کا دانت توڑا جائے گا۔ نہیں ہرگز نہیں جس نے آپ کو حق اور سچائی کے ساتھ بھیجا ہے۔ اس کا دانت کبھی نہیں توڑا جائے گا اور ان لوگوں نے اس سے پہلے اس لڑکی کے ورثاء سے کہہ رکھا تھا کہ اس کو معاف کر دو یا دیت لے لو (لیکن وہ راضی نہیں ہوئے تھے) جب ان کے بھائی انس بن نضر نے جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے چچا تھے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ غزوۂ احد میں شہید ہوئے تھے۔ قسم کھائی تو اس کے ورثاء معاف کرنے پر رضامند ہو گئے تو حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کھا لیں تو اللہ تعالیٰ انہیں سچا فرما دے۔

۴۷۶۳ عَنْ أَنَسٍ كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ فَطَلَبُوا إِلَيْهِمُ الْعَفْوَ فَأَبَوْا فَعُرِضَ عَلَيْهِمُ الْأَرْشُ فَأَبَوْا فَأَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِالْقِصَاصِ قَالَ أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُكْسَرُ ثَنِيَّةُ الرُّبَيِّعِ لَا وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا تُكْسَرُ قَالَ يَا أَنَسُ كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَعَفَوْا فَقَالَ إِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَأَبَرَّهُ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ربیع نے ایک لڑکی کا دانت توڑ ڈالا اس کے ورثاء نے معافی چاہی لیکن لڑکی کے وارثوں نے انکار کیا اور دیت پیش کی گئی۔ پھر وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ نے قصاص دینے کا حکم فرمایا۔ حضرت انس بن نضر نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا ربیع کا دانت توڑا جائے گا؟ اس ذات اقدس کی قسم جس نے آپ کو پیغمبر برحق بنا کر ارسال فرمایا۔ کبھی نہیں توڑا جائے گا۔ آپ نے فرمایا اے انس رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کی کتاب بدلے کا حکم فرماتی ہے۔ پھر وہ لوگ رضامند ہو گئے اور انہوں نے معاف کر دیا۔ پھر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ رب العزت کے بعض خاص بندے ایسے ہیں۔ کہ اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم کھا لیں تو اللہ تعالیٰ انہیں سچا فرما دے گا۔

القود من العضة

دانتوں سے کاٹنے کا قصاص

۴۷۶۴: عن عمران بن حصين أن رجلا عض يد رجل فانتزع يده فسقطت ثنيته أو قال ثناياه فاستعدى عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تأمرني أن آمره أن يدع يده في فيك تقضمها كما يقضم الفحل إن شئت فادفع إليه يدك حتى يقضمها ثم انتزعها إن شئت.

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے دانتوں سے دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹا اس نے اپنا ہاتھ زور سے کھینچا۔ اور اس کا ایک دانت ٹوٹ گیا یا کئی دانت ٹوٹ گئے۔ اس نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں فریاد کی آپ نے پوچھا تم مجھے کیا کہتے ہو کیا یہ کہتا ہے کہ میں اسے حکم کروں اور وہ اپنا ہاتھ تیرے منہ میں دے پھر تو اس کو چبا ڈالے جیسے جانور چباتا ہے اگر تمہاری خواہش ہو تو اپنا ہاتھ اسے چبانے کو دو پھر اگر چاہو تو نکال لو۔

۴۷۶۵: عن عمران بن حصين أن رجلا عض آخر على ذراعه فاجتذبها فانتزعت ثنيته فرفع ذلك إلى النبي صلى الله عليه وسلم فأبطلها وقال أردت أن تقضم لحم أخيك كما يقضم الفحل.

سیدنا حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے اپنے دانتوں سے دوسرے شخص کا بازو کاٹا اس نے ہاتھ کھینچا تو اس کا دانت نکل پڑا پھر یہ مقدمہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں پیش ہوا آپ نے اس شخص کو کچھ دلایا نہ جس کا دانت اکھڑ گیا تھا اور ارشاد فرمایا کیا تو چاہتا ہے کہ جانور کی طرح اپنے بھائی کا گوشت چبا ڈالے۔

۴۷۶۶: عن عمران بن حصين قال قاتل يعلى رجلا فعض أحدهما صاحبه فانتزع يده من فيه فندرت ثنيته فاختصما إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يعض أحدكم أخاه كما يعض الفحل لا دية له.

جناب حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ یعلی ایک شخص سے لڑے۔ پھر ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اس نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے گھسیٹا اور دوسرے شخص کا دانت نکل پڑا پھر دونوں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لڑتے ہوئے آئے آپ نے فرمایا تم میں سے ایک شخص دوسرے کو جانور کی طرح کاٹتا ہے۔ پھر دیت طلب کرتا ہے۔ اور اسے دیت کبھی نہ ملے گی۔

۴۷۶۷: عن عمران بن حصين أن يعلى قال في الذي عض فندرت ثنيته أن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا دية لك.

عمران بن حصین نے یعلیٰ کے ہاتھ پر کاٹنے اور دوسرے شخص کا دانت ٹوٹنے کے متعلق بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے لیے دیت نہیں ہے۔

۴۷۶۸: عن عمران بن حصين أن رجلا عض ذراع رجل فانتزع ثنيته فانطلق إلى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے دانتوں سے دوسرے کا بازو کاٹا۔ اس نے اپنا ہاتھ اس کے منہ سے گھسیٹا اور دوسرے شخص کا دانت نکل پڑا

ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ أَرَدْتَ أَنْ تَقْضَمَهُ كَمَا يَقْضِمُ الْفَحْلُ فَأَبْطَلَهَا .

پھر وہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور اس کا ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا کیا تو چاہتا ہے کہ جانور کی طرح اپنے بھائی کا گوشت چبا ڈالے

بَابُ الرَّجُلِ يَدْفَعُ عَنْ نَفْسِهِ

ایک شخص کا اپنی جان کی حفاظت کرنا :

۴۷۶۹ - عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ أَنَّهُ قَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَانْتَزَعَ يَدَهُ مِنْ فِيهِ فَقَلَعَ ثَنِيَّتَهُ فَرُفِعَ ذٰلِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْبَكْرُ فَأَبْطَلَهَا .

سیدنا جناب حضرت یعلی بن منیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے ایک شخص کے ساتھ لڑائی کی پھر ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اس شخص نے اپنا ہاتھ منہ سے چھڑایا اور اس میں دوسرے شخص کا دانت اکھڑ گیا پھر یہ مقدمہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوا آپ نے فرمایا تم میں سے ایک شخص اپنے بھائی کو جوان اونٹ کی طرح کاٹتا ہے۔ اور آپ نے اسے دیت نہیں دلائی۔

نوٹ : اس لیے کہ ہاتھ چھڑانے والے نے اپنا ہاتھ بچایا تو اس پر دانت ٹوٹنے کی دیت نہ ہوگی۔

۴۷۷۰ - عَنْ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ قَاتَلَ رَجُلًا مِنْ بَنِي تَمِيمٍ قَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ يَدَهُ فَانْتَزَعَهَا فَأَلْقَى ثَنِيَّتَهُ فَاخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْبَكْرُ فَأَطَلَّهَا أَيْ أَبْطَلَهَا .

سیدنا جناب حضرت یعلی بن منیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی تمیم کے ایک شخص نے بنی تمیم ہی سے دوسرے کے ساتھ لڑائی کی پھر ایک نے دوسرے کا ہاتھ کاٹا اس شخص نے اپنا ہاتھ منہ سے چھڑایا اور اس میں دوسرے شخص کا دانت اکھڑ گیا پھر یہ مقدمہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوا آپ نے فرمایا تم میں سے ایک شخص اپنے بھائی کو جوان اونٹ کی طرح کاٹتا ہے۔ اور آپ نے اسے دیت نہیں دلائی۔

ذِكْرُ الْاِخْتِلَافِ عَلٰى عَطَاءٍ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ

حدیث ہذا میں عطاء پر راویوں کا اختلاف :

۴۷۷۱ - عَنْ سَلَمَةَ وَيَعْلَى ابْنَيْ أُمَيَّةَ قَالَا خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ وَمَعَنَا صَاحِبٌ لَنَا فَقَاتَلَ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَعَضَّ الرَّجُلُ ذِرَاعَهُ فَجَذَبَهَا مِنْ فِيهِ فَطَرَحَ ثَنِيَّتَهُ فَأَتَى الرَّجُلُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْتَمِسُ الْعَقْلَ فَقَالَ يَنْطَلِقُ أَحَدُكُمْ إِلَى أَخِيهِ فَيَعَضُّهُ كَعَضِيضِ الْفَحْلِ ثُمَّ يَأْتِي يَطْلُبُ

جناب سلمہ اور یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ ہم دونوں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ غزوہ تبوک میں نکلے اور ہمارے ساتھ ایک شخص تھا اس نے مسلمان سے لڑائی کی تھی اس نے اس کا ہاتھ دانتوں سے پکڑا اور دوسرے نے اس کا ہاتھ اس کے منہ سے کھینچا تو اس کا دانت نکل پڑا۔ بعد ازاں جس شخص کا دانت نکل پڑا تھا وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں دیت لینے

الْعَقْلَ لَا عَقْلَ لَهَا فَأَبْطَلَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حاضر ہوا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے ایک شخص نکل کر اپنے بھائی کو کاٹتا ہے۔ جیسے جانور کاٹتا ہے پھر وہ دیت مانگنے آتا ہے۔ اسے کبھی دیت نہ ملے گی اس دیت کو سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے باطل قرار دیا۔

۴۷۷۲: عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَانْتَزَعَتْ ثَنِيَّتَهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَهَا۔

سیدنا حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹا اور اس کا دانت نکل پڑا۔ پھر وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دانت کی دیت نہ دلائی۔

۴۷۷۳: عَنْ يَعْلَى أَنَّهُ اسْتَأْجَرَ أَجِيرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ يَدَهُ فَانْتَزَعَتْ ثَنِيَّتَهُ فَقَدَّمَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَيَدَعُهَا يَقْضَمُهَا كَقَضْمِ الْفَحْلِ۔

سیدنا حضرت یعلی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے ایک شخص کو نوکر رکھا۔ اور وہ شخص دوسرے شخص سے لڑا۔ اور اس ہاتھ کو کاٹ دیا۔ اس کا دانت نکل پڑا پھر اس شخص نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں فریاد کی تو آپ نے فرمایا کیا وہ شخص اپنا ہاتھ چھوڑ دیتا کہ وہ اسے جانور کی طرح چبا ڈالتا۔

نوٹ: یعنی اس نے اچھا کیا کہ اپنا ہاتھ کھینچا۔ اس کا دانت نکل پڑا تو اس کا قصور اور غلطی ہے۔

۴۷۷۴: عَنْ يَعْلَى قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ فَاسْتَأْجَرْتُ أَجِيرًا فَقَاتَلَ أَجِيرِي رَجُلًا فَعَضَّ الْآخَرَ فَسَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَأَهْدَرَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت یعلی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے غزوہ تبوک میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کیا۔ وہاں میں نے ایک شخص کو ملازم رکھا اور اس نے ایک شخص سے لڑائی کی اس کا ہاتھ کاٹا اور اس کا دانت نکل پڑا پھر وہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کیا۔ آپ نے اسے لغو قرار دیا۔

۴۷۷۵: عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَ الْعُسْرَةِ وَكَانَ أَوْثَقَ عَمَلِي فِي نَفْسِي وَكَانَ لِي أَجِيرٌ فَقَاتَلَ إِنْسَانًا فَعَضَّ أَحَدُهُمَا إِصْبَعَ صَاحِبِهِ فَانْتَزَعَ إِصْبَعَهُ فَأَنْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَسَقَطَتْ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَهْدَرَ ثَنِيَّتَهُ وَقَالَ أَفَيَدَعُ يَدَهُ فِي فِيكَ تَقْضَمُهَا۔

جناب حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے جیش العسرۃ میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ جہاد کیا۔ اور تمام نیک کاموں میں سے یہ کام میرے نزدیک سب سے بڑا تھا میرا ایک ملازم تھا جس نے ایک دوسرے شخص سے لڑائی کی۔ اس کی انگلی کاٹی اس نے اپنی انگلی کھینچی تو اس شخص کا دانت نکل کر گر پڑا وہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ نے اس کا دانت

لغو کر دیا اور ارشاد فرمایا کیا وہ شخص اپنی انگلی تمہارے منہ میں

رہنے دیتا اور تم چبا ڈالتے۔

نوٹ:۔ (۱) غزوۂ تبوک میں چونکہ سواری کھانا وغیرہ میسر نہ تھا۔ اور مسلمانوں پر بڑی سختی تھی گرمی کا موسم تھا۔ لہٰذا اسے جیش العسرۃ کہا جاتا ہے۔

(۲) یہ کام میرے دل میں سب سے بڑا تھا یعنی میں تمام نیک کاموں میں سے اس جہاد کو عظیم ترین خیال کیا کرتا تھا۔

۱۶۵۱: عَنْ يَعْلَى بِمِثْلِ الَّذِي عَضَّ فَنَدَرَتْ ثَنِيَّتُهُ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا دِيَةَ لَكَ۔

سیدنا حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی دوسری روایت بھی اسی طرح ہے۔ اس میں یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ تجھے دیت نہیں ملے گی۔

۱۶۵۲: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ اَنَّ اَجِيْرًا لِيَعْلَى بْنِ مُنْيَةَ عَضَّ اٰخَرُ ذِرَاعَهُ فَانْتَزَعَهَا مِنْ فِيْهِ فَرُفِعَ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ سَقَطَتْ ثَنِيَّتُهُ فَاَبْطَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اَرَدْتَ اَنْ تَقْضَمَهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ۔

سیدنا حضرت صفوان بن یعلی بن منیہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یعلی بن منیہ کے خادم نے دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹا۔ اور اس نے اپنا ہاتھ کھینچا۔ مقدمہ دربار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش ہوا کیونکہ کاٹنے والے کا دانت گر پڑا تھا۔ آپ نے اسے لغو قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا کیا یہ تمہارے منہ میں دے دیتا اور تو جانوروں کی طرح چبا ڈالتا؟

۱۶۵۳: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَعْلَى اَنَّ اَبَاهُ غَزَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ فَاسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَقَاتَلَ رَجُلًا فَعَضَّ الرَّجُلُ ذِرَاعَهُ فَلَمَّا اَوْجَعَهُ جَرَّهَا فَانْدَرَ ثَنِيَّتَهُ فَرَفَعَ ذٰلِكَ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعْمَدُ اَحَدُكُمْ فَيَعَضُّ اَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ فَاَبْطَلَ ثَنِيَّتَهُ۔

سیدنا حضرت صفوان بن یعلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کے والد نے غزوۂ تبوک میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا۔ اور ایک ملازم رکھا وہ ایک شخص سے لڑا اور اس کا ہاتھ کاٹا۔ اسے درد ہونے لگا۔ اور ہاتھ کھینچا تو دانت بھی ساتھ ہی اکھڑ کر نکل آیا۔ یہ مقدمہ پھر حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش ہوا تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا تم سے ایک شخص اپنے بھائی کو جانوروں کی طرح کاٹتا ہے اور بعد ازاں اس کا دانت لغو کر دیا۔

اَلْقَوَدُ فِي الطَّعْنَةِ

کچوکے میں قصاص کا بیان

۱۶۵۴: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک مرتبہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم فرما رہے

شَيْئًا أَقْبَلَ رَجُلٌ فَأَكَبَّ عَلَيْهِ فَطَعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُرْجُونٍ كَانَ مَعَهُ فَجُرِحَ بِوَجْهِهِ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَ فَاسْتَقِدْ فَقَالَ بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔

تھے۔ ایک شخص سامنے سے آ کر آپ پر جھک پڑا۔ آپ نے اپنے ہاتھ کی لکڑی سے اسے کچوکہ دیا۔ وہ نکلا تو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آؤ اور بدلہ لے لو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں معاف کرتا ہوں۔

نوٹ:۔ عدل و انصاف اسی چیز کا نام ہے۔ اگرچہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ادب سکھانے کے لیے کچوکہ دیا تھا۔ لہٰذا اس کا بدلہ ضروری نہ تھا تاہم شاید لوگوں کو اعتراض کرنے کا موقع مل جاتا کہ آپ نے اپنے نفس پر عدل کے مطابق عمل نہیں کیا۔ لہٰذا سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے درجے اور مرتبے کا کچھ خیال نہ فرمایا۔ اور بدلہ لینے کو اجازت بخشی۔

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ بَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْسِمُ شَيْئًا إِذْ أَكَبَّ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَطَعَنَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعُرْجُونٍ كَانَ مَعَهُ فَصَاحَ الرَّجُلُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَالَ فَاسْتَقِدْ قَالَ بَلْ عَفَوْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک مرتبہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تقسیم فرما رہے تھے ایک شخص سامنے سے آ کر آپ پر جھک پڑا۔ آپ نے اپنے ہاتھ کی لکڑی سے اسے کچوکہ دیا۔ وہ چلایا تو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آؤ اور بدلہ لے لو۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں معاف کرتا ہوں۔

الْقَوَدُ مِنَ اللَّطْمَةِ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا وَقَعَ فِي أَبٍ كَانَ لَهُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَلَطَمَهُ الْعَبَّاسُ فَجَاءَ قَوْمُهُ فَقَالُوا لَيَلْطِمَنَّهُ كَمَا لَطَمَهُ فَلَبِسُوا السِّلَاحَ فَبَلَغَ ذَلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ أَيُّ أَهْلِ الْأَرْضِ تَعْلَمُونَ أَكْرَمُ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فَقَالُوا أَنْتَ فَقَالَ إِنَّ الْعَبَّاسَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ لَا تَسُبُّوا مَوْتَانَا فَتُؤْذُوا أَحْيَاءَنَا فَجَاءَ الْقَوْمُ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ نَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ غَضَبِكَ اسْتَغْفِرْ لَنَا۔

طمانچہ مارنے کا بدلہ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے دورِ جاہلیت کے کسی باپ دادا کو بُرا کہا۔ سیدنا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے اسے بُرا جانتے ہوئے اسے تھپڑ مارا۔ اس کے قبیلے کے لوگ آ کر کہنے لگے کہ ہم حضرت عباس (رضی اللہ عنہ) کو اسی طرح طمانچہ ماریں گے جیسے انہوں نے طمانچہ مارا اور ہتھیار لگا لیے۔ اس بات کی اطلاع حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچی آپ منبر پر چڑھے۔ اور فرمایا۔ اے لوگو! کیا تمہیں معلوم ہے کہ زمین پر رہنے والوں میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ عزت کس کی ہے؟ لوگوں نے عرض کیا۔ حضور آپ کی عزت اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ تو عباس میرے ہیں اور میں ان کا

ہمارے فوت شدہ باپ دادا کو برا نہ کہو تاکہ اس سے ہمارے زندوں کو تکلیف پہنچے۔ یہ سن کر وہ قوم حاضر خدمت ہوئی اور عرض کرنے لگی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اللہ تعالیٰ سے آپ کی ناراضگی اور بے ادبی کی پناہ مانگتے ہیں ہمارے لیے بخشش کی دعا فرمائیے۔

القَوَدُ مِنَ الجَبْذَةِ

۴۷۸۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا نَقْعُدُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ فَإِذَا قَامَ قُمْنَا فَقَامَ يَوْمًا وَقُمْنَا مَعَهُ حَتَّى لَمَّا بَلَغَ وَسَطَ الْمَسْجِدِ أَدْرَكَهُ رَجُلٌ فَجَبَذَ بِرِدَائِهِ مِنْ وَرَائِهِ وَكَانَ رِدَاؤُهُ خَشِنًا فَحَمَّرَ رَقَبَتَهُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ احْمِلْ لِي عَلَى بَعِيرَيَّ هَذَيْنِ فَإِنَّكَ لَا تَحْمِلُ مِنْ مَالِكَ وَلَا مِنْ مَالِ أَبِيكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لَا أَحْمِلُ لَكَ حَتَّى تُقِيدَنِي مِمَّا جَبَذْتَ بِرَقَبَتِي فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ لَا وَاللّٰهِ لَا أُقِيدُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ لَا وَاللّٰهِ لَا أُقِيدُكَ فَلَمَّا سَمِعْنَا قَوْلَ الْأَعْرَابِيِّ أَقْبَلْنَا إِلَيْهِ سِرَاعًا فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَزَمْتُ عَلَى مَنْ سَمِعَ كَلَامِي أَنْ لَا يَبْرَحَ مَقَامَهُ حَتَّى آذَنَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِرَجُلٍ مِنَ الْقَوْمِ يَا فُلَانُ احْمِلْ لَهُ عَلَى بَعِيرٍ شَعِيرًا وَعَلَى بَعِيرٍ تَمْرًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرِفُوا۔

پکڑ کر کھینچنے کا بدلہ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم مسجد میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں بیٹھے ہوتے تھے۔ جب آپ کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہو جاتے۔ ایک دن سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے تو ہم بھی آپ کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ جب آپ مسجد کے درمیان میں پہنچے تو ایک شخص آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کی چادر مبارک پکڑ کر پیچھے سے کھینچی۔ اور وہ چادر کھردری تھی آپ کی گردن مبارک اس سے سرخ ہو گئی۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ان دو اونٹوں کو غلہ سے) بھر دیجئے کیونکہ (یہ غلہ) نہ تو آپ نے اپنے پاس سے دینا ہے اور نہ ہی باپ دادا سے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نہیں میں اللہ تعالیٰ سے استغفار طلب کرتا ہوں میں تجھے کبھی نہ دوں گا جب تک تم اس گردن کے کھینچنے کا بدلہ نہ دو۔ اس اعرابی نے کہا خدا کی قسم میں کبھی بدلہ نہ دوں گا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دفعہ یہی دہرایا۔ اور وہ اعرابی یہی عرض کرتا رہا کہ میں بدلہ کبھی نہ دوں گا۔ جب ہم نے اعرابی کی بات سنی تو ہم سب دوڑ کر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ نے فرمایا۔ میں اس شخص کو جس نے میری بات سنی قسم دیتا ہوں کہ کوئی شخص میری اجازت کے بغیر اپنی جگہ سے نہ جائے جب تک میں اجازت نہ دوں۔ پھر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص سے فرمایا۔ اس کے ایک اونٹ پر جو لاد دو۔ اور ایک اونٹ پر کھجور اس کے بعد آپ نے لوگوں سے ارشاد فرمایا چلو۔

نوٹ: حدیث ہذا سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن اخلاق معلوم ہوا۔ اس کے باوجود کہ آپ ہر طرح کا اختیار رکھتے تھے آپ نے بالکل غصہ نہ فرمایا۔ اور گنوار کی غرض کو پورا فرمایا خلق عظیم آپ کی نبوت کی دلیل ہے۔

اَلْقِصَاصُ مِنَ السَّلَاطِیْنِ

۴۷۸۳ عَنْ اَبِیْ فِرَاسٍ اَنَّ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُقِصُّ مِنْ نَفْسِهٖ۔

بادشاہوں سے قصاص

سیدنا ابو فراس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ میں نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی ذات سے بدلہ دلاتے دیکھا۔

اَلسُّلْطَانُ یُصَابُ عَلٰی یَدِهٖ

۴۷۸۴ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا جَهْمِ بْنَ حُذَیْفَةَ مُصَدِّقًا فَلَاجَّهٗ رَجُلٌ فِیْ صَدَقَتِهٖ فَضَرَبَهٗ اَبُوْ جَهْمٍ فَاَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا الْقَوَدَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَلَمْ یَرْضَوْا بِهٖ فَقَالَ لَكُمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوْا بِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ خَاطِبٌ عَلَی النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ قَالُوْا نَعَمْ فَخَطَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ هٰؤُلَاءِ اَتَوْنِیْ یُرِیْدُوْنَ الْقَوَدَ فَعَرَضْتُ عَلَیْهِمْ كَذَا وَكَذَا فَرَضُوْا قَالُوْا لَا فَهَمَّ الْمُهَاجِرُوْنَ بِهِمْ فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یَكُفُّوْا فَكَفُّوْا ثُمَّ دَعَاهُمْ قَالَ اَرَضِیْتُمْ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ فَاِنِّیْ خَاطِبٌ عَلَی النَّاسِ وَمُخْبِرُهُمْ بِرِضَاكُمْ قَالُوْا نَعَمْ فَخَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَرَضِیْتُمْ قَالُوْا نَعَمْ۔

بادشاہ کے کام میں کسی آفت کے آنے کا بیان

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو جہم بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کو صدقہ وصول کرنے کے لیے بھیجا۔ اور ایک شخص نے آپ سے صدقہ دینے میں لڑائی کی۔ ابو جہم رضی اللہ عنہ نے اسے مارا وہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور اس کے رشتہ دار بھی ساتھ آگئے۔ انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قصاص دیجئے! تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اچھا تم اتنا مال لے لو۔ وہ اس پر رضامند نہ ہوئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اچھا اتنا مال لے لو۔ وہ رضامند ہو گئے۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں لوگوں کے سامنے خطبہ پڑھوں گا۔ اور انھیں تمہارے راضی ہونے کی اطلاع دوں گا۔ انھوں نے عرض کیا اچھا جب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا تو فرمایا یہ لوگ میرے پاس قصاص لینے آئے۔ میں نے انھیں اس قدر مال کی پیشکش کی تو وہ رضامند ہو گئے پھر ان لوگوں نے کہا ہم راضی نہیں ہوئے۔ مہاجرین نے انھیں سزا دینے کا ارادہ کیا۔ آپ نے فرمایا۔ پھر وہ ٹھہر گئے۔ بعد ازاں آپ نے ان لوگوں کو بلایا اور فرمایا۔ کیا تم راضی نہیں ہوئے؟ انھوں نے عرض کیا ہاں راضی ہو گئے تھے آپ نے فرمایا تو میں خطبہ پڑھتا ہوں اور لوگوں کو تمہاری رضامندی کی اطلاع کرتا ہوں۔ انھوں نے عرض کیا اچھا۔ آپ نے خطبہ دیا اور دریافت فرمایا کیا تم لوگ راضی ہو گئے؟ انہوں نے عرض کیا ہاں!

اَلْقَوَدُ بِغَیْرِ حَدِیْدَةٍ

۴۷۸۵ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ یَهُوْدِیًّا رَاٰی عَلٰی جَارِیَةٍ

تلوار کے سوا کسی اور چیز سے قصاص لینا

حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک یہودی نے

أوضاح فقتلها بحجر فأتي بها النبي صلى الله عليه وسلم وبها رمق فقال أقتلك فلان فأشارت برأسها يحكيه أن لا قال أقتلك فلان فأشارت برأسها يحكيه أن لا فقال أقتلك فلان فأشارت برأسها يحكيه أن نعم فدعا به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقتله بين حجرين۔

ایک لڑکی کو کنگن پہنے ہوئے دیکھا۔ اس نے اس کو پتھر سے مار ڈالا (کنگن اتار لیا) بعدازاں لوگ اس لڑکی کو لے کر حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور اس میں تھوڑی سی جان باقی تھی آپ نے اس سے دریافت فرمایا کیا تجھے فلاں نے مارا ہے؟ اس نے اشارے سے عرض کیا نہیں۔ بعدازاں آپ نے دوسرے کا نام لیا اس نے اشارے سے عرض کیا نہیں۔ بعدازاں آپ نے اسی یہودی کا نام لیا۔ اس نے اشارے سے بتایا کہ ہاں اس یہودی نے مجھے مارا ہے) حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس یہودی کو بلوایا۔ اور حکم فرمایا کہ اس کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا جائے (جیسے اس نے لڑکی کو کیا تھا)

۴۷۸۶: عن قيس أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث سرية إلى قوم من خثعم فاستعصموا بالسجود فقتلوا فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم بنصف العقل وقال إني بريء من كل مسلم مع مشرك ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ألا لا تراءى ناراهما۔

جناب قیس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے خثعم کا ایک مختصر سا لشکر روانہ کیا (وہ کفار کے ملک میں قیام پذیر ہوئے) وہ دشمن کو دیکھ کر سجدے میں گر گئے یہ خیال کرتے ہوئے کہ اس طرح دشمن چھوڑ دیں گے۔ لیکن کفار نے انہیں مار ڈالا آپ نے ان کفار کو نصف دیت دینے کا حکم فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا مسلمان اگر مشرک کے ساتھ ہو تو میں اس مسلمان کی طرف سے جواب دہ نہیں (اگر وہ مارا جائے) بعدازاں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا دیکھو مسلمان اور کافر اس قدر فاصلے پر رہیں کہ انہیں ایک دوسرے کی آگ دکھائی نہ دے۔

تأويل قوله عز وجل فمن عفي له من أخيه شيء فاتباع بالمعروف وأداء إليه بإحسان، اس آیت کی تفسیر

۴۷۸۷: عن ابن عباس قال كان في بني إسرائيل القصاص ولم تكن فيهم الدية فأنزل الله عز وجل كتب عليكم القصاص في القتلى الحر بالحر والعبد بالعبد والأنثى إلى قوله فمن عفي له من أخيه شيء فاتباع بالمعروف وأداء إليه بإحسان فالعفو أن يقبل الدية في العمد واتباع بالمعروف يقول يتبع هذا بالمعروف وأداء إليه بإحسان ويؤدي هذا بإحسان ذلك تخفيف من ربكم ورحمة مما كتب على من كان قبلكم إنما هو

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ بنی اسرائیل میں قصاص کا حکم تھا لیکن دیت کا حکم نہ تھا۔ بعدازاں اللہ تعالیٰ جل جلالہ و عم نوالہ نے یہ آیت نازل فرمائی "ترجمہ تم پر قصاص فرض کیا گیا ہے۔ ان لوگوں کا جو مارے جائیں۔ آزاد کے بدلے آزاد، غلام کے بدلے غلام، عورت کے بدلے عورت پھر جس شخص کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معاف کر دیا گیا۔ تو معاف کرنے والا دستور اور رواج کے مطابق چلے اور جسے معاف کیا گیا وہ اچھی طرح دیت ادا کرے۔ عفو کا مطلب یہ ہے کہ مقتول کا وارث قتل عمد میں دیت قبول کرے اور معاف

الْقِصَاصُ وَلَيْسَ الدِّيَةُ .

کرنے والا قانون کے مطابق چلے (قاتل پر زیادتی نہ کرے) اور قاتل اچھی دیت ادا کرے۔ یہ تمہارے پروردگار کی طرف سے رعایت اور رحمت ہے۔ کیونکہ تم سے پہلے گزرنے والے لوگوں میں بدلے کا حکم تھا دیت کا حکم نہ تھا۔

۷۸۸ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى الْحُرُّ بِالْحُرِّ قَالَ كَانَ بَنُو إِسْرَائِيلَ عَلَيْهِمُ الْقِصَاصُ وَلَيْسَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ فَجَعَلَهَا عَلَى هَذِهِ الْأُمَّةِ تَخْفِيفًا عَلَى مَا كَانَ عَلَى بَنِي إِسْرَائِيلَ .

جناب حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان تم پر قتل ہونے والوں کے بدلے میں قصاص فرض کیا گیا ہے (آخر تک)، تو بنی اسرائیل میں قصاص تھا۔ لیکن دیت نہ تھی اللہ تعالیٰ نے دیت کا حکم نازل فرمایا۔ اور بنی اسرائیل کی نسبت اس امت پر تخفیف فرمائی۔

الْأَمْرُ بِالْعَفْوِ عَنِ الْقِصَاصِ

قصاص کو معاف کر دینے کا حکم

۷۸۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قِصَاصٍ فَأَمَرَ فِيهِ بِالْعَفْوِ .

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں قصاص کا ایک مقدمہ پیش ہوا۔ آپ نے معاف کرنے کا حکم صادر فرمایا۔

نوٹ :۔ آپ کے اس حکم میں عفو و درگزر کی ترغیب تھی یہ حکم وجوبی نہیں تھا۔

۷۹۰ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَيْءٍ فِيهِ قِصَاصٌ إِلَّا أَمَرَ فِيهِ بِالْعَفْوِ .

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں جب قصاص کا مقدمہ پیش ہوتا تو آپ معافی کا حکم فرماتے

نوٹ :۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم معافی کی فضیلت بیان فرماتے اور مقتول کے وارثوں کو خون معاف کرنے کی ترغیب دیتے

هَلْ يُؤْخَذُ مِنْ قَاتِلِ الْعَمْدِ الدِّيَةُ إِذَا عَفَا وَلِيُّ الْمَقْتُولِ عَنِ الْقَوَدِ .

جب مقتول کا وارث خون معاف کر دے تو کیا قاتل سے دیت لی جائے گی ؟

۷۹۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُقَادَ وَإِمَّا أَنْ يُفْدَى .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب کوئی شخص قتل کیا جائے تو اس کے وارث کو بدلہ یا فدیہ لینے میں اختیار ہے۔

نوٹ :۔ دیت لے، خون معاف کرنے سے دیت کا ساقط ہونا لازمی نہیں۔

۷۹۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُقَادَ وَإِمَّا أَنْ يُفْدَى .

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی دوسری روایت مروی ہے

۴۷۹۳ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ مُرْسَلٌ.

جناب حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ سے مرسلاً ایسی ہی روایت مروی ہے۔

عَفْوُ النِّسَاءِ عَنِ الدَّمِ

عورتوں کا خون معاف کرنا

۴۷۹۴ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَعَلَى الْمُقْتَتِلِينَ أَنْ يَنْحَجِزُوا الْأَوَّلَ فَالْأَوَّلَ وَإِنْ كَانَتِ امْرَأَةً.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مقتول کے وارث کو معاف کرنا چاہیے۔ وہ وارث جو نزدیکی رشتہ دار ہیں اور پھر جو ان کی رشتہ دار ہیں۔ اگرچہ عورت ہی کیوں نہ ہو۔

بَابُ مَنْ قُتِلَ بِحَجَرٍ أَوْ سَوْطٍ

اس شخص کا بیان جو پتھر یا کوڑے سے مارا جائے

۴۷۹۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّا أَوْ رِمِّيَّا تَكُونُ بَيْنَهُمْ بِحَجَرٍ أَوْ سَوْطٍ أَوْ بِعَصًا فَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَإِ وَمَنْ قَتَلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ فَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا جو شخص ہنگامہ میں قتل کیا جائے یا وہ پتھروں یا کوڑوں کی مار سے مارا جائے یا کوڑے سے مارا جائے تو اس کی دیت دلائی جائے گی جیسے قتل خطا کی اور جو قصداً مارا جائے تو اس میں قصاص لازم ہوگا اور جو شخص قصاص کو روکے اس پر اللہ، فرشتوں اور سب لوگوں کی لعنت ہے اس کا فرض اور نفل قبول نہ ہوگا۔ اس کا فرض اور نفل قبول نہ ہوگا کیونکہ وہ احکام الٰہیہ کے خلاف کرتا ہے۔ اور دنیا کے انتظام کو بگاڑتا ہے

۴۷۹۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يَرْفَعُهُ قَالَ مَنْ قُتِلَ فِي عِمِّيَّةٍ أَوْ رِمِّيَّةٍ بِحَجَرٍ أَوْ سَوْطٍ أَوْ عَصًا فَعَقْلُهُ عَقْلُ الْخَطَإِ وَمَنْ قُتِلَ عَمْدًا فَهُوَ قَوَدٌ وَمَنْ حَالَ بَيْنَهُ وَبَيْنَهُ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لَا يَقْبَلُ اللهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا.

(ترجمہ بعینہ گزرا)

كَمْ دِيَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ

شبہ عمد کی دیت

۴۷۹۷ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَتِيلُ الْخَطَاءِ شِبْهُ الْعَمْدِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ أَرْبَعُونَ مِنْهَا فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا۔

کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص شبہ عمد کے طور پر (خطا سے) کوڑے یا لکڑی سے مارا جائے تو اس کی دیت سو اونٹ ہیں ان میں سے چالیس گابھن اونٹنیاں ہوں گی

نوٹ: سیدنا حضرت امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ نے حدیث ہذا سے استدلال کیا ہے کہ اگر لٹھ یا پتھر سے مارے تو وہ عمد نہیں۔ بلکہ شبہ عمد ہے۔ اور اس کو خطائے عمد یا خطا رشبہ العمد بھی کہتے ہیں۔

۲۹۸۔ عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ يَوْمَ الْفَتْحِ مُرْسَلٌ۔

قاسم بن ربیعہ سے مرسلاً ایسی ہی روایت مروی ہے۔

۲۹۹۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا وَإِنَّ قَتِيلَ الْخَطَاءِ شِبْهِ الْعَمْدِ مَا كَانَ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص شبہ عمد کے طور پر (خطا سے) کوڑے یا لکڑی سے مارا جائے تو اس کی دیت سو اونٹ ہیں ان میں سے چالیس گابھن اونٹنیاں ہوں گی

۳۰۰۔ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَقَالَ أَلَا وَإِنَّ قَتِيلَ الْخَطَاءِ شِبْهِ الْعَمْدِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا وَالْحَجَرِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ فِيهَا أَرْبَعُونَ ثَنِيَّةً إِلَى بَازِلِ عَامِهَا كُلُّهُنَّ خَلِفَةٌ

حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز خطبہ ارشاد فرمایا تو ارشاد فرمایا آگاہ رہو۔ جو شخص کوڑے، لکڑی یا پتھر سے خطا عمد سے قتل ہو۔ تو اس کی دیت سو اونٹ ہیں۔ ان میں چالیس تو چھ برس سے نو برس کی عمر کے ہوں نیز سب بوجھ لادنے کے قابل ہوں۔

۳۰۱۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا إِنَّ قَتِيلَ الْخَطَاءِ قَتِيلَ السَّوْطِ وَالْعَصَا فِيهِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مُغَلَّظَةٌ أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا۔

سیدنا حضرت عقبہ بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کوڑے اور لکڑی سے مارے جانے میں سو اونٹ کی دیت ہے۔ (دیت مغلظہ) ان میں چالیس گابھن ہوں۔

نوٹ: دیت مغلظہ یہ ہے۔ کہ سو اونٹوں میں چالیس اونٹنیاں ہوں اور یہ چھ برس کی حاملہ ہوں دیت مخففہ میں اس میں یہ قید نہیں۔ پانچ طرح کے سو اونٹ ہوں۔ یا ہزار دینار ہوں یا دس ہزار درہم ہوں۔

۳۰۲۔ عَنْ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا دَخَلَ مَكَّةَ يَوْمَ الْفَتْحِ قَالَ أَلَا وَإِنَّ كُلَّ قَتِيلِ خَطَاءِ الْعَمْدِ أَوْ شِبْهِ الْعَمْدِ قَتِيلَ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا۔

ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فتح مکہ کے روز خطبہ ارشاد فرمایا۔ تو ارشاد فرمایا آگاہ رہو جو شخص کوڑے، لکڑی یا پتھر سے خطا عمد سے قتل ہو تو (اس میں سے سو اونٹ ہیں ان میں سے چالیس گابھن اونٹنیاں ہوں گی۔

۸۰۳: عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ قَالَ أَلَا وَإِنَّ قَتِيلَ الْخَطَإِ الْعَمْدِ قَتِيلُ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا۔

حضرت یعقوب بن اوس ایک صحابی سے روایت کرتے ہیں۔

باقی ترجمہ وہی جو اوپر گزرا۔

۸۰۴: عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ أَوْسٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ قَالَ أَلَا وَإِنَّ قَتِيلَ الْخَطَإِ الْعَمْدِ قَتِيلُ السَّوْطِ وَالْعَصَا مِنْهَا أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا۔

اس حدیث کا ترجمہ بھی وہی جو اوپر گزرا ہے۔

۸۰۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ عَلَى دَرَجَةِ الْكَعْبَةِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي صَدَقَ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ أَلَا إِنَّ قَتِيلَ الْعَمْدِ الْخَطَإِ بِالسَّوْطِ وَالْعَصَا شِبْهِ الْعَمْدِ فِيهِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ مُغَلَّظَةً مِنْهَا أَرْبَعُونَ خَلِفَةً فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جس دن کو فتح ہوا۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ مطہر کی سیڑھی پر کھڑے ہوئے آپ نے اللہ کی حمد اور ثنا کی۔ اور فرمایا۔ اس ذاتِ اقدس کا شکر ہے۔ جس نے اپنا وعدہ سچا کیا اپنے بندے کی امداد فرمائی۔ اور دشمن کے لشکروں کو خود ہی بھگا دیا۔ آگاہ رہو جو شخص خطائے عمد سے مارا جائے کوڑے یا کڑی سے تو شبہ عمد ہے۔ اس میں سو اونٹوں کی دیت مغلظہ ہے ان میں چالیس اونٹنیاں حاملہ ہوں جن کے پیٹ میں بچے ہوں۔

۸۰۶: عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ رَبِيعَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَطَأُ شِبْهُ الْعَمْدِ يَعْنِي بِالْعَصَا وَالسَّوْطِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ أَرْبَعُونَ فِي بُطُونِهَا أَوْلَادُهَا۔

حضرت قاسم بن ربیعہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ (باقی ترجمہ گزر چکا ہے)

۸۰۷: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ خَطَأً فَدِيَتُهُ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ ثَلَاثُونَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَثَلَاثُونَ بِنْتَ لَبُونٍ وَثَلَاثُونَ حِقَّةً وَعَشْرَةٌ بَنِي لَبُونٍ ذُكُورٍ قَالَ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَوِّمُهَا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص خطاً قتل کیا جائے اس کی دیت سو اونٹ ہیں جن میں سے تیس اونٹنیاں دو برس کی پوری چارمیں اور تیس اونٹنیاں تین سال کی پوری چار میں اور تیس اونٹنیاں چار چار برس کی ہوں اور دس اونٹ تین تین سال کے ہوں۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ

عَلَى أَهْلِ الْقُرَى أَرْبَعَمِائَةِ دِينَارٍ أَوْ عَدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ وَيُقَوِّمُهَا عَلَى أَهْلِ الْإِبِلِ إِذَا غَلَتْ رُفِعَ فِي قِيمَتِهَا وَإِذَا هَانَتْ نَقَصَ مِنْ قِيمَتِهَا عَلَى نَحْوِ الزَّمَانِ مَا كَانَ فَبَلَغَ قِيمَتُهَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْأَرْبَعِمِائَةِ دِينَارٍ إِلَى ثَمَانِمِائَةِ دِينَارٍ أَوْ عَدْلَهَا مِنَ الْوَرِقِ قَالَ وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ مَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الْبَقَرِ عَلَى أَهْلِ الْبَقَرِ مِائَتَيْ بَقَرَةٍ وَمَنْ كَانَ عَقْلُهُ فِي الشَّاءِ أَلْفَيْ شَاةٍ وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْعَقْلَ مِيرَاثٌ بَيْنَ وَرَثَةِ الْقَتِيلِ عَلَى فَرَائِضِهِمْ فَمَا فَضَلَ فَلِلْعَصَبَةِ وَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَعْقِلَ عَلَى الْمَرْأَةِ عَصَبَتُهَا مَنْ كَانُوا وَلَا يَرِثُوا مِنْهَا شَيْئًا إِلَّا مَا فَضَلَ عَنْ وَرَثَتِهَا وَإِنْ قُتِلَتْ فَعَقْلُهَا بَيْنَ وَرَثَتِهَا وَهُمْ يَقْتُلُونَ قَاتِلَهَا۔

والسلام ان کی قیمت گاؤں والوں کی قیمت کے مطابق لگاتے تھے۔ چار سو دینار یا اتنی ہی قیمت کی چاندی اور آپ اونٹوں کی قیمت لگاتے جب اونٹ مہنگے ہوتے تو ان کی قیمت بھی زیادہ ہوتی اور جب سستے ہوتے تو ان کی قیمت بھی کم ہوتی جس طرح کا وقت ہوتا۔ تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ان اونٹوں کی قیمت چار سو دینار سے آٹھ سو تک پہنچی یا اسی قیمت کے برابر چاندی۔ اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے والوں کو دو سو گائیں دیت دینے کا حکم فرمایا اور بکری والوں دو ہزار بکریاں۔ اور آپ نے حکم فرمایا کہ دیت کا مال وارثوں میں ان فرائض کے مطابق تقسیم کیا جائے گا جو اللہ رب العزت کے مقرر کردہ ہیں۔ جو ذوی الفروض سے بچے گا وہ عصبے کو ملے گا اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کی طرف سے دیت دینے کا حکم فرمایا اور اس کے عصبات کو عورت کی دیت سے نہ ملے گا۔ ہاں مگر جو ذوی الفروض سے بچے اور جو عورت ماری جائے تو اس کے وارثوں کی۔ اور وہی لوگ اس کے قاتل سے قصاص لیں گے (اگر وہ قصاص لینا چاہیں)

ذِكْرُ أَسْنَانِ دِيَةِ الْخَطَإِ

قتل خطا کی دیت کا بیان

نوٹ: قتل خطا کی تعریف یہ ہے۔ کہ انسان نشانہ لگاتے ہیں غلطی کرے۔ مثلاً جانور کو مارے اور آدمی کو لگ جائے یا اندھیرے سے کچھ دکھائی نہ دینے کی وجہ سے آدمی کو جانور سمجھے۔

٤٨٠٨: عَنْ خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ مَسْعُودٍ يَقُولُ قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْخَطَإِ عِشْرِينَ بِنْتَ مَخَاضٍ وَعِشْرِينَ ابْنَ مَخَاضٍ ذُكُورًا وَعِشْرِينَ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِشْرِينَ جَذَعَةً وَعِشْرِينَ حِقَّةً۔

سیدنا حضرت خشف بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ فرماتے تھے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے قصاص میں ایسی بیس اونٹنیاں دینے کا حکم فرمایا جو دوسرے سال میں لگی ہوئی ہوں۔ اور ایسے بیس اونٹ جو دوسرے برس میں لگے ہوئے ہوں۔ اور ایسی بیس اونٹنیاں تیسرے برس میں لگی ہوئی ہوں اور ایسی بیس اونٹنیاں جو پانچویں برس میں لگی ہوئی ہوں۔ اور آپ نے

بیس اونٹنیاں ایسی دینے کا حکم فرمایا۔ جو چوتھے برس میں لگی ہوئی ہوں۔

نوٹ: اصل یہ ہے کہ خشف بن مالک رضی اللہ عنہ مجہول راوی ہیں۔ اور حدیث پاک حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ پر موقوف ہے۔

ذِكْرُ الدِّيَةِ مِنَ الْوَرِقِ
چاندی کی دیت

۸۰۹ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَتَلَ رَجُلٌ رَجُلًا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَتَهُ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا وَذَكَرَ قَوْلَهُ إِلَّا أَنْ أَغْنَاهُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ مِنْ فَضْلِهِ فِيْ أَخْذِهِمُ الدِّيَةَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ایک شخص نے دوسرے کو قتل کر دیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کی دیت بارہ ہزار درہم مقرر فرمائی۔ اور ارشاد فرمایا کہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنے فضل سے دیت لینے میں مالدار کر دیا۔

۸۱۰ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِاثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا يَعْنِيْ فِي الدِّيَةِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت میں بارہ ہزار درہم کا حکم فرمایا

عَقْلُ الْمَرْأَةِ
عورت کی دیت

۸۱۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْلُ الْمَرْأَةِ مِثْلُ عَقْلِ الرَّجُلِ حَتّٰى يَبْلُغَ الثُّلُثَ مِنْ دِيَتِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کہ عورت کی دیت مرد کے برابر ہے۔ ایک تہائی کی دیت تک

نوٹ: اگر دیت ایک تہائی سے زائد ہو تو اس سے زیادہ میں عورت کی دیت مرد کی دیت کے نصف کے برابر ہے

كَمْ دِيَةُ الْكَافِرِ
کافر کی دیت

۸۱۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقْلُ أَهْلِ الذِّمَّةِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُسْلِمِيْنَ وَهُمُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کافر (ذمی یہودی یا عیسائی) کی دیت مسلمان کی دیت کے نصف کے برابر ہے۔

۸۱۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَقْلُ الْكَافِرِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کافر کی دیت مسلمان کی دیت کے نصف کے برابر ہے۔

دِيَةُ الْمُكَاتَبِ
مکاتب کی دیت

۴۸۱۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمُکَاتَبِ یُقْتَلُ یُوْدٰی مِنْ دِیَةِ الْحُرِّ عَلٰی قَدْرِ مَا اَدّٰی۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مکاتب اگر قتل کیا جائے تو وہ جس قدر بدل کتابت کا حصہ ادا کر چکا ہے اس کی دیت آزاد کے مساوی دینی ہوگی۔

فائدہ: اور باقی میں غلام کی مثل مثلاً مکاتب کی بدل کتابت سے آدھا باقی تھا تو دیت میں نصف دیت آزاد کی اور غلام کی نصف قیمت ادا کرنی ہوگی۔

۴۸۱۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَضٰی فِی الْمُکَاتَبِ اَنْ یُّوْدٰی بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ دِیَةَ الْحُرِّ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکاتب غلام میں دیت دینے کا حکم ارشاد فرمایا کہ وہ جس قدر آزاد ہو گیا دیت آزاد کے برابر دی جائے۔

۴۸۱۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمُکَاتَبِ یُوْدٰی بِقَدْرِ مَا اَدّٰی مِنْ مُکَاتَبَتِهٖ دِیَةَ الْحُرِّ وَمَا بَقِیَ دِیَةَ الْعَبْدِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکاتب غلام کی دیت میں یہ فیصلہ فرمایا کہ اس کی اتنی دیت دی جائے جس قدر وہ بدل کتابت میں سے ادا کر چکا ہے آزاد کے مطابق اور باقی میں غلام کی دیت کے مطابق دیت ادا کی جائے۔

۴۸۱۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُکَاتَبُ یُعْتَقُ بِقَدْرِ مَا اَدّٰی وَیُقَامُ عَلَیْهِ الْحَدُّ بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ وَیَرِثُ بِقَدْرِ مَا عَتَقَ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مکاتب اس قدر آزاد ہوگا جس قدر اس نے ادا کیا۔ اور اس پر اتنی حد جاری ہوگی جتنا وہ آزاد ہوا۔ اور اس کے ترکہ میں سے اتنا حصہ ملے گا جس قدر آزاد ہوا۔

۴۸۱۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ مُکَاتَبًا قُتِلَ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ اَنْ یُّوْدٰی مَا اَدّٰی دِیَةَ الْحُرِّ وَمَا لَا دِیَةَ الْمَمْلُوْكِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں ایک مکاتب غلام قتل کیا گیا۔ آپ نے حکم فرمایا کہ وہ جس قدر آزاد ہوا ہے اتنے کی دیت آزاد کے برابر دی جائے۔ اور جتنا باقی ہے اس کی دیت غلام کی مثل دی جائے یعنی اس کی قیمت دی جائے۔

بَابُ دِیَةِ جَنِیْنِ الْمَرْاَةِ

عورت کے پیٹ میں بچے کی دیت

۴۸۱۹ عَنْ بُرَیْدَةَ اَنَّ امْرَاَةً حَذَفَتِ امْرَاَةً فَاَسْقَطَتْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا۔ اور اس کا حمل گر

وسلم في ولدها خمسين شاة ونهى يومئذ عن الحذف.

گیا۔ پھر یہ مقدمہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش ہوا۔ آپ نے اس کے بچے کی دیت میں پانچ سو بکریاں دلائیں۔ اور اس دن سے پتھر مارنا ممنوع قرار دیا۔

۴۸۲۰ عن عبد الله بن بريدة أن امرأة خذفت امرأة فأسقطت المخذوفة فرفع ذلك إلى النبي صلى الله عليه وسلم فجعل عقل ولدها خمس مائة من الغنم ونهى يومئذ عن الحذف.

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا اور اس کا حمل گر گیا۔ پھر یہ مقدمہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش ہوا۔ آپ نے اس کے بچے کی دیت میں پانچ سو بکریاں دلائیں۔ اور اس طرح سے پتھر پھینکنے سے منع فرمایا۔ امام نسائیؒ نے فرمایا کہ یہ راوی کا وہم ہے۔ اور بکریوں کی صحیح تعداد ستر بکریاں ہیں۔

۴۸۲۱ عن عبد الله بن مغفل أنه رأى رجلا يخذف فقال لا تخذف فإن نبي الله صلى الله عليه وسلم كان ينهى عن الخذف أو يكره الخذف.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپؓ نے ایک شخص کو خذف کرتے ہوئے ملاحظہ فرمایا۔ تو آپ نے منع فرمایا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرمایا کرتے تھے یا اسے برا جانتے تھے۔

نوٹ: خذف کا مطلب ہے۔ انگلی سے پتھر مارنا یا پتھر کو لکڑی میں رکھ کر مارنا۔

۴۸۲۲ عن طاوس أن عمر استشار الناس في الجنين فقال حمل بن مالك قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في الجنين غرة قال طاوس إن الفرس غرة.

حضرت طاؤس رحمۃ اللہ راوی ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے پیٹ کے بچے کی دیت کے بارے میں لوگوں سے مشورہ کیا۔ تو حمل بن مالک کھڑے ہوئے اور عرض کیا حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم فرمایا۔ اور طاؤس علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ ایک گھوڑا بھی غرہ ہے۔

۴۸۲۳ عن أبي هريرة قال قضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في جنين امرأة من بني لحيان سقط ميتا بغرة عبد أو أمة ثم إن المرأة التي قضى عليها بالغرة توفيت فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم بأن ميراثها لبنيها وزوجها وأن العقل على عصبتها.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے پیٹ کے بچے میں حکم فرمایا جو گر پڑا تھا وہ عورت بنی لحیان میں سے تھی کہ ایک لونڈی یا غلام دیا جائے پھر وہ عورت جسے غلام یا لونڈی دینے کا حکم فرمایا گیا تھا وہ مر گئی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حکم فرمایا کہ اس عورت کا ترکہ اس کے بیٹوں اور خاوند کو دیا جائے۔ اور اس کی دیت اس کی قوم قبیلے والے ادا کریں۔

۴۸۲۴ عن أبي هريرة قال اقتتلت امرأتان من هذيل فرمت إحداهما الأخرى بحجر ذكر كلمة معناها فقتلتها وما في بطنها

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ قبیلہ بنو ھذیل میں سے دو عورتوں نے آپس میں لڑائی کی۔ ان میں سے ایک نے دوسری کو پتھر مارا وہ مر گئی اور اس

فَاخْتَصَمُوا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ دِيَةَ جَنِينِهَا غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ وَلِيدَةٌ وَقَضَى بِدِيَةِ الْمَرْأَةِ عَلَى عَاقِلَتِهَا دُونَ وَلَدِهَا وَمَنْ مَعَهُمْ فَقَالَ حَمَلُ بْنُ مَالِكِ بْنِ النَّابِغَةِ الْهُذَلِيُّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا نَطَقَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هٰذَا مِنْ إِخْوَانِ الْكُهَّانِ مِنْ أَجْلِ سَجْعِهِ الَّذِي سَجَعَ.

کے پیٹ میں بچہ بھی مر گیا بعد ازاں ان لوگوں نے سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں فریاد کی تو آپ نے فرمایا بچے کی دیت ایک غلام یا لونڈی ہے ، اور اس عورت کی دیت مارنے والی عورت کے رشتہ داروں سے دلائی ، اور وہ دیت اس عورت کے بیٹے کو نہ دی جو عورت مر گئی تھی ۔ نیز اس کے ساتھ والوں کو بھی دلائی یہ سن کر حمل بن مالک بن نابغہ کھڑا ہوا ۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! میں اس شخص کو تاوان کیوں دوں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ چلایا یہ خون تو لغو ہے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ کاہنوں کا بھائی ہے (مقفیٰ اور کلام کرتا ہے) اور قرآن مجید کے خلاف کہتا ہے کیونکہ اس نے سجع سے بات کی !

نوٹ :- لوگوں کے دلوں میں تاثیر پیدا کرنے کے لیے کاہن بھی ایسی ہی باتیں کیا کرتے ہیں ۔ حدیث ہذا سے کلام سجع کی ممانعت نہیں ۔ کیونکہ قرآن مجید میں سجع موجود ہے ۔ بلکہ سجع کی ممانعت اس جگہ ہے ۔ جہاں کوئی ایک ناحق بات کو اپنی فصاحت و بلاغت کے زور سے حق کرنا چاہے ۔

۴۸۲۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ امْرَأَتَيْنِ مِنْ هُذَيْلٍ فِي زَمَنِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى فَطَرَحَتْ جَنِينَهَا فَقَضَى فِيهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ.

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ قبیلہ بنو ہذیل کی دو عورتوں میں سے ایک نے دوسری عورت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانۂ پاک میں پتھر مارا اور اس کا حمل گر پڑا ۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم صادر فرمایا ۔

۴۸۲۶ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى فِي الْجَنِينِ يُقْتَلُ فِي بَطْنِ أُمِّهِ بِغُرَّةٍ عَبْدٍ أَوْ وَلِيدَةٍ فَقَالَ الَّذِي قُضِيَ عَلَيْهِ كَيْفَ أَغْرَمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَلَا نَطَقَ فَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هٰذَا مِنَ الْكُهَّانِ.

حضرت سعید ابن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچے میں جو اپنی ماں کے پیٹ میں مارا جائے ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم صادر فرمایا ۔ بعد ازاں آپ نے جس شخص کو حکم فرمایا اس نے عرض کیا میں کس طرح تاوان دوں ۔ اس شخص کا جس نے دنیا دیکھا نہ چلایا ۔ نہ بات کی ایسے کا قتل تو لغو ہے ۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو کاہنوں میں سے ہے ۔

۴۸۲۷ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ امْرَأَةً ضَرَبَتْ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ فَقَتَلَتْهَا وَهِيَ حُبْلَى فَأُتِيَ فِيهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک عورت نے اپنی سوت کو خیمہ کی لکڑی سے مارا وہ حاملہ تھی اور مر گئی مقدمہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس

فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ بِالدِّيَةِ وَفِي الْجَنِينِ غُرَّةً فَقَالَ عَصَبَتُهَا أَدِي مَنْ لَا طَعِمَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ مِثْلُ هَذَا يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ.

تم گنواروں کی طرح کیا سجع کرتے ہو؟

میں پیش ہوا آپ نے مارنے والی کے رشتہ داروں سے دیت دلائی۔ اور بچے کے بدلے ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم صادر فرمایا۔ اس کے رشتہ داروں نے کہا ہم اس بچے کے عوض کیونکر دیت دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ چلایا نہ رویا؟ اس نے تو اپنا خون کھویا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

صِفَةُ شِبْهِ الْعَمْدِ وَعَلَى مَنْ دِيَةُ الْأَجِنَّةِ وَشِبْهِ الْعَمْدِ وَذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ عُبَيْدِ بْنِ نُضَيْلَةَ عَنِ الْمُغِيرَةِ

شبہ عمد اور پیٹ کے بچے کی دیت کس پر واجب ہے؟ اور حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث میں راویوں کے اختلاف کا بیان!

۴۸۲۸ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ ضَرَبَتِ امْرَأَةٌ ضَرَّتَهَا بِعَمُودِ الْفُسْطَاطِ وَهِيَ حُبْلَى فَقَتَلَتْهَا فَجَعَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِيَةَ الْمَقْتُولَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَغُرَّةً لِمَا فِي بَطْنِهَا فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ أَنَغْرَمُ دِيَةَ مَنْ لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ فَجَعَلَ عَلَيْهِمُ الدِّيَةَ.

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک عورت نے اپنی سوت کو خیمہ کی لکڑی سے مارا وہ حاملہ تھی اور مرگئی مقدمہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں پیش ہوا تو آپ نے مارنے والی کے رشتہ داروں سے دیت دلائی اور بچے کے بدلے ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم صادر فرمایا۔ اس کے رشتہ داروں نے کہا ہم اس بچے کے عوض کیونکر دیت دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ چلایا نہ رویا اس نے تو اپنا خون کھویا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم گنواروں کی طرح کیا سجع کرتے ہو! آپ نے ان پر دیت مقرر فرمائی۔

۴۸۲۹ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ ضَرَّتَيْنِ ضَرَبَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِعَمُودِ فُسْطَاطٍ فَقَتَلَتْهَا فَقَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالدِّيَةِ عَلَى عَصَبَةِ الْقَاتِلَةِ وَقَضَى لِمَا فِي بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ فَقَالَ الْأَعْرَابِيُّ تُغَرِّمُنِي مَنْ لَا أَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا صَاحَ فَاسْتَهَلَّ فَمِثْلُ ذَلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ سَجْعٌ كَسَجْعِ الْجَاهِلِيَّةِ وَقَضَى لِمَا فِي بَطْنِهَا بِغُرَّةٍ.

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک عورت نے اپنی سوت کو خیمہ کی لکڑی سے مارا وہ حاملہ تھی اور مرگئی مقدمہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں پیش ہوا آپ نے مارنے والی کے رشتہ داروں سے دیت دلائی اور بچے کے بدلے ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم صادر فرمایا۔ اعرابی نے کہا ہم اس بچے کے عوض کیونکر دیت دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ چلایا نہ رویا؟ اس نے تو اپنا خون کھویا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم دور جاہلیت کی طرح کیا سجع کرتے ہو۔ اور بچہ کے عوض غلام یا لونڈی دینے کا حکم دیا۔

۴۸۳۰ عن المغيرة بن شعبة قال ضربت امرأة من بني لحيان ضرتها بعمود الفسطاط فقتلتها وكان بالمقتولة حمل فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم على عصبة القاتلة بالدية وما في بطنها غرة.

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ قبیلہ بنو لحیان کی ایک عورت نے اپنی سوت کو خیمہ کی لکڑی سے مارا وہ حاملہ تھی اور مر گئی مقدمہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں پیش ہوا آپ نے مارنے والی کے رشتہ داروں سے دیت دلوائی اور بچے کے بدلے ایک غلام یا لونڈی دینے کا حکم صادر فرمایا۔

۴۸۳۱ عن المغيرة بن شعبة أن امرأتين كانتا تحت رجل من هذيل فرمت إحداهما الأخرى بعمود فسطاط فأسقطت فاختصما إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا كيف ندي من لا صاح ولا استهل ولا شرب ولا أكل فقال النبي صلى الله عليه وسلم أسجع كسجع الأعراب فقضى بالغرة على عاقلة المرأة.

سیدنا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ ہذیل کے ایک مرد کی دو بیویاں تھیں ان میں سے ایک نے دوسری کو خیمہ کی لکڑی سے مارا اس کا حمل ضائع ہو گیا۔ مقدمہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں پیش ہوا اس کے رشتہ داروں نے کہا ہم اس بچے کے عوض کیونکر دیت دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ چلایا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم گنواروں کی طرح کیا سجع کرتے ہو؟ اور عورت کے عاقلہ پر دیت کا فیصلہ فرمایا۔

۴۸۳۲ عن المغيرة بن شعبة أن رجلا من هذيل كان له امرأتان فرمت إحداهما الأخرى بعمود الفسطاط فأسقطت فقيل أرأيت من لا أكل ولا شرب ولا صاح فاستهل فقال أسجع كسجع الأعراب فقضى فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم بغرة عبد أو أمة وجعلت على عاقلة المرأة.

(ترجمہ اوپر گزر چکا)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم گنواروں کی طرح کیا سجع کرتے ہو؟ اور عورت کے عاقلہ پر دیت کا فیصلہ فرمایا

۴۸۳۳ عن إبراهيم قال ضربت امرأة

حضرت ابراہیم سے بھی ایسی ہی مروی ہے ...

ضَرَبَتْهَا بِحَجَرٍ وَهِيَ حُبْلَى فَقَتَلَتْهَا فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا فِي بَطْنِهَا غُرَّةً وَجَعَلَ عَقْلَهَا عَلَى عَصَبَتِهَا فَقَالُوا نُغَرَّمُ مَنْ لَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ فَقَالَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْأَعْرَابِ هُوَ مَا أَقُولُ لَكُمْ

…عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا تم گنواروں کی طرح سجع بولتے ہو! میرے حکم کے مطابق عمل کرنا پڑے گا۔

۴۸۲۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ امْرَأَتَانِ جَارَتَانِ كَانَ بَيْنَهُمَا صَخَبٌ فَرَمَتْ إِحْدَاهُمَا الْأُخْرَى بِحَجَرٍ فَأَسْقَطَتْ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ مَيِّتًا وَمَاتَتِ الْمَرْأَةُ فَقَضَى عَلَى الْعَاقِلَةِ الدِّيَةَ فَقَالَ عَمُّهَا إِنَّهَا قَدْ أَسْقَطَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ غُلَامًا قَدْ نَبَتَ شَعْرُهُ فَقَالَ أَبُو الْقَاتِلَةِ إِنَّهُ كَاذِبٌ إِنَّهُ وَاللّٰهِ مَا اسْتَهَلَّ وَلَا شَرِبَ وَلَا أَكَلَ فَمِثْلُهُ يُطَلُّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسَجْعٌ كَسَجْعِ الْجَاهِلِيَّةِ وَكَهَانَتِهَا إِنَّ فِي الصَّبِيِّ غُرَّةً قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ كَانَ اسْمُ إِحْدَاهُمَا مُلَيْكَةَ وَالْأُخْرَى أُمَّ غُطَيْفٍ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ دو عورتیں پڑوسی تھیں۔ ان میں جھگڑا ہو گیا۔ ایک نے دوسری کو پتھر مارا۔ اور اس کے پیٹ سے لڑکا گرا جس کے بال اُگ چکے تھے اور وہ مرا ہوا تھا اور ماں بھی مر گئی۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مارنے والی عورت کے رشتہ داروں کو اس عورت کی دیت دینے کا حکم فرمایا۔ اس کے چچا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لڑکا بھی گرا اور اس کی دیت دلائیں کہ اس کے بال اُگ چکے تھے! مارنے والی کے والد نے کہا خدا کی قسم یہ جھوٹ ہے نہ وہ پکارا، نہ پیا نہ کھایا تو ایسا بچہ قتل کس طرح ہو سکتا ہے؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کاہنوں اور جاہلی عربوں کی طرح کیسے سجع کرتے ہو؟ بلاشبہ لڑکے کے بدلے میں ایک غلام یا لونڈی دینی ہو گی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بتایا کہ ایک عورت کا نام ملیکہ تھا اور دوسری کا نام ام غطیف تھا۔

۴۸۲۵ عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ كَتَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى كُلِّ بَطْنٍ عُقُولَهُ وَلَا يَحِلُّ لِمَوْلًى أَنْ يَتَوَلَّى مُسْلِمًا بِغَيْرِ إِذْنِهِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہر قوم پر دیت فرض فرمائی۔ اور کسی شخص کو اپنے مالک کی اجازت کے بغیر ولا کرنا جائز نہیں۔

نوٹ: ہر قوم پر دیت فرض ہے یعنی ان میں سے کوئی ایک قصور اور غلطی کرے جس کی دیت کنبے والوں پر ہو تو انہیں لازمی دیت دینی ہو گی۔

اپنے مالک کی اجازت کے بغیر کوئی شخص ولا نہیں کر سکتا یعنی جو غلام آزاد ہو اس کا ترکہ مولیٰ کو ملتا ہے۔ بشرطیکہ کوئی دوسرا نزدیکی رشتہ دار نہ ہو۔ اور اگر وہ کوئی جرم کرے تو دیت بھی مولیٰ کو دینی ہو گی۔ اب کسی شخص کے لیے یہ درست

نہیں کر دو اس غلام سے عقد ولاء کرے۔ یعنی اس کا ترکہ اپنے لیے کرے۔ اور دیت کی ذمہ داری سے جب تک کہ اس کا مالک اجازت نہ دے۔

۴۸۲۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَطَبَّبَ وَلَمْ يُعْلَمْ مِنْهُ طِبٌّ قَبْلَ ذَلِكَ فَهُوَ ضَامِنٌ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو شخص لوگوں کا علاج کرے اور وہ علم طب نہ جانتا ہو تو وہ ضامن ہے۔

۴۸۲۷ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ مِثْلَهُ۔

حضرت عمرو بن شعیب اپنے والد سے اور اپنے دادا سے ایسی ہی روایت بیان فرماتے ہیں۔

نوٹ:۔ نیم حکیم خطرہ جان نیم ملا خطرہ ایمان۔ حاکم وقت کا فرض ہے کہ وہ ایسے کاروباری اور اناڑی ڈاکٹر، طبیب یا حکیم کو منع کرے۔ جو اپنے فن میں پوری طرح ماہر نہ ہو۔ اگر وہ دوا دے تو کوئی شخص اس کی دوا سے مر جائے تو اس پر دیت واجب ہوگی۔

هَلْ يُؤْخَذُ أَحَدٌ بِجَرِيرَةِ غَيْرِهِ

کیا کسی شخص کو دوسرے کے قصور کے عوض پکڑا جا سکتا ہے؟

۴۸۲۸ عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَعَ أَبِي فَقَالَ مَنْ هَذَا مَعَكَ قَالَ ابْنِي أَشْهَدُ بِهِ قَالَ أَمَا إِنَّكَ لَا تَجْنِي عَلَيْهِ وَلَا يَجْنِي عَلَيْكَ۔

حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں اپنے باپ کے ساتھ حاضر ہوا۔ آپ نے میرے والد سے دریافت فرمایا۔ تمہارے ساتھ یہ کون ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا یہ میرا بیٹا ہے۔ آپ گواہ رہیں۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری غلطی اس پر نہیں اور اس کے قصور کا تاوان تم پر نہیں۔

نوٹ:۔ جاہلیت میں رواج تھا کہ باپ کے عوض بیٹا اور بیٹے کے گناہ کی سزا باپ کو بھگتنا ہوتی۔ اب اسلام نے اس لغو امر کو مٹا دیا کیونکہ یہاں ہر ایک اپنی غلطی اور قصور کا جواب دہ ہے۔ البتہ وہ دیت جو کنبے والوں پر لازمی ہے اس سے مقصد یہ ہے کہ وہ اپنے متعلقہ جملہ افراد کا خیال رکھیں اور ان کو شر و فساد، بدمعاشی اور قتل سے روکے رکھیں گے۔

۴۸۲۹ عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ الْيَرْبُوعِيِّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِي أُنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ هَؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ قَتَلُوا فُلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهَتَفَ بِصَوْتِهِ

حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم انصار کے چند لوگوں کو خطبہ سنا رہے تھے۔ اسی دوران انہوں نے کہا یہ ثعلبہ بن یربوع کی اولاد ہیں۔ جنہوں نے دور جاہلیت میں فلاں فلاں شخص کو قتل کیا تھا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بآواز بلند فرمایا۔

أَلَا لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى الْأُخْرَى

آگاہ رہو۔ ایک شخص کا قصور دوسرے شخص پر نہیں پڑتا۔

[illegible] عَنْ ثَعْلَبَةَ بْنِ زَهْدَمٍ قَالَ أَتَى نَفَرٌ مِّنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ قَتَلُوا فُلَانًا رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى الْأُخْرَى۔

حضرت ثعلبہ بن زہدم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ بنو ثعلبہ کے بعض لوگ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو ثعلبہ کے بعض لوگوں نے فلاں فلاں شخص کو قتل کیا تھا جو حضور کا صحابی تھا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص کی غلطی اور قصور کے بدلے میں دوسرا شخص نہ پکڑا جائے گا

[illegible] عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ أَنَّ نَاسًا مِّنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ أَتَوُا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ قَتَلُوا فُلَانًا رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى۔

ثعلبہ بن یربوع کا ایک شخص روایت کرتا ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے بعض لوگ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو ثعلبہ کے بعض لوگوں نے فلاں فلاں شخص کو قتل کیا تھا جو حضور کا صحابی تھا۔ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص کی غلطی اور قصور کے بدلے میں دوسرا شخص نہ پکڑا جائے گا۔

[illegible] عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ أَنَّ نَاسًا مِّنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ أَصَابُوا رَجُلًا مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ قَتَلَتْ فُلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلَى أُخْرَى قَالَ شُعْبَةُ أَيْ لَا يُؤْخَذُ أَحَدٌ بِأَحَدٍ وَاللّٰهُ أَعْلَمُ۔

ثعلبہ بن یربوع کا ایک شخص سے مروی ہے کہ قبیلہ بنی ثعلبہ کے بعض لوگ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کرام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ کے صحابہ میں سے ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو ثعلبہ کے بعض لوگوں نے فلاں فلاں شخص کو قتل کیا تھا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص کی غلطی اور قصور کے بدلے میں دوسرا شخص نہ پکڑا جائے گا شعبہ کہتے ہیں کہ دوسرے کے قصور میں نہیں پکڑا جائے گا واللہ اعلم

[illegible] عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَتَكَلَّمُ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ بْنِ يَرْبُوعٍ الَّذِينَ أَصَابُوا فُلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَعْنِي يَجْنِي نَفْسٌ عَلَى نَفْسٍ۔

ثعلبہ بن یربوع کے ایک شخص سے مروی ہے کہ میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو ثعلبہ کے بعض لوگوں نے فلاں فلاں شخص کو قتل کیا تھا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص کی غلطی اور قصور کے بدلے میں دوسرا شخص نہ پکڑا جائے گا۔

۴۸۲۴ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ بَنِي ثَعْلَبَةَ قَالَ أَتَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُكَلِّمُ النَّاسَ فَقَامَ إِلَيْهِ نَاسٌ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُو فُلَانٍ الَّذِينَ قَتَلُوا فُلَانًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْنِي نَفْسٌ عَلٰى أُخْرٰى۔

بنی ثعلبہ کے قبیلے کے بعض لوگ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنو ثعلبہ کے بعض لوگوں نے فلاں فلاں شخص کو قتل کیا تھا۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص کی غلطی اور قصور کے بدلے میں دوسرا شخص نہ پکڑا جائیگا

۴۸۲۵ عَنْ طَارِقٍ الْمُحَارِبِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰؤُلَاءِ بَنُو ثَعْلَبَةَ الَّذِينَ قَتَلُوا فُلَانًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَخُذْ لَنَا بِثَأْرِنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَأَيْتُ بَيَاضَ إِبْطَيْهِ وَهُوَ يَقُولُ لَا تَجْنِي أُمٌّ عَلٰى وَلَدٍ مَرَّتَيْنِ۔

حضرت طارق محاربی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ ایک شخص نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ بنو ثعلبہ جنہوں نے دور جاہلیت میں فلاں شخص کو قتل کیا تھا آپ ہمارا بدلہ دلائیے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں دست مبارک اٹھائے حتیٰ کہ میں نے آپ کی بغلوں کی سفیدی دیکھی۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے۔ ماں کے قصور کا مواخذہ بیٹے سے نہ کیا جائے گا۔ آپ نے دو دفعہ یہی ارشاد فرمایا۔

اَلْعَيْنُ الْعَوْرَاءُ السَّادَّةُ لِمَكَانِهَا إِذَا طُمِسَتْ

اگر کوئی شخص ایسی آنکھ نکال دے جس آنکھ سے دکھائی نہ دیتا ہو

۴۸۲۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى فِي الْعَيْنِ الْعَوْرَاءِ السَّادَّةِ لِمَكَانِهَا إِذَا طُمِسَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا وَفِي الْيَدِ الشَّلَّاءِ إِذَا قُطِعَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا وَفِي السِّنِّ السَّوْدَاءِ إِذَا نُزِعَتْ بِثُلُثِ دِيَتِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم ارشاد فرمایا۔ جو آنکھ اندھی ہو لیکن وہ آنکھ اپنی جگہ پر قائم ہو۔ اور پھر وہ نکال لی جائے تو اس میں آنکھ کی تہائی دیت دینا ہوگی اسی طرح جو ہاتھ شل ہو گیا ہو۔ اس کے کاٹنے میں ہاتھ کی تہائی دیت دینی ہوگی۔ اسی طرح جو دانت کالا پڑ گیا ہو۔ اس کے نکالنے میں تہائی دیت دینی ہوگی۔

عَقْلُ الْأَسْنَانِ

دانتوں کی دیت

۴۸۲۷ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْأَسْنَانِ خَمْسٌ مِّنَ الْإِبِلِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ ہر دانت کے بدلے پانچ اونٹ دیت دینی ہوگی۔

۴۸۲۸ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَسْنَانُ سَوَاءٌ خَمْسًا خَمْسًا

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ تمام دانت برابر ہیں۔ اور ہر ایک دانت میں پانچ پانچ اونٹ ہیں۔

بَابُ عَقْلِ الْاَصَابِعِ

انگلیوں کی دیت

۴۸۴۹ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِی الْاَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ.

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں۔

نوٹ: یعنی ہر انگلی کے بدلے دس دس اونٹ دینے ہوں گے جو پوری دیت کا دسواں حصہ ہیں۔

۴۸۵۰ عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْاَصَابِعُ سَوَاءٌ عَشْرًا.

سیدنا حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: انگلیاں برابر ہیں اور ہر ایک انگلی کے بدلے دس اونٹ ہیں۔

۴۸۵۱ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْاَصَابِعَ سَوَاءٌ عَشْرًا عَشْرًا مِّنَ الْاِبِلِ.

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا انگلیاں سب برابر برابر ہیں اور ہر ایک میں دس دس اونٹ ہیں۔

۴۸۵۲ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ اَنَّهٗ لَمَّا وُجِدَ الْکِتَابُ الَّذِیْ عِنْدَ اٰلِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ الَّذِیْ ذَکَرُوْا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَتَبَ لَهُمْ وَجَدُوْا فِیْهِ وَفِیْمَا هُنَالِكَ مِنَ الْاَصَابِعِ عَشْرًا عَشْرًا.

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کو وہ صحیفہ ملا جو عمرو بن حزم کی اولاد کے پاس تھا۔ آپ نے فرمایا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو ان کے لیے لکھوادیا تھا۔ اس میں تحریر تھا کہ انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں۔

۴۸۵۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ یَعْنِی الْخِنْصَرَ وَالْاِبْهَامَ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ یعنی انگوٹھا اور چھنگلیا برابر ہیں۔

۴۸۵۴ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَهٰذِهٖ وَهٰذِهٖ سَوَاءٌ الْاِبْهَامُ وَالْخِنْصَرُ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ انگوٹھا اور چھنگلیا برابر ہیں۔

۴۸۵۵ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ الْاَصَابِعُ عَشْرٌ عَشْرٌ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انگلیاں کاٹنے میں دس دس اونٹ ہیں۔

۴۸۵۶ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَکَّةَ قَالَ فِیْ خُطْبَتِهٖ وَفِی الْاَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فتح مکہ کیا تو آپ نے خطبہ پڑھا اور اس میں ارشاد فرمایا۔ انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں۔

۴۸۵۷ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ خُطْبَتِہٖ وَھُوَ مُسْنِدٌ ظَھْرَہٗ اِلَی الْکَعْبَۃِ الْاَصَابِعُ سَوَاءٌ.

سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس خطبہ میں جس میں آپ اپنی پیٹھ مبارک کعبہ کی دیوار سے لگائے ہوئے تھے ارشاد فرمایا انگلیاں برابر ہیں۔

اَلْمَوَاضِحُ

۲۳۵۸ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ لَمَّا افْتَتَحَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَّۃَ قَالَ فِیْ خُطْبَتِہٖ وَفِی الْمَوَاضِحِ خَمْسٌ خَمْسٌ.

ایسے زخموں کی دیت کا بیان جو ہڈی تک پہنچیں!

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مکہ فتح فرمایا تو خطبہ میں فرمایا ایسا زخم جو ہڈی کھول دے اس میں پانچ پانچ اونٹ ہیں۔

ذِکْرُ حَدِیْثِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِی الْعُقُوْلِ وَاخْتِلَافُ النَّاقِلِیْنَ لَہٗ

۲۳۵۹ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَتَبَ اِلٰی اَھْلِ الْیَمَنِ کِتَابًا فِیْہِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ وَالدِّیَاتُ وَبَعَثَ بِہٖ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقُرِئَتْ عَلٰی اَھْلِ الْیَمَنِ ھٰذِہٖ نُسْخَتُھَا مِنْ مُحَمَّدٍ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی شُرَحْبِیْلَ بْنِ عَبْدِ کُلَالٍ وَنُعَیْمِ بْنِ عَبْدِ کُلَالٍ وَالْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ کُلَالٍ قَیْلِ ذِیْ رُعَیْنٍ وَمَعَافِرَ وَھَمْدَانَ اَمَّا بَعْدُ وَکَانَ فِیْ کِتَابِہٖ اَنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلًا عَنْ بَیِّنَۃٍ فَاِنَّہٗ قَوَدٌ اِلَّا اَنْ یَرْضٰی اَوْلِیَاءُ الْمَقْتُوْلِ وَاَنَّ فِی النَّفْسِ الدِّیَۃَ مِائَۃً مِنَ الْاِبِلِ وَفِی الْاَنْفِ اِذَا اُوْعِبَ جَدْعُہُ الدِّیَۃُ وَفِی اللِّسَانِ الدِّیَۃُ وَفِی الشَّفَتَیْنِ الدِّیَۃُ وَفِی الْبَیْضَتَیْنِ الدِّیَۃُ وَفِی الذَّکَرِ الدِّیَۃُ وَفِی الصُّلْبِ الدِّیَۃُ وَفِی الْعَیْنَیْنِ الدِّیَۃُ وَفِی الرِّجْلِ الْوَاحِدَۃِ نِصْفُ الدِّیَۃِ وَفِی الْمَامُوْمَۃِ نِصْفُ الدِّیَۃِ وَفِی الْجَائِفَۃِ ثُلُثُ الدِّیَۃِ وَفِی الْمُنَقِّلَۃِ خَمْسَ عَشْرَۃَ مِنَ الْاِبِلِ

دیت میں جناب حضرت عمرو بن حزم کی حدیث شریف کا ذکر اور اس میں راویوں کا اختلاف!

سیدنا حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کو ایک خط لکھا۔ اور آپ نے اس میں فرض، سنت اور دیت کا حال لکھا۔ اور یہ خط حضرت عمرو بن حزم کے ذریعہ بھیجا گیا۔ یمن والوں کو پڑھ کر سنایا گیا۔ اس میں لکھا گیا تھا، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے شرحبیل بن عبد کلال، نعیم بن عبد کلال اور حارث بن عبد کلال کی طرف جو قبیلہ ذی رعین، معافر اور ہمدان کے سردار ہیں۔ اس خط میں یہ لکھا تھا۔ جو شخص مسلمان کو بلا وجہ مار ڈالے اور گواہوں سے اس پر قتل ثابت ہو جائے (یا وہ اقرار کرے) تو بدلہ لیا جائے گا۔ سوائے اس کے کہ مقتول کے وارث بلا معاوضہ کر دیں تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ جان کی دیت سو اونٹ ہیں۔ اور جب ساری ناک کاٹی جائے تو اس کی دیت بھی سو اونٹ ہیں۔ اسی طرح زبان، ہونٹوں، ذکر اور پیٹھ کی پوری دیت ہے۔ اور دونوں آنکھوں کی پوری دیت ہے اور ایک پاؤں میں نصف دیت ہے لیکن دونوں پاؤں میں پوری دیت ہے۔ اسی طرح دماغ اور مغز تک پہنچنے والے زخم میں آدھی دیت ہے۔ اور ایک نسخے میں تہائی دیت مذکور ہے۔ اور ایسا زخم جو پیٹ تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے۔

وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِنْ أَصَابِعِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ مِنَ الْإِبِلِ وَأَنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْأَةِ وَعَلَى أَهْلِ الذَّهَبِ أَلْفُ دِينَارٍ

اور جس زخم سے ہڈی سرک جائے اس میں پندرہ اونٹ ہیں اور ہاتھ یا پاؤں کی ہر انگلی میں دس اونٹ ہیں۔ اور ایک دانت کے عوض پانچ اونٹ ہیں۔ اور جس زخم سے ہڈی کھل جائے اس میں پانچ اونٹ ہیں۔ اور مرد کو عورت کے عوض قتل کیا جائے اور وہ لوگ جن کے پاس سونا ہو۔ ان پر ہزار دینار ہیں۔

۴۸۶۰ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَى أَهْلِ الْيَمَنِ بِكِتَابٍ فِيهِ الْفَرَائِضُ وَالسُّنَنُ وَالدِّيَاتُ وَبَعَثَ بِهِ مَعَ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فَقُرِئَتْ عَلَى أَهْلِ الْيَمَنِ هَذِهِ نُسْخَتُهَا فَذَكَرَ مِثْلَهُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ وَفِي الْعَيْنِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْيَدِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ

ترجمہ سابقہ حدیث مبارکہ کی طرح۔ البتہ اس حدیث شریف میں یہ ہے کہ ایک آنکھ میں آدھی دیت ہے۔ اور ایک ہاتھ میں آدھی دیت ہے۔ اور ایک پاؤں میں نصف دیت ہے۔
(امام نسائی نے فرمایا۔ روایت ہذا صحت کے قریب تر ہے۔ اور اس کی اسناد میں سلیمان بن ارقم ہیں۔ جو متروک الحدیث ہیں)

۴۸۶۱ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ قَرَأْتُ كِتَابَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِي كَتَبَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ حِينَ بَعَثَهُ عَلَى نَجْرَانَ وَكَانَ الْكِتَابُ عِنْدَ أَبِي بَكْرِ بْنِ حَزْمٍ فَكَتَبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا بَيَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ وَكَتَبَ الْآيَاتِ مِنْهَا حَتَّى بَلَغَ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ ثُمَّ كَتَبَ هَذَا كِتَابُ الْجِرَاحِ فِي النَّفْسِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ نَحْوَهُ.

سیدنا حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے خط کو پڑھا جو آپ نے حضرت عمرو بن حزم کے لیے لکھا تھا جب انہیں نجران والوں پر والی مقرر فرمایا تھا۔ وہ خط ابی بکر بن حزم کے پاس تھا اس میں لکھا تھا۔ یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بیان ہے۔ اے اہل ایمان تم وعدوں کو پورا کرو۔ بعد ازاں کئی آیات ان اللہ سریع الحساب تک لکھیں پھر یہ لکھا یہ خط ہے۔ زخمی جان میں سو اونٹ ہیں۔ اسی طرح جیسے اوپر گزرا۔

۴۸۶۲ عَنِ الزُّهْرِيِّ قَالَ جَاءَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ حَزْمٍ بِكِتَابٍ فِي رُقْعَةٍ مِنْ أَدَمٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذَا بَيَانٌ مِنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ فَتَلَا مِنْهَا آيَاتٍ ثُمَّ قَالَ فِي النَّفْسِ مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ

سیدنا حضرت ابن شہاب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت ابوبکر بن حزم رضی اللہ عنہ میرے پاس ایک خط حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے لائے جو چمڑے کے ایک ٹکڑے پر لکھا ہوا تھا۔ یہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے بیان ہے۔ اے اہل ایمان اقراروں کو پورا کرو۔ بعد ازاں آپ نے اس کے بعد کئی آیات پڑھیں۔ پھر فرمایا۔ نفس (جان) میں سو اونٹ ہیں۔ اور آنکھ میں پچاس اونٹ اور ہاتھ کے بدلے پچاس اونٹ پاؤں کے بدلے پچاس

وَفِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشْرَةَ فَرِيضَةً وَفِي الْأَصَابِعِ عَشْرٌ عَشْرٌ وَفِي الْأَسْنَانِ خَمْسٌ خَمْسٌ وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ۔

اونٹ اور جو زخم مغز تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے۔ اور جو زخم پیٹ کے اندر تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے۔ اور جس زخم میں ہڈی سرک جائے۔ اس میں پندرہ اونٹ ہیں۔ اور انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں۔ اور دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ اور ایسا زخم جس سے ہڈی نظر آنے لگے اس میں پانچ اونٹ ہیں۔

۴۸۶۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرِ بْنِ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ الْكِتَابُ الَّذِي كَتَبَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَمْرِو بْنِ حَزْمٍ فِي الْعُقُولِ إِنَّ فِي النَّفْسِ مِائَةً مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْأَنْفِ إِذَا أُوعِيَ جَدْعًا مِائَةٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي الْمَأْمُومَةِ ثُلُثُ النَّفْسِ وَفِي الْجَائِفَةِ مِثْلُهَا وَفِي الْيَدِ خَمْسُونَ وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُونَ وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُونَ وَفِي كُلِّ إِصْبَعٍ مِمَّا هُنَالِكَ عَشْرٌ مِنَ الْإِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ وَفِي الْمُوضِحَةِ خَمْسٌ۔

حضرت عبداللہ بن ابی بکر بن عمرو بن حزم اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے عمرو بن حزم کے لیے دیتوں کے متعلق خط لکھا کہ نفس (جان) میں سو اونٹ ہیں اور ناک جب ساری کاٹی جائے سو اونٹ ہاؤں اور جو زخم مغز تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے اور جو زخم پیٹ کے اندر تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے اور ہاتھ میں پچاس اونٹ، اور آنکھ میں پچاس اونٹ اور پاؤں میں پچاس اونٹ میں تہائی دیت ہے۔ اور جو زخم پیٹ کے اندر تک پہنچے اس میں تہائی دیت ہے۔ اور انگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں۔ اور دانتوں میں پانچ پانچ اونٹ اور ایسا زخم جس سے ہڈی نظر آنے لگے اس میں پانچ اونٹ ہیں۔

۴۸۶۴ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى بَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَلْقَمَ عَيْنَهُ خُصَاصَةَ الْبَابِ فَبَصُرَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَوَخَّاهُ بِحَدِيدَةٍ أَوْ عُودٍ لِيَفْقَأَ عَيْنَهُ فَلَمَّا أَنْ بَصُرَ انْقَمَعَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا إِنَّكَ لَوْ ثَبَتَّ لَفَقَأْتُ عَيْنَكَ

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر آیا۔ تو وہ سوراخ میں سے آنکھیں لگا کر جھانکنے لگا۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ دیکھا تو آپ نے ایک لکڑی یا لوہا لے کر اس کی آنکھ پھوڑنے کا ارادہ فرمایا۔ جب اس نے یہ دیکھا تو اپنی آنکھ ہٹالی۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر تو اپنی آنکھ اسی جگہ رکھتا تو میں تیری آنکھ پھوڑ ڈالتا۔

۴۸۶۵ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ مِنْ جُحْرٍ فِي بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرًى يَحُكُّ بِهَا رَأْسَهُ فَلَمَّا رَآهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ

سیدنا حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کے دروازے کے سوراخ میں سے جھانکا اور آپ کے پاس ایک لکڑی تھی جس سے آپ اپنا سر مبارک کھجاتے تھے۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے دیکھا تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ اگر مجھے علم ہوتا کہ تجھ

لو علمت أنك تنظرني لطعنت به في عينك إنما جعل الإذن من أجل البصر۔

دیکھ رہا ہے تو میں تمہاری آنکھ میں یہ لکڑی گھونپ دیتا۔ اجازت لینے کو اسی لئے مقرر کیا گیا ہے کہ آنکھ سے جھانکنے کی ضرورت نہ رہے۔

نوٹ:۔ اگر تو مجھے پکارتا تو میں جواب دیتا۔ پس یہ کافی تھا جھانکنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟

باب من اقتص وأخذ حقه دون السلطان

کسی شخص کا اپنا بدلہ خود لینا اور بادشاہ کو نہ کہنا

[illegible] عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اطلع في بيت قوم بغير إذنهم ففقؤا عينه فلا دية له ولا قصاص۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو شخص اس کی اجازت کے بغیر جھانکے پھر گھر والا اس کی آنکھ پھوڑ دے تو جھانکنے والا نہ دیت لے سکے گا اور نہ بدلہ۔

۴۸۶۷ عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لو أن امرأ اطلع عليك بغير إذن فخذفته ففقأت عينه ما كان عليك حرج وقال مرة أخرى جناح۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر ایک شخص تمہاری اجازت کے بغیر تمہارے گھر میں جھانکے اور تم پتھر مار کر اس شخص کی آنکھ پھوڑ دو تو اس میں کچھ حرج یا گناہ نہیں۔

۴۸۶۸ عن أبي سعيد الخدري أنه كان يصلي فإذا ابن لمروان يمر بين يديه فدرأه فلم يرجع فضربه فخرج الغلام يبكي حتى أتى مروان فأخبره فقال مروان لأبي سعيد لم ضربت ابن أخيك قال ما ضربته إنما ضربت الشيطان سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إذا كان أحدكم في صلاة فأراد إنسان يمر بين يديه فيدرؤه ما استطاع فإن أبى فليقاتله فإنه شيطان۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نماز پڑھ رہے تھے۔ اسی دوران مروان کا بیٹا آپ کے سامنے سے گزرنے لگا۔ آپ نے منع فرمایا۔ اس نے نہ مانا۔ ابوسعید نے اسے مارا اور وہ روتا ہوا مروان کے پاس گیا۔ مروان نے ابوسعید سے دریافت کیا آپ نے اپنے بھتیجے کو کیوں مارا؟ ابوسعید رضی اللہ عنہ نے جواب دیا میں نے اسے نہیں مارا بلکہ شیطان کو مارا۔ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ جب تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھ رہا ہو اور کوئی شخص اس کے سامنے سے گزرنا چاہے تو جہاں تک ممکن ہے اسے روکو۔ اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑو کیونکہ وہ شیطان ہے۔

نوٹ: اس لیے کہ وہ جان بوجھ کر حق بات نہیں مانتا۔ پھر وہ اگر اسے مارے اور سامنے سے گزرنے والا مر جائے تو قصاص نہ ہوگا اور دیت میں اختلاف ہے۔ ان احادیث مبارکہ سے مؤلف علیہ الرحمۃ نے یہ ثابت کیا کہ بعض امور میں انسان اپنا بدلہ خود لے سکتا ہے اور حاکم تک فریاد کرنا لازمی نہیں۔

مَا جَاءَ فِي كِتَابِ الْقِصَاصِ مِنَ الْمُجْتَبٰى مِمَّا لَيْسَ فِي السُّنَنِ

کتاب القصاص میں ان احادیث مبارکہ کا بیان جو سنن کبریٰ میں نہیں لیکن مجتبیٰ میں ان کا اضافہ کیا گیا ہے۔

تَاوِيْلُ قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيْهَا کی تفسیر

۳۸۶۹: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ أَمَرَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ أَبْزٰى أَنْ أَسْأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنْ هَاتَيْنِ الْآيَتَيْنِ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ فَسَأَلْتُهٗ فَقَالَ لَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ وَعَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ نَزَلَتْ فِيْ أَهْلِ الشِّرْكِ۔

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت عبدالرحمان بن ابزیٰ رضی اللہ عنہ نے مجھے حکم فرمایا کہ میں حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے یہ آیات پوچھوں یعنی ایک تو وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ کے بارے میں دریافت کیا انہوں نے فرمایا یہ آیت منسوخ نہیں ہے۔ دوسری آیت جس کے متعلق میں نے پوچھا وہ تھی۔ وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ تو آپ نے فرمایا کہ یہ آیت مشرکوں کے بارے میں نازل ہوئی۔

نوٹ: پہلی آیت سورہ نساء میں ہے۔ اور دوسری سورہ فرقان میں۔

پہلی آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے۔ اس کی سزا یہ ہے کہ قاتل جہنم میں جائے گا اور وہ ہمیشہ وہیں رہے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی شدید ناراضگی ہے اور لعنت۔ اور اس کے لیے بہت بڑا عذاب تیار ہے اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے اس کی توبہ قبول نہیں ہوگی۔ اور وہ کفار کی طرح ہمیشہ جہنم میں رہے گا۔

دوسری آیت کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص ایسی جان کو مارے جس کا مارنا اللہ نے حرام قرار دیا ہے اسے قیامت کے روز دگنا عذاب ہوگا، اور وہ ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا۔ ہاں اگر توبہ کرے ایمان لائے نیک کام کرنے والے کی برائیوں کو اللہ رب العزت نیکیوں سے بدل دے گا اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا اور مہربان ہے۔ اس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کے قاتل کی توبہ قبول ہوگی۔ تو بظاہر دونوں آیات ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ان دونوں آیات کی توجیہ اس طرح کی ہے کہ پہلی آیت منسوخ نہیں کیونکہ وہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔ اور دوسری آیت یا تو منسوخ ہے یا پھر مشرکوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ یعنی جو کافر ناحق خون کرے پھر ایمان لائے تو اس کی توبہ قبول ہے۔ اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ آیت شریفہ میں لفظ تاب و آمن صاف موجود ہے۔ لہٰذا دونوں آیات میں تعارض نہ ہوا۔ الحاصل پہلی آیت شریفہ اس مسلمان کے بارے میں ہے۔ جو مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے۔ اور دوسری آیت کافر کے حق میں ہے جو حالت کفر میں مسلمان یا کافر کو قتل کرے پھر ایمان لائے۔ پہلے شخص کی توبہ قبول نہیں جب کہ دوسرے کی توبہ قبول ہے۔

۳۸۷۰: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ اخْتَلَفَ أَهْلُ الْكُوْفَةِ فِيْ هٰذِهِ الْآيَةِ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَرَحَلْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ اہل کوفہ نے اس آیت کریمہ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا کے منسوخ یا محکم ہونے میں اختلاف کیا۔ میں حضرت ابن عباس

فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ نَزَلَتْ فِي آخِرِ مَا أُنْزِلَتْ وَلَمْ يَنْسَخْهَا شَيْءٌ.

رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور آپ سے دریافت کیا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ آیت شریفہ تو آخر میں نازل ہوئی ہے۔ اسے منسوخ کرنے والی آیت کوئی نہیں ہے۔

[illegible] عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ هَلْ لِمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا مِنْ تَوْبَةٍ قَالَ لَا وَقَرَأْتُ عَلَيْهِ الْآيَةَ الَّتِي فِي الْفُرْقَانِ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ وَلَا يَقْتُلُونَ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللَّهُ إِلَّا بِالْحَقِّ قَالَ هَذِهِ آيَةٌ مَكِّيَّةٌ نَسَخَتْهَا آيَةٌ مَدَنِيَّةٌ وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ.

سیدنا حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا کہ کیا مسلمان کو جان بوجھ کر مارنے والے شخص کی توبہ قبول ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ میں نے سورۃ فرقان کی یہ آیت تلاوت کی۔ وَالَّذِينَ لَا يَدْعُونَ مَعَ اللَّهِ إِلَهًا آخَرَ ۔ آخر تک آپ نے بتایا کہ یہ آیت مکہ میں نازل ہوئی اور اسے مدینہ منورہ میں نازل ہونے والی آیت نے منسوخ کر دیا یعنی وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ ۔ آخر تک

[illegible] عَنْ سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ سُئِلَ عَمَّنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ثُمَّ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَنَّى لَهُ التَّوْبَةُ سَمِعْتُ نَبِيَّكُمْ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ يَجِيءُ مُتَعَلِّقًا بِالْقَاتِلِ تَشْخَبُ أَوْدَاجُهُ دَمًا يَقُولُ سَلْ هَذَا فِيمَ قَتَلَنِي ثُمَّ قَالَ وَاللَّهِ لَقَدْ أَنْزَلَهَا وَمَا نَسَخَهَا.

سیدنا حضرت سالم بن ابی الجعد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے دریافت کیا۔ اگر کوئی شخص مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کر دے۔ پھر توبہ کرے۔ ایمان لائے اور نیک عمل کرے اور سیدھا راستہ پائے تو کیا اس کی توبہ قبول ہوگی؟ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا۔ اس کی توبہ کیسے قبول ہوگی۔ میں نے تمہارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ (قیامت کے روز) مقتول قاتل کو پکڑ کر لائے گا۔ اور اس کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا۔ وہ کہے گا اے خداوند! اس سے پوچھ کہ اس نے مجھے کیوں قتل کیا؟ بعد ازاں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا یہ حکم اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا۔ اور اسے منسوخ نہیں فرمایا۔

[illegible] عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الشِّرْكُ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَقَوْلُ الزُّورِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ بڑے گناہ یہ ہیں اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک کرنا ماں باپ کی نافرمانی کرنا کسی کا ناحق خون کرنا۔ اور جھوٹ بولنا۔

[illegible] عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَبَائِرُ الْإِشْرَاكُ بِاللَّهِ وَعُقُوقُ الْوَالِدَيْنِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَالْيَمِينُ الْغَمُوسُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کبیرہ گناہ یہ ہیں۔ کسی دوسرے کو اللہ کے ساتھ شریک کرنا۔ ماں باپ کی نافرمانی۔ قتل۔ اور جھوٹی قسم کھانا۔

٤٨٧٥: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزْنِی الْعَبْدُ حِیْنَ یَزْنِیْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُھَا وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَسْرِقُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَقْتُلُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب بندہ ایماندار ہو تو وہ بحالت ایمان زنا نہیں کرتا، شراب نہیں پیتا، چوری نہیں کرتا۔ اور قتل نہیں کرتا۔ جب کہ وہ ایمان دار ہو۔

آخر کتاب القسامۃ

کتاب قسامت ختم شد

کتاب قطع السارق

چور کا ہاتھ کاٹنے کی کتاب

تعظیم السرقۃ

چوری کتنا بڑا گناہ ہے

نوٹ: چوری اور زنا کرنا کبیرہ گناہ ہے۔ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب آدمی زنا کرتا ہے۔ شراب پیتا ہے۔ چوری کرتا ہے۔ اس وقت مومن نہیں رہتا۔ اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے نکال دیتا ہے۔ پھر صدقِ دل سے توبہ کرے تو پھر ایمان میں آجاتا ہے۔ (بخاری، مسلم، ترمذی)

چوری کی سزا ہاتھ کاٹ دینا ہے۔ مگر اس سزا کے لیے بہت اہم شرائط ہیں جس کی تفصیل کے لیے کتب فقہ ملاحظہ فرمائیے

تاہم یہ امر ذہن نشین رہے کہ اہل سنت کے نزدیک کبیرہ گناہ کا مرتکب شخص دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا۔

٤٨٧٦: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَسْرِقُ السَّارِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُھَا وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَنْتَھِبُ نُھْبَۃً ذَاتَ شَرَفٍ یَرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْھَا اَبْصَارَھُمْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب زانی زنا کرتا ہے۔ تو ایمان اس کے ساتھ نہیں رہتا۔ اسی طرح جب چور چوری کرتا ہے تو ایمان اس کے ساتھ نہیں رہتا۔ اور شرابی شراب پیتا ہے تو ایمان اس کے ساتھ نہیں ہوتا۔ اور جو شخص بہت بڑا ڈاکہ ڈالے کہ لوگ اسے دیکھیں تو اس میں ایمان نہیں ہوتا

یعنی یہ کام ایسے ہیں کہ جو انسان کو کفر کے نزدیک پہنچا دیتے ہیں۔

٤٨٧٧: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزْنِی الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَسْرِقُ السَّارِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا یَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُ وَھُوَ مُؤْمِنٌ ثُمَّ التَّوْبَۃُ مَعْرُوْضَۃٌ بَعْدُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب زانی زنا کرتا ہے۔ تو ایمان اس کے ساتھ نہیں رہتا اسی طرح جب چور چوری کرتا ہے تو ایمان اس کے ساتھ نہیں رہتا اور شرابی شراب پیتا ہے، تو ایمان اس کے ساتھ نہیں ہوتا

ان گناہوں کے بعد اگر توبہ کرے تو توبہ قبول ہوگی

١٨٧٨ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا يَزْنِي الزَّانِي حِينَ يَزْنِي وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلَا يَشْرَبُ الْخَمْرَ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَذَكَرَ رَابِعَةً فَنَسِيتُهَا فَإِذَا فَعَلَ ذَلِكَ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ فَإِنْ تَابَ تَابَ اللهُ عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب کوئی شخص زنا کرتا ہے۔ تو وہ مسلمان نہیں رہتا اور جب چوری کرتا ہے تو مومن نہیں رہتا۔ اور جب کوئی شخص شراب پیتا ہے۔ تو وہ مسلمان نہیں رہتا۔ اور راوی کا بیان ہے کہ آپ نے ایک اور چوتھی بات بھی بیان فرمائی جسے میں بھول گیا۔ جب یہ گناہ کیے تو اس نے اسلام کو اپنی گردن سے نکال ڈالا لیکن اگر وہ پھر توبہ کرے۔ تو اللہ معاف فرمائے گا۔

١٨٧٩ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالی چور پر لعنت فرمائے وہ کم بخت انڈا چراتا ہے۔ تو اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ رسی چراتا ہے۔ اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ یعنی تھوڑے سے مال کے بدلے اس کا ہاتھ کٹتا ہے۔

بَابُ امْتِحَانِ السَّارِقِ بِالضَّرْبِ وَالْحَبْسِ

چور سے اس کی چوری تسلیم کرانے کے لیے مارنا یا قید کرنا

١٨٨٠ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ نَفَرًا مِنَ الْكَلَاعِيِّينَ أَنَّ سُلَالَةً سَرَقُوا مَتَاعًا لَهُمْ فَحَبَسَهُمْ أَيَّامًا ثُمَّ خَلَّى سَبِيلَهُمْ فَأَتَوُا النُّعْمَانَ فَقَالُوا خَلَّيْتَ سَبِيلَهُمْ بِلَا امْتِحَانٍ وَلَا ضَرْبٍ فَقَالَ النُّعْمَانُ مَا شِئْتُمْ إِنْ شِئْتُمْ أَضْرِبْهُمْ فَإِنْ أَخْرَجَ اللهُ مَتَاعَكُمْ فَذَاكَ وَإِلَّا أَخَذْتُ مِنْ ظُهُورِكُمْ مِثْلَهُ فَقَالُوا هَذَا حُكْمُكَ قَالَ هَذَا حُكْمُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُولِهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جناب حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بعض کلاعی لوگ آئے اور انہوں نے عرض کیا کہ بعض جولاہوں نے ہمارا سامان چوری کر لیا ہے۔ حضرت نعمان نے ان جولاہوں کو کچھ دیر قید کیے رکھا اور پھر چھوڑ دیا۔ تو وہ کلاعی لوگ حضرت نعمان کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہنے لگے آپ نے جولاہوں کو چھوڑ دیا۔ نہ تو ان کا امتحان لیا اور نہ مارا۔ نعمان نے پوچھا آپ کیا چاہتے ہیں کہ میں انہیں ماروں؟ لیکن اگر تمہارا سامان ان کے پاس سے نکلا تو بہتر ورنہ میں اسی قدر تمہاری پیٹھ پر ماروں گا۔ انہوں نے پوچھا کیا یہ تمہارا حکم ہے؟ نعمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ یہ اللہ رب العزت کا حکم ہے اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا۔

نوٹ: حدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ اگر مجرم مشکوک ہو لیکن قانون کے مطابق ثبوت نہ ہو تو اسے چند دنوں تک قید رکھا جا سکتا ہے۔ حتی کہ اس کا جرم ثابت ہو جائے۔ اگر جرم ثابت ہو تو سزا دی جائے۔ اگر ثابت نہ ہو تو اسے آزاد کر دیا جائے۔ لیکن اسے مارنا اور سزا دینا درست نہیں۔

١٨٨١ عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ

جناب حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ

أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ نَاسًا فِي تُهْمَةٍ.

آپ نے اپنے والد سے آپ نے اپنے دادا سے یہ سنا کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو شک کی بنا پر قید کر لیا۔

٢٨٨٢- عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ ثُمَّ خَلَّى سَبِيلَهُ.

حضرت بہز بن حکیم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشکوک شخص کو قید میں ڈالا اور پھر اسے چھوڑ دیا۔

تَلْقِينُ السَّارِقِ

٢٨٨٣- عَنْ أَبِي أُمَيَّةَ الْمَخْزُومِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِلِصٍّ اعْتَرَفَ اعْتِرَافًا وَلَمْ يُوجَدْ مَعَهُ مَتَاعٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا إِخَالُكَ سَرَقْتَ قَالَ بَلَى قَالَ اذْهَبُوا بِهِ فَاقْطَعُوهُ ثُمَّ جِيئُوا بِهِ فَقَطَعُوهُ ثُمَّ جَاءُوا بِهِ فَقَالَ لَهُ قُلْ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَ أَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَأَتُوبُ إِلَيْهِ قَالَ اللّٰهُمَّ تُبْ عَلَيْهِ.

چور کو نیکی کی تعلیم دینا

سیدنا حضرت ابو امیہ مخزومی رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمتِ اقدس میں ایک چور حاضر ہوا جو اپنے جرم کا اقرار کرتا تھا۔ لیکن اس کے پاس مال نہ تھا۔ آپ نے اس سے ارشاد فرمایا میں تو خیال نہیں کرتا کہ تم نے چوری کی ہوگی اس نے عرض کیا حضور میں نے چوری کی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اسے لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹو اور پھر میرے پاس لے آنا۔ لوگوں نے اسے لے جا کر اس کا ہاتھ کاٹا اور پھر لے کر آ گئے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہہ کہ میں اللہ سے معافی مانگتا ہوں۔ اور توبہ کرتا ہوں۔ اس نے کہا میں اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی۔ اے اللہ اس کو معاف فرما دے۔

نوٹ:- حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ جو فرمایا کہ میں خیال نہیں کرتا کہ تم نے چوری کی ہو۔ اس لیے ارشاد فرمایا۔ کہ وہ اپنے آپ پر رحم کرے۔ اور اپنے گناہ کو ظاہر نہ کرے۔ اللہ سے توبہ کرنے پر حد کا یہی حکم ہے۔ کیونکہ حد اللہ تعالیٰ کا حق ہے۔ بندے کا نہیں جس میں نیکی کی تلقین اور تعلیم منع ہو۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ حد صرف اس لیے قائم کی جاتی ہے کہ دوسرے لوگوں کو عبرت دی جائے لیکن جب تک وہ شخص توبہ نہ کرے گناہ کا مواخذہ رہتا ہے۔

اَلرَّجُلُ يَتَجَاوَزُ لِلسَّارِقِ عَنْ سَرِقَتِهِ بَعْدَ أَنْ يَأْتِيَ بِهِ الْإِمَامَ

٢٨٨٤- عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّ رَجُلًا سَرَقَ بُرْدَةً لَهُ فَرَفَعَهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَدْ

جب چور حاکم تک پہنچ جائے پھر مال کا مالک اس کا قصور معاف کرے!

حضرت صفوان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک شخص نے آپ کی چادر چرا لی۔ وہ پھر کر کے حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے آپ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا پھر صفوان نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تَجَاوَزْتُ عَنْهُ فَقَالَ اَبَا وَهْبٍ اَفَلَا كَانَ قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنَا بِهِ فَقَطَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

میں اس کی غلطی کو معاف کرتا ہوں حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ اے ابو وہب تم نے اسے ہمارے پاس لانے سے پہلے معاف کیوں نہیں کیا؛ بعد ازاں حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔

نوٹ: حدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ جب حد کا مقدمہ حاکم تک پہنچ جائے تو حد معاف نہیں ہو سکتی۔

٤٨٨٥ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّ رَجُلًا سَرَقَ بُرْدَةً فَرَفَعَهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ تَجَاوَزْتُ عَنْهُ قَالَ فَلَوْلَا كَانَ هٰذَا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِي بِهِ يَا اَبَا وَهْبٍ فَقَطَعَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

جناب حضرت صفوان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے چادر چوری کی۔ وہ چور کو لے کر حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے۔ آپ نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا پھر صفوان نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اس کی غلطی کو معاف کرتا ہوں حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا۔ اے ابو وہب تم نے اسے ہمارے پاس لانے سے پہلے معاف کیوں نہیں کیا؛ بعد ازاں حضور علیہ الصلوۃ والسلام نے اس کا ہاتھ کٹوا دیا۔

٤٨٨٦ عَنْ عَطَاءِ بْنِ اَبِي رَبَاحٍ اَنَّ رَجُلًا سَرَقَ ثَوْبًا فَاُتِيَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ لَهُ قَالَ فَهَلَّا قَبْلَ الْاٰنَ۔

سیدنا حضرت عطاء ابن ابی رباح رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے کپڑا چوری کیا اور پھر سرور کائنات کی خدمت اقدس میں لایا گیا آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا جس شخص کا کپڑا تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کپڑا میں اس کو دے دیتا ہوں یا رسول اللہ آپ اس کے ہاتھ نہ کاٹیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے پہلے کیوں نہیں کیا۔

مَا يَكُوْنُ حِرْزًا وَمَا لَا يَكُوْنُ

کون سا مال محفوظ سمجھا جائیگا اور کونسا غیر محفوظ

نوٹ: چوری کا مطلب یہ ہے کہ مال محفوظ چرایا جائے اگر کوئی شخص راستے پر پڑی ہوئی یا سڑک پر گری ہوئی چیز اٹھا لے تو وہ چوری نہیں اور نہ اس طرح اس کے ہاتھ کاٹے جائیں گے۔

٤٨٨٧ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ اُمَيَّةَ اَنَّهُ طَافَ بِالْبَيْتِ ثُمَّ صَلّٰى ثُمَّ لَفَّ رِدَاءً لَهُ مِنْ بُرْدٍ فَوَضَعَهُ تَحْتَ رَاْسِهِ فَنَامَ فَاَتَاهُ لِصٌّ فَاسْتَلَّهُ مِنْ تَحْتِ رَاْسِهِ فَاَخَذَهُ فَاَتَى بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ هٰذَا سَرَقَ رِدَائِي فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسَرَقْتَ رِدَاءَ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبَا

سیدنا حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے کعبہ معظمہ کا طواف کیا پھر نماز پڑھی بعد ازاں آپ نے اپنی چادر لپیٹ کر سر کے نیچے رکھی اور سو گئے۔ چور نے آکر چادر آپ کے سر کے نیچے سے کھینچی۔ آپ کی آنکھ کھل گئی آپ چور کو پکڑ کر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائے کہ اس نے میری چادر چرائی ہے۔ آپ نے اس چور سے پوچھا کیا تم نے چادر چرائی؟ اس نے کہا ہاں۔ حضور علیہ

بِهِ فَقُطِعَتْ يَدُهُ قَالَ صَفْوَانُ مَا كُنْتُ أُرِيدُ أَنْ تُقْطَعَ يَدُهُ فِي رِدَائِي فَقَالَ لَهُ فَلَوْلَا مَا قَبْلَ هٰذَا.

الصلوٰۃ والسلام نے دو آدمیوں سے کہا کہ اسے لے جاؤ اور اس کا ہاتھ کاٹو۔ پھر صفوان نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری نیت یہ نہیں تھی کہ ایک چادر کے عوض اس کا ہاتھ کاٹا جائے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ میرے پاس لانے سے پہلے اگر تو چھوڑ دیتا تو خیر مگر اب نہیں ہو سکتا۔

۴۸۸۸ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ صَفْوَانُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ وَرِدَاؤُهُ تَحْتَهُ فَسُرِقَ فَقَامَ وَقَدْ ذَهَبَ الرَّجُلُ فَأَدْرَكَهُ فَأَخَذَهُ فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ قَالَ صَفْوَانُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا بَلَغَ رِدَائِي أَنْ يُقْطَعَ فِيهِ رَجُلٌ قَالَ هَلَّا كَانَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنَا بِهِ.

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت صفوان مسجد میں سو رہے تھے۔ اور آپ کے نیچے چادر تھی۔ اور ایک چور آکر اسے لے اڑا جب حضرت صفوان اٹھے تو چور جا چکا تھا۔ مگر آپ نے دوڑ کر اسے پکڑا اور حضور علیہ السلام کی خدمت میں لائے۔ حضور نے حکم فرمایا کہ اس کا ہاتھ کاٹ دیا جائے! صفوان نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میری چادر اس لائق نہیں کہ اس کے عوض ایک شخص کا ہاتھ کاٹا جائے! حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پوچھا اس سے پہلے یہ خیال کیوں نہ کیا؟ (امام نسائی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ اس روایت کی اسناد میں اشعث ضعیف ہیں)

۴۸۸۹ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ عَلَى خَمِيصَةٍ لِي ثَمَنُهَا ثَلَاثُونَ دِرْهَمًا فَجَاءَ رَجُلٌ فَاخْتَلَسَهَا مِنِّي فَأُخِذَ الرَّجُلُ فَأُتِيَ بِهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِهِ لِيُقْطَعَ فَأَتَيْتُهُ فَقُلْتُ أَتَقْطَعُهُ مِنْ أَجْلِ ثَلَاثِينَ دِرْهَمًا أَنَا أَبِيعُهُ وَأُنْسِئُهُ ثَمَنَهَا قَالَ فَهَلَّا كَانَ هٰذَا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ.

سیدنا حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں مسجد میں ایک ایسی چادر پر سویا ہوا تھا جس کی قیمت تیس درہم تھی۔ ایک شخص آیا اور چادر اچک کر لے گیا۔ پھر وہ پکڑا گیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کے ہاتھ کاٹ دینے کا حکم فرمایا میں نے آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیس درہم کے عوض آپ اس کا ہاتھ کاٹتے ہیں۔ میں چادر اسے فروخت کر دیتا ہوں اور اس چادر کی قیمت اس کے ذمے ادھار رہی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا! میرے پاس لانے سے پہلے تم نے ایسا کیوں نہ کیا!

۴۸۹۰ عَنْ صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ أَنَّهُ سُرِقَتْ خَمِيصَتُهُ مِنْ تَحْتِ رَأْسِهِ وَهُوَ نَائِمٌ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخَذَ اللِّصَّ فَجَاءَ بِهِ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَ بِقَطْعِهِ فَقَالَ صَفْوَانُ أَتَقْطَعُهُ قَالَ فَهَلَّا قَبْلَ أَنْ تَأْتِيَنِي بِهِ تَرَكْتَهُ.

سیدنا حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ کی چادر سر کے نیچے سے چوری ہو گئی اور آپ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں سو رہے تھے۔ پھر چور پکڑا گیا۔ وہ اسے لے کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے حکم فرمایا کہ اس کے ہاتھ کاٹ دیئے جائیں۔ صفوان نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس کا ہاتھ کاٹتے ہیں؟ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو میرے پاس لانے سے پہلے تم نے اسے چھوڑ کیوں نہیں دیا تھا؟

۴۸۹۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَافُوا الْحُدُودَ قَبْلَ أَنْ تَأْتُونِي فَمَا أَتَانِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حدود کو میرے پاس لانے سے پہلے معاف کر دو پھر جس حد کا قصہ میرے پاس آ گیا اس پر حد لازم ہو گئی۔

۴۸۹۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَافُوا الْحُدُودَ فِيمَا بَيْنَكُمْ فَمَا بَلَغَنِي مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حدود کو میرے پاس لانے سے پہلے معاف کر دو پھر جس حد کا قصہ میرے پاس آ گیا اس پر حد لازم ہو گئی۔

۴۸۹۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالَى عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مَخْزُومِيَّةً كَانَتْ تَسْتَعِيرُ الْمَتَاعَ وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ قبیلہ بنی مخزوم کی ایک عورت لوگوں سے ادھار چیزیں لے لیتی اور صاف مکر جاتی۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔

۴۸۹۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتِ امْرَأَةٌ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ مَتَاعًا عَلَى أَلْسِنَةِ جَارَاتِهَا وَتَجْحَدُهُ فَأَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَطْعِ يَدِهَا۔

ترجمہ حسب سابق۔ البتہ اس میں اس قدر زیادہ ہے کہ وہ عورت اپنی پڑوسی عورتوں کی زبانی سب مال مانگتی تھی۔

۴۸۹۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَسْتَعِيرُ الْحُلِيَّ لِلنَّاسِ ثُمَّ تُمْسِكُهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَتُبْ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَتَرُدَّ مَا تَأْخُذُ عَلَى الْقَوْمِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُمْ يَا بِلَالُ فَخُذْ بِيَدِهَا فَاقْطَعْهَا۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک عورت لوگوں سے زیور عاریتاً لے کر اپنے پاس رکھ لیتی۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس عورت کو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے توبہ کرنی چاہیئے۔ اور جو کچھ اس نے لیا ہے۔ اسے واپس کر دینا چاہیئے! پھر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے بلال اٹھیئے۔ اور اس کا ہاتھ پکڑ کر کاٹ ڈالیں۔

۴۸۹۶ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ امْرَأَةً كَانَتْ تَسْتَعِيرُ الْحُلِيَّ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَعَارَتْ مِنْ ذٰلِكَ حُلِيًّا فَجَمَعَتْهُ ثُمَّ أَمْسَكَتْهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِتَتُبْ هٰذِهِ الْمَرْأَةُ وَتُؤَدِّي مَا عِنْدَهَا مِرَارًا فَلَمْ تَفْعَلْ فَأَمَرَ بِهَا فَقُطِعَتْ۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں ایک عورت ادھار زیور مانگتی۔ اس نے زیور مانگا اور اسے رکھ چھوڑا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ یہ عورت توبہ کرے اور جو کچھ اس کے پاس ہے وہ ادا کرے۔ آپ نے متعدد دفعہ یہی فرمایا۔ لیکن اس عورت نے نہ مانا آخر آپ نے حکم فرمایا اور اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔

۴۸۹۷ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ قبیلہ بنی

سَرَقَتْ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَاذَتْ بِأُمِّ سَلَمَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا فَقُطِعَتْ يَدُهَا۔

قوم کی ایک عورت نے چوری کی پھر اسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ مزا سے بچنے کے لیے وہ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا پہنچی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر فاطمہ بنت محمد بھی ایسا کرتیں تو ان کا ہاتھ بھی کاٹا جاتا۔ آخر اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔

۴۳۹۸ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ اسْتَعَارَتْ حُلِيًّا عَلَى لِسَانِ أُنَاسٍ يُعْرَفُونَ وَهِيَ لَا تُعْرَفُ فَبَاعَتْهُ (؟) نَجَحَدَتْهَا فَأَمَرَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُطِعَتْ۔

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ بنی مخزوم کی ایک عورت نے بعض آدمیوں کے ذریعے زیور ادھار مانگا اور پھر مکر گئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔

۴۳۹۹ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ نَحْوَهُ۔

حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ سے ایسی ہی روایت مروی ہے۔

ذِكْرُ اخْتِلَافِ أَلْفَاظِ النَّاقِلِينَ لِخَبَرِ الزُّهْرِيِّ فِي الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ

حدیث ہذا میں راویوں کے اختلاف کا بیان

۴۴۰۰ عَنْ سُفْيَانَ قَالَ كَانَتْ مَخْزُومِيَّةٌ تَسْتَعِيرُ مَتَاعًا وَتَجْحَدُهُ فَرُفِعَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكُلِّمَ فِيهَا فَقَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

سیدنا حضرت سفیان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ بنی مخزوم قبیلہ کی ایک عورت لوگوں سے زیور ادھار مانگتی اور پھر مکر جاتی۔ یہ مقدمہ دربار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں پہنچا اور گفتگو ہوئی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی یہ جرم کرتیں تو ان کا ہاتھ بھی کاٹا جاتا۔

۴۴۰۱ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا أَنْ يَكُونَ أُسَامَةُ فَكَلَّمُوا أُسَامَةَ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُسَامَةُ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ حِينَ كَانُوا إِذَا أَصَابَ الشَّرِيفُ فِيهِمُ الْحَدَّ تَرَكُوهُ وَلَمْ يُقِيمُوا عَلَيْهِ وَإِذَا أَصَابَ الْوَضِيعُ أَقَامُوا عَلَيْهِ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے چوری کی اور لوگ اسے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائے۔ لوگوں نے کہا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اس کی سفارش حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ کے سوا کون کر سکتا ہے؟ آخر کار لوگوں نے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا۔ اسامہ نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے اسامہ بنی اسرائیل اس لیے تباہ ہوئے ان میں سے جب کوئی بڑا اور امیر آدمی قابل حد جرم کا مرتکب ہوتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے۔ اور حد قائم نہ کرتے۔ اور جب کوئی نادار، مفلس اور غریب آدمی جرم کرتا تو وہ اس پر حد قائم کرتے۔ اگر فاطمہ بنت محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی یہ جرم کرتیں تو میں ان کا ہاتھ کاٹتا۔

۴۹۰۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقَطَعَهُ فَقَالُوا مَا كُنَّا نُرَاكَ تَبْلُغُ مِنْهُ هٰذَا قَالَ لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ لَقَطَعْتُهَا.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک چور پیش کیا گیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس کا ہاتھ کٹوایا۔ لوگوں نے عرض کیا ہمیں آپ سے یہ توقع نہ تھی۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر فاطمہ ہوتیں تو میں ان کا ہاتھ بھی کٹواتا۔

۴۹۰۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَا نُكَلِّمُهُ فِيهَا مَا مِنْ أَحَدٍ يُكَلِّمُهُ إِلَّا حِبُّهُ أُسَامَةُ فَكَلَّمَهُ فَقَالَ يَا أُسَامَةُ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ هَلَكُوا بِمِثْلِ هٰذَا كَانَ إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِنْ سَرَقَ فِيهِمُ الدُّونُ قَطَعُوهُ وَإِنَّهَا لَوْ كَانَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُهَا.

ترجمہ حسب سابق البتہ اس میں اتنا زائد ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں کون عرض کرے۔ مگر آپ کے محبوب اسامہ رضی اللہ عنہ (جنہیں آپ حضرت زید کی وجہ سے بہت پیار کرتے۔ کیونکہ حضرت زید رضی اللہ عنہ آپ کے متبنیٰ تھے۔ اور حضرت اسامہ زید رضی اللہ عنہ کے نور چشم تھے)۔

۴۹۰۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتِ اسْتَعَارَتِ امْرَأَةٌ عَلَى أَلْسِنَةِ أُنَاسٍ يُعْرَفُونَ وَهِيَ لَا تُعْرَفُ حُلِيًّا فَبَاعَتْهُ وَأَخَذَتْ ثَمَنَهُ فَأُتِيَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَعَى أَهْلُهَا إِلَى أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ فَكَلَّمَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهَا فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُكَلِّمُهُ ثُمَّ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ إِلَيَّ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللّٰهِ فَقَالَ أُسَامَةُ اسْتَغْفِرْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشِيَّتَئِذٍ فَأَثْنَى عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّمَا هَلَكَ النَّاسُ قَبْلَكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ الشَّرِيفُ فِيهِمْ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ الضَّعِيفُ فِيهِمْ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا ثُمَّ قَطَعَ تِلْكَ الْمَرْأَةَ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے بعض لوگوں کے ذریعے جنہیں لوگ پہچانتے تھے لیکن اس عورت کو نہیں پہچانتے تھے۔ زیور (عاریۃً) مانگا پھر اسے فروخت کیا اور قیمت وصول کر لی۔ آخر وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائی گئی۔ اس کے رشتہ داروں نے حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سفارش چاہی حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا۔ آپ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا اور حضرت اسامہ عرض کر رہے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا۔ کیا تم اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش طلب کرتے ہو؟ حضرت اسامہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے بخشش طلب فرمایئے! پھر اسی شام کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان فرمائی جس طرح اس کی حمد کا حق ہے۔ پھر فرمایا۔ حمد و ثنا کے بعد واضح ہو کہ تم سے پہلے لوگ اس وجہ سے تباہ ہوئے کہ جب ان میں سے کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو وہ اسے چھوڑ دیتے اور جب غریب چوری کرتا تو اس پر حد جاری کرتے۔

اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے۔ اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتیں تو میں ان کا ہاتھ کاٹتا۔
بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔

۴۹۰۵ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ شَأْنُ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُ فِيهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِنْ حُدُودِ اللَّهِ ثُمَّ قَامَ فَخَطَبَ فَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللَّهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ قریش کے لوگوں کو مخزومی عورت کے بارے میں رنج ہوا کیونکہ وہ ان کی قوم میں سے تھی، انہوں نے کہا، اس کے مقدمے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کون عرض کرے گا؟ لوگوں نے کہا آپ کی خدمت میں اتنی جرأت کون کرسکتا ہے؟ ہاں مگر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ جو آپ کے پیارے ہیں آخر تک۔

۴۹۰۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سَرَقَتِ امْرَأَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ مِنْ بَنِي مَخْزُومٍ فَأُتِيَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُهُ فِيهَا قَالُوا أُسَامَةُ ابْنُ زَيْدٍ فَأَتَاهُ فَكَلَّمَهُ فَزَبَرَهُ وَقَالَ إِنَّ بَنِي إِسْرَائِيلَ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الْوَضِيعُ قَطَعُوهُ وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ قریش کے بنو مخزوم میں سے ایک عورت نے چوری کی جسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ انہوں نے کہا، اس کے مقدمے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کون عرض کرے گا؟ لوگوں نے کہا مگر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ جو آپ کے پیارے ہیں آپ کے پاس گئے تاکہ سفارش کریں یہاں تک کہ جب اسامہ نے آپ سے کہا تو آپ نے ان کو جھڑک دیا۔

۴۹۰۷ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ قُرَيْشًا أَهَمَّهُمْ أَمْرُ الْمَخْزُومِيَّةِ الَّتِي سَرَقَتْ فَقَالُوا مَنْ يُكَلِّمُهَا قَالُوا مَنْ يَجْتَرِئُ عَلَيْهِ إِلَّا أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ أُسَامَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا هَلَكَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ أَنَّهُمْ كَانُوا إِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ وَإِذَا سَرَقَ فِيهِمُ الضَّعِيفُ أَقَامُوا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَايْمُ اللَّهِ لَوْ سَرَقَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ لَقَطَعْتُ يَدَهَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ قریش کے لوگوں کو مخزومی عورت کے بارے میں رنج ہوا کیونکہ وہ ان کی قوم میں سے تھی، انہوں نے کہا، اس کے مقدمے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کون عرض کرے گا؟ لوگوں نے کہا آپ کی خدمت میں اتنی جرأت کون کرسکتا ہے؟ ہاں مگر حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ جو آپ کے پیارے ہیں۔ آخر تک۔

۴۹۰۸ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ امْرَأَةً سَرَقَتْ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةِ الْفَتْحِ فَأُتِيَ بِهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ پاک میں فتح مکہ کے دوران ایک عورت نے چوری کی۔ لوگ اس عورت کو لے

وسلم فكلمه فيها أسامة بن زيد فلما كلمه تلون وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم أتشفع في حد من حدود الله فقال له أسامة استغفر لي يا رسول الله فلما كان العشي قام رسول الله صلى الله عليه وسلم فأثنى على الله عز وجل بما هو أهله ثم قال أما بعد إنما هلك الناس قبلكم أنهم كانوا إذا سرق فيهم الشريف تركوه وإذا سرق فيهم الضعيف أقاموا عليه الحد ثم قال والذي نفسي بيده لو أن فاطمة بنت محمد سرقت قطعت يدها۔

سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کے متعلق آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ جب حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے بات کی تو آپ کے چہرہ انور کا رنگ بدل گیا۔ اور آپ نے فرمایا۔ کیا تم اللہ کی قائم کردہ حدود میں سے ایک حد کی سفارش کرتے ہو! حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے لیے دعا فرمائیے۔ جب شام ہوئی تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف فرمائی۔ جیسے کہ اس کے لائق ہے۔ پھر فرمایا۔ اما بعد۔ واضح ہو کہ تم سے پہلے لوگ اس لیے تباہ ہوئے کہ جب ان میں سے کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو وہ اس کو چھوڑ دیتے۔ اور جب کوئی غریب آدمی چوری کرتا تو وہ اسے سزا دیتے۔ پھر ارشاد فرمایا اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ اگر فاطمہ بنت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کٹوا دوں۔

۴۹۰۶ عن عروة بن الزبير أن امرأة سرقت في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم في غزوة الفتح مرسل ففزع قومها إلى أسامة بن زيد يستشفعونه قال عروة فلما كلمه أسامة تلون وجه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أتكلمني في حد من حدود الله قال أسامة استغفر لي يا رسول الله فلما كان العشي قام رسول الله صلى الله عليه وسلم خطيبا فأثنى على الله بما هو أهله ثم قال أما بعد فإنما هلك الناس قبلكم أنهم كانوا إذا سرق فيهم الشريف تركوه وإذا سرق فيهم الضعيف أقاموا عليه الحد والذي نفس محمد بيده لو أن فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت يدها ثم أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم بتلك المرأة فقطعت فحسنت توبتها بعد ذلك قالت عائشة وكانت تأتيني بعد ذلك فأرفع حاجتها إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مرسلاً مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں فتح مکہ کے دوران ایک عورت نے چوری کی اس کے رشتہ دار حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کے پاس سفارش کے لیے آئے۔ آخر تک البتہ اس میں اس قدر زیادہ ہے کہ پھر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ اس کا ہاتھ کاٹا گیا اور اس نے بہترین توبہ کی۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اس کے بعد وہ عورت میرے پاس آیا کرتی۔ اور میں اس کی حاجت کو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچا دیتی۔

التَّرْغِيبُ فِي إِقَامَةِ الْحَدِّ

حد قائم کرنے کی فضیلت۔

۴۹۱۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدٌّ يُعْمَلُ بِهِ فِي الْأَرْضِ خَيْرٌ لِأَهْلِ الْأَرْضِ مِنْ أَنْ يُمْطَرُوا ثَلَاثِينَ صَبَاحًا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک حد کا جاری ہونا اہل زمین کے لیے تیس دن بارش ہونے سے بہتر ہے۔

نوٹ: یہ کیونکہ حد جاری ہونے سے ملک میں انتظام ہوگا، امن وامان ہوگا۔ مخلوق خدا آرام راحت اور سکون سے بسے گی۔ گناہ کم ہوں گے۔ بدمعاش، مفسد، چور، لٹیرے ڈاکو وغیرہ ڈریں گے۔ اور اللہ تعالیٰ باران رحمت بھی برسائے گا۔

۴۹۱۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِقَامَةُ حَدٍّ بِأَرْضٍ خَيْرٌ لِأَهْلِهَا مِنْ مَطَرِ أَرْبَعِينَ لَيْلَةً۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک ملک میں حد قائم کرنا اس ملک کے باشندوں کے لیے چالیس رات بارش برسنے سے بہتر ہے۔

الْقَدْرُ الَّذِي إِذَا سَرَقَهُ السَّارِقُ قُطِعَتْ يَدُهُ

کتنی مالیت کی چیز چوری ہو تو ہاتھ کاٹا جائے؟

۴۹۱۲ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ يَقُولُ قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کے چوری ہونے میں ہاتھ کاٹا۔ جس کی قیمت پانچ درہم تھی۔

۴۹۱۳ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ۔

(امام نسائی نے فرمایا یہ روایت ٹھیک ہے)

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کے چوری ہونے پر ہاتھ کاٹا اس ڈھال کی قیمت تین درہم تھی۔

۴۹۱۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوری کے مقدمہ میں ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

۴۹۱۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ يَدَ سَارِقٍ سَرَقَ تُرْسًا مِنْ صُفَّةِ النِّسَاءِ ثَمَنُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا جس نے (مسجد نبوی کے مقام) صفۃ النساء سے ایک ڈھال چرائی تھی۔ اور اس کی قیمت تین درہم تھی۔

۴۹۱۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال کی چوری کے مقدمہ میں ہاتھ کاٹا جس کی قیمت تین درہم تھی۔

۴۹۱۷ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي مِجَنٍّ ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ڈھال میں ہاتھ کاٹا۔ امام نسائی نے فرمایا روایت ہذا غلط ہے، اور درست یہ ہے کہ جناب ابوبکرؓ نے ہاتھ کاٹا۔

۴۹۱۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَطَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فِي مِجَنٍّ قِيمَتُهُ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ایک ڈھال کی چوری میں ہاتھ کاٹا۔ اس ڈھال کی قیمت پانچ درہم تھی۔

۴۹۱۹ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَنَسًا يَقُولُ سَرَقَ رَجُلٌ مِجَنًّا عَلَى عَهْدِ أَبِي بَكْرٍ فَقُوِّمَ خَمْسَةَ دَرَاهِمَ فَقُطِعَ ۔

سیدنا حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ پاک میں ایک شخص نے ڈھال کی چوری کی اس کی قیمت پانچ درہم لگائی گئی اور بعد ازاں اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔

ذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى الزُّهْرِيِّ

زہری پر راویوں کا اختلاف

۴۹۲۰ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَطَعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رُبُعِ دِينَارٍ ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹا۔

نوٹ: اس وقت دینار کی قیمت بارہ درہم تھی۔ تو چوتھائی دینار تین درہم ہوئے۔

۴۹۲۱ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ ثُلُثِ دِينَارٍ أَوْ نِصْفِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈھال کی قیمت کے سوا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔ ڈھال کی قیمت تہائی دینار یا آدھا دینار یا اس سے زیادہ تھی۔

۴۹۲۲ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ چوتھائی دینار میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے۔

۴۹۲۳ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا ۔

اس میں بھی ترجمہ حسب سابق کہ چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۴ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا ۔

اس میں ترجمہ حسب سابق۔ کہ چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۵ عَنْ عَائِشَةَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ چور کا ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں کاٹا جائے۔

۴۹۲۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں چور کا ہاتھ کاٹتے تھے۔

۴۹۲۷ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں چور کا ہاتھ کاٹتے تھے۔

۴۹۲۸ عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں چور کا ہاتھ کاٹتے تھے۔

۴۹۲۹ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔ (ترجمہ اوپر گزرا)

۴۹۳۰ عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ تُقْطَعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے۔

۴۹۳۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے۔

۴۹۳۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَلْقَطْعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ میں چور کا ہاتھ کاٹا جائے۔

۴۹۳۳ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا طَالَ عَلَيَّ وَلَا نَسِيتُ اَلْقَطْعَ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: زیادہ مدت نہیں گزرا تھا کہ میں بھول گئی کیا چوتھائی دینار میں ہاتھ کاٹا جائے گا یا زیادہ میں۔

ذِكْرُ اخْتِلَافِ اَبِي بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدٍ وَعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي بَكْرٍ عَلَى عَمْرَةَ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ۔

اس حدیث شریفہ میں راویان کرام کا اختلاف

نوٹ: ان تمام روایات میں الفاظ کا معمولی اختلاف ہے۔ اور معنی سب کے ایک ہی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ چور کا ہاتھ چوتھائی دینار میں کاٹا جائے۔ یا اس سے زیادہ میں یا ڈھال کی قیمت میں۔ اور ڈھال کی قیمت چوتھائی دینار تھی۔

(تمام کے متن عربی یہ ہیں)

۴۹۳۴ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُقْطَعُ السَّارِقُ اِلَّا فِي رُبُعِ دِينَارٍ

۴۹۲۵ عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ الْأَوَّلِ.

۴۹۲۶ عَنْ عَمْرَةَ قَالَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ الْقَطْعُ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا.

۴۹۲۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَثَمَنُ الْمِجَنِّ رُبُعُ دِينَارٍ.

۴۹۲۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْطَعُ الْيَدَ فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا.

۴۹۲۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبُعِ دِينَارٍ.

۴۹۳۰ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقْطَعُ الْيَدُ فِي الْمِجَنِّ.

۴۹۳۱ عَنْ عَائِشَةَ تَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ فِيمَا دُونَ الْمِجَنِّ. قِيلَ لِعَائِشَةَ مَا ثَمَنُ الْمِجَنِّ قَالَتْ رُبُعُ دِينَارٍ.

۴۹۳۲ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ إِلَّا فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَصَاعِدًا.

۴۹۳۳ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي الْمِجَنِّ أَوْ ثَمَنِهِ.

۴۹۳۴ عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ يَقُولُ كَانَتْ عَائِشَةُ تُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي الْمِجَنِّ أَوْ ثَمَنِهِ وَزَعَمَ أَنَّ عُرْوَةَ قَالَ الْمِجَنُّ أَرْبَعَةُ دَرَاهِمَ قَالَ سَمِعْتُ سُلَيْمَانَ ابْنَ يَسَارٍ يَزْعُمُ أَنَّهُ سَمِعَ عَمْرَةَ تَقُولُ سَمِعْتُ عَائِشَةَ تُحَدِّثُ أَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ إِلَّا فِي رُبُعِ دِينَارٍ فَمَا فَوْقَهُ.

سیدنا حضرت عروہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ہاتھ ڈھال کی چوری میں یا اس کی قیمت کے برابر دوسری چیز یا اس سے زیادہ ہی میں کاٹا جائے۔ عروہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ڈھال چار درہم کی ہوتی ہے۔ اور عمرہ سے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہاتھ چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کے سوا نہ کاٹا جائے۔

۴۹۳۵ عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْخَمْسُ إِلَّا فِي الْخَمْسِ.

حضرت سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہاتھ کا پنجہ (یا پانچ درہم کی مالیت) پنجے میں ہی کاٹا جائے۔

۴۹۳۶ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمْ تُقْطَعْ يَدُ سَارِقٍ فِي أَدْنَى مِنْ حَجَفَةٍ أَوْ تُرْسٍ وَكُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا ذُو ثَمَنٍ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ چور کا ہاتھ ڈھال کی چوری میں جو قیمت دار ہے اس کے سوا نہیں کاٹا گیا۔

۴۹۳۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَطَعَ فِي قِيمَتِهِ خَمْسَةُ دَرَاهِمَ.

سیدنا حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ درہم کی مالیت میں ہاتھ کٹوایا

۴۹۴۸ عَنْ اَیْمَنَ قَالَ لَمْ یَقْطَعِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّارِقَ اِلَّا فِیْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَثَمَنُہٗ یَوْمَئِذٍ دِیْنَارٌ۔

حضرت ایمن رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت کے برابر چوری میں کٹوایا اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۴۹ عَنْ اَیْمَنَ قَالَ لَمْ تَکُنْ تُقْطَعُ الْیَدُ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِیْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَقِیْمَتُہٗ یَوْمَئِذٍ دِیْنَارٌ۔

حضرت ایمن رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال کی قیمت کے برابر چور کا ہاتھ کٹوایا اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۵۰ عَنْ اَیْمَنَ قَالَ لَمْ تُقْطَعِ الْیَدُ فِیْ عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِیْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَقِیْمَۃُ الْمِجَنِّ یَوْمَئِذٍ دِیْنَارٌ۔

حضرت ایمن رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال کی قیمت کے برابر چور کا ہاتھ کٹوایا اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۵۱ عَنْ اَیْمَنَ قَالَ لَمْ تُقْطَعِ الْیَدُ فِیْ عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَّا فِیْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَثَمَنُہٗ یَوْمَئِذٍ دِیْنَارٌ۔

حضرت ایمن رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈھال کی قیمت کے برابر چور کا ہاتھ کٹوایا اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۵۲ عَنْ اَیْمَنَ قَالَ تُقْطَعُ السَّارِقُ فِیْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دِیْنَارًا اَوْ عَشَرَۃَ دَرَاہِمَ۔

حضرت ایمن رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ چور کا ہاتھ ڈھال کی قیمت میں کاٹا جائے گا اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے دور اقدس میں ڈھال کی قیمت ایک دینار یا دس درہم تھی۔

نوٹ: سیدنا حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک یہی حدیث حجت ہے۔

۴۹۵۳ عَنْ اَیْمَنَ بْنِ اُمِّ اَیْمَنَ یَرْفَعُہٗ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْیَدُ اِلَّا فِیْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَثَمَنُہٗ یَوْمَئِذٍ دِیْنَارٌ۔

سیدنا حضرت ایمن بن ام ایمن رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ڈھال کی قیمت کے برابر چوری شدہ چیز میں ہاتھ کاٹا جائے گا اور ڈھال کی قیمت ان دنوں ایک دینار تھی۔

۴۹۵۴ عَنْ اَیْمَنَ قَالَ لَا یُقْطَعُ السَّارِقُ فِیْ اَقَلَّ مِنْ ثَمَنِ الْمِجَنِّ۔

حضرت ایمن رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ڈھال سے کم قیمت میں چور کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔

۴۹۵۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ کَانَ یَقُوْلُ ثَمَنُہٗ یَوْمَئِذٍ عَشَرَۃُ دَرَاہِمَ۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ان دنوں ڈھال کی قیمت دس درہم تھی۔

۴۹۵۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلٰی عَہْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَوَّمُ عَشَرَۃَ دَرَاہِمَ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایسی ہی روایت مروی ہے۔ آپ فرماتے تھے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ڈھال کی قیمت دس درہم تھی۔

۴۹۵۷ اَخْبَرَنِیْ مُحَمَّدُ بْنُ وَہْبٍ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ سَلَمَۃَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحِیْمِ عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ مُوْسٰی عَنْ عَطَاءٍ ... ترجمہ اوپر گزر چکا ہے۔

۴۹۵۸ عَنْ عَطَاءٍ قَالَ اَدْنٰی مَا یُقْطَعُ فِیْہِ ثَمَنُ الْمِجَنِّ قَالَ وَثَمَنُ الْمِجَنِّ یَوْمَئِذٍ عَشَرَۃُ دَرَاہِمَ۔

سیدنا حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ کم از کم جس چیز میں ہاتھ کاٹا جائے گا۔ وہ ڈھال کی قیمت ہے اور اس کی قیمت ان دنوں میں دس درہم تھی۔

نوٹ: امام نسائی نے کہا کہ ایمن جن سے اس سے قبل بھی حدیث شریف نقل کی گئی ہے۔ آپ صحابی معلوم نہیں ہوتے اور آپ سے ایک اور حدیث بھی مرفوعاً ہے جس سے واضح ہوتا ہے کہ آپ صحابی نہیں ہیں۔

(۲) ابن حجر نے تقریب میں لکھا ہے کہ ایمن بن خریم جن کی کنیت ابوعطیہ ہے کے صحابی ہونے میں اختلاف ہے عجلی نے فرمایا کہ آپ تابعی اور ثقہ ہیں۔ لہٰذا اس صورت میں اوپر مذکور شدہ ایمن کی سب روایات مرسل ہوں گی۔ آگے آنے والی روایت سے مصنف علیہ الرحمۃ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ایمن رضی اللہ عنہ صحابی نہیں ہیں۔

۴۹۶۹ عَنْ أَيْمَنَ مَوْلَى ابْنِ الزُّبَيْرِ وَقَالَ مَرَّةً فِي حَدِيثِهِ مَوْلَى الزُّبَيْرِ عَنْ تُبَيْعٍ عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ الْوُضُوءَ ثُمَّ صَلَّى وَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ فَصَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَأَتَمَّ وَقَالَ سَوَّارٌ يُتِمُّ رُكُوعَهُنَّ وَسُجُودَهُنَّ وَيَعْلَمُ مَا يَقْتَرِئُ فِيهِنَّ وَقَالَ سَوَّارٌ يَقْرَأُ فِيهِنَّ كُنَّ لَهُ بِمَنْزِلَةِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔

سیدنا حضرت ایمن سے مروی ہے۔ جو ابن الزبیر یا زبیر رضی اللہ عنہما کے غلام تھے آپ نے تبیع سے سنا اور انہوں نے حضرت کعب سے، حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرے۔ پھر نماز پڑھے عبدالرحمان نے فرمایا نماز عشاء پڑھے پھر اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے اور انہیں پورا کرے سوار نے فرمایا کہ رکوع اور سجود میں انہیں پورا ادا کرے اور جو پڑھے اسے سمجھے تو وہ شب قدر میں عبادت کی طرح ہوں گی۔

نوٹ: یہ روایت اور اس سے پچھلی روایت اس باب سے متعلق نہیں ہے۔ مگر مصنف علیہ الرحمۃ اس موقف کو ثابت کرنے کے لیے لائے ہیں کہ ایمن صحابی معلوم نہیں ہوتے اس کی دلیل یہ ہے کہ روایت کو ایمن نے تبیع سے سنا اور تبیع خود تابعی ہیں لہٰذا ایمن بھی تابعی ہیں۔

۴۹۷۰ عَنْ كَعْبٍ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ شَهِدَ صَلَاةَ الْعَتَمَةِ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ صَلَّى إِلَيْهَا أَرْبَعًا مِثْلَهَا يَقْرَأُ فِيهَا وَيُتِمُّ رُكُوعَهَا وَسُجُودَهَا كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ۔

حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر نماز عشاء باجماعت پڑھے (عبدالرحمان نے فرمایا نماز عشاء پڑھے) پھر اس کے بعد چار رکعتیں پڑھے اور انہیں پورا کرے سوار نے فرمایا کہ رکوع اور سجود میں انہیں پورا ادا کرے وہ شب قدر میں عبادت کی طرح ہوں گی۔

۴۹۷۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ كَانَ ثَمَنُ الْمِجَنِّ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ پاک میں ڈھال کی قیمت دس درہم تھی۔

الثَّمَرُ الْمُعَلَّقُ يُسْرَقُ

درخت پر لگے ہوئے پھلوں کا چوری ہونا۔

۴۹۷۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كَمْ تُقْطَعُ الْيَدُ قَالَ لَا تُقْطَعُ الْيَدُ فِي ثَمَرٍ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے پوچھا گیا۔ کتنے مال کے چوری ہونے پر ہاتھ کاٹا جائے؟ آنحضور انور صلی اللہ علیہ وسلم

مُعَلَّقٍ فَإِذَا أَضَمَّهُ الْجَرِينُ قُطِعَتْ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ وَلَا تُقْطَعُ فِي حَرِيسَةِ الْجَبَلِ فَإِذَا آوَى الْمُرَاحَ قُطِعَتْ فِي ثَمَنِ الْمِجَنِّ.

نے فرمایا۔ اس پھل کے بدلے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے جو درخت پر لٹک رہا ہو۔ لیکن جب اسے اتار کر کھریان میں رکھا جائے اور اس میں سے کوئی شخص اتنا پھل چوری کرے جس کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو۔ تو اس میں ہاتھ کاٹا جائے۔ اسی طرح جو جانور پہاڑ یا میدان میں چرتے ہوں۔ ان میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔ لیکن جب وہ اپنے رہنے کی جگہ باڑوں میں ہوں۔ اور کوئی شخص انہیں چرائے۔ اور ان جانوروں کی قیمت ڈھال کی قیمت کے مساوی ہو تو چور کا ہاتھ کاٹا جائے۔

اَلثَّمَرُ يُسْرَقُ بَعْدَ اَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِينُ

جب پھل درخت سے اتار کر کھریان میں رکھا جائے اور وہاں سے چوری ہو جائے؟

۴۹۶۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَا اَصَابَ مِنْ ذِي حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ وَمَنْ خَرَجَ بِشَيْءٍ مِنْهُ فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوبَةُ وَمَنْ سَرَقَ شَيْئًا مِنْهُ بَعْدَ اَنْ يُؤْوِيَهُ الْجَرِينُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَعَلَيْهِ الْقَطْعُ وَمَنْ سَرَقَ دُونَ ذٰلِكَ فَعَلَيْهِ الْغَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَالْعُقُوبَةُ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے درخت پر لٹکے ہوئے پھلوں کے متعلق پوچھا گیا۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص ضرورت مند ہو۔ اور وہ ایسا پھل لے بشرطیکہ وہ اسے چھپا کر کپڑے میں نہ باندھے۔ تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں۔ اور اگر کوئی شخص چھپا کر نکل آئے تو اس پر دگنا تاوان ہے اس کی سزا علیحدہ ہوگی۔ جو شخص پھل توڑے جانے کے بعد چرائے اور ان کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے۔ اور اگر کوئی شخص ڈھال کی قیمت سے کم چرائے تو وہ اس کا دگنا تاوان دے۔ اور سزا الگ ہوگی۔

۴۹۶۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا مِنْ مُزَيْنَةَ اَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى فِي حَرِيسَةِ الْجَبَلِ فَقَالَ هِيَ وَمِثْلُهَا وَالنَّكَالُ وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الْمَاشِيَةِ قَطْعٌ اِلَّا فِيمَا آوَاهُ الْمُرَاحُ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ قَطْعُ الْيَدِ وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَرَى فِي الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَالَ هُوَ وَمِثْلُهُ مَعَهُ وَالنَّكَالُ وَلَيْسَ فِي شَيْءٍ مِنَ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ قَطْعٌ اِلَّا فِيمَا آوَاهُ الْجَرِينُ فَمَا اُخِذَ مِنَ الْجَرِينِ فَبَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ الْقَطْعُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ قبیلہ مزینہ کا ایک شخص سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ پہاڑ پر چرنے والے جانوروں کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی شخص ایسا جانور چوری کرے تو وہ جانور واپس کرے نیز اسی طرح کا ایک اور جانور دے اور سزا الگ پائے۔ اور جانور کو چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا۔ ہاں اگر وہ جانور جو باڑے کے اندر ہو۔ اور اس کی قیمت ڈھال کی قیمت سے کم ہو تو وہ جانور دوسرے واپس کرے اور کوڑے کھائے۔ اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اس پھل کے متعلق کیا ارشاد فرماتے ہیں جو درخت

وَمَا لَمْ يَبْلُغْ ثَمَنَ الْمِجَنِّ فَفِيهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ وَجَلَدَاتُ نَكَالٍ۔

پر ہو اور چوری ہو جائے تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ چرانے والا ہی پھل اور ادا کرے، اور وہ پھل ابھی لوٹانے سے سزا بھی پائے

اور درخت پر سے چوری ہونے والے پھل میں ہاتھ نہ کاٹا جائے! ہاں وہ پھل جو درخت سے توڑ کر کھلیان میں رکھا گیا ہو، اگر اس میں سے اتنا چوری ہو کہ اس کی قیمت ڈھال کی قیمت کے برابر ہو تو اس کا ہاتھ کاٹا جائے! اور اگر کم چرائے تو دوگنا جرمانہ دے، نیز سزا کے کوڑے بھی کھائے۔

بَابُ مَا لَا قَطْعَ فِيهِ :- جن چیزوں کو چوری کرنے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے گا!

۴۹۶۵ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ۔

سیدنا حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ راوی ہیں، کہ میں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا۔ پھلوں، کھجور کے گابھے چرانے میں ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

نوٹ: مصنف علیہ الرحمۃ نے اس روایت کو متعدد اسناد سے نقل فرمایا ہے۔ لہٰذا ان تمام اسناد کو الگ الگ متن کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ ترجمے اس لیے نہیں لکھے کہ سب روایات کا ترجمہ تقریباً ایک ہی ہے۔ وہ متعدد اسناد درج ذیل ہیں۔

۴۹۶۶ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ۔

۴۹۶۷ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ۔

۴۹۶۸ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ۔

۴۹۶۹ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ۔

۴۹۷۰ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ۔

۴۹۷۱ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ۔

۴۹۷۲ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ وَالْكَثَرُ الْجُمَّارُ۔

۴۹۷۳ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ۔

۴۹۷۴ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ۔

۴۹۷۵ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا قَطْعَ فِي ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ۔

۴۹۷۶ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص امانت میں خیانت کرے، علانیہ چھین لے یا اچک لے اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

نوٹ: اس کے لیے دوسری سزائیں ہوں گی کیونکہ یہ چوری نہیں۔

۴۹۷۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص امانت میں خیانت کرے، علانیہ چھینے یا اچک لے اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

۴۹۷۸ عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى الْمُخْتَلِسِ قَطْعٌ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص کسی سے چیز کو..... اچک لے اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

۴۹۷۹ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْخَائِنِ قَطْعٌ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ جو شخص امانت میں خیانت کرے اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

۴۹۸۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ عَلَى مُخْتَلِسٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا خَائِنٍ قَطْعٌ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص امانت میں خیانت کرے، علانیہ چوری کرے یا اچک لے اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

۴۹۸۱ عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ قَطْعٌ.

کہ اشعث بن سوار راوی ضعیف ہیں۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص امانت میں خیانت کرے اس کا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا امام نسائی فرماتے ہیں

بَابُ قَطْعِ الرِّجْلَيْنِ مِنَ السَّارِقِ بَعْدَ الْيَدَيْنِ

ہاتھ کاٹنے کے بعد چور کا پاؤں کاٹنا

۴۹۸۲ عَنِ الْحَارِثِ بْنِ حَاطِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِلِصٍّ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْتُلُوْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا سَرَقَ قَالَ اقْطَعُوْا يَدَهُ قَالَ ثُمَّ سَرَقَ فَقُطِعَتْ رِجْلُهُ ثُمَّ سَرَقَ عَلَى عَهْدِ اَبِيْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَتّٰى قُطِعَتْ قَوَائِمُهُ كُلُّهَا ثُمَّ سَرَقَ اَيْضًا الْخَامِسَةَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَ بِهٰذَا حِيْنَ قَالَ اقْتُلُوْهُ ثُمَّ دَفَعَهُ اِلٰى فِتْيَةٍ مِّنْ قُرَيْشٍ لِيَقْتُلُوْهُ مِنْهُمْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ وَكَانَ يُحِبُّ الْاِمَارَةَ فَقَالَ اَمِّرُوْنِيْ عَلَيْكُمْ فَاَمَّرُوْهُ عَلَيْهِمْ فَكَانَ اِذَا ضَرَبَ ضَرَبُوْهُ حَتّٰى قَتَلُوْهُ.

سیدنا حضرت حارث بن حاطب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں ایک چور لایا گیا۔ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے قتل کر دو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا اسے قتل کر دو پھر لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس نے چوری کی ہے۔ آپ نے فرمایا اس کا ہاتھ کاٹ دو۔ پھر اس نے چوری کی تو اس کا پاؤں کاٹ دیا گیا پھر اس نے سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور اقدس میں چوری کی حتی کہ اس کے چاروں ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیئے گئے۔ پھر اس نے پانچویں دفعہ چوری کی تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اس کے حال سے اچھی طرح واقف تھے اسی لیے آپ نے فرمایا تھا کہ اسے قتل کر ڈالو۔ بعد ازاں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسے قریش کے نوجوان لوگوں کے حوالے کیا تاکہ وہ اسے قتل کر دیں۔ ان میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ آپ سرداری چاہتے تھے۔ تو آپ نے

نے کہا یا تی لوگوں سے تم مجھ کو اپنا سردار کر لو۔ انھوں نے سردار کر لیا۔ پھر عبداللہ بن زبیر جب اس کو مارتے تو سب لوگ مارتے یہاں تک کہ اس کو مار ڈالا۔

بَابُ قَطْعِ الْيَدَيْنِ وَالرِّجْلَيْنِ مِنَ السَّارِقِ

چور کے دونوں ہاتھ اور پاؤں کاٹنا

۳۴۴ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جِيْءَ بِسَارِقٍ إِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ ثُمَّ جِيْءَ بِهِ الثَّانِيَةَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَقُطِعَ فَأُتِيَ بِهِ الثَّالِثَةَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ الرَّابِعَةَ فَقَالَ اقْتُلُوْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّمَا سَرَقَ فَقَالَ اقْطَعُوْهُ فَأُتِيَ بِهِ الْخَامِسَةَ قَالَ اقْتُلُوْهُ قَالَ جَابِرٌ فَانْطَلَقْنَا بِهِ إِلَى مِرْبَدِ النَّعَمِ وَحَمَلْنَاهُ فَاسْتَلْقَى عَلَى ظَهْرِهِ ثُمَّ كَشَّرَ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ فَانْصَدَعَتِ الْإِبِلُ ثُمَّ حَمَلُوْا عَلَيْهِ الثَّانِيَةَ فَفَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ حَمَلُوْا عَلَيْهِ الثَّالِثَةَ فَرَمَيْنَاهُ بِالْحِجَارَةِ فَقَتَلْنَاهُ ثُمَّ أَلْقَيْنَاهُ فِي بِئْرٍ ثُمَّ رَمَيْنَا عَلَيْهِ بِالْحِجَارَةِ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک چور لایا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اسے قتل کر دو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے چوری کی ہے۔ تو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا (دایاں) ہاتھ کاٹ دو۔ وہ چور (چوری کے جرم) میں دوبارہ دربارِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کیا گیا۔ تو حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اسے قتل کر دو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے چوری کی ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ اس کا بایاں پاؤں کاٹ ڈالو۔ پھر وہ چور تیسری دفعہ لایا گیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ اسے مار ڈالو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے چوری کی ہے تو آپ نے فرمایا۔ اس کا بایاں ہاتھ کاٹو۔ پھر وہ چور چوتھی دفعہ لایا گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اسے قتل کر دو۔ لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس نے چوری کی ہے۔ تو آپ نے فرمایا۔ اچھا اس کا دایاں پاؤں کاٹ دو۔ وہ پھر پانچویں دفعہ لایا گیا۔ تو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کو قتل کر دو۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ ہم اس چور کو مقام مربد نعم کی طرف لے چلے۔ اور اسے اٹھایا تو وہ چت لیٹ گیا۔ پھر وہ لیٹے لیٹے ہاتھوں اور پاؤں سے دوڑا۔ اونٹ اسے دیکھ کر ڈر گئے۔ اسے پھر اٹھایا گیا۔ لیکن اس نے پھر ایسا ہی کیا پھر اٹھایا تیسری دفعہ۔ آخر ہم نے اسے پتھروں سے قتل کر ڈالا۔ اور پھر ایک کنویں میں ڈال دیا۔ اوپر سے پتھر مارے۔

(امام نسائی فرماتے ہیں کہ حدیث ہذا منکر ہے۔ حدیث کی اسناد میں مصعب بن ثابت راوی قوی نہیں ہے)

القطع في السفر
سفر میں ہاتھ کاٹنا

۴۹۸۴ عن بسر بن أبي أرطاة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تقطع الأيدي في السفر.

سیدنا حضرت بسر بن ابو ارطاۃ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا سفر میں ہاتھ نہ کاٹے جائیں۔

نوٹ: اس لیے کہ سفر میں اس کا علاج کون کرے۔ اور کون اس کی خبر لے گا۔ یا ہو سکتا ہے کہ چور ناراض ہو کر کفار میں چلا جائے اور ان میں مل جائے۔

۴۹۸۵ عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم إذا سرق العبد فبعه ولو بنش.

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب غلام چوری کرے تو تم اسے فروخت کر دو خواہ وہ بیس درہم ہی کا بکے۔

(امام نسائی فرماتے ہیں کہ حدیث میں عمر بن ابی سلمہ قوی نہیں ہیں)

حد البلوغ وذكر السن الذي إذا بلغها الرجل والمرأة أقيم عليهما الحد
نوجوان ہونے کی علامت نوجوان کس وقت ہوتا ہے اور مرد و عورت پر کس عمر میں حد قائم کی جائے؟

۴۹۸۶ عن عطية قال كنت في سبي قريظة وكان ينظر فمن خرج شعرته قتل ومن لم تخرج استحيي ولم يقتل.

سیدنا حضرت عطیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں بنو قریظہ کے قیدیوں میں تھا اور لوگ انہیں دیکھتے اگر ان کے زیر ناف بال اگ چکے ہوتے تو انہیں قتل کر دیتے۔ اور جس کے بال نہ اگے ہوتے اس کو زندہ چھوڑ دیتے۔

تعليق يد السارق في عنقه
چور کی گردن میں اس کے ہاتھ کا ٹکڑا لٹکا دینا۔

۴۹۸۷ عن ابن محيريز قال سألت فضالة بن عبيد عن تعليق يد السارق في عنقه قال سنة قطع رسول الله صلى الله عليه وسلم يد سارق وعلق يده في عنقه.

جناب حضرت ابن محیریز راوی ہیں کہ میں نے فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کہ چور کا (کٹا ہوا) ہاتھ اس کی گردن میں لٹکانا کیسا ہے؟ انہوں نے فرمایا سنت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتھ کاٹا اور اس کے گلے میں لٹکایا۔

۴۹۸۸ عن عبد الرحمن بن محيريز قال قلت لفضالة بن عبيد أرأيت تعليق اليد في عنق السارق من السنة هو قال نعم أتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بسارق

حضرت عبد الرحمان بن محیریز رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت فضالہ بن عبید رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا چور کا ہاتھ اس کے گلے میں لٹکانا سنت ہے؟ تو آپ نے بتایا ہاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک چور لایا

فَقَطَعَ يَدَهُ وَعَلَّقَهُ فِي عُنُقِهِ۔

گیا۔ آپ نے اس کا ہاتھ کاٹ کر گلے میں لٹکا دیا۔

(امام نسائی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کی اسناد میں ایک راوی حجاج بن ارطاۃ کی حدیث حجت نہیں)۔

۱۰۹۰: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُغَرَّمُ صَاحِبُ سَرِقَةٍ اِذَا اُقِيْمَ عَلَيْهِ الْحَدُّ۔

حضرت عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب چور پر حد قائم کی جائے۔ تو پھر چوری کے مال کا تاوان اس پر لازمی نہیں۔

كِتَابُ الْاِيْمَانِ وَشَرَائِعِهٖ

کتاب ایمان اور اس کے ارکان کے متعلق

مصنف علیہ الرحمۃ نے ایمان کے باب کو سب سے آخر میں رکھا کیونکہ اعمال کا درجہ کم ہے اور ایمان کا درجہ زیادہ۔ پھر یہ ضروری تھا اس پر کتاب کو ختم کرنا مناسب ہوا کوئی نیکی اس وقت تک قبول نہیں ہوتی جب تک کہ ایمان نہ ہو۔ کافر اور غیر مسلم اگر کوئی نیک کام کرتے ہیں تو انہیں اس کا بدلہ دنیا میں مل جائے تو مل جائے مگر آخرت میں نہیں ملے گا۔ بلکہ اگر کوئی صاحب ایمان بھی کوئی نیک کام اللہ اور یوم آخرت کے تصور کے بغیر کرے تو ثواب نہیں ملے گا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ۔ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے۔

یعنی اعمال کا ثواب اس وقت ملے گا۔ جب انسان بہ نیت ثواب اس کام کو کرے مثلاً ایک شخص صرف محلہ والوں کو دکھانے کے لیے نماز پڑھتا ہے۔ اور دوسرا شخص اپنے معبود اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کے لیے عبادت کرتا ہے۔ دونوں نماز ایک ہی طرح کی پڑھیں گے، ثناء حمد، قرأت، تسبیح، تحمید وغیرہ سب یکساں ہوں گی۔ قیام، رکوع، سجود، بھی ویسا ہی ہوگا لیکن پہلے نمازی کے لیے قرآن مجید میں ہلاکت ہے۔ اور دوسرے کے لیے کامیابی اور کامرانی کا اعلان ہے۔ وجہ ظاہر ہے کہ پہلا شخص نماز ایمانی تقاضے کے مطابق نہیں پڑھ رہا ہے اور دوسرا ایمانی تقاضے کے مطابق پڑھ رہا ہے۔ لہٰذا ہمیں چاہیے کہ ہم جو کام کریں ایمانی تقاضوں کے مطابق کریں اور اس میں ثواب کا تصور رکھیں اسی چیز کو حدیث شریف میں ایمان و احتساب کے نام سے تعبیر کیا گیا ہے۔

ایمان کے اصل معنی کسی کے اعتبار و اعتماد پر کسی بات کو صحیح ماننے کے ہیں۔ کما فی القرآن۔

وَمَا اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صَادِقِيْنَ۔ (سورۃ یوسف ع ۲)

لیکن اصطلاح شرع میں ایمان یہ ہے کہ جو۔۔۔ کچھ۔۔۔ اللہ کے پیغمبر اللہ کی طرف سے لائیں اس کی تصدیق کرنا اور اسے حق جان کر قبول کرنا۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قسم کی کسی بات کو نہ ماننا ہی اس کی تکذیب ہے جو انسان کو کافر کر دیتی ہے۔

لہٰذا مومن ہونے کے لیے ضروری ہے۔ كُلّ مَا جَاءَ بِهِ الرَّسُوْلُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ۔ کی تصدیق۔

یعنی ان تمام چیزوں اور حقیقتوں کی تصدیق جو اللہ کے پیغمبر اللہ کی طرف سے لائے! لیکن ان سب چیزوں کی پوری تفصیل جاننی ضروری نہیں۔ یعنی ایمانیات سے متعلق حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس قدر تشریح خود فرمادی ہے۔ اس کو اسی تشریح

کے ساتھ ماننا ضروری ہے۔ اور ایمان کی جن جن باتوں کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مجمل رکھا ہے۔ ان کو اسی اجمال کے ساتھ ماننا کافی ہے۔ بشرطیکہ جن امور کا ثبوت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ایسے قطعی و بدیہی طریقہ سے ہو، جس میں کسی شک و شبہے کی گنجائش نہ ہو۔ دین کی ایسی باتوں کو اصطلاحِ شرع میں ضروریاتِ دین کہتے ہیں۔ ان سب پر ایمان لانا ضروری ہے۔ اگر ان میں سے کسی ایک کا انکار کرے گا، تو مومن نہیں ہے۔ مختصراً ایمان حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصدیق کا دوسرا نام ہے۔ ہر اس چیز میں جس کا ثبوت آپ سے قطعی اور ضروری طور پر ہوا ہو۔ ضروریات حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے تواتر کے ذریعے ہم تک پہنچی ہیں اس کا ثبوت قطعی جیسے قرآن، نمازوں کی تعداد، رکعات کی تعداد، رکوع و سجدہ کی کیفیات۔ اذان، زکوٰۃ، حج، حضور کی ذات پر نبوت کا ختم ہونا یعنی یہ کہ آپ آخری نبی ہیں۔ اور ضروری کے معنی یہ ہیں کہ اس بات کی شہرت مسلمانوں میں اس درجہ کی ہو کہ عوام تک اس سے واقف ہوں جیسے اللہ تعالیٰ کا ایک ہونا، حضور کا نبی ہونا، جنت دوزخ، نماز، روزہ، زکوٰۃ وغیرہ۔

ایمان تصدیق قلبی کا دوسرا نام

سیدنا حضرت امام اعظم جناب ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں، کہ اصل ایمان صرف تصدیق قلبی کا نام ہے۔ مگر احکام شرعیہ کے نفاذ کے لیے زبانی اقرار بھی ضروری ہے۔ جب کہ کوئی عذر مانع نہ ہو کمی و زیادتی نہیں ہوتی۔ جن آیات و احادیث میں بظاہر ایمان کے کم یا زیادہ ہونے کا بیان ہے۔ اس سے ایمان کی قوت اور ضعف مراد ہے۔ کیونکہ کم یا زیادہ وہ چیز ہوتی ہے۔ جو طول عرض رکھے اور ایمان کیف ہے (تفصیلی مطالعہ کے لیے فیوض الباری شرح بخاری حصہ اول ملاحظہ ہو)

ذکر افضل الاعمال

سب عملوں میں کونسا عمل افضل ہے؟

۴۹۹۰- عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ.

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، کون سا عمل افضل ہے؟ آپ نے فرمایا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا۔

نوٹ:- ایمان کے بغیر کوئی عمل فائدہ مند اور سود مند نہیں ہوتا۔ تو ایمان تمام اعمال اور نیکیوں سے مقدم اور ضروری ٹھہرا۔

۴۹۹۱- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حُبْشِيٍّ الْخَثْعَمِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْأَعْمَالِ أَفْضَلُ قَالَ إِيمَانٌ لَا شَكَّ فِيهِ وَجِهَادٌ لَا غُلُولَ فِيهِ وَحَجَّةٌ مَبْرُورَةٌ.

سیدنا حضرت عبداللہ الحبشی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا، کون سا عمل افضل ہے؟ تو آپ نے فرمایا۔ ایسا ایمان جس میں شک نہ ہو اور ایسا جہاد جس میں چوری نہ ہو۔ یعنی مال غنیمت میں سے اور حج مبرور (جس کے بعد گناہ نہ ہو)

۴۹۹۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ وَطَعْمَهُ أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس شخص میں تین صفات ہوں گی وہ ایمان سے کی حقیقی لطف اندوز ہوگا۔ ایک تو یہ کہ وہ

وَجَلَّ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ فِي اللَّهِ وَأَنْ يُبْغِضَ فِي اللَّهِ وَأَنْ تُوقَدَ نَارٌ عَظِيمَةٌ فَيَقَعَ فِيهَا أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُشْرِكَ بِاللَّهِ شَيْئًا۔

شخص اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ محبت رکھے۔ دوسرا یہ کہ وہ نیک بندوں سے اللہ کے لیے دوستی رکھے اور اللہ کے لیے دشمنی رکھے (یعنی کافروں سے دشمنی رکھے) تیسرا یہ کہ آگ کا بہت بڑا الاؤ روشن کیا جائے تو وہ اس میں گرنا قبول کرے لیکن اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرے۔

نوٹ: ان تینوں صفات کا دراصل ایک ہی مقصد ہے اور وہ یہ کہ سب سے زیادہ انسان کو اللہ سے محبت ہو۔ اور وہ شخص اپنے دل زبان اور جان سے حقیقی محبت کرنے والا ہو جس شخص کو اللہ سے اس قدر محبت ہوگی وہی حقیقی مومن ہے وہ کبھی کفار میں شریک نہ ہوگا اور نہ ہی ان سے دوستی رکھے گا۔

حَلَاوَةُ الْإِيمَانِ

ایمان کی لذت

۴۹۹۳ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يُحَدِّثُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلَاوَةَ الْإِيمَانِ مَنْ أَحَبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَمَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ كَانَ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْكُفْرِ بَعْدَ أَنْ أَنْقَذَهُ اللَّهُ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص میں تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کا لطف اٹھائے گا۔ ایک تو وہ شخص صرف اللہ تعالیٰ کے لیے دوستی رکھے۔ دوسرا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے سب سے زیادہ محبت رکھے۔ تیسرا یہ کہ وہ آگ میں گرنا قبول کرے مگر پھر کافر ہونا منظور نہ کرے اس کے بعد کہ اللہ تعالیٰ نے اس کو کفر سے نجات بخشی۔

حَلَاوَةُ الْإِسْلَامِ

اسلام کی مٹھاس

۴۹۹۴ عَنْ أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْإِسْلَامِ مَنْ كَانَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ أَحَبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهُ إِلَّا لِلَّهِ وَمَنْ يَكْرَهُ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُلْقَى فِي النَّارِ۔

ترجمہ اوپر گزر چکا ہے

بَابُ نَعْتِ الْإِسْلَامِ

اسلام کسے کہتے ہیں۔

۴۹۹۵ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ إِذْ طَلَعَ عَلَيْنَا رَجُلٌ شَدِيدُ بَيَاضِ الثِّيَابِ شَدِيدُ سَوَادِ الشَّعْرِ لَا يُرَى عَلَيْهِ أَثَرُ السَّفَرِ وَلَا يَعْرِفُهُ مِنَّا أَحَدٌ حَتَّى جَلَسَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ

امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ ایک دن ہم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ اسی دوران ایک شخص آیا جس کے کپڑے بہت سفید تھے۔ بال بہت کالے تھے۔ یہ معلوم نہیں ہوتا تھا کہ وہ سفر سے آیا ہے۔ اور ہم میں سے کوئی شخص اس کو پہچانتا

صلی اللہ علیہ وسلم فاسند رکبتیہ الی رکبتیہ ووضع کفیہ علی فخذیہ ثم قال یا محمد اخبرنی عن الاسلام قال ان تشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ وتقیم الصلوۃ وتؤتی الزکوۃ وتصوم رمضان وتحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا قال صدقت فعجبنا لہ یسالہ ویصدقہ ثم قال اخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ والیوم الاخر والقدر کلہ خیرہ وشرہ قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد اللہ کانک تراہ فان لم تکن تراہ فانہ یراک قال فاخبرنی عن الساعۃ قال ما المسئول عنہا باعلم بہا من السائل قال فاخبرنی عن اماراتہا قال ان تلد الامۃ ربتہا وان تری الحفاۃ العراۃ العالۃ رعاء الشاء یتطاولون فی البنیان قال ثم لبثت ثلثا ثم قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عمر ہل تدری من السائل قلت اللہ ورسولہ اعلم قال فانہ جبریل علیہ السلام اتاکم یعلمکم امر دینکم۔

[...] اپنے گھٹنے آپ کے گھٹنوں سے ملا کر سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا اور اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر رکھے (مؤدب ہو کر بیٹھا جیسے شاگرد اپنے استاد کے سامنے بیٹھتا ہے) پھر عرض کرنے لگا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ارشاد فرمایئے کہ اسلام کیا ہے؟ حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ اور بلاشبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے ہیں۔ نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا، رمضان المبارک کے روزے رکھنا، بیت اللہ کا حج کرنا بشرطیکہ استطاعت ہو۔ (زادِ راہ ہو) اس نے عرض کیا آپ نے سچ فرمایا۔ ہم حیران ہوئے کہ خود ہی سوال کرتا ہے۔ (جیسے کہ وہ نہیں جانتا) اور پھر کہتا ہے کہ آپ نے سچ فرمایا۔ جیسے وہ پہلے ہی سے علم رکھتا ہے۔ پھر اس نے کہا آپ مجھے یہ فرمایئے کہ ایمان کیا ہے؟ آپ نے جواب میں فرمایا۔ اللہ کی (ذات اور صفات) پر یقین رکھنا اس کے فرشتوں پر ایمان لانا۔ اللہ کی کتابوں پر ایمان لانا اللہ کے رسولوں پر ایمان رکھنا قیامت پر ایمان رکھنا اچھی اور بری تقدیر پر ایمان رکھنا تو اس نے عرض کیا آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے عرض کیا۔ ارشاد فرمایئے کہ احسان کیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی اس طرح عبادت کرنا گویا کہ تم اللہ رب العزت کو دیکھ رہے ہو اور اگر تم نہ دیکھ سکو تو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے پھر اس نے عرض کیا مجھے ارشاد فرمایئے کہ قیامت کب ہوگی؟ آپ نے فرمایا جس شخص سے سوال کر رہے ہو وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ اس نے عرض کیا قیامت کی نشانیاں فرمایئے؟ تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کی ایک نشانی یہ ہے۔ کہ لونڈی اپنے مالک کو جنے گی۔ اور ننگے پاؤں، ننگے بدن والے مفلس، نادار بکریاں چرانے والے بڑے بڑے محل تعمیر کریں گے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں تین دن تک ٹھہرا رہا۔ پھر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بتایا اے عمر! کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ سائل کون تھا؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اچھی طرح جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ یہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو تمہیں دین کی باتیں سکھانے آئے تھے۔

نوٹ:۔ (۱) اللہ پر یقین کرنا اللہ کی ذات اور صفات پر ایمان لانا۔

(۲) اللہ کے فرشتوں پر ایمان لانا کہ وہ اللہ کی نوری مخلوق ہیں۔ جیسے حکم ہوتا ہے اس طرح بجا لاتے ہیں۔ خداوند قدوس

نے ان میں بڑی اور زبردست طاقت رکھی ہے

(۳) اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان لانے کا مطلب یہ ہے کہ جو صحائف اللہ نے اپنے رسولوں پر نازل فرمائے وہ سب برحق ہیں اللہ کا کلام ہیں۔ اللہ کی طرف سے ہیں قرآن مجید، توراۃ، انجیل اور زبور منزل من اللہ ہیں۔

(۴) اللہ کے رسولوں پر ایمان لانے کا معنی یہ ہے کہ جتنے پیغمبر دنیا میں آئے بعض کا حال ہمیں معلوم ہوا اور بعض کا نہیں، سب برحق اور اللہ کے بھیجے ہوئے تھے اور انہوں نے جو حکم دیئے سب اللہ رب العزت کی طرف سے دیئے۔

(۵) قیامت پر ایمان لانے کے معنی یہ ہیں کہ عذاب اور ثواب کا دن ہوگا جس دن اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو دوبارہ زندہ [illegible] گا۔ نیکوں کو ان کی نیکی کا بدلہ اور بُروں کو ان کی برائی کی سزا دے گا۔

(۶) تقدیر پر ایمان لانے کے معنی یہ ہیں کہ برا بھلا سب اللہ کی طرف سے ہے۔ ان کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ کو اچھی طرح علم تھا کہ فلاں شخص نیک ہوگا اور فلاں برا۔ کوئی کام اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر نہیں ہوتا لیکن وہ نیکوں سے خوش ہوتا ہے، اور بدکاروں سے ناراض۔ اور اللہ نے ہمیں اختیار دیا ہے کہ اگر ہم اچھا کام کریں گے تو ثواب پائیں گے اور برے کام کریں گے تو اپنا نقصان خود آپ کریں گے۔

(۷) احسان وہ درجہ اور مقام ہے۔ جو اسلام اور ایمان کے بعد خدا تعالیٰ کے خاص اور مقرب بندوں کو حاصل ہوتا ہے

(۸) لونڈی اپنے مالک کو جنے گی۔ مراد مالک اور مالکہ دونوں ہیں۔ اور ربتہا کو مونث بطور خاص اس لیے لایا گیا، کہ عورتیں مردوں کی نسبت زیادہ جاہل ہوتی ہیں۔ کیونکہ بیٹی جب اپنے ماں باپ کی مالک ہوگی تو بیٹا بدرجہ اولیٰ ہوگا۔ محدثین کرام رحمہم اللہ کے اس اجمال کی تفصیل اور اشکال کی توضیح میں متعدد اقوال منقول ہیں۔

(۱) حافظ ابن حجر کے نزدیک اقرب الی الصواب قول یہ ہے کہ اولاد اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرے گی۔ تو گویا [illegible] اور بیٹا بیٹی اس کے مالک۔

(ب) دوسرا قول یہ ہے کہ لوگ اپنی ام ولد لونڈیوں کو فروخت کرنے لگیں گے۔ اور وہ اس طرح بکتی بکتی کبھی بیٹے کے پاس آجائے گی۔

(ج) اور تیسرا یہ کہ لونڈیوں کے بچے (اولاد) بہت زیادہ ہوں گے۔ اسلام بہت پھیلے گا، اور کافروں کی عورتیں مسلمان بن کر مسلمانوں کے پاس رہیں گی!

صِفَةُ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلَامِ

ایمان اور اسلام کی صفت کا بیان

۴۹۹۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَأَبِي ذَرٍّ قَالَا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَجْلِسُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ أَصْحَابِهِ فَيَجِيءُ الْغَرِيبُ فَلَا يَدْرِي أَيُّهُمْ هُوَ حَتَّى يَسْأَلَ فَطَلَبْنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَجْعَلَ لَهُ مَجْلِسًا يَعْرِفُهُ الْغَرِيبُ إِذَا أَتَاهُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ اور حضرت ابوذر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے درمیان بیٹھتے۔ پھر جو شخص نیا آتا وہ آپ کو پہچان نہ سکتا، جب تک کہ پوچھ نہیں لیتا لہٰذا ہم نے چاہا کہ آپ کے تشریف رکھنے کی جگہ بنا دیں! تاکہ نیا شخص آتے ہی آپ کو پہچان لے

فَبَنَيْنَا لَهُ دُكَّانًا مِنْ طِينٍ كَانَ يَجْلِسُ عَلَيْهِ
إِنَّا لَجُلُوسٌ وَرَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي مَجْلِسِهِ إِذْ أَقْبَلَ رَجُلٌ أَحْسَنُ النَّاسِ
وَجْهًا وَأَطْيَبُ النَّاسِ رِيحًا كَأَنَّ ثِيَابَهُ لَمْ
يَمَسَّهَا دَنَسٌ حَتَّى سَلَّمَ فِي طَرَفِ الْبِسَاطِ فَقَالَ
السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ فَرَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ قَالَ
أَدْنُو يَا مُحَمَّدُ قَالَ ادْنُهْ فَمَا زَالَ يَقُولُ أَدْنُو
مِرَارًا وَيَقُولُ لَهُ ادْنُ حَتَّى وَضَعَ يَدَهُ عَلَى رُكْبَتَيْ
رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَا الْإِسْلَامُ قَالَ الْإِسْلَامُ
أَنْ تَعْبُدَ اللهَ وَلَا تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمَ
الصَّلَاةَ وَتُؤْتِيَ الزَّكَاةَ وَتَحُجَّ الْبَيْتَ وَتَصُومَ
رَمَضَانَ قَالَ إِذَا فَعَلْتُ ذَلِكَ فَقَدْ أَسْلَمْتُ قَالَ
نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ فَلَمَّا سَمِعْنَا قَوْلَ الرَّجُلِ
صَدَقْتَ أَنْكَرْنَاهُ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَا
الْإِيمَانُ قَالَ الْإِيمَانُ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَ
الْكِتَابِ وَالنَّبِيِّينَ وَتُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ قَالَ فَإِذَا
فَعَلْتُ ذَلِكَ فَقَدْ آمَنْتُ قَالَ رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ صَدَقْتَ
قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَا الْإِحْسَانُ قَالَ أَنْ
تَعْبُدَ اللهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ
يَرَاكَ قَالَ صَدَقْتَ قَالَ يَا مُحَمَّدُ أَخْبِرْنِي مَتَى
السَّاعَةُ قَالَ فَنَكَسَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا ثُمَّ
أَعَادَ فَلَمْ يُجِبْهُ شَيْئًا ثُمَّ أَعَادَ فَلَمْ يُجِبْهُ
شَيْئًا وَرَفَعَ رَأْسَهُ فَقَالَ مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا
بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَلَكِنْ لَهَا عَلَامَاتٌ تُعْرَفُ بِهَا
إِذَا رَأَيْتَ الرِّعَاءَ الْبُهْمَ يَتَطَاوَلُونَ فِي
الْبُنْيَانِ وَرَأَيْتَ الْحُفَاةَ الْعُرَاةَ مُلُوكَ
الْأَرْضِ وَرَأَيْتَ الْمَرْأَةَ تَلِدُ رَبَّهَا خَمْسٌ لَا يَعْلَمُهَا

پھر ہم نے آپ کے لیے مٹی کا ایک اونچا چبوترہ بنایا آپ اس
پر تشریف فرما ہوئے۔ ایک دن ہم سب بیٹھے ہوئے تھے
اور حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی جگہ تشریف فرما تھے
اسی دوران ایک شخص آیا جس کا منہ سب لوگوں سے اچھا تھا
اور جس کے بدن کی خوشبو سب سے اچھی تھی۔ اور اس کے
کپڑوں میں ذرا سی میل بھی نہ تھی۔ اس نے فرش کے کنارے
سے سلام کیا۔ اور عرض کیا السلام علیک یا محمد۔ آپ نے اس کے
سلام کا جواب فرمایا اس نے عرض کیا کیا میں قریب آ سکتا ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں آ جاؤ۔ وہ
بار بار کہتا رہا میں نزدیک آ جاؤں آپ فرماتے آ۔ حتی کہ اس نے اپنے ہاتھ سرور
کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں پر رکھ دیئے اور عرض کیا
یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے یہ ارشاد فرمایئے کہ اسلام کی تعریف
کیا ہے؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسلام یہ ہے
کہ تو اللہ وحدہٗ لاشریک کی عبادت کرے اور کسی کو اللہ
کے ساتھ شریک نہ کرے۔ نماز پڑھے۔ زکوٰۃ دے۔ خانہ
کعبہ کا حج کرے۔ رمضان المبارک کے روزے رکھے۔
اس نے پوچھا جب میں یہ اعمال کر لوں تو کیا مسلمان ہو جاؤں گا
آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ اس نے عرض کیا۔ آپ نے سچ ارشاد
فرمایا جب ہم نے یہ سنا کہ وہ کہتا ہے۔ آپ نے سچ
فرمایا۔ تو ہمیں برا معلوم ہوا (کیونکہ جان بوجھ کر کیوں سوال
کرتا ہے) پھر کہنے لگا۔ مجھے ارشاد فرمایئے ایمان کیا ہے؟
آپ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ، اللہ کے فرشتوں، اللہ کی کتابوں
پیغمبروں اور تقدیر پر یقین کرنا ایمان ہے۔ اس نے پوچھا
جب میں ایسا کر لوں تو مومن ہو جاؤں گا؟ سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں۔ اس نے عرض کیا آپ نے سچ فرمایا۔
پھر اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے ارشاد
فرمایئے کہ احسان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ تو اللہ تعالیٰ
کی عبادت اس طرح کرے گویا اس کو دیکھ رہا ہے۔ اگر ایسا
ممکن نہ ہو تو اس طرح عبادت الٰہی میں مشغول ہو گویا کہ اللہ
تعالیٰ تمہیں دیکھ رہا ہے اس نے عرض کیا: سچ ہے۔"

إِلَّا اللّٰهُ إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ إِلَى قَوْلِهِ إِنَّ اللّٰهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ثُمَّ قَالَ لَا وَالَّذِي بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ هُدًى وَبَشِيرًا مَا كُنْتُ بِأَعْلَمَ بِهِ مِنْ رَجُلٍ مِنْكُمْ وَإِنَّهُ لَجِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فِي صُورَةِ دِحْيَةَ الْكَلْبِيِّ ۔

پھر اس نے پوچھا مجھے یہ بتایئے کہ قیامت کب قائم ہوگی؟ یہ سن کر آپ نے پہلے نظر نیچی کی اور کوئی جواب نہ دیا پھر تھوڑی دیر بعد سر اٹھایا - پھر فرمایا تم جس سے سوال کر رہے ہو - وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا - البتہ قیامت کی نشانیوں میں بعض یہ ہیں - جب تو دیکھے کہ جانوروں کے چرانے والے اونچی اونچی عمارتیں بنا رہے ہیں - اور تو دیکھے کہ ننگے پاؤں اور ننگے بدن والے لوگ زمین کے بادشاہ ہوں اور تو عورت کو دیکھے کہ وہ اپنے مالک کو جنتی ہے - تو سمجھ لو کہ قیامت نزدیک ہے - پانچ چیزوں کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا - پھر آپ نے یہ آیت شریفہ ان اللہ عندہ علم الساعۃ سے لے کر علیم خبیر تک تلاوت فرمائی - بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - اس ذات اقدس کی قسم جس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا ہادی اور بشیر بنا کر ارسال فرمایا - میں اس شخص کو تم سے زیادہ نہیں جانتا - یہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو دحیہ کلبی کی شکل میں نازل ہوئے تھے -

نوٹ :- دحیہ کلبی ایک خوبصورت صحابی تھے - جناب جبرئیل اسی کی شکل میں نازل ہوتے - لیکن حافظ ابن حجر فرماتے ہیں - یہ فقرہ راوی کا وہم ہے - کیونکہ اگر دحیہ کلبی کی شکل و صورت ہوتی تو جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ ایسے نہ فرماتے کہ ہم میں سے کوئی شخص اسے پہچانتا نہیں تھا -

اللہ تعالیٰ کے فرمان قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا قُلْ لَمْ تُؤْمِنُوا وَلٰكِنْ قُولُوا أَسْلَمْنَا کی تفسیر

نوٹ :- بظاہر اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اور اسلام میں فرق ہے - ایک اور آیت ہے - فاخرجنا من کان فیها من المومنین فما وجدنا فیها غیر بیت من المسلمین - اس سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایمان اور اسلام ایک ہے - مگر اصل اور درست یہ ہے کہ اسلام عام ہے اور ایمان خاص جو شخص مومن ہے - وہ لازمی مسلم ہے - اور جو شخص مسلم ہے - اس کا مومن ہونا لازمی نہیں - اسلام کے معنی ہیں سر تسلیم خم کر دینا ، تابعدار ہونا اور ایمان کے معنی ہیں تابعداری کے ساتھ دل سے یقین کرنا بعض لوگ زبردستی کے ساتھ بھی مسلمان بن جاتے ہیں انہیں مسلم کہیں گے مومن نہ کہیں گے!

[illegible] عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ أَعْطَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رِجَالًا وَلَمْ يُعْطِ رَجُلًا مِنْهُمْ شَيْئًا قَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْطَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا وَلَمْ تُعْطِ فُلَانًا شَيْئًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ مُسْلِمٌ حَتَّى أَعَادَهَا سَعْدٌ ثَلَاثًا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَوْ مُسْلِمٌ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَأُعْطِي رِجَالًا وَأَدَعُ مَنْ هُوَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُمْ لَا أُعْطِيهِ شَيْئًا مَخَافَةَ

سیدنا حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے - کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگوں کو روپیہ عنایت فرمایا - اور بعض کو نہ دیا - سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کیا - یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فلاں فلاں صاحب کو دیا اور فلاں کو نہ دیا - حالانکہ وہ مسلمان ہے - حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا - کیا وہ مسلم ہے؟ سعدؓ نے تین دفعہ یہی فرمایا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہر دفعہ یہی دریافت فرماتے تھے کیا وہ مسلم ہے؟ بعد ازاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا - میں بعض لوگوں کو دیتا ہوں اور بعض لوگوں کو

أَنْ يُكَبُّوا فِي النَّارِ عَلَىٰ وُجُوهِهِمْ ۔

نہیں دیتا۔ حالانکہ میں جن لوگوں کو نہیں دیتا ان سے مجھے زیادہ محبت ہے۔ مگر میں جن لوگوں کو دیتا ہوں تو اس خدشے سے دیتا ہوں کہ کہیں وہ جہنم میں اوندھے نہ گرائے جائیں۔

نوٹ:۔ بعض لوگ نو مسلم تھے۔ اور وہ نئے نئے مال کے لالچ سے مسلمان ہو گئے تھے۔ اور ابھی ان کے دلوں میں ایمان ابھی طرح جاگزیں نہ ہوا تھا۔ لہٰذا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں مال عنایت فرمانا ضروری سمجھا تا کہ وہ اسلام سے برگشتہ نہ ہو جائیں۔ اور جو مستقل مزاجی سے ایمان اور اسلام پر قائم تھے۔ انہیں پہلے دینا ضروری نہ سمجھا۔ حدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ مومن اور مسلم میں فرق ہے۔

۴۹۹۸ عَنْ سَعْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَسَمَ قَسْمًا فَأَعْطَىٰ نَاسًا وَمَنَعَ آخَرِينَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْطَيْتَ فُلَانًا وَفُلَانًا وَمَنَعْتَ فُلَانًا وَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ لَا تَقُلْ مُؤْمِنٌ وَقُلْ مُسْلِمٌ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا ۔

سیّدنا حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ مال تقسیم فرمایا۔ تو آپ نے بعض لوگوں کو مال دیا۔ اور بعض کو نہ دیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فلاں فلاں لوگوں کو دیا اور فلاں کو نہ دیا حالانکہ وہ بھی تو مومن ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مومن نہ کہو بلکہ کہو مسلمان ہے۔ ابن شہاب نے یہ آیت تلاوت کی۔ قَالَتِ الْأَعْرَابُ آمَنَّا۔ یعنی اعراب نے کہا کہ ہم ایمان لائے۔ آپ فرما دیجئے کہ تم ایمان نہیں لائے بلکہ اسلام لائے ہو۔

۴۹۹۹ عَنْ بِشْرِ بْنِ سُحَيْمٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ أَنْ يُنَادِيَ أَيَّامَ التَّشْرِيقِ إِنَّهُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مُؤْمِنٌ وَهِيَ أَيَّامُ أَكْلٍ وَشُرْبٍ ۔

جناب حضرت بشیر بن سحیم رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو گیارہ، بارہ اور تیرہ ذی الحجہ تک یہ پکا اعلان کرنے کا حکم فرمایا کہ جنت میں فقط مومن ہی داخل ہوگا۔ اور یہ دن کھانے پینے کے ہیں۔

صِفَةُ الْمُؤْمِنِ

مومن کی صفت

۵۰۰۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ النَّاسُ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُؤْمِنُ مَنْ أَمِنَهُ النَّاسُ عَلَىٰ دِمَائِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ ۔

سیّدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مومن وہ ہے۔ جس سے دوسرے مسلمانوں کا جان اور مال بے خطر ہے۔

صِفَةُ الْمُسْلِمِ

مسلمان کی صفت

۵۰۰۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُسْلِمُ

سیّدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا

مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللَّهُ عَنْهُ.

کہ مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں اور مہاجر وہ ہے جو اللہ رب العزت کی منع کی ہوئی باتوں سے رک جائے۔

نوٹ:۔ دوسرے مسلمان بچے رہیں۔ یعنی زبان سے کسی کو برا نہ کہے اور ہاتھ سے کسی شخص کو تکلیف اور ایذا نہ دے۔

(۲) ہجرت کا معنی ہے ترک وطن۔ اور لفظ مہاجر اسی سے نکلا ہے۔ یعنی ایسا شخص جو اپنے وطن کو اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے لیے چھوڑ دے۔ مثلاً کفر کے علاقہ اور ملک سے نکل کر اسلام کے ملک میں چلا جائے۔ حدیث ہذا کا معنی یہ ہے کہ وطن کے چھوڑنے کے ساتھ ساتھ گناہوں کو ترک کرنا بھی ضروری ہے۔

۵۰۰۲- عَنْ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَأَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَذَلِكُمُ الْمُسْلِمُ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ہماری نماز کی طرح نماز پڑھے دوران نماز ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے۔ اور ہمارا ذبح کیا ہوا۔ جانور کھائے وہ مسلمان ہے۔

حُسْنُ إِسْلَامِ الْمُسْلِمِ

مسلمان کا بہترین اسلام

۵۰۰۳- عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ كَتَبَ اللَّهُ لَهُ كُلَّ حَسَنَةٍ كَانَ أَزْلَفَهَا وَمُحِيَتْ عَنْهُ كُلُّ سَيِّئَةٍ كَانَ أَزْلَفَهَا ثُمَّ كَانَ بَعْدَ ذَلِكَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرَةِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلَّا أَنْ يَتَجَاوَزَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنْهَا.

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب کوئی شخص اچھی طرح مسلمان ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ہر اس نیکی کو لکھ لیتا ہے۔ جو اس نے کی تھی (اسلام سے قبل) اور ہر برائی کو مٹا دیتا ہے جو اس نے کی تھی۔ پھر بعد از اسلام نیا حساب اس طرح شروع ہوتا ہے۔ کہ ہر نیکی کے عوض دس سے لے کر سات سو تک نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ اور ہر برائی کے بدلے ایک برائی لکھی جاتی ہے۔ مگر جب اللہ رب العزت اس شخص کو معاف فرما دے تو وہ برائی بھی نہیں لکھی جاتی)۔

أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ

سب سے زیادہ افضل اسلام

۵۰۰۴- عَنْ أَبِي مُوسَى قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ.

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا اسلام افضل ترین ہے؟ تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ ایسا اسلام جس میں دوسرے مسلمان اس کی زبان اور ہاتھ سے بچیں۔

أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ

بہترین اسلام

۵۰۰۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں عرض کیا، کون سا اسلام افضل ہے۔ آپ نے فرمایا: محتاجوں تنگ دستوں اور غریبوں کو کھانا کھلانا اور ہر اس شخص کو سلام کرنا جسے تم جانتے ہو یا نہ جانتے ہو۔

عَلٰى كَمْ بُنِيَ الْإِسْلَامُ

اسلام کی بنیاد کن چیزوں پر ہے۔

۵۰۰۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ أَلَا تَغْزُو قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَإِقَامِ الصَّلٰوةِ وَإِيتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصِيَامِ رَمَضَانَ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص نے آپؓ سے پوچھا آپ جہاد نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا: میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے: اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ نماز پڑھنا، زکوٰۃ دینا اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ حج کرنا۔

اَلْبَيْعَةُ عَلَى الْإِسْلَامِ

اسلام پر بیعت کرنا۔

۵۰۰۷ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي مَجْلِسٍ فَقَالَ تُبَايِعُونِي عَلٰى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا. ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْهِمُ الْآيَةَ فَمَنْ وَفٰى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَيْهِ فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ وَإِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُ.

سیدنا حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم ایک مجلس میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تم میرے ساتھ اس بات پر بیعت کرتے ہو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو گے چوری نہ کرو گے، زنا نہیں کرو گے۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی۔ جو شخص تم میں سے وعدہ کو نبھائے (مذکورہ باتوں پر قائم رہے) تو اس کا ثواب اللہ کے ہاں ہے۔ اور پھر جس شخص سے ایسے فعل کا صدور ہو جائے پھر اللہ تعالیٰ دنیا میں اس کی پردہ پوشی فرمائے۔ تو آخرت میں وہ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر منحصر ہے۔ اللہ چاہے تو اسے عذاب دے اور اگر پسند فرمائے تو اس کی مغفرت فرمائے۔

عَلٰى مَا يُقَاتَلُ النَّاسُ

جس بات پر لوگوں سے لڑنا چاہیے۔

۵۰۰۸ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتَّى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ فَإِذَا شَهِدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُولُ اللّٰهِ وَاسْتَقْبَلُوا قِبْلَتَنَا وَأَكَلُوا ذَبِيحَتَنَا وَصَلَّوْا صَلَاتَنَا فَقَدْ حُرِّمَتْ عَلَيْنَا دِمَاؤُهُمْ وَأَمْوَالُهُمْ إِلَّا بِحَقِّهَا لَهُمْ مَا لِلْمُسْلِمِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَيْهِمْ۔

کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھے لوگوں سے جہاد کرنے کا حکم ہوا ہے۔ حتیٰ کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں۔ اور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول برحق ہیں۔ جب وہ یہ گواہی دیں کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں اور ہمارے قبلے کی طرف رخ کریں (نماز میں) ہمارا ذبیحہ کھائیں ہماری طرح نماز پڑھیں تو کسی حق کے سوا ان کی جانیں اور مال ہم پر حرام ہو گئے (یعنی وہ کسی کی جان۔ اور مال لیں تو بدلے میں ان کی جان اور مال بھی لیا جائے گا) اور جو مسلمانوں کا حق ہے۔ وہ ان پر بھی حق ہے یعنی ضرر اور نفع و نقصان میں وہ مسلمان کے برابر کے حصہ دار ہوں گے

ذِكْرُ شُعَبِ الْإِيمَانِ

ایمان کی شاخیں

٥٠٠٩ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيمَانِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ایمان کی شاخیں ستر سے زیادہ ہیں۔ اور حیا (شرم) بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

نوٹ:۔ اس لیے کہ شرم و حیا بھی انسان کو بُرے اعمال سے روکتا ہے۔ دنیا کے تمام عقلاء اور حکماء کا کہنا ہے کہ حیا ایک عمدہ صفت ہے۔

٥٠١٠ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ شُعْبَةً أَفْضَلُهَا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَوْضَعُهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيمَانِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ایمان کی شاخیں ستر سے زائد ہیں۔ اور افضل ترین شاخ لا الٰہ الا اللہ کہنا ہے۔ اور ایمان کی سب سے ادنیٰ شاخ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹانا جیسے کانٹوں، پتھروں کو ہٹانا اور شرم بھی ایمان کا ایک حصہ ہے۔

٥٠١١ - عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيمَانِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ شرم ایمان کا ایک حصہ ہے۔

تَفَاضُلُ أَهْلِ الْإِيمَانِ

اہل ایمان کی باہمی فضیلت

٥٠١٢ - عَنْ رَجُلٍ مِّنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحِيَ عَمَّارٌ اِيْمَانًا اِلٰى مُشَاشِهٖ۔

میں سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام نے ارشاد فرمایا۔ حضرت عمار کے رگ و ریشہ میں ایمان سما گیا۔

۵۰۱۳ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ سَعِيْدٍ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰى مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ۔

سیدنا حضرت طارق راوی ہیں کہ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے روایت فرمایا کہ آپ نے فرمایا۔ جب تم میں سے کوئی شخص بری بات دیکھے تو وہ اس کو ہاتھ سے دور کر دے۔ اگر اس قدر استطاعت نہ ہو تو زبان سے دور کر دے۔ اگر یہ بھی نہ کر سکے تو وہ برائی کو دل سے برا جانے اور یہ تمام درجات سے ایمان کا نچلا درجہ ہے۔

۵۰۱۴ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَاٰى مُنْكَرًا فَغَيَّرَهُ بِيَدِهٖ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّغَيِّرَهُ بِيَدِهٖ فَغَيَّرَهُ بِلِسَانِهٖ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ اَنْ يُّغَيِّرَهُ بِلِسَانِهٖ فَغَيَّرَهُ بِقَلْبِهٖ فَقَدْ بَرِئَ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا تم میں سے جو شخص برائی دیکھے وہ اسے ہاتھ سے رفاقت سے ہٹا دے تو وہ شخص نجات پا گیا اور جو شخص اس کی استطاعت نہ رکھے تو وہ زبان سے روکے تو وہ شخص بھی بری ہوا۔ اور جو شخص اس کی استطاعت بھی نہ رکھتا ہو وہ برائی کو دل سے برا جانے اس نے بھی چھٹکارا حاصل کیا اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے۔

زِيَادَةُ الْاِيْمَانِ

ایمان کا کم و بیش ہونا۔

۵۰۱۵ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مُجَادَلَةُ اَحَدِكُمْ فِي الْحَقِّ يَكُوْنُ لَهٗ فِي الدُّنْيَا بِاَشَدَّ مُجَادَلَةً

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا تمہارے کسی ایک شخص کا دنیا میں کسی کے لیے جھگڑا اس سے زیادہ نہیں

مِنَ الْمُؤْمِنِينَ لِرَبِّهِمْ فِي إِخْوَانِهِمُ الَّذِينَ أُدْخِلُوا النَّارَ قَالَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِخْوَانُنَا كَانُوا يُصَلُّونَ مَعَنَا وَيَصُومُونَ مَعَنَا وَيَحُجُّونَ مَعَنَا فَأَدْخَلْتَهُمُ النَّارَ فَيَقُولُ اذْهَبُوا فَأَخْرِجُوا مَنْ عَرَفْتُمْ مِنْهُمْ قَالَ فَيَأْتُونَهُمْ فَيَعْرِفُونَهُمْ بِصُوَرِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ النَّارُ إِلَى أَنْصَافِ سَاقَيْهِ وَمِنْهُمْ مَنْ أَخَذَتْهُ إِلَى كَعْبَيْهِ فَيُخْرِجُونَهُمْ فَيَقُولُونَ رَبَّنَا قَدْ أَخْرَجْنَا مَنْ أَمَرْتَنَا قَالَ وَيَقُولُ أَخْرِجُوا مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ دِينَارٍ مِنَ الْإِيمَانِ ثُمَّ قَالَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ نِصْفِ دِينَارٍ حَتَّى يَقُولَ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْ فَلْيَقْرَأْ هَذِهِ الْآيَةَ إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ إِلَى عَظِيمًا.

ہے۔ جو مسلمان اپنے پروردگار سے اپنے ان بھائیوں کے لیے کریں گے جو جہنم میں جائیں گے۔ یہ عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار تو نے ہمارے بھائیوں کو جو ہمارے ساتھ روزہ رکھتے تھے، حج کرتے تھے انہیں دوزخ میں ڈال دیا۔ اللہ رب العزت فرمائے گا۔ اچھا تم جا کر جنہیں پہچانتے ہو انہیں دوزخ سے نکالو۔ وہ جہنم میں ان کے پاس جائیں گے۔ اور ان کی شکلیں دیکھ کر انہیں پہچان لیں گے۔ ان میں سے بعض کو تو آگ نے پنڈلیوں کے نصف تک پکڑا ہوگا۔ اور بعض کو ٹخنوں تک۔ پھر وہ انہیں نکال لیں گے اور عرض کریں گے اے ہمارے پروردگار تو نے ہمیں جن کے نکالنے کا حکم فرمایا، انہیں ہم نے نکالا۔ پھر اللہ رب العزت فرمائے گا۔ انہیں بھی نکالو جن کے دل میں ایک دینار کے برابر بھی ایمان ہو۔ پھر فرمائے گا انہیں بھی نکالو جن کے دل میں نصف دینار کے برابر ایمان ہو۔ حتی کہ فرمائے گا ان کو بھی نکالو جس کے دل میں رتی برابر ایمان ہو۔ حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اب جس شخص کا یقین نہ ہو تو وہ یہ آیت پڑھے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ۔ آخر تک اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ شرک کی مغفرت نہیں فرمائے گا اور اس سے کم گناہ جس کے جسے چاہے گا بخش دے گا۔

۵۰۲۱ - عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُونَ ذَلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الدِّينَ.

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس دوران کہ میں سو رہا تھا میں نے دیکھا کہ بعض لوگ مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں۔ اور وہ سب کرتے پہنے ہوئے ہیں کسی کا کرتہ چھاتی تک ہے اور کسی کا اس سے نیچے اور میں نے فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ آپ اپنا کرتہ گھسیٹ رہے ہیں۔ (اس قدر نیچا ہے) لوگوں نے عرض کیا یا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس خواب کی تعبیر کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ فاروق اعظم کا ایمان (سب سے زیادہ قوی ہے)

٥٠١٧ عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ إِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اٰيَةٌ فِيْ كِتَابِكُمْ تَقْرَؤُنَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُوْدِ نَزَلَتْ لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا قَالَ أَيُّ اٰيَةٍ قَالَ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ الْمَكَانَ الَّذِيْ نَزَلَتْ فِيْهِ وَالْيَوْمَ الَّذِيْ نَزَلَتْ فِيْهِ نَزَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ عَرَفَاتٍ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ۔

سیدنا حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ یہودیوں میں سے ایک شخص امیرالمومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا آپ کے قرآن میں ایک آیت ہے جسے آپ پڑھتے ہیں۔ اگر وہ آیت ہم یہودیوں پر اترتی تو جس روز اتری اس روز ہم عید کرتے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کون سی آیت؟ وہ بولا اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔ آج کے دن میں نے تمہارے دین کو کامل کر دیا۔ اپنی نعمت کو تم پر پورا کر دیا۔ اور میں نے اسلام کو بطور دین تمہارے لیے پسند کیا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے فرمایا مجھے وہ مقام معلوم ہے جس مقام پر یہ آیت شریفہ نازل ہوئی۔ اور جس دن نازل ہوئی یہ آیت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر عرفات کے جمعۃ المبارک کو نازل ہوئی!

نوٹ: حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے یہودی کو فرمایا کہ ہمارے ہاں وہ بھی عید کا دن ہے۔ اور عرفات میں نویں ذی الحجۃ کو بہت زیادہ لوگ جمع ہوتے ہیں۔

عَلَامَةُ الْاِيْمَانِ

ایمان کی نشانی

٥٠١٨ عَنْ اَنَسٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا۔ جب کہ وہ مجھے اپنی اولاد اور ماں باپ سے سب سے زیادہ محبت رکھے

٥٠١٩ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے۔ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں بن سکتا جب

تک کہ وہ مجھ کو اپنی اولاد اور مال باپ اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ رکھے۔

۵۰۲۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں سے ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک وہ مجھ کو اپنی اولاد اور ماں باپ سے زیادہ نہ چاہے۔

۵۰۲۱: عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ۔

حضرت انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوتا جب تک اپنے بھائی کے لئے (دوسرے مسلمان کے لیے) وہ نہ چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے۔

۵۰۲۲: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْهِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهٖ مِنَ الْخَیْرِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک اپنے بھائی کے لیے بھی وہی بھلائی اور نعمت پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

۵۰۲۳: عَنْ زِرٍّ قَالَ قَالَ عَلِیٌّ اِنَّهٗ لَعَهْدُ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَیَّ اَنَّهٗ لَا یُحِبُّکَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَّلَا یُبْغِضُکَ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

سیدنا حضرت زر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے بیان فرمایا تھا کہ آپ سے محبت صرف مسلمان ہی رکھے گا۔ اور آپ سے دشمنی فقط منافق ہی رکھے گا!

نوٹ: منافق وہ ہے جو بظاہر مسلمان ہو۔ لیکن اس کے دل میں نور ایمان نہ ہو۔ اور یہ بھی ممکن نہیں کہ کوئی شخص سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھے اور جن لوگوں سے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم محبت رکھتے تھے ان سے دشمنی رکھے۔ اس کی تشریح کے لیے ملاحظہ ہو کتاب القصاص باب طمانچہ مارنے کا بدلہ۔

۵۰۲۴: عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُبُّ الْاَنْصَارِ اٰیَةُ الْاِیْمَانِ وَبُغْضُ الْاَنْصَارِ اٰیَةُ النِّفَاقِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے۔ اور ان سے بغض و عداوت نفاق کی علامت ہے۔

نوٹ: انصار وہ اہل مدینہ جنہوں نے اس آڑے وقت میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کی جب آپ مکہ کو چھوڑ کر مدینہ منورہ تشریف لائے۔

عَلَامَةُ الْمُنَافِقِ

منافق کی علامت

۵۰۲۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَرْبَعَةٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا أَوْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ الْأَرْبَعِ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَإِذَا خَاصَمَ فَجَرَ ۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں چار خصلتیں ہوں گی وہ منافق ہے (ہرگز مومن نہیں) اور ان میں سے ایک خصلت بھی ہوئی تو وہ نفاق کی علامت ہے۔ جب تک کہ وہ اس کو ترک نہ کر دے۔ (کامل مومن نہ ہوگا) جب وہ کوئی بات کہے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ اور جب اقرار کرے تو توڑ ڈالے، جب کسی شخص سے لڑائی کرے تو گالیاں بکے۔

۵۰۲۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: منافق کی علامتیں تین ہیں، ایک تو جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔ دوسری جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے۔ تیسری یہ کہ اس کے پاس اگر کوئی شخص امانت رکھے تو وہ اس میں خیانت کرے۔

۵۰۲۷ عَنْ زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ عَهِدَ إِلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ لَا يُحِبُّنِي إِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُنِي إِلَّا مُنَافِقٌ ۔

جناب زر بن حبیش رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے عہد فرمایا کہ جو شخص مومن ہوگا وہ تمہارے ساتھ محبت رکھے گا اور جو آپ سے دشمنی رکھے گا وہ منافق ہوگا۔

۵۰۲۸ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ ثَلَاثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ فَهُوَ مُنَافِقٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ فَمَنْ كَانَتْ فِيهِ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ لَمْ تَزَلْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَتْرُكَهَا ۔

سیدنا حضرت ابووائل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں تین باتیں ہوں گی۔ وہ منافق ہے۔ جب بات کرے تو جھوٹ بولے جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو وہ اس میں خیانت کرے جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے اور جس شخص میں ان خصائل میں سے ایک خصلت ہوگی تو اس میں نفاق کی ایک خصلت رہے گی حتیٰ کہ وہ اسے چھوڑ دے۔

۵۰۲۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو تراویح میں ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کے لیے کھڑا ہو تو اس کے سابقہ سب گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۵۰۳۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو تراویح میں ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کے لیے کھڑا ہو تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

۵۰۲۱ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی کہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان المبارک کی راتوں کو تراویح میں ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کے لیے کھڑا ہو تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

قِيَامُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شب قدر میں قیام

۵۰۲۲ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَیْلَةَ الْقَدْرِ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص رمضان المبارک میں ایمان کے ساتھ ثواب کے حصول کے لیے کھڑا ہو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اور جو شخص شب قدر میں ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی غرض سے کھڑا ہوا۔ تو اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

اَلزَّكٰوةُ

ادائیگی زکوٰۃ ایمان میں داخل ہے۔

۵۰۲۳ عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّاْسِ یُسْمَعُ دَوِیُّ صَوْتِهٖ وَلَا نَفْهَمُ مَا یَقُوْلُ حَتّٰی دَنَا فَاِذَا هُوَ یَسْاَلُ عَنِ الْاِسْلَامِ قَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ صَلَوٰتٍ فِی الْیَوْمِ وَاللَّیْلَةِ قَالَ هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهُنَّ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصِیَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهٗ قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ وَذَكَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الزَّكٰوةَ فَقَالَ هَلْ عَلَیَّ غَیْرُهَا قَالَ لَا اِلَّا اَنْ تَطَوَّعَ فَاَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ یَقُوْلُ لَا اَزِیْدُ عَلٰی هٰذَا وَلَا اَنْقُصُ مِنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَفْلَحَ اِنْ صَدَقَ.

سیدنا حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نجد سے ایک شخص حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور اس کی آواز میں گنگناہٹ سنی جا سکتی تھی۔ لیکن اس کی گفتگو سمجھ میں نہ آتی تھی۔ وہ قریب ہوا تو پتا چلا کہ وہ اسلام کے متعلق دریافت کر رہا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہر رات اور دن میں کل پانچ نمازیں فرض ہیں۔ اس نے عرض کیا اس کے سوا بھی مجھ پر فرض ہے؟ آپ نے فرمایا۔ نہیں مگر تم نفل پڑھنا چاہو تو پڑھو۔ بعد ازاں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رمضان المبارک کے روزے بتائے۔ اس نے عرض کیا کیا اس کے سوا کچھ اور بھی مجھ پر فرض ہے؟ حضور نے فرمایا۔ نہیں مگر نوافل پھر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے زکوٰۃ کے متعلق فرمایا۔ اس نے کہا کہ کیا اور بھی مجھ پر کچھ فرض ہے؟ آپ نے فرمایا۔ نہیں مگر یہ کہ تم اللہ کے لیے دینا چاہو تو (نفل صدقات) بعد ازاں وہ شخص پیٹھ پھیر کر چلا۔ اور وہ کہتا

تعالیٰ نے اس سے زیادہ کروں گا اور نہ کم حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر یہ شخص سچ کہتا ہے۔ تو اس نے عذاب سے نجات پائی۔

اَلْجِهَادُ

جہاد

(کافروں سے اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے لڑنا بھی ایمان کا حصہ ہے)

۵۰۲۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ انْتَدَبَ اللّٰهُ لِمَنْ يَخْرُجُ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا الْإِيمَانُ بِي وَالْجِهَادُ فِي سَبِيلِي أَنَّهُ ضَامِنٌ حَتَّى أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ بِأَيِّهِمَا كَانَ إِمَّا بِقَتْلٍ وَإِمَّا وَفَاةٍ أَوْ أَنْ يَرُدَّهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ يَنَالُ مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو جو شخص اللہ کی راہ میں ایمان کے ساتھ جہاد کرنے کے لیے نکلے (مال و زر کے لالچ سے نہیں) جنت میں لے جانے کا ضامن ہے۔ جس طرح بھی ہو خواہ وہ شہید کیا جائے یا فوت ہو جائے اپنی طبعی موت سے ورنہ وہ غازی بن کر ثواب اور مال غنیمت وطن میں واپس لائے گا جہاں سے وہ نکلا تھا۔

۵۰۲۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَضَمَّنَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لَا يُخْرِجُهُ إِلَّا جِهَادٌ فِي سَبِيلِي وَإِيمَانٌ بِي وَتَصْدِيقٌ بِرُسُلِي فَهُوَ ضَامِنٌ أَنْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ أَوْ أُرْجِعَهُ إِلَى مَسْكَنِهِ الَّذِي خَرَجَ مِنْهُ نَائِلًا مَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص کا ضامن ہے۔ جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کے لیے نکلے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہوئے نکلے اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ یا اسے اس کے ملک میں واپس ثواب اور غنیمت کے ساتھ لوٹائے گا

أَدَاءُ الْخُمُسِ

مال غنیمت میں سے پانچواں حصہ خدا کی راہ میں دینا۔

۵۰۲۶ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَيْسِ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِنَّ هٰذَا الْحَيَّ مِنْ رَبِيعَةَ وَلَسْنَا نَصِلُ إِلَيْكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَيْءٍ نَأْخُذُهُ عَنْكَ وَنَدْعُو إِلَيْهِ مَنْ وَرَاءَنَا فَقَالَ آمُرُكُمْ بِأَرْبَعٍ وَأَنْهَاكُمْ عَنْ أَرْبَعٍ الْإِيمَانِ بِاللّٰهِ ثُمَّ فَسَّرَهَا لَهُمْ شَهَادَةَ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَأَنْ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ قبیلہ عبدالقیس کے بعض لوگ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے کہ ربیعہ کا یہ قبیلہ ہے اور ہم آپ کی خدمت میں رجب، ذیقعدہ، ذوالحجہ اور محرم کے سوا حاضر نہیں ہو سکتے (کیونکہ درمیان میں قبیلہ مضر کے کفار ہیں جو ان حرام مہینوں کے سوا لوٹتے ہیں) تو آپ ہمیں کسی ایسے عمل صالح کا حکم فرمائیں جو ہم خود بھی کریں اور اپنے آنے والی نسلوں کو بھی بتائیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں چار باتوں

خُذُوا إِلَيَّ خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ وَأَنْهَاكُمْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْمُقَيَّرِ وَالْمُزَفَّتِ.

کا حکم دیتا ہوں۔ اور چار باتوں سے منع کرتا ہوں۔ میں جن چار باتوں کا حکم دیتا ہوں وہ یہ ہیں۔ اللہ پر ایمان لانا اس کی مزید تشریح فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا ایک تو اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں، اور میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں، دوسرا نماز پڑھنا، تیسرا زکوٰۃ ادا کرنا، چوتھا جو تمہیں مال غنیمت ملے اس میں سے پانچواں حصہ مجھے دو۔ اور میں تمہیں کدو کی تونبی، لاکھی برتن، رال لگے ہوئے برتن (جیسے [illegible] مزفت کہتے ہیں) سے منع کرتا ہوں۔

نوٹ: بعض دوسری احادیث شریفہ میں نقیر ہے، جو درخت کی ایک جڑ سے بنا ہوا برتن تھا۔ لوگ ان میں سے شراب تیار کرتے آپ نے ان سے منع فرمایا کہ ان میں نبیذ تیار کی جائے۔

شُهُودُ الْجَنَائِزِ

جنازے میں شامل ہونا بھی ایمان میں داخل ہے۔

۵۰۲۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا فَصَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ انْتَظَرَ حَتَّى يُوضَعَ فِي قَبْرِهِ كَانَ لَهُ قِيرَاطَانِ أَحَدُهُمَا مِثْلُ جَبَلِ أُحُدٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثُمَّ رَجَعَ كَانَ لَهُ قِيرَاطٌ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے مسلمان کے جنازے کے ساتھ جائے، پھر اس کی نماز جنازہ پڑھے، بعد اس کے کہ وہ وہاں ٹھہرا رہے یہاں تک کہ میت کو قبر میں دفن کیا جائے۔ تو اسے ثواب کے دو قیراط ملیں گے۔ ایک قیراط احد پہاڑ کے برابر ہے۔ اور جو شخص نماز جنازہ پڑھ کر (دفن ہونے سے پہلے) واپس چلا آئے تو اسے ایک قیراط کے برابر ثواب ملے گا۔

اَلْحَيَاءُ

حیا ایمان کا ایک حصہ ہے

۵۰۲۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى رَجُلٍ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا گزر ایک شخص پر سے ہوا جو اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں نصیحت کر رہا تھا (حیا سے منع کرتا تھا) حضور نے فرمایا۔ اسے چھوڑو حیا ایمان کا ایک حصہ ہے۔

اَلدِّيْنُ يُسْرٌ

دین آسان ہے

۵۰۲۹ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ هَذَا الدِّينَ يُسْرٌ وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا وَيَسِّرُوا وَاسْتَعِينُوا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ دین آسان ہے۔ اور جو شخص دین میں سختی کرے گا تو دین اس پر غالب آجائے گا (یعنی دین اسے تھکا دے گا اور عاجز کر دے گا) تو تم سیدھی راہ

بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ۔

پر چلو اگر راستہ سیدھا ہو تو تم سیدھے راستے کے نزدیک رہو۔ اور صبح و شام کو خوشخبری سناؤ ان کے لیے آسانیاں پیدا کرو۔ اور صبح و شام اور کچھ رات کے چلنے سے مدد چاہو جیسے اگر مسافر سارا دن اور ساری رات چلے تو وہ تھک کر کر رہ جائے گا بلکہ اس امر کا احتمال ہے کہ دل میں نفرت پیدا ہو اور عبادت بالکل ہی ترک ہو جائے۔ اسی لیے صبح و شام اور رات کو عبادت کر لیا کرو مقصود اس سے نماز فجر، ظہر، عصر، شام، عشاء ہے۔ یہ پانچ نمازیں ہمیشہ اور باقاعدگی کے ساتھ پڑھنا افضل اور بہتر ہے اس سے کہ چند روز تک صبح و شام رات دن عبادت کرے اور پھر بالکل چھوڑ دے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک اور حدیث مبارکہ ہے۔ خَيْرُ الْأُمُورِ أَدْوَمُهَا وَإِنْ قَلَّ۔ نیکی کے بہترین کام وہ ہیں جو ہمیشہ ہمیشہ کیے جائیں اگرچہ وہ تھوڑے ہی کیوں نہ ہوں۔

أَحَبُّ الدِّينِ إِلَى اللهِ عَزَّ وَجَلَّ

اللہ تعالیٰ کو کون سا دین زیادہ پسند ہے؟

٥٠٠٢: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ؟ قَالَتْ فُلَانَةُ لَا تَنَامُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا فَقَالَ مَهْ عَلَيْكُمْ مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ فَوَاللهِ لَا يَمَلُّ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ حَتَّى تَمَلُّوا وَلٰكِنْ أَحَبُّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَامَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے پاس تشریف لائے وہاں ایک عورت تھی۔ آپ نے دریافت فرمایا یہ عورت کون ہے؟ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یہ فلاں عورت ہے جو رات کو بہت زیادہ عبادت کی وجہ سے سوتی نہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس عورت کی عبادت کا حال بیان فرمانے لگیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایسا مت کرو۔ ایسا کام کرو جتنی تمہیں طاقت ہو۔ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ ثواب دینے سے نہیں تھکے گا۔ بلکہ تم عمل کرنے سے تھک جاؤ گے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وہ کام بہت پسند تھا جو ہمیشہ ہمیشہ کیا جائے۔

نوٹ:۔ یعنی وہ عبادت جو اعتدال سے کی جائے۔ اور ہمیشہ کی جائے۔ یہ نہیں کہ چند روز کی اور پھر چھوڑ دی۔

الْفِرَارُ بِالدِّينِ مِنَ الْفِتَنِ

دین بچانے کے لیے فتنوں سے بھاگنا

٥٠٠٣: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرُ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ وہ زمانہ بہت نزدیک ہے۔ جب کہ انسان کا بہترین مال اس کی بکریاں ہوں گی جنہیں وہ بارش کے پانی کے نزدیک پہاڑ کے اوپر لے جائے گا اور اپنے دین کو فتنوں سے بچائے گا۔

نوٹ:۔ یعنی شہروں اور بستیوں میں ایسی گمراہی پھیلے گی کہ حفاظت دین مشکل ہو جائے گی۔ اور آخر کار مسلمان اور دیندار شخص جنگل میں جا کر رہے گا۔

مَثَلُ الْمُنَافِقِ

۵۰۲۲ عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ الشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيْرُ فِيْ هٰذِهٖ مَرَّةً وَّفِيْ هٰذِهٖ مَرَّةً لَا تَدْرِيْ اَيَّهُمَا تَتْبَعُ ۔

منافق کی مثال

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا منافق کی مثال اس طرح ہے جیسے ایک بکری دو گلوں کے درمیان میں جو کبھی اس گلے میں جاتی ہے اور کبھی اس گلے میں اور وہ اسے پتا نہیں کہ وہ کس گلے کے ساتھ رہے ۔

نوٹ :۔ منافق کی یہی حالت ہے ۔ وہ کبھی تو مسلمانوں میں آتا ہے کبھی کافروں سے اور ایک طرف قرار نہیں ہوتا ۔

مَثَلُ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مِنْ مُّؤْمِنٍ وَّمُنَافِقٍ

۵۰۲۳ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اَبَا مُوْسَى الْاَشْعَرِيَّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَثَلُ الْاُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّرِيْحُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَيِّبٌ وَّلَا رِيْحَ لَهَا وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَّطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِيْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ وَّلَا رِيْحَ لَهَا ۔

قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے مومن اور منافق کی مثال

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں ، کہ حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے بتایا ، اس مسلمان کی مثال جو قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے ، ایسی ہے جیسے ؛ ـــــ اس کا ذائقہ اور خوشبو دونوں بہترین ہیں ۔ اور اس مومن کی مثال جو قرآن مجید نہیں پڑھتا کھجور کی طرح ہے اس کا مزہ عمدہ ہے لیکن اس میں خوشبو نہیں ۔ اور اس منافق کی مثال جو قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہے ۔ مروہ ـــــ کی طرح ہے اس کی خوشبو عمدہ ہے ، لیکن ذائقہ ترش (کڑوا) ہے اور اس منافق کی مثال جو قرآن مجید کی تلاوت نہیں کرتا ایسے ہے جیسے اندرائن کا پھل اس کا مزہ بھی کڑوا ہے اور اس میں خوشبو بھی نہیں ۔

نوٹ :۔ حدیث ہٰذا سے مترشح ہوتا ہے کہ قرآن مجید کی تلاوت کرنے والے مومن کی دو صفات ہیں ، ایک صمیم قلب سے پڑھنے والا اسے میٹھا فرمایا گیا ہے دوسرا ظاہری حسن کا اثر لوگوں پر پڑتا ہے سامنے خوشبو سے مثال دی گئی ہے ۔ یعنی قرآن خوان مسلمان کا ظاہر اور باطن دونوں بہتر ہیں اور وہ مسلمان جو قرآن خوان نہیں اس کا باطن قرآن مجید کی وجہ سے اچھا مگر ایمان کا ظاہری اثر نہیں اور منافق قرآن خوان میں ظاہری اثر ہے ۔ مگر باطن نہیں ۔ کیونکہ اس کا اعتقاد درست نہیں ۔ اور وہ منافق جو کہ قرآن خوان نہیں اس کا ظاہر اور باطن دونوں درست نہیں ۔

عَلَامَةُ الْمُؤْمِنِ

۵۰۲۴ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ ـ

مومن کی علامت

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں ، کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ، تم میں سے کوئی شخص

لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ.

شخص اس وقت تک کامل مومن نہیں بن سکتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی چیز پسند نہ کرے جو وہ اپنے لیے پسند کرتا ہے۔

آخِرُ كِتَابِ الْإِيْمَانِ

کتاب الایمان ختم شد

كِتَابُ الزِّيْنَةِ

آرائش و زیبائش کے متعلق کتاب

مِنَ السُّنَنِ الْفِطْرَةِ

پیدائشی، دائمی اور فطرتی طریقے

٥٠٢٥- عَنْ عَائِشَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشْرَةٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالْإِسْتِنْشَاقُ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ مُصْعَبُ بْنُ شَيْبَةَ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ إِلَّا أَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةُ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دس باتیں فطرت سے ہیں۔ مونچھیں کتروانا۔ ناخن تراشنا، جوڑوں کو دھونا۔ داڑھی بڑھانا۔ مسواک کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ بغل کے بال منڈوانا۔ زیر ناف بالوں کو مونڈنا۔ پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کرنا۔ مصعب بن شیبہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں دسویں بات بھول گیا ہوں غالباً وہ کلی کرنا ہے۔

٥٠٢٦- عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ طَلْقًا يَذْكُرُ عَشْرَةً مِنَ الْفِطْرَةِ السِّوَاكُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمُ الْأَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَالْإِسْتِنْشَاقُ وَأَنَا شَكَكْتُ فِي الْمَضْمَضَةِ.

حضرت سلیمان تیمی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ طلق دس باتوں کو فطری طریقے قرار دیتے تھے۔ مسواک کرنا، مونچھیں کتروانا، ناخن اتروانا۔ جوڑوں کو دھونا۔ زیر ناف بالوں کو مونڈنا، ناک میں پانی ڈالنا اور مجھے شک ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کلی کرنا بھی ارشاد فرمایا۔

٥٠٢٧- عَنْ أَبِي بِشْرٍ عَنْ طَلْقِ بْنِ حَبِيْبٍ قَالَ عَشْرَةٌ مِنَ السُّنَّةِ السِّوَاكُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَالْمَضْمَضَةُ وَالْإِسْتِنْشَاقُ وَتَوْفِيْرُ اللِّحْيَةِ وَقَصُّ الْأَظْفَارِ وَنَتْفُ الْإِبِطِ وَالْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَغَسْلُ الدُّبُرِ.

سیدنا حضرت ابو بشر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ (آپ کا نام گرامی جعفر بن ایاس ہے) آپ نے حضرت طلق بن حبیب رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ دس باتیں سنت ہیں۔ مسواک کرنا، مونچھیں کتروانا، کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا، داڑھی بڑھانا، ناخن کتروانا۔ بغل کے بال اکھیڑنا۔ ختنہ کرانا، زیر ناف بال مونڈنا، شرمگاہ کو دھونا۔

امام نسائی فرماتے ہیں کہ سلیمان تیمی اور جعفر بن ایاس کی روایت درست ہے۔ مصعب بن شیبہ کی روایت سے وہ منکر الحدیث ہے۔

۵۰۴۸- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ اَلْخِتَانُ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَنَتْفُ الضَّبْعِ وَتَقْلِيْمُ الظُّفْرِ وَتَقْصِيْرُ الشَّارِبِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پانچ سنت قدیمی اور فطرتی ہیں ختنہ کرانا، زیرناف بال مونڈنا، بغل کے بال اکھیڑنا، ناخن کاٹنا، مونچھیں کتروانا، امام مالک نے حدیث ہذا کو موقوف قرار دیا جیسے کہ آگے آتی ہے۔

۵۰۴۹- عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ تَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَالْخِتَانُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ پانچ باتیں پہلی اور فطرتی ہیں، ناخن کاٹنا، مونچھیں کتروانا، بغل کے بال اکھیڑنا، زیرناف بالوں کو مونڈنا اور ختنہ کرانا۔

اِحْفَاءُ الشَّارِبِ

مونچھیں کتروانا

۵۰۵۰- عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مونچھوں کو کتراؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

۵۰۵۱- عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْفُوا اللِّحٰى وَاَحْفُوا الشَّوَارِبَ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، مونچھوں کو کتراؤ اور داڑھیاں بڑھاؤ۔

۵۰۵۲- عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ لَّمْ يَاْخُذْ شَارِبَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا۔

سیدنا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا، جو شخص مونچھیں نہ کتروائے بلکہ ہونٹوں سے بڑھائے وہ ہم میں سے نہیں۔

نوٹ: یعنی مسلمانوں کی وضع پر نہیں۔

اَلرُّخْصَةُ فِیْ حَلْقِ الرَّاْسِ

سر منڈوانے کی اجازت

۵۰۵۳- عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰى صَبِيًّا حُلِقَ بَعْضُ رَاْسِهٖ وَتُرِكَ بَعْضٌ فَنَهٰى عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ احْلِقُوْهُ كُلَّهٗ اَوْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو دیکھا جس کے سر کا بعض حصہ منڈا ہوا تھا اور بعض نہیں منڈا ہوا تھا۔ حضور انور

اُتْرُكُوا كُلَّهُ.

صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور ارشاد فرمایا۔ کہ یا تو تم سارا سر منڈوا یا سارے سر پر بال رکھو۔

النَّهْيُ عَنْ حَلْقِ الْمَرْأَةِ رَأْسَهَا

عورت کو سر منڈوانے کی ممانعت

۵۰۵۴ عَنْ عَلِيٍّ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَأْسَهَا.

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سر منڈوانے سے منع فرمایا۔

النَّهْيُ عَنِ الْقَزَعِ

سر کے بعض بال منڈوانے اور بعض بال چھوڑنے کی ممانعت

۵۰۵۵ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانِي اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ عَنِ الْقَزَعِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سر کے بعض بال منڈوانے اور بعض بال رکھنے سے منع فرمایا۔

۵۰۵۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ.

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے قزع سے منع فرمایا۔

نوٹ: قزع کا مطلب ہے وہ بادل جو بکھرا ہوا ہو جب سر کے کچھ بال منڈے ہوئے ہوں اور بعض دوسرے منڈے ہوئے نہ ہوں تو وہ درمیان سے بکھرے ہوئے بادل کی طرح ہوتا ہے۔

الأَخْذُ مِنَ الشَّعْرِ

بالوں کو کاٹنا

۵۰۵۷ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِي شَعْرٌ فَقَالَ ذُبَابٌ فَظَنَنْتُ أَنَّهُ يَعْنِينِي فَأَخَذْتُ مِنْ شَعْرِي ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ لِي لَمْ أَعْنِكَ وَهَذَا أَحْسَنُ.

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور میرے سر کے بال بڑے بڑھے ہوئے تھے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ تو نحوست ہے۔ میں نے خیال کیا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ارشاد فرما رہے ہیں۔ میں نے بال کتروا لیے۔ اور آپ کی خدمت اقدس میں دوبارہ حاضر ہوا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا اور بالوں کی حجامت کرانا اچھا ہے۔

۵۰۵۸ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَعْرًا رَجِلًا لَيْسَ بِالْجَعْدِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَيْنَ أُذُنَيْهِ وَعَاتِقِهِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال درمیانی تھے نہ بہت گھونگریالے اور نہ ہی زیادہ سیدھے۔ اور آپ کے سر کے بال کانوں اور کاندھوں کے درمیان تھے۔

۵۰۵۹ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْحِمْيَرِيِّ

سیدنا حضرت حمید بن عبدالرحمن رضی اللہ عنہ راوی ہیں

قَالَ لَقِيْتُ رَجُلًا صَحِبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا صَحِبَهُ أَبُوْهُرَيْرَةَ أَرْبَعَ سِنِيْنَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَمْتَشِطَ أَحَدُنَا كُلَّ يَوْمٍ۔

کہ میری ملاقات ایک شخص سے ہوئی۔ جو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں چار سال تک رہا تھا۔ جیسے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رہے تھے۔ اس شخص نے کہا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں ہر روز کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔

نوٹ: یہ ممانعت تنزیہی ہے۔ اور اس سے مقصود یہ ہے کہ مسلمان کا یہ کام ہرگز نہیں کہ وہ ہمیشہ عورتوں کی طرح بناؤ سنگار میں مشغول رہے۔ بلکہ اس کے لیے جو ضروری کام ہیں انہیں سر انجام دے۔

اَلتَّرَجُّلُ غِبًّا

ایک دن چھوڑ کر کنگھی کرنا

۵۰۶۰۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا۔ ہاں مگر ایک دن کے بعد۔

۵۰۶۱۔ عَنِ الْحَسَنِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ التَّرَجُّلِ إِلَّا غِبًّا۔

جناب حضرت حسن رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے کنگھی کرنے سے منع فرمایا مگر ایک دن کے وقفہ کے بعد جائز ہے۔

۵۰۶۲۔ اَلْحَسَنُ وَمُحَمَّدٌ قَالَا اَلتَّرَجُّلُ غِبٌّ۔

حسن اور محمد فرماتے ہیں کہ کنگھی ایک دن کے وقفے کے بعد کرنی چاہیے

۵۰۶۳۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ كَانَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامِلًا بِمِصْرَ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَإِذَا هُوَ شَعِثُ الرَّأْسِ مُشْعَانٌّ قَالَ مَا لِي أَرَاكَ مُشْعَانًّا وَأَنْتَ أَمِيْرٌ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَانَا عَنِ الْإِرْفَاهِ قُلْنَا وَمَا الْإِرْفَاهُ قَالَ التَّرَجُّلُ كُلَّ يَوْمٍ۔

حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ حاکم مصر تھے ان کا ایک دوست ان کے پاس آیا دیکھا کہ آپ کے سر کے بال پریشان اور بکھرے ہوئے تھے۔ انہوں نے دریافت کیا کیا وجہ ہے کہ آپ کے بال پریشان ہیں۔ حالانکہ آپ حاکم ہیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ارفاہ سے منع فرمایا کرتے تھے۔ میں نے پوچھا ارفاہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا ہر روز کنگھی کرنا۔

نوٹ: کنگھی یا اس قسم کی دوسری آرائش و زیبائش کی باتیں جن کی وجہ سے انسان عیش و عشرت کا عادی ہو جاتا ہے۔ جو شخص رات دن عیش و عشرت میں پڑ جاتا ہے وہ سست اور کاہل ہو جاتا ہے اس سے دین اور دنیا دونوں کے کام نہیں ہوتے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو محنت، جہد مسلسل اور جفاکشی کی عادت ڈالنی چاہیے زمانہ یکساں نہیں رہتا۔ جو قوم زیادہ عیش میں پڑ جاتی ہے، وہ آہستہ آہستہ خراب و برباد ہو جاتی ہے۔ اور محنتی و جفاکش قوم اسے مغلوب کر لیتی ہے، اسی لیے محنت میں عظمت ہے اور محنتی قوم کے افراد ہاتھ، پاؤں، جسمانی محنت اور دماغ سے عقلی کاموں میں بے پناہ ترقی کرتے ہیں۔ اور عیش و عشرت کے دلدادہ ہاتھ پاؤں سے کام نہ کرنے والے ناکام اور برباد ہوتے ہیں۔

اَلتَّيَامُنُ فِي التَّرَجُّلِ

کنگھی پہلے دائیں طرف سے کرنا

۵۰۶۴ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ يَأْخُذُ بِيَمِينِهِ وَيُعْطِي بِيَمِينِهِ وَيُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي جَمِيعِ أُمُورِهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں طرف سے شروع کرنے کو پسند فرماتے تھے۔ آپ دائیں ہاتھ سے لیتے اور دائیں ہاتھ سے ہی عنایت فرماتے اور آپ ہر حال میں دائیں طرف کو پسند فرماتے۔

اِتِّخَاذُ الشَّعْرِ۔

سر کے بال بڑھانا

۵۰۶۵ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجُمَّتُهُ تَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ۔

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر کسی شخص کو حسین و جمیل نہیں دیکھا۔ خصوصاً جب آپ سُرخ حلہ لباس زیب تن فرماتے تھے۔ اور آپ کے بال مبارک کندھوں تک ہوتے۔

۵۰۶۶ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بال کانوں کے نصف تک تھے۔

۵۰۶۷ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَأَيْتُ لَهُ لِمَّةً تَضْرِبُ قَرِيبًا مِنْ مَنْكِبَيْهِ۔

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے کسی شخص کو اتنا حسین جمیل نہیں دیکھا جس قدر میں نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ کے بال مبارک کندھوں کے نزدیک تھے۔

۵۰۶۸ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُودٍ عَلَى قِرَاءَةِ مَنْ تَأْمُرُونِّي أَقْرَأُ لَقَدْ قَرَأْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَسَبْعِينَ سُورَةً وَإِنَّ زَيْدًا لَصَاحِبُ ذُؤَابَتَيْنِ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ۔

سیدنا حضرت ہبیرہ بن یریم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ تم کس شخص کی قرات کے مطابق کہتے ہو کہ میں قرآن مجید تلاوت کروں؟ میں نے حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے ستر سے زائد سورتیں پڑھی تھیں۔ جب کہ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے سر پہ دو چوٹیاں تھیں اور آپ بچوں کے ساتھ کھیلتے تھے۔

نوٹ: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ بچے تھے۔ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا مقصد یہ ہے کہ میں بلحاظ صحبت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے سب سے زیادہ قریب ہوں۔

۵۰۶۹ عَنْ اَبِیْ وَائِلٍ قَالَ خَطَبَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ كَيْفَ تَاْمُرُوْنِیْ اَقْرَاُ عَلٰى قِرَاءَةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ بَعْدَ مَا قَرَاْتُ مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعًا وَّسَبْعِيْنَ سُوْرَةً وَّاِنَّ زَيْدًا مَّعَ الْغِلْمَانِ لَهٗ ذُؤَابَتَانِ۔

سیدنا حضرت ابو وائل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ سنایا۔ اور فرمایا کہ کیا تم مجھے حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی قرأت پر قرآن مجید پڑھنے کا حکم دیتے ہو حالانکہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے ستر سے زائد سورتیں سن چکا ہوں۔ اس وقت حضرت زید رضی اللہ عنہ لڑکوں کے ہمراہ پھرتے تھے اور آپ کے سر پر دو چوٹیاں تھیں۔

۵۰۷۰ عَنْ زِيَادِ بْنِ الْحُصَيْنِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُدْنُ مِنِّیْ فَدَنَا مِنْهُ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى ذُؤَابَتِهٖ ثُمَّ اَجْرٰى يَدَهٗ وَسَمَّتَ عَلَيْهِ وَدَعَا لَهٗ۔

سیدنا حضرت زیاد رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے اپنے والد ماجد سے سنا کہ جب حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا اے علی میرے نزدیک آ جائیے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو گئے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے گیسوؤں کی ایک لٹ پر دست مبارک رکھا۔ پھر ہاتھ پھیر کر اللہ کا نام لیا اور حضرت علی کیلئے دعا فرمائی۔

تَطْوِيْلُ الْجُمَّةِ

بالوں کو لمبا کرنا

۵۰۷۱ عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيْ جُمَّةٌ قَالَ ذُبَابٌ وَظَنَنْتُ اَنَّهٗ يَعْنِيْنِیْ فَانْطَلَقْتُ فَاَخَذْتُ مِنْ شَعْرِیْ فَقَالَ اِنِّیْ لَمْ اَعْنِكَ وَهٰذَا اَحْسَنُ۔

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور میرے سر پر لمبے بال تھے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ نحوست ہے۔ میں نے خیال کیا کہ آپ مجھے ارشاد فرما رہے ہیں۔ میں نے جا کر بال چھوٹے کرائے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ میں نے تمہیں نہیں کہا تھا۔ لیکن تم نے یہ بہت اچھا کیا۔

عَقْدُ اللِّحْيَةِ

داڑھی چھوٹی کرنا

۵۰۷۲ عَنْ رُوَيْفِعِ بْنِ ثَابِتٍ يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَا رُوَيْفِعُ لَعَلَّ الْحَيٰوةَ سَتَطُوْلُ بِكَ بَعْدِیْ فَاَخْبِرِ النَّاسَ اَنَّهٗ مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهٗ اَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا اَوِ اسْتَنْجٰى بِرَجِيْعِ دَابَّةٍ اَوْ عَظْمٍ فَاِنَّ مُحَمَّدًا بَرِیْءٌ مِّنْهُ۔

جناب حضرت رویفع رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اے رویفع شاید تمہاری زندگی بہت لمبی ہو۔ تم میرے بعد لوگوں سے کہہ دینا جس شخص نے داڑھی کو موڑ کر اور گرہ دے کر یا کسی اوزار سے (چھوٹا کیا) گھوڑے کے گلے میں (نظر سے بچنے کے لیے) تانت ڈالا اور جانور کی لید یا ہڈی سے استنجا کیا تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اس سے بری الذمہ ہیں۔

اَلنَّهْيُ عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ

سفید بال اکھیڑنے کی ممانعت

۵۰۷۰ عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ نَتْفِ الشَّيْبِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید بال اکھیڑنے سے منع فرمایا۔

اَلْإِذْنُ بِالْخِضَابِ

خضاب کرنے کی اجازت

۵۰۷۴ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى لَا تَصْبِغُ فَخَالِفُوهُمْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہود و نصاریٰ خضاب نہیں لگاتے تو تم ان کے خلاف کرو۔

نوٹ: معلوم ہوا ایسے کہ اچھی بات پر عمل کرنے کے لیے کفار کی مخالفت کرنا افضل اور بہتر ہے۔ مسلمان کو ہمیشہ اس اصول کے مطابق عمل پیرا ہونا چاہیے اگر جو بات بہتر اور حکمت کے مطابق ہو اسے اختیار کرے۔ اور اگر وہ بات کافروں کے خلاف ہو تو زیادہ بہتر ہے۔

۵۰۷۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مِثْلَهُ۔

ترجمہ حسب سابق۔

۵۰۷۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا تَصْبِغُ فَخَالِفُوا عَلَيْهِمْ فَاصْبُغُوا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ یہود و نصاریٰ خضاب نہیں لگاتے تو تم ان کے خلاف کرو۔

۵۰۷۷ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى لَا تَصْبِغُ فَخَالِفُوهُمْ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہود و نصاریٰ خضاب نہیں لگاتے تو تم ان کے خلاف کرو۔

۵۰۷۸ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ خضاب سے بڑھاپے کا رنگ بدلو اور یہود کی مشابہت نہ کرو۔ (یہ خضاب نہیں لگاتے)۔

۵۰۷۹ عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا الشَّيْبَ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ۔

سیدنا حضرت زبیر رضی اللہ عنہ سے یہی ایسی ہی روایت ہے (امام نسائی رح نے فرمایا کہ دونوں روایات محفوظ نہیں ہیں)۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْخِضَابِ بِالسَّوَادِ

سیاہ خضاب لگانا ممنوع ہے

٥٠٨٠ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَفَعَهُ أَنَّهُ قَالَ قَوْمٌ يَخْضِبُونَ بِهٰذَا السَّوَادِ آخِرَ الزَّمَانِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لَا يَرِيحُونَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آخری دور میں ایک قوم ہوگی جو سیاہ خضاب لگائیں گے۔ کبوتروں کے پوٹوں کی طرح اور وہ لوگ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھیں گے۔

٥٠٨١ عَنْ جَابِرٍ قَالَ أُتِيَ بِأَبِي قُحَافَةَ يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَأْسُهُ وَلِحْيَتُهُ كَالثَّغَامَةِ بَيَاضًا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوا هٰذَا بِشَيْءٍ وَاجْتَنِبُوا السَّوَادَ۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ فتح مکہ کے دن لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد حضرت ابو قحافہ کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لائے اور آپ کے سر کے بال اور داڑھی مبارک کے بال ثغامہ یعنی سفید بن کے پھلوں اور پھولوں کی طرح دکھائی دیتے تھے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس رنگ کو کسی دوسرے رنگ سے تبدیل کر دو تاہم سیاہی سے پرہیز کرو۔

اَلْخِضَابُ بِالْحِنَّاءِ وَالْكَتَمِ

مہندی اور وسمے کا خضاب

٥٠٨٢ عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْضَلُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّمَطَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام اشیاء سے بہترین چیز جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے۔

نوٹ:۔ اگر ان دونوں کو ملا کر رنگ سیاہ ہو جائے تو وہ ممنوع ہے۔ لہٰذا انہیں الگ الگ استعمال کرنا چاہیئے۔

٥٠٨٣ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام اشیاء سے بہترین چیز جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے۔

٥٠٨٤ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام اشیاء سے بہترین چیز جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے۔

٥٠٨٥ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

سیدنا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام اشیاء سے بہترین چیز جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے۔

٥٠٨٦ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَحْسَنَ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمام اشیاء سے بہترین چیز جن سے تم

الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

...... بڑھاپے کا رنگ بدلنے والی چیزوں میں مہندی کا اور وسمہ ہے۔

۵۰۸۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَحْسَنُ مَا غَيَّرْتُمْ بِهِ الشَّيْبَ الْحِنَّاءُ وَالْكَتَمُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمام اشیاء سے بہترین چیز جن سے تم بڑھاپے کا رنگ بدلتے ہو مہندی اور وسمہ ہے۔

۵۰۸۸: عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ أَنَا وَأَبِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهُ بِالْحِنَّاءِ۔

سیدنا حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں اور میرے والد ہم دونوں، حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی داڑھی میں مہندی لگائی ہوئی تھی۔

۵۰۸۹: عَنْ أَبِي رِمْثَةَ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَأَيْتُهُ قَدْ لَطَخَ لِحْيَتَهُ بِالصُّفْرَةِ۔

سیدنا حضرت ابورمثہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور میں نے آپ کی داڑھی مبارک کو زرد دیکھا۔

اَلْخِضَابُ بِالصُّفْرَةِ!

زردی سے خضاب لگانے کا بیان

۵۰۹۰: عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْخَلُوقِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّكَ لَتُصَفِّرُ لِحْيَتَكَ بِالْخَلُوقِ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفِّرُ بِهَا لِحْيَتَهُ وَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ مِنَ الصِّبْغِ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْهَا وَلَقَدْ كَانَ يَصْبُغُ بِهَا ثِيَابَهُ كُلَّهَا حَتَّى عِمَامَتَهُ۔

سیدنا حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو دیکھا کہ آپ اپنی داڑھی خوشبو سے رنگتے تھے۔ میں نے پوچھا اے ابوعبدالرحمٰن آپ اپنی داڑھی مبارک خوشبو سے زرد کرتے ہیں؟ تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ اس سے بڑھ کر کوئی رنگ آپ کو پسند نہ تھا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اسی چیز سے حتیٰ کہ اپنی پگڑی بھی اس خوشبو سے رنگتے۔ امام نسائی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ یہ روایت پہلی روایت سے زیادہ صحیح ہے۔

خلوق وہ خوشبو ہے جو زعفران اور کئی دوسری چیزیں ملی ہوتی ہیں۔ لہٰذا یہ کئی مرکبات کا ایک بہترین مرکب اور خوشبو کا نام ہے۔

۵۰۹۱: عَنْ أَنَسٍ سَأَلَهُ قَتَادَةُ هَلْ خَضَبَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ يَبْلُغْ ذٰلِكَ إِنَّمَا كَانَ شَيْءٌ فِي صُدْغَيْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے آپ سے دریافت کیا کیا حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے خضاب لگایا تھا؟ آپ نے فرمایا نہیں۔ آپ کو خضاب کی ضرورت ہی نہ تھی۔ اس روایت سے معلوم ہوا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ کبھی خضاب استعمال نہیں فرمایا بلکہ کبھی کبھی لگایا۔

۵۰۹۲: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ يَخْضِبُ إِنَّمَا كَانَ الشَّمَطُ عِنْدَ الْعَنْفَقَةِ يَسِيرًا وَفِي الصُّدْغَيْنِ يَسِيرًا وَفِي

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خضاب نہیں لگاتے تھے۔ آپ کے بالوں کی سفیدی تھوڑی سی ہونٹ کے نیچے بالوں

النَّابِ يَسِيْرًا۔

میں تھی تھوڑی سی کنپٹیوں میں تھی۔ اور تھوڑی سی سر میں تھی۔

۵۰۹۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَكْرَهُ عَشْرَ خِصَالٍ الصُّفْرَةَ يَعْنِي الْخَلُوْقَ وَتَغْيِيْرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْاِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهَبِ وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّيْنَةِ لِغَيْرِ مَحِلِّهَا وَالرُّقٰى اِلَّا بِالْمُعَوِّذَاتِ وَتَعْلِيْقَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ بِغَيْرِ مَحِلِّهِ وَاِفْسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم دس باتوں کو بُرا جانتے تھے۔ ایک تو زردی لگانا یعنی خلوق دوسرے بڑھاپے کا رنگ بدلنا۔ تیسرا ٹخنوں کے نیچے ازار لٹکانا۔ چوتھے سونے کی انگوٹھی پہننا۔ پانچویں شطرنج کھیلنا، چھٹا عورتوں کو غیر محرم مردوں کے سامنے بے پردہ کرنا۔ معوذات کے بغیر تعویذ گنڈا کرنا۔ تعویذوں کا لٹکانا۔ نطفہ کو بے موقع بہانا۔ لڑکے کو بگاڑنا اور آپ انہیں حرام نہیں فرماتے تھے۔

اَلْخِضَابُ لِلنِّسَاءِ

عورتوں کا رنگ لگانا

۵۰۹۴ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً مَدَّتْ يَدَهَا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكِتَابٍ فَقَبَضَ يَدَهُ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَدَدْتُ يَدِيْ اِلَيْكَ بِكِتَابٍ فَلَمْ تَاْخُذْهُ فَقَالَ اِنِّيْ لَمْ اَدْرِ اَيَدُ امْرَاَةٍ هِيَ اَوْ رَجُلٍ قَالَتْ بَلْ يَدُ امْرَاَةٍ قَالَ لَوْ كُنْتِ امْرَاَةً لَغَيَّرْتِ اَظْفَارَكِ بِالْحِنَّاءِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہاتھ بڑھایا تاکہ وہ آپ کو کتاب پیش کرے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنا دست مبارک کھینچ لیا۔ اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے آپ کو کتاب پیش کی اور آپ نے اپنا دست مبارک کھینچ لیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا کیا یہ مرد کا ہاتھ تھا یا عورت کا؟ میری سمجھ میں نہیں آیا۔ اس نے عرض کیا یہ عورت کا ہاتھ تھا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اگر تو عورت ہوتی تو اپنے ہاتھوں کو مہندی سے رنگتی۔

كَرَاهِيَةُ رِيْحِ الْحِنَّاءِ

مہندی کی بو کا ناپسند ہونا

۵۰۹۵ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتْهَا عَنِ الْخِضَابِ بِالْحِنَّاءِ قَالَتْ لَا بَاْسَ بِهِ وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُهُ كَانَ حَبِيْبِيْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ رِيْحَهُ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک عورت نے عرض کیا مہندی کا رنگ کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں مگر میں اسے ناپسند کرتی ہوں کیونکہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم اس سے نفرت کیا کرتے تھے۔

اَلنَّتْفُ

۵۰۹۲- عَنْ اَبِی الْحُصَیْنِ الْهَیْثَمِ بْنِ شُفَیٍّ قَالَ خَرَجْتُ اَنَا وَصَاحِبٌ لِّی یُکْنٰی اَبَا عَامِرٍ رَجُلٌ مِّنَ الْمَعَافِرِ لِیُصَلِّیَ بِاِیْلِیَاءَ وَکَانَ قَاصُّهُمْ رَجُلٌ مِّنَ الْاَزْدِ یُقَالُ لَهٗ اَبُوْ رَیْحَانَةَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ اَبُو الْحُصَیْنِ فَسَبَقَنِیْ صَاحِبِیْ اِلَی الْمَسْجِدِ ثُمَّ اَدْرَکْتُهٗ فَجَلَسْتُ اِلٰی جَنْبِهٖ فَقَالَ هَلْ اَدْرَکْتَ قَصَصَ اَبِیْ رَیْحَانَةَ فَقُلْتُ لَا فَقَالَ سَمِعْتُهٗ یَقُوْلُ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ عَشْرٍ عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ وَالنَّتْفِ وَعَنْ مُکَامَعَةِ الرَّجُلِ الرَّجُلَ بِغَیْرِ شِعَارٍ وَعَنْ مُکَامَعَةِ الْمَرْاَةِ الْمَرْاَةَ بِغَیْرِ شِعَارٍ وَاَنْ یَّجْعَلَ الرَّجُلُ اَسْفَلَ ثِیَابِهٖ حَرِیْرًا مِّثْلَ الْاَعَاجِمِ اَوْ یَجْعَلَ عَلٰی مَنْکِبَیْهِ حَرِیْرًا مِّثْلَ الْاَعَاجِمِ وَعَنِ النُّهْبٰی وَعَنْ رُکُوْبِ النُّمُوْرِ وَلُبُوْسِ الْخَوَاتِیْمِ اِلَّا لِذِیْ سُلْطَانٍ۔

سفید بال اکھیڑنا

جناب حضرت ابوالحصین ہیثم بن شفی سے روایت ہے کہ میں اور میرے ایک دوست جن کا اسم گرامی ابوعامر تھا۔ قبیلہ معافر سے نکلے تاکہ بیت المقدس میں نماز پڑھیں۔ اور ہمارے واعظ از قبیلہ ازد کے ایک شخص تھے۔ ان کا نام ابوریحانہ تھا۔ وہ صحابی تھے۔ ابوالحصین نے کہا مجھ سے پہلے میرا ساتھی مسجد میں گیا پھر میں گیا اور اس کے نزدیک جا کر بیٹھا اس نے کہا کیا تم نے ابوریحانہ کا وعظ نہیں سنا؟ میں نے کہا نہیں۔ اس نے کہا میں نے ابوریحانہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دس باتوں سے منع فرمایا (۱) دانت کا رگڑ کر برابر کرنا (۲) بال گودنا (۳) سفید بال اکھیڑنا (۴) ایک مرد کا دوسرے مرد کے ساتھ ننگے ہو کر یا ایک کپڑے میں سونا (۵) عورت کا عورت کے ساتھ اسی طرح سونا (۶) عجمیوں کی طرح کپڑے کے نیچے ریشم لگانا (۷) عجمیوں کی طرح کندھوں پر ریشم لگانا (۸) لوٹنا (۹) چیتوں کی کھال پر سواری کرنا (۱۰) انگوٹھی پہننا الا یہ کہ حکومت رکھتا ہو۔

نوٹ: دانتوں کا رگڑ کر برابر کرنا بڑھیا عورتیں کیا کرتی تھیں تاکہ نوجوان معلوم ہوں (زہر الربیٰ)

چیتوں کی کھال پر سواری کرنا۔ یعنی اس کی زین بنا کر۔

انگوٹھی پہننا مگر حکومت رکھتا ہو اس کو ضرورت کے لیے درست اور جائز قرار دیا ہے۔ حلیمی نے کہا کہ انگوٹھی صرف آرائش و زیبائش کے لیے پہننی ممنوع ہے۔ بیہقی نے کہا کہ نہی تنزیہی ہے۔ ابن القطان نے کہا کہ حدیث ہذا ضعیف ہے۔ اور یہ کہ ہیثم بن شفی کا حال معلوم نہیں۔ ابن الموفق کے بقول وہ مشہور ہے۔ ابن حبان نے اس کو ثقات میں لکھا ہے اور ابن حجر نے کہا اس کی اسناد میں جس ایک شخص سے ہیثم نے سنا وہ مبہم ہے لہٰذا حدیث صحیح نہ ہوئی۔ (زہر الربیٰ)

وَصْلُ الشَّعْرِ بِالْخِرَقِ

۵۰۹۳- عَنْ مُعَاوِیَةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ الزُّوْرِ۔

بالوں کو جوڑنا

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں کو جوڑنے سے منع فرمایا۔

نوٹ: مراد ہے بالوں کا گچھا کر کے سر میں لگانا اور چوٹی بنانا اپنے سر میں مصنوعی بال یا اپنے بالوں میں دوسرے کے بال شامل کرنا۔

۵۰۹۸ عَنْ سَعِيدٍ الْمَقْبُرِيِّ قَالَ رَأَيْتُ مُعَاوِيَةَ ابْنَ أَبِي سُفْيَانَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَمَعَهُ فِي يَدِهِ كُبَّةٌ مِنْ كُبَبِ النِّسَاءِ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ مَا بَالُ الْمُسْلِمَاتِ يَصْنَعْنَ مِثْلَ هٰذَا إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَيُّمَا امْرَأَةٍ زَادَتْ فِي رَأْسِهَا شَعْرًا لَيْسَ مِنْهُ فَإِنَّهُ زُورٌ تَزِيدُ فِيهِ۔

سیدنا حضرت سعید المقبری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ بن ابوسفیان رضی اللہ عنہ کو منبر پر دیکھا اور آپ کے ہاتھوں میں عورتوں کے بالوں کا ایک گچھا تھا۔ انہوں نے فرمایا مسلمان عورتوں کی حالت پر افسوس ایسا کام کرتی ہیں میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو عورت اپنے سر میں بال زیادہ کرے اس نے بناوٹی رنگ اختیار کیا۔

اَلْوَاصِلَةُ

بالوں کو جوڑنے والی عورت

۵۰۹۹ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ۔

حضرت اسماء بنت ابوبکر رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے اور جڑوانے والی عورت پر لعنت فرمائی۔

اَلْمُسْتَوْصِلَةُ

بال جڑوانے والی عورت

۵۱۰۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بال جوڑنے والی عورت اور جس کے بال جوڑے جائیں (بالوں کو گودنے والی عورت پر اور جس کا گودا جائے پر لعنت فرمائی۔

۵۱۰۱ عَنْ نَافِعٍ أَنَّهُ بَلَغَهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ۔

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بال جوڑنے والی عورت اور جس کے بال جوڑے جائیں یا بالوں کو گودنے والی عورت جس کے بال گودے جائیں پر لعنت فرمائی۔

۵۱۰۲ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی یوں ہی روایت ہے۔

۵۱۰۳ عَنْ مَسْرُوقٍ أَنَّ امْرَأَةً أَتَتْ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ مَسْعُودٍ فَقَالَتْ إِنِّي امْرَأَةٌ زَعْرَاءُ أَيَصْلُحُ أَنْ أَصِلَ فِي شَعْرِي فَقَالَ لَا فَقَالَتْ أَشَيْءٌ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ تَجِدُهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ لَا بَلْ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ

سیدنا حضرت مسروق رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک خاتون حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ میرے سر پر بال بہت تھوڑے ہیں۔ کیا میں اپنے بال جوڑوں تو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا نہیں۔ خاتون نے عرض کیا کیا آپ نے حضور اقدس

اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَجِدُهُ فِي كِتَابِ اللَّهِ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ یا اللہ کی کتاب میں ہے؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے اور اللہ کی کتاب میں بھی ہے۔ پھر حدیث مبارکہ کو آخر تک بیان فرمایا۔

اَلْمُتَنَمِّصَاتُ

خوبصورتی کے لیے منہ کے روئیں اکھاڑنے والی عورتیں

۵۱۰۴- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُوتَشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بال گودنے والی عورت جس کا سر گودا جائے پیشانی یا منہ کے بال اکھیڑنے والی عورت دانتوں کے درمیان خوبصورتی کے لیے کھولنے والی اور اللہ کی پیدا کردہ صورت بدلنے والی عورت پر لعنت فرمائی۔

۵۱۰۵- عَنْ إِبْرَاهِيمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللَّهِ ... [illegible] الْحَدِيثَ.

۵۱۰۶- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ وَالْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالنَّامِصَةِ وَالْمُتَنَمِّصَةِ.

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے بال گودنے اور گودوانے جوڑنے اور جڑوانے اور اکھیڑنے اور اکھڑوانے سے منع فرمایا۔

اَلْمُوتَشِمَاتُ

بال گودوانے والیوں کا ذکر

وَذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُرَّةَ وَالشَّعْبِيِّ فِي هَذَا

اور اس میں راویوں کا اختلاف

۵۱۰۷- عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ آكِلُ الرِّبَا وَمُوكِلُهُ وَكَاتِبُهُ إِذَا عَلِمُوا ذَلِكَ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُوتَشِمَةُ لِلْحُسْنِ وَلَاوِي الصَّدَقَةِ وَالْمُرْتَدُّ أَعْرَابِيًّا بَعْدَ الْهِجْرَةِ مَلْعُونُونَ عَلَى لِسَانِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے فرمایا سود کھانے والا سود کھلانے والا سود کا حساب لکھنے والا جب انہیں معلوم ہو کہ سود حرام ہے خوبصورتی کے لیے بال گودنے والی اور گودوانے والی عورتیں، صدقہ کو روکنے والا ہجرت کے بعد اسلام سے پھرنے والا ان سب پر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان اقدس سے قیامت تک لعنت ہے۔

۵۱۰۸- عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ النَّوْحِ.

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، سود کھلانے والے، سود لکھنے والے، صدقے کو روکنے والے پر لعنت فرمائی اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نوحہ کرنے پر چلا کر رونے سے منع فرمایا کرتے تھے۔

۵۱۰۹- عَنِ الْحَارِثِ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَشَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوتَشِمَةَ قَالَ إِلَّا مِنْ دَاءٍ فَقَالَ نَعَمْ وَالْحَالِقَ وَالْمُحَلِّلَ لَهُ

جناب حضرت حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، سود کھلوانے والے، سود کے گواہ اور اس کے لکھنے والے پر لعنت فرمائی بالوں کو گودنے والی اور گودوانے والی عورت پر ایک

وَمَانِعَ الصَّدَقَةِ وَكَانَ يَنْهَى عَنِ النَّوْحِ وَلَمْ يَقُلْ لَعَنَ۔

شخص نے عرض کیا اگر بیاہ کے لیے ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو خیر نیز حلالہ کرنے والے اور جس کے لیے حلالہ کیا جائے اس پر اور صدقہ روکنے والے پر اور آپ نوحہ سے منع فرمایا کرتے تھے لیکن آپ نے لعنت نہیں فرمائی۔

۵۱۱۰ عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آكِلَ الرِّبَا وَمُوكِلَهُ وَشَاهِدَهُ وَكَاتِبَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَنَهَى عَنِ النَّوْحِ وَلَمْ يَقُلْ لَعَنَ۔

ترجمہ اوپر گزرا لیکن اس میں حلالے اور صدقے کا ذکر نہیں۔

۵۱۱۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أُتِيَ عُمَرُ بِامْرَأَةٍ تَشِمُ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ سَمِعَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَقُمْتُ فَقُلْتُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ أَنَا سَمِعْتُهُ قَالَ مَا سَمِعْتَهُ قُلْتُ سَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَشِمْنَ وَلَا تَسْتَوْشِمْنَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں ایک عورت لائی گئی جو بالوں کو گودا کرتی تھی۔ آپ نے فرمایا میں تمہیں اللہ کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم نے اس کے متعلق حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے؟ میں نے اٹھ کر عرض کیا اے امیر المومنین میں نے سنا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا سنا ہے؟ میں نے کہا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گودو نہ گودواؤ۔

اَلْمُتَفَلِّجَاتُ

دانتوں کو رگڑنے اور کشادہ کرنے والی عورتیں!

۵۱۱۲ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُوتَشِمَاتِ اللَّاتِي يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بال اکھیڑنے والی عورتوں، دانتوں کو کشادہ کرانے والی عورتوں، گودنے گودوانے والی عورتوں اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنے والی عورتوں پر لعنت فرمایا کرتے تھے۔

۵۱۱۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْعَنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُوتَشِمَاتِ اللَّاتِي يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بال اکھیڑنے والی عورتوں، دانتوں کو کشادہ کرانے والی عورتوں، گودنے گودوانے والی عورتوں اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنے والی عورتوں پر لعنت فرمایا کرتے تھے۔

۵۱۱۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُوتَشِمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ اللَّاتِي يُغَيِّرْنَ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ بال اکھیڑنے والی عورتوں، دانتوں کو کشادہ کرانے والی عورتوں، گودنے گودوانے والی عورتوں اور اللہ تعالیٰ کی خلقت کو بدلنے والی عورتوں پر

پر لعنت فرمایا کرتے تھے۔

تَحْرِيمُ الْوَشْرِ

٥١١٥ عَنْ أَبِي الْحُصَيْنِ الْهَيْثَمِيِّ أَنَّهُ كَانَ هُوَ وَصَاحِبٌ لَهُ يَلْزَمَانِ أَبَا رَيْحَانَةَ يَتَعَلَّمَانِ مِنْهُ خَيْرًا قَالَ فَحَضَرَ صَاحِبِي يَوْمًا فَأَخْبَرَنِي صَاحِبِي أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا رَيْحَانَةَ يَقُولُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ الْوَشْرَ وَالْوَشْمَ وَالنَّتْفَ۔

٥١١٦ عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ

٥١١٧ عَنْ أَبِي رَيْحَانَةَ قَالَ بَلَغَنَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْوَشْرِ وَالْوَشْمِ۔

دانتوں کو رگڑ کر باریک کرنا حرام ہے

جناب حضرت ابوالحصین حمیری اور آپ کے ایک ساتھی حضرت ابوریحانہ کے ساتھ رہتے تاکہ آپ سے نیک باتیں سیکھیں ایک دن ابوالحصین نے فرمایا کہ میرا ایک دوست ابوریحانہ کے پاس تھا، انہوں نے بیان کیا کہ میں نے حضرت ابوریحانہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں کو رگڑ کر باریک کرنے بال گودنے اور بال اکھیڑنے کو حرام قرار دیا۔

دونوں احادیث مبارکہ کا ترجمہ یہ ہے کہ ابوریحانہ رضی اللہ عنہ نے کہا ہمیں اطلاع ملی کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں کو رگڑ کر برابر کرنے اور بال گودنے سے منع فرمایا۔

اَلْكُحْلُ

٥١١٨ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنْ خَيْرِ أَكْحَالِكُمُ الْإِثْمِدَ أَنَّهُ يَجْلُو الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ۔

سرمہ لگانا

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تمہارا بہترین سرمہ پتھر کا بنا ہوا (اثمد) ہے وہ نگاہ کو روشن کرتا ہے اور بالوں کو اگاتا ہے امام نسائی نے فرمایا کہ حدیث ہذا کی اسناد میں ابوعبدالرحمان عبداللہ بن عثمان بن خثیم کی حدیث ضعیف ہے۔

اَلدُّهْنُ

٥١١٩ عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ سُئِلَ عَنْ شَيْبِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ إِذَا ادَّهَنَ رَأْسَهُ لَمْ يُرَ مِنْهُ وَإِذَا لَمْ يَدَّهِنْ رُئِيَ مِنْهُ۔

تیل لگانا

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے بالوں کی سفیدی کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپ نے بتایا کہ جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سر کا تیل لگاتے تو سفیدی معلوم نہ ہوتی۔ اور جب تیل نہ لگاتے تو سفیدی معلوم ہوتی۔

اَلزَّعْفَرَانُ

٥١٢٠ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ

زعفران کا رنگ

عبداللہ بن زید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اپنے کپڑوں

يَصْبَغُ ثِيَابَهُ بِالزَّعْفَرَانِ فَقِيْلَ لَهُ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْبَغُ۔

کو زعفران میں رنگا کرتے لوگوں نے پوچھا یہ کیا؟ انہوں نے فرمایا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح رنگتے تھے۔

اَلْعَنْبَرُ

عنبر لگانا

۵۱۲۱ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَطَيَّبُ قَالَتْ نَعَمْ بِذِكَارَةِ الطِّيْبِ الْمِسْكِ وَالْعَنْبَرِ۔

جناب حضرت محمد بن علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے دریافت کیا کیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم خوشبو لگاتے تھے؟ آپ نے بتایا ہاں۔ آپ مردانہ مشک اور عنبر وغیرہ لگاتے تھے۔

اَلْفَصْلُ بَيْنَ طِيْبِ الرِّجَالِ وَطِيْبِ النِّسَاءِ

مردوں اور عورتوں کی خوشبو میں فرق

۵۱۲۲ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيْحُهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مردوں کی وہ خوشبو ہے۔ جس کی خوشبو معلوم ہو لیکن رنگ وار نہ ہو۔ اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس کا رنگ معلوم ہو لیکن خوشبو نہ پھیلے۔

۵۱۲۳ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهُ وَخَفِيَ لَوْنُهُ وَطِيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهُ وَخَفِيَ رِيْحُهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردوں کی خوشبو وہ ہے جس کی خوشبو معلوم ہو لیکن رنگ وار نہ ہو۔ اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے۔ جس کا رنگ معلوم ہو لیکن خوشبو نہ پھیلے۔

* * *

أَطْيَبُ الطِّيْبِ

بہترین خوشبو

۵۱۲۴ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ امْرَأَةً مِنْ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ اتَّخَذَتْ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَحَشَتْهُ مِسْكًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ أَطْيَبُ الطِّيْبِ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل کی ایک خاتون نے انگوٹھی بنائی اور اس میں کستوری بھری حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا یہ عمدہ ترین خوشبو ہے۔

اَلزَّعْفَرَانُ وَالْخَلُوْقُ!

زعفران اور خلوق لگانا

۵۱۲۵ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَبِهِ رَدْعٌ مِنْ خَلُوْقٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا وہ اپنے کپڑے خلوق سے لتھیڑے ہوئے تھا۔

اذهب فانهكه ثم اتاه فقال اذهب فانهكه ثم اتاه فقال اذهب فانهكه ثم لا تعد۔

حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جاؤ اور دھو ڈالو، وہ دوبارہ حاضر خدمت ہوا آپ نے فرمایا جاؤ اور دھو ڈالو۔ اور تیسری مرتبہ حاضر ہوا آپ نے فرمایا۔ جاؤ اور دھو ڈالو اور پھر نہ لگاؤ۔

۵۱۲۶ عن يعلى بن مرة انه مر على النبي صلى الله عليه وسلم وهو متخلق فقال له هل لك امراة قلت لا قال فاغسله ثم اغسله ثم لا تعد۔

سیدنا حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے نکلے اور خلوق لگائے تھے۔ آپ نے پوچھا تمہاری بیوی ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا نہیں حضور نے فرمایا۔ اسے دھو ڈالو اور پھر نہ لگانا۔

۵۱۲۷ عن يعلى بن مرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ابصر رجلا متخلقا قال اذهب فاغسله ثم اغسله ولا تعد۔

سیدنا حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خلوق لگائے ہوئے دیکھا تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ دھو ڈالو دھو ڈالو اور دوبارہ نہ لگاؤ۔

۵۱۲۸ عن يحيى نحوه خالفه سفيان رواه عن عطاء بن السائب عن عبد الله بن حفص عن يعلى۔ (ترجمہ اوپر گزرا)

۵۱۲۹ عن يعلى بن مرة الثقفي قال ابصرني رسول الله صلى الله عليه وسلم وبي ردع من خلوق فقال يا يعلى لك امراة قلت لا قال اغسله ثم لا تعد ثم اغسله ثم لا تعد ثم اغسله ثم لا تعد قال فغسلته ثم لم اعد ثم غسلته ثم لم اعد ثم غسلته ثم لم اعد۔

سیدنا حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دیکھا اور میرے بدن پر خوشبو کا نشان تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا اے یعلیٰ کیا تمہاری بیوی ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے فرمایا تو اس کو دھو لیجیے اور دوبارہ نہ لگائیے۔ پھر دھو لیجیے پھر نہ لگائیے پھر دھو لیجیے پھر نہ لگائیے۔ یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے اسے دھویا اور پھر نہ لگائی۔ پھر دھویا پھر نہ لگایا۔ پھر دھویا اور پھر نہ لگایا۔

۵۱۳۰ عن يعلى قال مررت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا متخلق فقال اي يعلى هل لك امراة قلت لا قال اذهب فاغسله ثم اغسله ثم اغسله ثم لا تعد قال فذهبت فغسلته ثم غسلته ثم غسلته ثم لم اعد۔

جناب حضرت یعلیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے گزرا۔ اور میں نے خوشبو لگا رکھی تھی۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ اے یعلیٰ کیا تمہاری بیوی ہے؟ میں نے عرض کیا نہیں۔ حضور نے فرمایا۔ جاؤ اسے دھو ڈالو پھر دھو ڈالو۔ پھر دھو۔ پھر نہ لگاؤ۔ یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ میں نے جا کر دھویا۔ پھر دھویا۔ پھر دھویا۔ اور پھر نہ لگایا۔

ما يكره للنساء من الطيب

عورتوں کے لیے کون سی خوشبو لگانا منع ہے؟

۵۱۳۱ عن الاشعري قال قال رسول الله صلى

سیدنا حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی

اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ عَلَى قَوْمٍ لِيَجِدُوا مِنْ رِيحِهَا فَهِيَ زَانِيَةٌ۔

کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو عورت خوشبو لگا کے پھر وہ لوگوں کے پاس اس غرض سے جائے تاکہ وہ اس کی خوشبو سونگھیں تو وہ زانیہ ہے۔

اِغْتِسَالُ الْمَرْأَةِ مِنَ الطِّيبِ

عورت کا نہا کر خوشبو دفع کرنا

۵۱۲۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا خَرَجَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلْتَغْتَسِلْ مِنَ الطِّيبِ كَمَا تَغْتَسِلُ مِنَ الْجَنَابَةِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب عورت مسجد کی طرف جانے لگے اور اسے خوشبو لگی ہوئی ہو تو وہ خوشبو دھو ڈالے جیسے غسل جنابت کرتی ہے۔

اَلنَّهْيُ لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَشْهَدَ الصَّلٰوةَ إِذَا أَصَابَتْ مِنَ الْبَخُورِ

جب عورت خوشبو لگائے ہوئے ہو تو جماعت میں نہ آئے

۵۱۲۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ أَصَابَتْ بَخُورًا فَلَا تَشْهَدَنَّ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو عورت خوشبو لگائے ہوئے ہو وہ ہمارے ساتھ عشاء کی جماعت میں نہ آئے۔

۵۱۲۴ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ صَلٰوةَ الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جو عورت عشاء کی جماعت میں آنا چاہے تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۲۵ عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جو عورت عشاء کی جماعت میں آنا چاہے تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۲۶ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيَّتُكُنَّ خَرَجَتْ إِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تَقْرَبَنَّ طِيبًا۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے جو حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ تھیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جو عورت عشاء کی جماعت میں آنا چاہے تو وہ خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۲۷ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ امْرَأَةِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهَا أَنْ لَا تَمَسَّ الطِّيبَ إِذَا خَرَجَتْ إِلَى الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا جو عبداللہ بن مسعود کی اہلیہ تھیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جب آپ عشاء کی نماز کے لیے نکلیں تو خوشبو نہ لگائیں۔

۵۱۳۸ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا خَرَجَتِ الْمَرْأَةُ إِلَى الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا.

۵۱۳۸ حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جب کہ عورت عشاء کی نماز کے لیے نکلے تو خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۳۹ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا شَهِدَتْ إِحْدَاكُنَّ الصَّلَاةَ فَلَا تَمَسَّ طِيبًا.

حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی عشاء کی نماز کے لیے نکلے تو خوشبو نہ لگائے۔

۵۱۴۰ عَنْ نَافِعٍ قَالَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ إِذَا اسْتَجْمَرَ اسْتَجْمَرَ بِالْأَلُوَّةِ غَيْرِ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُورٍ يَطْرَحُهُ مَعَ الْأَلُوَّةِ ثُمَّ قَالَ هَكَذَا كَانَ يَسْتَجْمِرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدنا حضرت نافع رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ خوشبو لگاتے تو آپ خوشبو کا دھواں لیتے۔ اور اس میں اور کوئی خوشبو نہ ملاتے اور آپ بعض دفعہ کافور عود کے ساتھ ملا لیتے۔ پھر فرماتے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی طرح خوشبو لگائی۔

اَلْكَرَاهِيَةُ لِلنِّسَاءِ فِي إِظْهَارِ الْحُلِيِّ وَالذَّهَبِ

عورتوں کا زیور اور سونا پہن کر اس کا اظہار کرنا مکروہ ہے

۵۱۴۱ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَمْنَعُ أَهْلَهُ الْحِلْيَةَ وَالْحَرِيرَ وَيَقُولُ إِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّونَ حِلْيَةَ الْجَنَّةِ وَحَرِيرَهَا فَلَا تَلْبَسُوهَا فِي الدُّنْيَا.

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ازواج مطہرات کو زیور اور ریشم پہننے سے منع فرماتے اور ارشاد فرماتے کہ اگر تم جنت کا زیور اور اس کا ریشم پسند کرتی ہو تو اسے دنیا میں مت پہنو۔

۵۱۴۲ عَنْ أُخْتِ حُذَيْفَةَ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ مَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَحَلَّتْ ذَهَبًا تُظْهِرُهُ إِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ.

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا تو ارشاد فرمایا: اے عورتو! کیا تم چاندی کا زیور نہیں بنا سکتیں؟ دیکھو! تم میں سے جو عورت سونے کا زیور پہن کر اجنبی غیر محرم مردوں کو (فخر اور تکبر سے) دکھائے تو اسے عذاب دیا جائے گا۔

۵۱۴۳ عَنْ أُخْتِ حُذَيْفَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ أَمَا لَكُنَّ فِي الْفِضَّةِ مَا تَحَلَّيْنَ أَمَا إِنَّهُ لَيْسَ مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تَحَلَّى ذَهَبًا تُظْهِرُهُ إِلَّا عُذِّبَتْ بِهِ.

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی بہن سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ ارشاد فرمایا تو ارشاد فرمایا۔ اے عورتو! کیا تم چاندی کا زیور نہیں بنا سکتیں؟ دیکھو! تم میں سے جو عورت سونے کا زیور پہن کر اجنبی غیر محرم

باب:

۵۱۴۴ عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيدَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا امْرَأَةٍ تَحَلَّتْ يَعْنِي بِقِلَادَةٍ مِنْ ذَهَبٍ جَعَلَ فِي عُنُقِهَا مِثْلَهَا فِي النَّارِ وَأَيُّمَا امْرَأَةٍ جَعَلَتْ فِي أُذُنِهَا خُرْصًا مِنْ ذَهَبٍ جَعَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ فِي أُذُنِهَا مِثْلَهُ خُرْصًا فِي النَّارِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔

مردوں کو فخر اور تکبر سے دکھائے تو اسے عذاب ہوگا۔

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو عورت سونے کا ہار پہنے اس کے گلے میں آگ کا ویسا ہی ہار ڈالا جائے گا۔ اور جو عورت اپنے کان میں سونے کی بالی پہنے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن آگ کی ویسی ہی بالی اسے پہنائے گا۔

۵۱۴۵ عَنْ ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ هُبَيْرَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهَا فَتَخٌ فَقَالَ كَذَا فِي كِتَابِ أَبِي أَيْ خَوَاتِيمُ ضِخَامٌ فَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَضْرِبُ يَدَهَا فَدَخَلَتْ عَلَى فَاطِمَةَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُو إِلَيْهَا الَّذِي صَنَعَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَزَعَتْ فَاطِمَةُ سِلْسِلَةً فِي عُنُقِهَا مِنْ ذَهَبٍ قَالَتْ هٰذِهٖ أَهْدَاهَا إِلَيَّ أَبُو حَسَنٍ فَدَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالسِّلْسِلَةُ فِي يَدِهَا فَقَالَ يَا فَاطِمَةُ أَيَغُرُّكِ أَنْ يَقُولَ النَّاسُ ابْنَةُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهَا سِلْسِلَةٌ مِنْ نَارٍ ثُمَّ خَرَجَ وَلَمْ يَقْعُدْ فَأَرْسَلَتْ فَاطِمَةُ بِالسِّلْسِلَةِ إِلَى السُّوقِ فَبَاعَتْهَا وَاشْتَرَتْ بِثَمَنِهَا غُلَامًا وَقَالَ مَرَّةً عَبْدًا أَوْ ذَكَرَ كَلِمَةً مَعْنَاهَا فَأَعْتَقَتْهُ فَحُدِّثَ بِذٰلِكَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَنْجَى فَاطِمَةَ مِنَ النَّارِ۔

سیدنا حضرت ثوبان (آپ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے) رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ فاطمہ بنت ہبیرہ رضی اللہ عنہا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور ان کے ہاتھ میں بڑے بڑے اور موٹے موٹے چھلے تھے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ہاتھ پر مارنا شروع فرمایا۔ تو وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے آپؐ کے ہاتھوں پر مارنے کا ذکر کیا حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے یہ سن کر اپنے گلے سے سونے کا ہار نکالا اور بتایا کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے یہ تحفۃً عنایت فرمایا ہے۔ اسی دوران حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ نے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ اے فاطمہ کیا تم پسند کرتی ہو کہ لوگ کہیں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے ہاتھ میں آگ کا ایک زنجیر ہے! پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں بیٹھنے کی بجائے تشریف لے گئے۔ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نے وہ زنجیر بازار بھیج دی اور اسے فروخت کر کے ایک غلام خریدا پھر اسے آزاد کر دیا۔ جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی اطلاع ملی تو آپ نے فرمایا۔ خدا کا شکر ہے جس نے فاطمہ کو جہنم کی آگ سے بچا لیا۔

۵۱۴۶ عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ جَاءَتْ بِنْتُ هُبَيْرَةَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي يَدِهَا فَتَخٌ مِنْ ذَهَبٍ أَيْ خَوَاتِيمُ ضِخَامٌ نَحْوَهُ۔

سیدنا حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہبیرہ کی بیٹی حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں اور ان کے ہاتھ میں موٹے موٹے چھلے (انگشتریاں) تھے پھر

ایسے ہی بیان فرمایا۔ جیسے اوپر گزرا۔

٥١٤٧ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ قَاعِدًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِوَارَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ سِوَارَيْنِ مِنْ نَارٍ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ طَوْقٌ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ طَوْقٌ مِنْ نَارٍ قَالَتْ قُرْطَيْنِ مِنْ ذَهَبٍ قَالَ قُرْطَيْنِ مِنْ نَارٍ قَالَ وَكَانَ عَلَيْهَا سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَرَمَتْ بِهِمَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّ الْمَرْأَةَ إِذَا لَمْ تَتَزَيَّنْ لِزَوْجِهَا صَلِفَتْ عِنْدَهُ قَالَ مَا يَمْنَعُ إِحْدَاكُنَّ أَنْ تَصْنَعَ قُرْطَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ ثُمَّ تُصَفِّرَهُ بِزَعْفَرَانٍ أَوْ بِعَبِيْرٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا کہ ایک عورت نے حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے پاس سونے کے دو کنگن ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ آگ کے کنگن ہیں۔ اس عورت نے عرض کیا ایک سونے کا طوق ہے! آپ نے فرمایا۔ آگ کا ایک طوق ہے۔ اس عورت نے کہا۔ سونے کی دو بالیاں ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ آگ کی دو بالیاں ہیں۔ راوی کا بیان ہے کہ اس خاتون کے پاس سونے کے دو کنگن تھے۔ اس نے یہ اتار کر پھینک دیئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر عورت خاوند کے سامنے اپنا بناؤ سنگار نہ کرے تو وہ اس پر بوجھل و گراں ہو جاتی ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم میں سے کوئی عورت یہ نہیں کر سکتی کہ وہ چاندی کی دو بالیاں بنائے اور پھر اسے زعفران یا عنبر سے زرد کر لے!

٥١٤٨ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَيْهَا مَسَكَتَيْ ذَهَبٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكِ بِمَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْ هٰذَا لَوْ نَزَعْتِ هٰذَا وَجَعَلْتِ مَسَكَتَيْنِ مِنْ وَرِقٍ ثُمَّ صَفَّرْتِهِمَا بِزَعْفَرَانٍ كَانَتَا حَسَنَتَيْنِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو سونے کی پازیب پہنے ہوئے ملاحظہ فرمایا۔ آپ نے فرمایا۔ میں تمہیں اس سے بہتر بتاتا ہوں اسے اتار دو۔ اور چاندی کی پازیب بنالو پھر اس کو زعفران سے رنگ لو یہ بہتر ہے۔

(امام نسائی نے فرمایا کہ حدیث ہذا غیر محفوظ ہے)

نوٹ۔ اس باب میں گزرنے والی جملہ احادیث میں علماء کرام کی دو آراء ہیں۔ ایک تو یہ کہ عورتوں کے لیے سونا اور اس کے زیور ابتداء اسلام میں ممنوع تھے۔ پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا اور عورتوں کے لیے سونا اور ریشم پہننا جائز ہوا۔ دوسری یہ کہ ممانعت سے مراد یہ ہے کہ عورت اس زیور کی زکوٰۃ ادا نہ کرے۔

تَحْرِيْمُ الذَّهَبِ عَلَى الرِّجَالِ

سونا مردوں کے لیے حرام ہے

٥١٤٩ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ يَقُوْلُ إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهُ فِي يَمِيْنِهِ وَأَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهُ فِي شِمَالِهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ هٰذَيْنِ

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں ایک ریشم پکڑا لیا اور بائیں ہاتھ میں سونا پھر فرمایا۔ میری امت کے مردوں

حَرَامٌ عَلٰی ذُکُوْرِ اُمَّتِیْ۔

پر یہ دونوں حرام ہیں۔

۵۱۵۰ عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِیْرًا فَجَعَلَهٗ فِیْ یَمِیْنِهٖ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهٗ فِیْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَیْنِ حَرَامٌ عَلٰی ذُکُوْرِ اُمَّتِیْ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں ایک ریشمی کپڑا لیا۔ اور بائیں ہاتھ میں سونا۔ پھر فرمایا۔ میری امت کے مردوں پر یہ دونوں حرام ہیں۔

۵۱۵۱ عَنْ عَلِیٍّ یَقُوْلُ اِنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ حَرِیْرًا فَجَعَلَهٗ فِیْ یَمِیْنِهٖ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهٗ فِیْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ اِنَّ هٰذَیْنِ حَرَامٌ عَلٰی ذُکُوْرِ اُمَّتِیْ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں ریشمی کپڑا لیا۔ اور بائیں ہاتھ میں سونا۔ پھر فرمایا۔ میری امت کے مردوں پر یہ دونوں حرام ہیں۔

۵۱۵۲ عَنْ عَلِیٍّ یَقُوْلُ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَهَبًا بِیَمِیْنِهٖ وَحَرِیْرًا بِشِمَالِهٖ فَقَالَ هٰذَا حَرَامٌ عَلٰی ذُکُوْرِ اُمَّتِیْ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دائیں ہاتھ میں سونا لیا۔ اور بائیں ہاتھ میں ریشمی کپڑا پھر فرمایا میری امت کے مردوں پر یہ دونوں حرام ہیں۔

۵۱۵۳ عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُحِلَّ الذَّهَبُ وَالْحَرِیْرُ لِاِنَاثِ اُمَّتِیْ وَحُرِّمَ عَلٰی ذُکُوْرِهَا۔

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سونا اور ریشمی کپڑا میری امت کی عورتوں کے لیے حلال اور مردوں کے لیے حرام ہے۔

۵۱۵۴ عَنْ مُعَاوِیَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ لُبْسِ الْحَرِیْرِ یَعْنِیْ وَالذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا۔

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا اور سونا پہننے سے منع فرمایا۔ سوائے اس کے کہ وہ ٹکڑے کر کے استعمال کیا گیا ہو۔

۵۱۵۵ عَنْ مُعَاوِیَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا وَعَنْ رُکُوْبِ الْمَیَاثِرِ۔

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹکڑے ٹکڑے ہونے کے سوا سونا پہننے اور سرخ گدیلوں پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔

۵۱۵۶ عَنْ اَبِیْ شَیْخٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِیَةَ وَعِنْدَهٗ جَمْعٌ مِّنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ۔

حضرت ابو شیخ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا درانحالیکہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی خدمت میں کچھ صحابہ کرام بیٹھے ہوئے تھے۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا کیا تم نہیں جانتے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ریزہ ریزہ کرنے کے سوا سونا پہننے سے منع فرمایا؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

١١٥٧ عَنْ اَبِیْ شَیْخٍ قَالَ بَیْنَمَا نَحْنُ مَعَ مُعَاوِیَةَ فِیْ بَعْضِ حَجَّاتِهٖ اِذْ جَمَعَ رَهْطًا مِّنْ اَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ اَلَسْتُمْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا قَالُوْا اَللّٰهُمَّ نَعَمْ۔

جناب حضرت ابو الشیخ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم ایک حج کے دوران حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہمراہ تھے آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعدد صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو جمع کیا اور دریافت کیا تمہیں علم نہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا؟ سوائے اس کے کہ سونے کو ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے۔ انہوں نے فرمایا یا اللہ ہاں!

١١٥٨ عَنْ اَبِیْ حَسَّانَ اَنَّ مُعَاوِیَةَ عَامَ حَجَّ جَمَعَ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْکَعْبَةِ فَقَالَ لَهُمْ اَنْشُدُکُمُ اللّٰهَ اَلَمْ یَنْهَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ۔

سیدنا حضرت ابو حسان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج ادا فرمایا تو آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ کرام کو مکہ مکرمہ میں کعبہ کے اندر جمع کیا، پھر انہیں فرمایا۔ میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا؟ انہوں نے عرض کیا ہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

١١٥٩ عَنْ حَسَّانَ اَنَّ مُعَاوِیَةَ عَامَ حَجَّ جَمَعَ نَفَرًا مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی الْکَعْبَةِ فَقَالَ لَهُمْ اَنْشُدُکُمُ اللّٰهَ هَلْ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَبُوْسِ الذَّهَبِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اَنَا اَشْهَدُ۔

سیدنا حضرت حسان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج ادا فرمایا تو آپ نے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی صحابہ کرام کو مکہ مکرمہ میں کعبہ کے اندر جمع کیا پھر انہیں فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا ہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

١١٦٠ عَنْ حَسَّانَ قَالَ حَجَّ مُعَاوِیَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فِی الْکَعْبَةِ قَالَ اَنْشُدُکُمْ بِاللّٰهِ اَلَمْ تَسْمَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْهٰی عَنِ الذَّهَبِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ وَاَنَا اَشْهَدُ

سیدنا حضرت حسان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج ادا فرمایا تو آپ نے انصار میں سے کئی لوگوں کو مکہ مکرمہ میں کعبہ کے اندر جمع کیا، پھر انہیں فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم نے نہیں سنا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا ہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

١١٦١ عَنْ حَسَّانَ قَالَ حَجَّ مُعَاوِیَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فِی الْکَعْبَةِ فَقَالَ اَنْشُدُکُمْ بِاللّٰهِ اَلَمْ تَسْمَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت حسان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج ادا فرمایا تو آپ نے انصار میں سے کئی لوگوں کو مکہ مکرمہ میں کعبہ کے

نَهَى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ .

اندر جمع کیا۔ پھر انہیں فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا تم نے سنا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا ہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۲ عَنْ أَبِي حَمَّانَ قَالَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوا نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ .

سیدنا حضرت ابو حمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج ادا فرمایا تو آپ نے انصار میں سے کئی لوگوں کو کعبہ کے اندر جمع کیا پھر انہیں فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کیا تم نے نہیں سنا کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا؟ انہوں نے جواب دیا ہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۳ عَنْ حَمَّانَ قَالَ حَجَّ مُعَاوِيَةُ فَدَعَا نَفَرًا مِنَ الْأَنْصَارِ فِي الْكَعْبَةِ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الذَّهَبِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَأَنَا أَشْهَدُ .

سیدنا حضرت حمان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ جس سال حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حج ادا فرمایا تو آپ نے انصار میں سے کئی لوگوں کو کعبہ کے اندر جمع کیا پھر انہیں فرمایا میں تمہیں اللہ تعالیٰ کی قسم دیتا ہوں کہ کیا آپ نے سنا ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا؟ انہوں نے عرض کیا ہاں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں بھی اس بات کا گواہ ہوں۔

۵۱۶۴ عَنْ أَبِي شَيْخٍ الْهُنَائِيِّ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ وَحَوْلَهُ نَاسٌ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ فَقَالَ لَهُمْ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ وَنَهَى عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا .

جناب حضرت ابو الشیخ ہنائی رحمۃ اللہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا جبکہ آپ کے اردگرد مہاجرین اور انصار میں سے کئی اصحاب براجمان تھے انہوں نے کہا کیا تمہیں علم ہے کہ حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا؟ انہوں نے کہا ہاں اللہ۔ پھر فرمایا آپ نے سونا پہننے سے منع فرمایا سوائے اس کے کہ سونا ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے۔

۵۱۶۵ عَنْ أَبِي الشَّيْخِ قَالَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ إِلَّا مُقَطَّعًا .

جناب ابو الشیخ رحمۃ اللہ علیہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونا پہننے سے منع فرمایا سوائے اس کے کہ سونا ٹکڑے ٹکڑے کیا جائے۔

نوٹ: سونا ٹکڑے ٹکڑے کرنے کا مطلب یہ ہے کہ اس پر کوئی کام ہو یا گوٹہ کا۔

مَنْ أُصِيبَ أَنْفُهُ هَلْ يَتَّخِذُ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ

کیا وہ شخص جس کی ناک ضائع ہو گئی ہو سونے کی ناک بنا سکتا ہے؟

۵۱۶۶ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ سَعْدٍ أَنَّهُ أُصِيبَ

جناب حضرت عرفجہ بن سعد رضی اللہ عنہ کی ناک دور

أَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ وَرِقٍ فَأَنْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّخِذَ أَنْفًا مِنْ ذَهَبٍ۔

جاہلیت میں کلاب کے دن ضائع ہو گئی تو آپ نے ایک چاندی کی ناک بنائی تھی جو بدبودار ہو گئی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ناک بنانے کا حکم ارشاد فرمایا۔

٥١٦٧ عَنْ عَرْفَجَةَ بْنِ سَعْدٍ قَالَ أُصِيبَ أَنْفُهُ يَوْمَ الْكُلَابِ فِي الْجَاهِلِيَّةِ قَالَ فَاتَّخَذَ أَنْفًا مِنْ فِضَّةٍ فَأَنْتَنَ عَلَيْهِ فَأَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَتَّخِذَهُ مِنْ ذَهَبٍ۔

جناب حضرت عرفجہ بن سعد رضی اللہ عنہ کی ناک دور جاہلیت میں کلاب کے دن ضائع ہو گئی تو آپ نے ایک چاندی کی ناک بنائی تھی جو بدبودار ہو گئی سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ناک بنانے کا حکم ارشاد فرمایا۔

اَلرُّخْصَةُ فِي خَاتَمِ الذَّهَبِ لِلرِّجَالِ

مردوں کے لیے سونے کی انگوٹھی پہننے کی اجازت

٥١٦٨ عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ عُمَرُ لِصُهَيْبٍ مَا لِي أَرَى عَلَيْكَ خَاتَمَ الذَّهَبِ قَالَ قَدْ رَآهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنْكَ فَلَمْ يَعِبْهُ قَالَ مَنْ هُوَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

سیدنا حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے حضرت صہیب سے دریافت فرمایا کیا وجہ ہے کہ میں تمہیں سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے دیکھتا ہوں۔ تو آپ نے جواب دیا کہ اس انگوٹھی کو تو اس ہستی نے ملاحظہ فرمایا جو آپ سے افضل تھی اور نقطہ چینی نہیں فرمائی۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے دریافت فرمایا وہ کون تھے؟ صہیب رضی اللہ عنہ نے جواب دیا وہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس تھی۔

خَاتَمُ الذَّهَبِ

سونے کی انگوٹھی

٥١٦٩ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَ الذَّهَبِ فَلَبِسَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هٰذَا الْخَاتَمَ وَإِنِّي لَنْ أَلْبَسَهُ أَبَدًا فَنَبَذَهُ فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہنی اور سب لوگوں نے سونے کی انگوٹھیاں پہنیں، پھر آپ نے فرمایا میں اس انگوٹھی کو پہنتا تھا۔ مگر آئندہ کبھی نہ پہنوں گا۔ بعد ازاں آپ نے اس کو اتار کر پھینک دیا۔ لوگوں نے اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

٥١٧٠ عَنْ هُبَيْرَةَ بْنِ يَرِيمَ قَالَ قَالَ عَلِيٌّ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ عَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَعَنِ الْجِعَةِ۔

سیدنا حضرت ہبیرہ بن یریم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی ریشمی کپڑے پہننے اور سرخ بچھونے اور جو اور گیہوں کی شراب پینے سے منع فرمایا۔

٥١٧١ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی ریشمی کپڑا اور

وَعَنِ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ.

لال زینوں پر چڑھنے سے منع فرمایا (جو ریشم کے بنے ہوئے ہوں)

۵۱۷۲: عَنْ عَلِيٍّ يَقُوْلُ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ وَعَنِ الثِّيَابِ الْقَسِّيَّةِ وَعَنِ الْجِعَةِ شَرَابٌ يُصْنَعُ مِنَ الشَّعِيْرِ وَالْحِنْطَةِ وَذَكَرَ عَنْ شِدَّتِهِ.

حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سونے کا چھلا پہننے سرخ زینوں پر چڑھنے ریشمی کپڑے پہننے اور جعہ پینے سے منع فرمایا جو جو اور گندم سے بنائی جاتی ہے اس کی شدت کو بیان فرمایا۔

نوٹ: جعہ ایک قسم کی شراب ہے جو جو اور گندم سے بنائی جاتی ہے۔ اور اس کے شدید نشہ یا سخت گناہ ہونے کا حال بیان فرمایا۔

۵۱۷۳: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَالْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ وَالْجِعَةِ.

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کا چھلا اور ریشمی کپڑا پہننے سرخ زین پر سوار ہونے اور جعہ (شراب) پینے سے منع فرمایا (امام نسائی نے فرمایا کہ پہلی روایت درست ہے)۔

۵۱۷۴: عَنْ صَعْصَعَةَ بْنِ صُوْحَانَ قَالَ قُلْتُ لِعَلِيٍّ انْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانِيْ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَحَلْقَةِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ.

جناب حضرت صعصعہ بن صوحان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا ہمیں اس چیز سے منع فرمائیے جس سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تونبے اور لاکھی کے برتن (میں شراب تیار شدہ پینے) سونے کے چھلے حریر اور ریشمی کپڑے اور سرخ زین سے منع فرمایا۔

۵۱۷۵: عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ جَاءَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوْحَانَ إِلٰى عَلِيٍّ فَقَالَ انْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالنَّقِيْرِ وَالْجِعَةِ وَنَهَانَا عَنْ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْحَرِيْرِ وَلُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ.

ترجمہ حسب سابق البتہ اس میں اس قدر زیادہ ہے کہ حضور نے مجھے کدو کے برتن میں نبیذ ڈالنے اور جو و گندم کی بنی ہوئی شراب سے منع فرمایا۔

۵۱۷۶: عَنْ مَالِكِ بْنِ عُمَيْرٍ قَالَ قَالَ صَعْصَعَةُ بْنُ صُوْحَانَ لِعَلِيٍّ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ انْهَنَا عَمَّا نَهَاكَ عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْحَنْتَمِ وَالْجِعَةِ وَعَنْ حَلْقِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَعَنِ الْمِيْثَرَةِ الْحَمْرَاءِ.

حضرت مالک بن عمیر سے صعصعہ بن صوحان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا ہمیں اس چیز سے منع فرمائیے جس سے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تونبے اور لاکھی کے برتن (میں شراب تیار شدہ پینے) اور سونے کے چھلے اور ریشمی کپڑے اور سرخ زین سے منع فرمایا۔

۵۱۷۷ـ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ حِبِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَلٰثٍ لَا اَقُوْلُ نَهَى النَّاسَ نَهَانِيْ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ الْمُفَدَّمِ وَلَا اَقْرَاُ سَاجِدًا وَلَا رَاكِعًا۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ مجھے میرے حبیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں سے منع فرمایا اور میں یہ نہیں کہتا کہ آپ نے دوسرے لوگوں کو بھی منع فرمایا۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی، ریشمی کپڑا، چمکیلے سرخ کسم کے رنگ کو استعمال کرنے اور رکوع و سجود میں تلاوتِ قرآن سے منع فرمایا۔

۵۱۷۸ـ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَقُوْلُ نَهَاكُمْ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ لُبْسِ الْمُفَدَّمِ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ رَاكِعًا۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی، ریشمی کپڑے پہننے اور سرخ و کسم کے رنگ کے کپڑے پہننے اور رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے منع فرمایا۔

۵۱۷۹ـ عَنْ عَلِيٍّ يَقُوْلُ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ وَاَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ وَالْمُعَصْفَرِ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور سونا نیز کسم کا رنگ پہننے سے منع فرمایا۔

۵۱۸۰ـ عَنْ عَلِيٍّ يَقُوْلُ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَقُوْلُ نَهَاكُمْ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَاَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاكِعٌ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور سونے کی انگوٹھی، ریشمی کپڑے نیز کسم کا رنگ پہننے سے منع فرمایا۔

۵۱۸۱ـ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور سونے کی انگوٹھی نیز کسم کا رنگ پہننے سے منع فرمایا۔

۵۱۸۲ـ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا، چمکیلے سرخ رنگ اور سونے کی انگوٹھی استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

۵۱۸۳ـ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَرْبَعٍ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا رَاكِعٌ وَعَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چار باتوں سے منع فرمایا۔ (۱) سونے کی انگوٹھی پہننے (۲) ریشمی لباس پہننے (۳) رکوع میں تلاوتِ قرآن مجید کرنے اور (۴) کسم کا رنگ استعمال کرنے سے۔

۵۱۸۴ـ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَاَنْ اَقْرَاَ وَاَنَا رَاكِعٌ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور سونے کی انگوٹھی نیز کسم کا رنگ استعمال کرنے اور ریشمی لباس پہننے سے منع فرمایا۔

۵۱۸۵ـ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثِيَابِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمتِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور

وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ۔

سونے کی انگوٹھی، کسم کا رنگ اور ریشمی کپڑا پہننے سے منع فرمایا۔

۵۱۸۶ عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُعَصْفَرِ وَالثِّيَابِ الْقَسِّيَّةِ وَعَنْ أَنْ نَقْرَأَ وَهُوَ رَاكِعٌ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور ریشمی کپڑا نیز کسم کا رنگ استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

۵۱۸۷ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاقَ الْحَدِيثَ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور سونا نیز کسم کا رنگ استعمال کرنے سے منع فرمایا۔ اور حدیث ذکر کی۔

۵۱۸۸ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَسِّيِّ وَالْحَرِيرِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَأَنْ أَقْرَأَ رَاكِعًا۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں قرآن مجید کی تلاوت کرنے اور ریشم اور سونے کی انگوٹھی سونا نیز کسم کا رنگ استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

۵۱۸۹ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَى عَنْ مَيَاثِرِ الْأُرْجُوَانِ وَلُبْسِ الْقَسِّيِّ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سرخ زینوں پر سوار ہونے، ریشمی کپڑا استعمال کرنے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

۵۱۹۰ عَنْ عُبَيْدَةَ قَالَ نَهَى عَنْ الْمَيَاثِرِ الْحُمْرِ وَخَوَاتِيمِ الذَّهَبِ۔

سیدنا حضرت عبیدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سرخ زینوں پر سوار ہونے اور سونے کی انگوٹھیاں پہننے سے منع فرمایا۔

۵۱۹۱ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

۵۱۹۲ عَنْ عِمْرَانَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيرِ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِالذَّهَبِ وَعَنِ الشُّرْبِ فِي الْحَنَاتِمِ۔

سیدنا حضرت عمران رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا نیز سبز یا سرخ برتنوں میں پانی پینے سے بھی۔

نوٹ: یہ لاکھی برتن ہوتے ہیں جن میں شراب تیار ہوتی ہے کیونکہ اس دور میں وہ شراب کے برتن تھے۔

۵۱۹۳ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنْ نَجْرَانَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ إِنَّكَ جِئْتَنِي وَفِي يَدِكَ جَمْرَةٌ مِنْ نَارٍ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ نجران کا رہنے والا ایک شخص سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا وہ سونے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا۔ آپ نے اس کی طرف توجہ نہیں فرمائی اور ارشاد فرمایا۔ بے شک تم میرے پاس آئے ہو اور تمہارے ہاتھ میں انگارہ ہے۔

٥١٩٤- عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ رَجُلًا كَانَ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ ذَهَبٍ وَفِي يَدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِخْصَرَةٌ أَوْ جَرِيدَةٌ فَضَرَبَ بِهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِصْبَعَهُ فَقَالَ الرَّجُلُ مَا لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَلَا تَطْرَحُ هٰذَا الَّذِي فِي إِصْبَعِكَ فَأَخَذَهُ الرَّجُلُ فَرَمَى بِهِ فَرَآهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَقَالَ مَا فَعَلَ الْخَاتَمُ قَالَ رَمَيْتُ بِهِ قَالَ مَا بِهٰذَا أَمَرْتُكَ إِنَّمَا أَنْ تَبِيعَهُ فَتَسْتَعِينَ بِثَمَنِهِ.

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں ایک شخص سونے کی انگوٹھی پہنے بیٹھا ہوا تھا اور آپ کے دستِ اقدس میں ایک چھڑی تھی یا شاخ تھی آپ نے اس چھڑی سے اس کی انگلی پر مارا اس شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں نے کیا قصور کیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ اسے اپنی انگلی سے نکال ڈالو۔ یہ سن کر اس نے اپنی انگلی سے اسے نکالا اور پھینک دیا۔ پھر آپ نے جب دوبارہ اس شخص کو دیکھا تو دریافت فرمایا۔ انگوٹھی کہاں گئی اس نے عرض کیا کہ میں نے پھینک دی۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں نے یہ نہیں کہا تھا۔ بلکہ میرا مطلب یہ تھا کہ اسے فروخت کر دو۔ اور اس کی قیمت اپنے کام میں لاؤ۔ امام نسائی نے فرمایا کہ حدیث بڑا منکر ہے۔

٥١٩٥- عَنْ أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْصَرَ فِي يَدِهِ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ يَقْرَعُهُ بِقَضِيبٍ مَعَهُ فَلَمَّا غَفَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلْقَاهُ قَالَ مَا أَرَانَا إِلَّا قَدْ أَوْجَعْنَاكَ وَأَغْرَمْنَاكَ.

سیدنا حضرت ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے ہاتھ میں سونے کی ایک انگوٹھی دیکھی اور آپ اسے ایک چھڑی سے مارنے لگے جب حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی توجہ مبارک دوسری طرف پھیری تو حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ عنہ نے اسے نکال کر پھینک دیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہم نے آپ کو تکلیف دی اور آپ کا نقصان کیا۔

٥١٩٦- عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ أَنَّ رَجُلًا مِمَّنْ أَدْرَكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ نَحْوَهُ.

٥١٩٧- عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عَلَى رَجُلٍ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ نَحْوَهُ.

٥١٩٨- عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى فِي يَدِ رَجُلٍ خَاتَمَ ذَهَبٍ فَضَرَبَ إِصْبَعَهُ بِقَضِيبٍ كَانَ مَعَهُ حَتَّى رَمَى بِهِ.

۵۲۱۹- عَنِ ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلٌ.

جناب ابن شہاب علیہ الرحمۃ نے اس حدیث پاک کو مرسلاً روایت کیا (امام نسائی نے فرمایا۔ مرسلاً زیادہ ٹھیک ہے)

مِقْدَارُ مَا يُجْعَلُ فِي الْخَاتَمِ مِنَ الْفِضَّةِ

انگوٹھی میں چاندی کی مقدار

۵۲۲۰- عَنْ بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ حَدِيدٍ فَقَالَ مَا لِي أَرَى عَلَيْكَ حِلْيَةَ أَهْلِ النَّارِ فَطَرَحَهُ فَجَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِنْ شَبَهٍ فَقَالَ مَا لِي أَجِدُ مِنْكَ رِيحَ الْأَصْنَامِ فَطَرَحَهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ أَتَّخِذُهُ قَالَ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهُ مِثْقَالًا.

سیدنا حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوئے اور وہ لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں دیکھتا ہوں کہ تو دوزخیوں کا لباس پہنے ہوئے ہے۔ اس نے اسے اتار کر پھینک دیا۔ دوبارہ حاضر ہوا تو وہ پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھا۔ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے تم سے بتوں کی بو آرہی ہے۔ تو اس نے اسے پھینک دیا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! تو پھر کس چیز کی بناؤں آپ نے فرمایا چاندی کی انگوٹھی بناؤ لیکن وہ بھی ساڑھے چار ماشے سے کم ہو۔

نوٹ:- چونکہ بت پیتل کے بھی بنتے ہیں لہذا آپ نے فرمایا کہ میں تم سے بتوں کی بو پاتا ہوں۔

صِفَةُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کس قسم کی تھی؟

۵۲۲۱- عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنائی تھی۔ اس کا نگینہ حبشی تھا۔ اور اس میں لکھا ہوا تھا محمد رسول اللہ۔

نوٹ:- نگینہ چونکہ حبش میں زیادہ ہوتا ہے۔ اس لیے حبشی نگینہ فرمایا گیا۔ دوسری ایک حدیث شریف کے مطابق اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔ شاید دو انگوٹھیاں ہوں۔ نگینے کو حبشی کہنے میں اور احتمال یہ ہے کہ وہ کالے رنگ کا تھا یا اس کو بنانے والا حبشی تھا۔

۵۲۲۲- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمُ فِضَّةٍ يَتَخَتَّمُ بِهِ فِي يَمِينِهِ فَصُّهُ حَبَشِيٌّ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ.

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور آپ اسے دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے۔ اس کا نگینہ حبشی کا تھا اور نگینہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہتھیلی کی جانب رکھتے۔

۵۲۲۳- عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔ اور اس کا نگینہ بھی

وَكَانَ فَصُّهُ مِنْهُ.

۲۰۴ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ وَرِقٍ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ.

چاندی کا تھا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی۔ اور اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا۔

۲۰۵ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ فَصُّهُ مِنْهُ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ بھی چاندی کا تھا

۲۰۶ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَكْتُبَ إِلَى الرُّومِ فَقَالُوا إِنَّهُمْ لَا يَقْبَلُونَ كِتَابًا إِلَّا مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ کو کچھ لکھنا چاہا۔ لوگوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ روم کے لوگ اس خط کو نہیں پڑھتے جس پر لکھنے والے کی مہر نہ ہو۔ جس پر آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی گویا کہ میں اب بھی اس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں۔ اس میں محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

۲۰۷ عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَخَّرَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ حَتَّى مَضَى شَطْرُ اللَّيْلِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى بِنَا فَكَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِ خَاتَمِهِ فِي يَدِهِ مِنْ فِضَّةٍ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ ایک مرتبہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز عشاء میں آدھی رات تک دیر کی۔ بعد ازاں آپ باہر تشریف لائے اور ہمارے ساتھ نماز پڑھی گویا کہ میں اب بھی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کو دیکھ رہا ہوں جو آپ کے دست اقدس میں چاندی کی بنی ہوئی تھی۔

مَوْضِعُ الْخَاتَمِ مِنَ الْيَدِ

انگوٹھی کون سے ہاتھ میں پہنے

۲۰۸ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْبَسُ خَاتَمَهُ فِي يَمِينِهِ.

سیدنا حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم دائیں ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔

۲۰۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ بِيَمِينِهِ.

حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح کی ایک حدیث شریف مروی ہے۔

لُبْسُ خَاتَمِ حَدِيدٍ مَلْوِيٍّ عَلَيْهِ بِفِضَّةٍ

لوہے کی ایسی انگوٹھی پہننا جس پر چاندی چڑھی ہو

۲۱۰ عَنْ مُعَيْقِيبٍ أَنَّهُ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيدًا مَلْوِيًّا عَلَيْهِ فِضَّةٌ قَالَ وَرُبَّمَا كَانَ فِي يَدِي فَكَانَ مُعَيْقِيبٌ عَلَى [...]

سیدنا حضرت معیقیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی لوہے کی تھی اور اس پر چاندی لپٹی ہوئی تھی کبھی وہ انگوٹھی میرے ہاتھ میں ہوتی تو معیقیب رضی اللہ

خَاتِمِ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

عنہ آپ کی اس انگوٹھی پر محافظ مقرر تھے۔

لُبْسُ خَاتَمِ صُفْرٍ

کانسی کی انگوٹھی پہننا

۵۲۱۱ عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اَقْبَلَ رَجُلٌ مِنَ الْبَحْرَیْنِ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمَ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ وَکَانَ فِیْ یَدِہٖ خَاتَمٌ مِنْ ذَھَبٍ وَجُبَّۃُ حَرِیْرٍ فَاَلْقَاھُمَا ثُمَّ سَلَّمَ فَرَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ ثُمَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَیْتُکَ آنِفًا فَاَعْرَضْتَ عَنِّیْ فَقَالَ اِنَّہٗ کَانَ فِیْ یَدِکَ جَمْرَۃٌ مِنْ نَارٍ قَالَ لَقَدْ جِئْتُ اِذًا بِجَمْرٍ کَثِیْرٍ قَالَ اِنَّ مَا جِئْتَ بِہٖ لَیْسَ بِاَجْزَاَ عَنَّا مِنْ حِجَارَۃِ الْحَرَّۃِ وَلٰکِنَّہٗ مَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا قَالَ فَبِمَاذَا اَتَخَتَّمُ قَالَ حَلْقَۃً مِنْ حَدِیْدٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ صُفْرٍ۔

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص بحرین سے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اس نے سلام کیا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب نہ دیا اس کے ہاتھ میں سونے کی ایک انگوٹھی تھی۔ اور پہننے کے لیے ریشم کا ایک جبہ تھا۔ اس نے وہ دونوں اتار ڈالے اور پھر آکر سلام کیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام کا جواب دیا۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ابھی ابھی آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تھا آپ نے میری طرف التفات نہیں فرمایا؟ آپ نے فرمایا۔ اس وقت تمہارے ہاتھ میں آگ کا ایک انگارہ تھا۔ اس نے کہا میں اس وقت بہت سے انگارے لایا ہوں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو کچھ تو لایا ہے وہ ہمارے نزدیک (مدینہ منورہ کے نزدیک مقام) حرہ کے پتھروں سے زیادہ فائدہ مند نہیں ہے۔ (یعنی سونے کے ڈلے اور زمین کے پتھر دونوں برابر ہیں) البتہ دنیا کا سامان ہے۔ پھر اس شخص نے عرض کیا حضور میں کس چیز سے انگوٹھی بناؤں؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوہے، چاندی یا کانسی کا ایک چھلہ بنا لو۔

۵۲۱۲ عَنْ اَنَسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدِ اتَّخَذَ حَلْقَۃً مِنْ فِضَّۃٍ فَقَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ یَّصُوْغَ عَلَیْہِ فَلْیَفْعَلْ وَلَا تَنْقُشُوْا عَلٰی نَقْشِہٖ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لائے اور آپ نے چاندی کا ایک چھلہ بنایا تھا۔ تو حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کا دل چاہے وہ ایسا چھلہ بنالے مگر جو کچھ اس پر کندہ ہوا وہ نہ کھدوائے۔

نوٹ ۱۔ کیونکہ اس پر جو کچھ کندہ کیا ہوا ہے۔ وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے۔ محمد رسول اللہ لہٰذا کوئی دوسرا شخص ایسی مہر نہیں بنوا سکتا تھا!

۵۲۱۳ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا فَنَقَشَ عَلَیْہِ نَقْشًا فَقَالَ اِنَّا قَدِ اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَنَقَشْنَا فِیْہِ نَقْشًا فَلَا یَنْقُشْ اَحَدٌ عَلٰی نَقْشِہٖ ثُمَّ قَالَ اَنَسٌ فَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اس پر کندہ کرایا پھر فرمایا ہم نے انگوٹھی بنوائی ہے اور کندہ کرایا ہے۔ اب اس طرح کوئی دوسرا شخص کندہ نہ کرائے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ

إلى وبيصه في يده۔

نے فرمایا۔ میں اس کی چمک کو گویا اپنے ہاتھ میں دیکھ رہا ہوں۔

قول النبي صلى الله عليه وسلم لا تنقشوا على خواتيمكم عربيا

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد کہ انگوٹھی پر عربی کندہ نہ کراؤ۔

۵۲۱۴ عن أنس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تستضيئوا بنار المشركين ولا تنقشوا على خواتيمكم عربيا.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ مشرکین کی آگ سے روشنی نہ لو۔ اور اپنی انگوٹھیوں پر عربی میں کندہ نہ کراؤ۔

نوٹ: مشرکین سے روشنی لینے کا مطلب یہ ہے کہ ان سے مشورہ نہ لو کیونکہ مشورہ تو اپنوں سے لیا جانا چاہیئے! وہ تمہارے دشمن ہیں اور تمہیں بری بات بتائیں گے۔

النهي عن الخاتم في السبابة

کلمے کی انگلی میں انگوٹھی پہننے کی ممانعت۔

۵۲۱۵ عن أبي بردة قال علي قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم يا علي سل الله الهدى والسداد ونهاني أن أجعل الخاتم في هذه وهذه وأشار يعني بالسبابة والوسطى.

سیدنا حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے علی! اللہ تعالیٰ سے ہدایت اور درست کام کی توفیق کی دعا مانگو اور آپ نے مجھے اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ اور آپ نے کلمے والی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا۔

۵۲۱۶ عن علي قال نهاني رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الخاتم في هذه وهذه يعني السبابة والوسطى.

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ اور آپ نے کلمے والی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا۔

۵۲۱۷ عن علي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم قل اللهم اهدني وسددني ونهاني أن أضع الخاتم في هذه وهذه وأشار بشر بالسبابة والوسطى وقال عاصم أحدهما.

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے ہدایت اور درست کام کی توفیق کی دعا مانگو اور آپ نے مجھے اس انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔ اور آپ نے کلمے والی اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ فرمایا۔ عاصم نے ان میں سے ایک کا ذکر کیا۔

نزع الخاتم عند دخول الخلاء

بیت الخلاء جاتے وقت انگوٹھی اتار دینا۔

۵۲۱۸ عن أنس أن رسول الله صلى الله عليه

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور

وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ نَزَعَ خَاتَمَهُ .

صلی اللہ علیہ وسلم جب بیت الخلاء میں تشریف لے جانے لگتے تو آپ اپنی انگوٹھی مبارک اتار دیتے۔

نوٹ :۔ اس لیے کہ اس خاتم مبارک پر لفظ جلالہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی تھا۔

٥٢١٩ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ الذَّهَبِ فَأَلْقَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمَهُ وَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا وَأَلْقَى النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور آپ نے (پہنتے وقت) اس کا نگینہ اپنی ہتھیلی مبارک کی طرف رکھا۔ دوسرے لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی اتار کر پھینک دی اور فرمایا پھر کبھی یہ نہ پہنوں گا لوگوں نے بھی انگوٹھیاں اتار ڈالیں۔

٥٢٢٠ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِي كَفَّهُ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ فَطَرَحَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ اور آپ نے اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا۔ لوگوں نے بھی انگوٹھیاں بنوائیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی پھینک دی اور ارشاد فرمایا پھر کبھی یہ نہ پہنوں گا۔

٥٢٢١ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَخَتَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ طَرَحَهُ وَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَنَقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَقَالَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَنْقُشَ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِي هَذَا ثُمَّ جَعَلَ فَصَّهُ فِي بَطْنِ كَفِّهِ .

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی پہنی اور پھر اسے اتار ڈالا۔ آپ نے چاندی کی انگوٹھی پہنی جس میں محمد رسول اللہ کندہ تھا۔ اور ارشاد فرمایا۔ کسی دوسرے شخص کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اس طرح کندہ کرائے۔ اور آپ نے اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف رکھا۔

٥٢٢٢ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِسَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا رَآهُ أَصْحَابُهُ فَشَتْ خَوَاتِيمُ الذَّهَبِ فَرَمَى بِهِ فَلَا نَدْرِي مَا فَعَلَ ثُمَّ أَمَرَ بِخَاتَمٍ مِنْ فِضَّةٍ فَأَمَرَ أَنْ يُنْقَشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَكَانَ فِي يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى مَاتَ وَفِي يَدِ أَبِي بَكْرٍ حَتَّى مَاتَ وَفِي يَدِ عُمَرَ حَتَّى مَاتَ وَفِي يَدِ عُثْمَانَ سِتَّ سِنِينَ مِنْ عَمَلِهِ فَلَمَّا كَثُرَتْ عَلَيْهِ الْكُتُبُ دَفَعَهُ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین دن تک سونے کی انگوٹھی پہنی جب آپ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے یہ دیکھا تو سب نے سونے کی انگوٹھیاں پہننی شروع کر دیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ملاحظہ فرماتے ہوئے اس انگوٹھی کو پھینک دیا اور پتا نہیں کہ وہ کہاں چلی گئی بعد ازاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور آپ نے اس میں یہ کندہ کرنے کا حکم فرمایا۔ محمد رسول اللہ وہ انگوٹھی سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے دست اقدس میں رہی یہاں تک کہ آپ

فَخَرَجَ الْأَنْصَارِيُّ إِلَى قَلِيبٍ لِعُثْمَانَ فَسَقَطَ فَالْتُمِسَ فَلَمْ يُوجَدْ فَأَمَرَ بِخَاتَمٍ مِثْلِهِ وَنُقِشَ فِيهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ۔

نے وصال فرمایا۔ پھر سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی حتیٰ کہ آپ نے اس دنیا سے پردہ پوشی فرمائی پھر یہ انگوٹھی سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی یہاں تک کہ آپ کا وصال ہوا۔ پھر یہ انگوٹھی چھ سال تک سیدنا حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں میں رہی آپ کے دور اقدس میں جب بہت سے خطوط لکھے جانے لگے تو جناب حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وہ انگوٹھی ایک انصاری صحابی کو عنایت فرمائی اس سے مہر لگائی جاتی ایک دن وہ انصاری حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے کنویں پر گئے۔ اور وہ انگوٹھی اس کنویں میں گر پڑی آپ نے اس کو بہت تلاش کرایا لیکن نہ ملی۔ آخرکار حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ایک اور انگوٹھی بنوانے کا حکم صادر فرمایا۔ اور اس میں کندہ کرایا محمد رسول اللہ۔

۵۲۲۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَ مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ وَلَا يَلْبَسُهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی۔ اور آپ نے اس کا نگینہ اندر ہتھیلی کی طرف کیا لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنا لیں۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پھینک دیا اور لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں بعد ازاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی جس سے مہر لگائی جاتی لیکن آپ اس انگوٹھی کو پہنتے نہیں تھے۔

الْجَلَاجِلُ

گھنٹیاں

۵۲۲۴ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي شَيْخٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا مَعَ سَالِمٍ فَمَرَّ بِنَا رَكْبٌ لِأُمِّ الْبَنِينَ مَعَهُمْ أَجْرَاسٌ فَحَدَّثَ نَافِعًا سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رَكْبًا مَعَهُمْ جُلْجُلٌ فَكَمْ تَرَى مَعَ هَؤُلَاءِ مِنَ الْجَلَاجِلِ۔

جناب حضرت ابوبکر بن ابی شیخ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں حضرت سالم رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ اسی دوران ام البنین کا ایک قافلہ نکلا ان کے ساتھ گھنٹیاں تھیں۔ تو حضرت سالم رضی اللہ عنہ نے حضرت نافع سے حدیث شریف بیان فرمائی کہ میں نے اپنے والد سے سنا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ فرشتے اس قافلے کے ساتھ نہیں جاتے جس میں گھنٹی ہو۔ اور ان کے ساتھ تو کتنے گھنٹے ہیں۔

نوٹ:۔ اس گھنٹے سے مراد وہ گھنٹہ ہے جو جانوروں کے گلے میں ڈالا ہوا ہوتا ہے اور جب جانور چلتا ہے۔ تو اس کی آواز مسلسل آتی رہتی ہے۔

۵۲۲۵ عَنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ مُوسَى قَالَ كُنْتُ مَعَ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ فَحَدَّثَ سَالِمٌ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ

جناب حضرت ابوبکر بن موسیٰ راوی ہیں کہ میں سالم کے ہمراہ رہتا تھا۔ اور آپ نے اپنے والد سے حدیث بیان کی کہ آپ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا

رُفْقَةً فِيهَا جُلْجُلٌ.

کہ اس قافلے کے ساتھ فرشتے نہیں رہتے جن میں گھنٹہ ہو۔

۵۲۲۶ عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ رَفَعَهُ قَالَ لَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جُلْجُلٌ.

سیدنا حضرت سالم بن رافع سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ اس قافلے کے ساتھ فرشتے نہیں رہتے جن میں گھنٹہ ہو۔

۵۲۲۷ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ جُلْجُلٌ وَلَا جَرَسٌ وَلَا تَصْحَبُ الْمَلَائِكَةُ رُفْقَةً فِيهَا جَرَسٌ.

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فرشتے اس گھر میں نہیں جاتے جس میں گھونگرو اور گھنٹہ ہو اور فرشتے ان لوگوں کے ساتھ بھی نہیں رہتے جن میں گھنٹہ ہو۔

۵۲۲۸ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَآنِي رَثَّ الثِّيَابِ فَقَالَ أَلَكَ مَالٌ قُلْتُ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَالَ فَإِذَا آتَاكَ اللَّهُ مَالًا فَلْيُرَ أَثَرُهُ عَلَيْكَ.

جناب حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ راوی ہیں آپ نے اپنے والد سے سنا کہ میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ میرے کپڑے بوسیدہ ہیں تو آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے پاس مال و دولت ہے؟ میں نے عرض کیا جی ہاں یا حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب کچھ موجود ہے تو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ نے تمہیں مال عنایت فرمایا ہے۔ تو اس کا نتیجہ اور اثر تم پر ظاہر ہونا چاہیئے!

نوٹ:۔ قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔

وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ

اے محبوب! اپنے پروردگار کی نعمت کا تذکرہ اور چرچا کرو۔

اسلام اور عیسائیت میں بنیادی فرق یہ ہے کہ عیسائیت نے چرچ اور سٹیٹ کو علیحدہ علیحدہ اور الگ الگ کر دیا لیکن اس کے برعکس اسلام کی تعلیم یہ ہے۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ

اے ہمارے پالنے والے ہمیں دین اور دنیا دونوں میں بھلائی اور خیر عنایت فرما۔

گویا اسلام دین اور دنیا دونوں کو لے کر چلتا ہے۔ اور اسی کا تقاضا کرتا ہے مسلمان ہر جگہ مسلمان ہی ہوتا ہے۔ اور اسلام میں کوئی بات غیر مسلمان کی سیاست، معیشت، معاشرت اور دین و دنیا باہم مل کر چلتے ہیں ان میں کوئی تفریق اور علیحدگی نہیں ہوتی اسی لیے قرآن حکیم میں اللہ رب العزت نے ارشاد فرمایا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ادْخُلُوا فِي السِّلْمِ كَافَّةً وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُبِينٌ.

اے ایمان والو۔ اسلام میں پورے پورے داخل ہو جاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو۔ بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

۵۲۲۹۔ عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ثَوْبٍ دُونٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَكَ مَالٌ قَالَ نَعَمْ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَالَ مِنْ أَيِّ الْمَالِ قَالَ قَدْ آتَانِيَ اللّٰهُ مِنَ الْإِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيقِ قَالَ فَإِذَا آتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ عَلَيْكَ أَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ وَكَرَامَتِهِ۔

سیدنا حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا۔ وہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور بوسیدہ سے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے پاس مال ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہاں ہر طرح کا مال ہے۔ آپ نے پوچھا مال کی کونسی قسم تمہارے پاس ہے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ تعالٰی نے مجھے اونٹ، گائے، بکریاں، گھوڑے، غلام اور لونڈیاں وغیرہ عنایت فرمائی ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالٰی نے تمہیں مال اور دولت بخشی ہے تو اس اللہ کا احسان اور فضل و رحمت تم پر ظاہر ہونی چاہئے یعنی لوگ تمہیں کھاتا پیتا اور خوشحال دیکھیں:

تمَّ كِتَابُ الزِّينَةِ مِنْ سُنَنِ النَّسَائِي

سنن میں سے کتاب زیبائش و آرائش ختم شد

بَابُ ذِكْرِ الْفِطْرَةِ

فطرت کا بیان

لغت میں فطرت کے معانی پیدائش کے ہیں۔ یہاں مراد وہ سنن ہیں۔ جو اولین پیغمبروں کے وقت سے مروج ہیں۔ اور یہاں تک پرانی ہوگئی ہیں۔ کہ ان کو فطرت کہا جانے لگا۔ علامہ قرطبی کے نزدیک فطرت سے مراد دین ہے۔ جیسے اللہ تعالٰی نے ارشاد فرمایا۔

فِطْرَةَ اللّٰهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا۔ مراد یہاں دین ہے جو اللہ رب العزت نے اپنے بندوں کے لیے قرار دیا۔

۵۲۳۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْإِبْطِ وَتَقْلِيمُ الْأَظْفَارِ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ پانچ باتیں فطرت کی ہیں۔ مونچھیں کترنا۔ بغل کے بال اکھیڑنا، ناخن کٹوانا، زیر ناف بال مونڈنا اور ختنہ کرنا۔

إِحْفَاءُ الشَّوَارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ

مونچھیں کٹوانا اور داڑھی بڑھانا

۵۲۳۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی

قَالَ أَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللِّحَى.

حَلْقُ رُءُوسِ الصِّبْيَانِ

۵۲۲۲ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ أَمْهَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلَاثَةً أَنْ يَأْتِيَهُمْ ثُمَّ أَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوا عَلَى أَخِي بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ ادْعُوا إِلَيَّ بَنِي أَخِي فَجِيءَ بِنَا كَأَنَّا أَفْرُخٌ فَقَالَ ادْعُوا لِيَ الْحَلَّاقَ فَأَمَرَهُ فَحَلَقَ رُءُوسَنَا مُخْتَصَرٌ.

ذِكْرُ النَّهْيِ عَنْ أَنْ يُحْلَقَ بَعْضُ شَعْرِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكَ بَعْضُهُ

۵۲۲۳ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ.

عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنِ الْقَزَعِ.

۵۲۲۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقَزَعِ.

۵۲۲۵ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ.

۵۲۲۶ عَنْ ... رَأَيْتُ ... النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْقَزَعِ۔ ترجمہ اوپر گزرا۔

اتِّخَاذُ الْجُمَّةِ

۵۲۲۷ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مَرْبُوعًا عَرِيضَ مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ كَثَّ اللِّحْيَةِ تَعْلُوهُ حُمْرَةٌ جُمَّتُهُ إِلَى شَحْمَتَيْ أُذُنَيْهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ ...

ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مونچھوں کو چھوٹا کرو اور داڑھی کو لمبا کرو۔

بچوں کا سر مونڈنا

سیدنا حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جعفر بن ابی طالب (حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے بھائی) کے تین دنوں کی مہلت دی کہ ان کا سوگ اور رنج منایا جاسکے۔ پھر آپ ان کے پاس تشریف لائے۔ اور ارشاد فرمایا۔ اب آج سے میرے بھائی پر مت رونا۔ اور ارشاد فرمایا میرے بھائی کے بچوں کو بلاؤ تو ہم چوزوں کی طرح لائے گئے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا حجام کو بلاؤ۔ پھر آپ نے سر مونڈنے کا حکم فرمایا۔

بچے کا بعض سر مونڈنا اور بعض چھوڑ دینا منع ہے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

نوٹ: قزع کا مطلب ہے۔ سر پر کچھ بال رکھنا اور بعض مونڈنا۔ دوسری حدیث شریف میں بھی ہے کہ یا سر سارا منڈواؤ یا سارے سر پر بال رکھو۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا۔

سر پر بال رکھنا

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا قد مبارک درمیانہ تھا۔ آپ کے دونوں کندھوں کی درمیانی جگہ چوڑی تھی۔ داڑھی مبارک خوب گھنی تھی۔ اور اس کے اوپر کچھ سرخی نمودار تھی۔ آپ کے سر مبارک کے بال

مَا رَأَيْتُ أَحْسَنَ مِنْهُ.

کانوں کی لو تک تھے۔ میں نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو لال جوڑا پہنے ہوئے دیکھا بلاشبہ میں نے آپ سے بڑھ کر کسی کو حسین و جمیل نہیں دیکھا۔

۵۲۳۸ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ مِنْ ذِي لِمَّةٍ أَحْسَنَ فِي حُلَّةٍ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَهُ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ.

سیدنا حضرت براء رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ میں نے کسی بالوں والے شخص کو جوڑا پہنے ہوئے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر حسین و جمیل نہیں دیکھا۔ آپ کے بال مبارک کندھوں کے قریب تھے۔

۵۲۳۹ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ شَعْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى أَنْصَافِ أُذُنَيْهِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے بال نصف کانوں تک تھے۔

۵۲۴۰ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَضْرِبُ شَعْرُهُ إِلَى مَنْكِبَيْهِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کندھوں تک پہنچتے تھے۔

تَسْكِينُ الشَّعْرِ

کنگھی یا تیل کرکے بالوں کو پیارا کرنا

۵۲۴۱ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّهُ قَالَ أَتَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَأَى رَجُلًا ثَائِرَ الرَّأْسِ فَقَالَ أَمَا يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهِ شَعْرَهُ

حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ نے ایک ایسے شخص کو ملاحظہ فرمایا جس کے سر کے بال پریشان تھے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کیا یہ اتنا بھی نہیں کرسکتا کہ اپنے بالوں کو برابر کرلیتا

۵۲۴۲ عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَتْ لَهُ جُمَّةٌ ضَخْمَةٌ فَسَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُحْسِنَ إِلَيْهَا وَأَنْ يَتَرَجَّلَ فِي كُلِّ يَوْمٍ.

سیدنا حضرت ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کے سر پر بہت زیادہ بال تھے آپ نے حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت فرمایا۔ تو آپ نے فرمایا کہ ان بالوں کو اچھی طرح سجا کر رکھو اور روزانہ کنگھی کرو۔

فَرْقُ الشَّعْرِ

بالوں میں مانگ نکالنا

۵۲۴۳ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْدُلُ شَعْرَهُ وَكَانَ الْمُشْرِكُونَ يَفْرُقُونَ شُعُورَهُمْ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ أَهْلِ الْكِتَابِ فِيمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيهِ بِشَيْءٍ ثُمَّ فَرَقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ ذٰلِكَ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم بالوں کو لٹکا دیتے تھے۔ اور مشرکین بالوں میں مانگ نکالتے تھے۔ اور حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ایسے امر میں جس میں کوئی حکم نازل نہ ہوتا اہل کتاب کی موافقت کو پسند فرماتے

بعد ازاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم مانگ نکالنے لگے!

نوٹ:۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی حکم وحی الٰہی کے بغیر نہیں ہوتا تھا لہٰذا مانگ نکالنا سنت ٹھہرا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جو شخص اس سنت کو چھوڑ کر عیسائیوں کی مشابہت اختیار کرے یا ٹیڑھی مانگ نکالے وہ شخص گمراہ ہے۔

اَلتَّرَجُّلُ
کنگھی کرنا

۵۲۲۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَالُ لَهُ عُبَيْدٌ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَنْهٰى عَنْ كَثِيْرٍ مِّنَ الْاِرْفَاهِ قَالَ مِنْهُ التَّرَجُّلُ۔

حضرت عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک صحابی نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا جن کا نام عبید تھا کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم بہت زیادہ عیش و عشرت میں پڑ جانے کو منع فرماتے تھے۔ اور اسی کی ایک قسم کنگھی کرنا بھی ہے۔

نوٹ:۔ ہر وقت کنگھی کرنا۔ اپنے آپ کو عورتوں کی طرح آراستہ و پیراستہ رکھنا مکروہ ہے مردوں کا یہ کام نہیں کہ وہ رات دن اپنے آپ کو لغو کاموں میں مشغول رکھیں۔ اور وقت ضائع کریں۔

اَلتَّيَامُنُ فِي التَّرَجُّلِ
کنگھی کی ابتداء دائیں طرف سے کرنا

۵۲۲۵ عَنْ عَائِشَةَ وَذَكَرَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرنے، جوتا پہننے اور کنگھی کرنے میں دائیں طرف سے شروع فرماتے۔

اَلْاَمْرُ بِالْخِضَابِ
خضاب کرنے کا حکم

۵۲۲۶ عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ وَسُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ اَنَّهُمَا سَمِعَا اَبَا هُرَيْرَةَ يُخْبِرُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى لَا يَصْبُغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ۔

سیدنا حضرت ابوسلمہ اور سلیمان بن یسار رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ ان دونوں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے سنا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہود و نصاریٰ بالوں کو نہیں رنگتے تم ان کے خلاف کرو۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ اپنے اور قائدہ منہ کا موں کو اگر یہود و نصاریٰ نہ کریں تو ہمیں کرنا چاہیے اور ان کی مخالفت کو سرانجام دینا چاہیے۔ حکمت مسلمان کی گم کردہ چیز ہے۔ وہ اسے جہاں بھی دیکھے حاصل کرے۔ بشرطیکہ شریعت کے خلاف نہ ہو۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ جو بات شریعت کے خلاف ہو وہ حکمت کے بھی خلاف ہے۔

۵۲۲۷ عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَبِيْ قُحَافَةَ وَرَاْسُهٗ وَلِحْيَتُهٗ كَاَنَّهٗ ثَغَامَةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيِّرُوْا اَوِ اخْضِبُوْا۔

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے والد ابو قحافہ کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ اور آپ کے سر اور داڑھی کے بال ثغامہ گھاس کی طرح بالکل سفید تھے۔ حضور انور صلی اللہ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ان کا رنگ بدلو اور انہیں خضاب لگاؤ۔

تَصْفِيرُ اللِّحْيَةِ

۵۲۴۸ عَنْ عُبَيْدٍ قَالَ رَأَيْتُ ابْنَ عُمَرَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ فَقُلْتُ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ۔

داڑھی کو زرد کرنا

جناب حضرت عبید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کو داڑھی زرد کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے اس کے متعلق آپ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے۔

تَصْفِيرُ اللِّحْيَةِ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ

۵۲۴۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَيُصَفِّرُ لِحْيَتَهُ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ۔

داڑھی کو ورس اور زعفران سے زرد کرنا

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم چمڑے کے جوتے پہنتے تھے اور اپنی داڑھی مبارک کو ورس (گھاس سے) اور زعفران سے پیلا کرتے تھے۔ اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بھی ایسا ہی کرتے تھے

اَلْوَصْلُ فِي الشَّعْرِ

۵۲۵۰ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ بِالْمَدِيْنَةِ وَأَخْرَجَ مِنْ كُمِّهِ قُصَّةً مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ يَا أَهْلَ الْمَدِيْنَةِ أَيْنَ عُلَمَاؤُكُمْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهَى عَنْ مِثْلِ هٰذِهِ وَقَالَ إِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُو إِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَ نِسَاؤُهُمْ مِثْلَ هٰذِهِ۔

قدرتی بالوں میں مصنوعی بال لگانا

جناب حضرت حمید بن عبد الرحمن رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے سنا اور آپ مدینہ منورہ میں منبر پر تھے۔ آپ نے اپنی آستین سے بالوں کا ایک گچھا نکالا اور فرمایا اے اہل مدینہ! تمہارے عالم کہاں ہیں! میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ اس سے منع فرماتے تھے۔ اور ارشاد فرماتے کہ بنی اسرائیل کی عورتیں جب مصنوعی بال استعمال کرنے لگیں تو تباہ ہو گئیں۔

۵۲۵۱ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَدِمَ مُعَاوِيَةُ الْمَدِيْنَةَ فَخَطَبَنَا وَأَخْرَجَ كُبَّةً مِنْ شَعْرٍ قَالَ مَا كُنْتُ أُرَى أَحَدًا يَفْعَلُهُ إِلَّا الْيَهُوْدَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَلَغَهُ فَسَمَّاهُ الزُّوْرَ۔

سیدنا حضرت سعید ابن المسیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ تشریف لائے تو ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور بالوں کا ایک گچھا لے کر فرمایا میں نے یہودیوں کے سوا یہ کام کسی کو بھی کرتے ہوئے نہیں دیکھا۔ اور حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا نام زور رکھا۔

وَصْلُ الشَّعْرِ بِالْخِرَقِ

۵۲۵۲ عَنْ مُعَاوِيَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ

اوڑھنی سے بال جوڑنا

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ

النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاكُمْ عَنِ الزُّورِ قَالَ وَجَاءَ بِخِرْقَةٍ سَوْدَاءَ فَأَلْقَاهَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ فَقَالَ هُوَ هَذَا تَجْعَلُهُ الْمَرْأَةُ فِي رَأْسِهَا ثُمَّ تَخْتَمِرُ عَلَيْهِ.

آپ نے فرمایا اے لوگو! سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں زور سے منع فرمایا۔ پھر کپڑے کا ایک کالا ٹکڑا نکالا اور اسے لوگوں کے سامنے رکھ دیا۔ اور فرمایا زور یہی ہے کہ عورت اس کو اپنے سر میں ڈال کر اوپر سے اوڑھنی اوڑھ لیتی ہے

۵۲۵۳ عَنْ مُعَاوِيَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الزُّورِ وَالزُّورُ الْمَرْأَةُ تَلُفُّ عَلَى رَأْسِهَا.

سیدنا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے زور سے منع فرمایا۔ اور زور کا مطلب یہ ہے کہ اپنے بال معمول سے زیادہ ظاہر کرنے کے لیے سر پر کوئی مصنوعی بال وغیرہ لپیٹ لیے جائیں۔

لَعَنَ الْوَاصِلَةَ

مصنوعی بال لگانے والی عورت پر لعنت

۵۲۵۴ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بال جوڑنے والی عورت پر لعنت فرمائی۔

لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ

مصنوعی بال لگانے اور لگوانے والی دونوں پر لعنت

۵۲۵۵ عَنْ أَسْمَاءَ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ ابْنَتِي عَرُوسٌ وَإِنَّهَا اشْتَكَتْ فَتَمَرَّقَ شَعْرُهَا فَهَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ إِنْ وَصَلْتُ لَهَا فِيهِ فَقَالَ لَعَنَ اللَّهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ.

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ایک عورت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری ایک بیٹی ہے جس کی شادی ہوئی ہے۔ وہ بیمار ہوگئی اور اس کے سر کے بال گر گئے ہیں۔ تو کیا میں اگر مصنوعی بال اس کے سر میں لگا دوں تو مجھ پر گناہ ہوگا؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مصنوعی بال لگانے والی اور لگوانے والی عورت پر لعنت فرمائی ہے۔

لَعَنَ الْوَاشِمَةَ وَالْمُوتَشِمَةَ

گودنے والی اور گودوانے والی عورت پر لعنت

۵۲۵۶ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُوتَشِمَةَ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مصنوعی بال لگانے والی، لگوانے والی، بال گودنے والی اور گودوانے والی عورت پر لعنت فرمائی۔

لَعْنُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ

منہ کے روئیں اکھیڑنے والیوں دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر لعنت

۵۲۵۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ اَلَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے منہ کی روئیں اکھیڑنے والیوں اور دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں پر لعنت فرمائی۔ آگاہ رہو جس پر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ہے اس پر میں بھی لعنت کرتا ہوں۔

۵۲۵۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بال گودنے والیوں دانتوں کو مصنوعی طور پر کشادہ کرانے والیوں اور منہ کی روئیں اکھیڑنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی جو اللہ رب العزت کی فطرت کو بدلتی ہیں۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ اللہ تعالےٰ کی پیدائش اور فطرت کو بدلنا گناہ ہے۔ مگر ختنہ کرانا اور مونچھیں کترنا بغل کے بال اکھیڑنا زیر ناف بال مونڈنا ناخن ترشوانا اور جو چیزیں ان کی مثل ہیں۔ ان سے بھی پیدائش اور خلقت بدلتی ہے لیکن چونکہ یہ سب باتیں جملہ پیغمبران علیہم السلام کرتے آئے ہیں اسی وجہ سے یہ فطرتی اور پیدائشی مشہور ہو گئیں۔ لہٰذا انہیں حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فطرتی سنت ارشاد فرمایا ہے۔

۵۲۵۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ وَالْمُوْتَشِمَاتِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَاَتَتْهُ امْرَاَةٌ فَقَالَتْ اَنْتَ الَّذِيْ تَقُوْلُ كَذَا وَكَذَا قَالَ وَمَا لِيْ لَا اَقُوْلُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے منہ کے بال اکھیڑنے والیوں دانت کھلے کرانے والیوں اور گودنا گودانے والیوں پر لعنت فرمائی جو اللہ تعالیٰ کی فطرت کو تبدیل کرتی ہیں۔ ایک عورت آپ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور اس نے پوچھا۔ کیا آپ اس طرح ارشاد فرماتے ہیں؟ تو آپ نے جواب دیا۔ میں ایسا کیوں نہ کہوں جیسے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔

۵۲۶۰: عَنْ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ كَانَ عَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ لَعَنَ اللّٰهُ الْمُوْتَشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ اَلَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

جناب حضرت ابراہیم راوی ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اللہ تعالےٰ نے بالوں کو گودنے والی عورتوں اور منہ کے بال اکھیڑنے والیوں اور دانتوں کو کشادہ کرنے والی عورتوں پر لعنت فرمائی۔ خبردار میں ان لوگوں پر لعنت کرتا ہوں جن پر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی۔

اَلزَّعْفَرَانُ

زعفرانی رنگ لگانا

۵۲۶۱: عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ

صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو زعفران کے رنگ لگانے سے منع فرمایا

۵۲۶۳ عَنْ اَنَسٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّتَزَعْفَرَ الرَّجُلُ جِلْدَهٗ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد کو زعفرانی رنگ لگانے سے منع فرمایا

اَلطِّيْبُ

خوشبو، عطر

۵۲۶۴ عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِيَ بِطِيْبٍ لَمْ يَرُدَّهُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ جب کوئی شخص سرورعالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں خوشبو پیش کرتا تو آپ اس کو نہ لوٹاتے۔

۵۲۶۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ طِيْبٌ فَلَا يَرُدَّهُ فَاِنَّهٗ خَفِيْفُ الْمَحْمِلِ طَيِّبُ الرَّائِحَةِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص کو خوشبو دی جائے تو وہ اسے واپس نہ کرے کیونکہ یہ وزن میں ہلکی ہے۔ اور خوشبو میں عمدہ ہے۔

۵۲۶۵ عَنْ زَيْنَبَ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا شَهِدَتْ اِحْدَاكُنَّ الْعِشَاءَ فَلَا تَمَسَّ طِيْبًا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی زوجہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے جو عورت نماز عشا کے لیے مسجد میں آنا چاہے تو خوشبو نہ لگائے۔

۵۲۶۶ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ امْرَاَةِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِذَا خَرَجْتِ اِلَى الْعِشَاءِ فَلَا تَمَسِّيْ طِيْبًا۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم نماز عشاء کے لیے نکلو تو خوشبو استعمال نہ کرو۔

۵۲۶۷ عَنْ زَيْنَبَ الثَّقَفِيَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيَّتُكُنَّ خَرَجَتْ اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا تَقْرَبَنَّ طِيْبًا۔

حضرت زینب رضی اللہ عنہا سے مروی ہے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میں سے جو عورت مسجد کو جانے لگے تو خوشبو نہ لگائے۔

۵۲۶۸ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرَاَةٍ اَصَابَتْ بَخُوْرًا فَلَا تَشْهَدْ مَعَنَا الْعِشَاءَ الْاٰخِرَةَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا۔ جو عورت خوشبو کی دھونی لے وہ عشاء کی جماعت میں نہ آئے

ذِكْرُ اَطْيَبِ الطِّيْبِ

بہترین خوشبو

۵۲۶۹ عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ ذَكَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ امْرَاَةً حَشَتْ خَاتَمَهَا بِالْمِسْكِ قَالَ وَهُوَ

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کا تذکرہ کیا

أَطْيَبُ الطِّيبِ۔

بہترین خوشبو ہے۔

جس نے اپنی انگوٹھی میں کستوری کی بھری تھی آپ نے فرمایا۔ یہ

تَحْرِيمُ لُبْسِ الذَّهَبِ

سونا پہننے کی ممانعت

۵۲۷۰ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَحَلَّ لِإِنَاثِ أُمَّتِي الْحَرِيرَ وَالذَّهَبَ وَحَرَّمَهُ عَلَى ذُكُورِهَا.

جناب حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ نے میری امت کی عورتوں کے لیے ریشم اور سونا حلال فرمایا۔ اور مردوں پر حرام فرمایا۔

النَّهْيُ عَنْ لُبْسِ خَاتَمِ الذَّهَبِ

سونے کی انگوٹھی پہننے کی ممانعت

۵۲۷۱ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ نُهِيتُ عَنِ الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ وَخَاتَمِ الذَّهَبِ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ مجھے لال رنگ کا کپڑا اور سونے کی انگوٹھی پہننے اور رکوع میں تلاوت کلام مجید سے منع فرمایا گیا۔

۵۲۷۲ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي نَبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَأَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ وَأَنَا رَاكِعٌ وَعَنِ الْقَسِّيِّ وَعَنِ الْمُعَصْفَرِ.

امیر المومنین سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے اور رکوع میں تلاوت کلام مجید کرنے اور ریشمی کپڑا پہننے اور کسم کا رنگ استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

۵۲۷۳ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبُوسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْآنِ وَأَنَا رَاكِعٌ.

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی پہننے، رکوع میں تلاوت کلام مجید کرنے، ریشمی کپڑا پہننے اور کسم کا رنگ پہننے سے منع فرمایا۔

۵۲۷۴ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوعِ.

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے رکوع میں تلاوت کلام مجید سے منع فرمایا۔

۵۲۷۵ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثِيَابِ الْمُعَصْفَرِ وَعَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَلُبْسِ الْقَسِّيِّ وَأَنْ أَقْرَأَ وَأَنَا رَاكِعٌ.

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی، ریشمی کپڑا اور کسم استعمال کرنے اور رکوع میں تلاوت کلام مجید سے منع فرمایا۔

۵۲۷۶ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ ثَوْبٍ مُعَصْفَرٍ وَعَنِ التَّخَتُّمِ بِخَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْقَسِّيَّةِ وَأَنْ أَقْرَأَ الْقُرْآنَ وَأَنَا رَاكِعٌ.

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زعفران سے رنگا ہوا کپڑا اور سونے کی انگوٹھی، ریشمی کپڑے کے استعمال اور رکوع میں تلاوت کلام مجید سے منع فرمایا۔

۵۲۷۷ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ سرور

وسلم نهى عن ثياب المعصفر و عن الحرير و ان تقرأ و هو راكع و عن خاتم الذهب۔

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے زرد رنگ کا ریشمی کپڑا پہننے اور رکوع کی حالت میں کلام مجید پڑھنے اور سونے کی انگوٹھی سے منع فرمایا۔

۵۲۷۸ عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه نهى عن خاتم الذهب۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

۵۲۷۹ عن ابي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن تختم الذهب۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

صفة خاتم النبي صلى الله عليه وسلم ونقشه

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی اور اس کے نقش کا بیان

۵۲۸۰ عن ابن عمر قال اتخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتم الذهب فلبسه رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتخذ الناس خواتيم الذهب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني كنت البس هذا الخاتم واني لن البسه ابدا فنبذه فنبذ الناس۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور پہنا لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں بنوائیں۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں اس کو پہنتا تھا لیکن اب کبھی نہ پہنوں گا۔ پھر آپ نے اس انگوٹھی کو اتار کر ڈالا اور لوگوں نے بھی انگوٹھیاں اتار دیں۔

۵۲۸۱ عن ابن عمر قال كان نقش خاتم رسول الله صلى الله عليه وسلم محمد رسول الله۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک انگوٹھی پر یہ الفاظ کندہ تھے محمد رسول اللہ۔

۵۲۸۲ عن انس ان النبي صلى الله عليه وسلم اتخذ خاتما من ورق وفصه حبشي ونقشه محمد رسول الله۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اس کا نگینہ سیاہ عقیق تھا۔ اس پر محمد رسول اللہ لکھا ہوا تھا۔

۵۲۸۳ عن انس قال اراد رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يكتب الى الروم فقالوا انهم لا يقرءون كتابا الا مختوما فاتخذ خاتما من فضة كاني انظر الى بياضه في يده ونقش فيه محمد رسول الله۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے بادشاہ روم کو کچھ لکھنا چاہا، لوگوں نے عرض کیا کہ روم کے لوگ اس خط کو کوئی وقعت نہیں دیتے جس پر مہر لگی ہوئی نہ ہو۔ تو اس وقت سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک مہر تیار کرائی۔ گویا کہ میں اس کی سفیدی کو دیکھ رہا ہوں اور اس میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے کندہ کرایا۔ محمد رسول اللہ۔

۵۲۸۴ عن انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتخذ خاتما من ورق وفصه حبشي

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی تیار کرائی اس کا نگینہ حبشی تھا یعنی حبش سے آیا تھا یا سیاہ تھا یا اس نگینے کو تراشنے والا حبشی تھا۔

۵۲۸۵ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ خَاتَمُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ وَفَصُّهُ مِنْهُ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اس کا نگینہ چاندی کا تھا

(ابن عبداللہ نے فرمایا: یہ صحیح ہے)

۵۲۸۶ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا اصْطَنَعْنَا خَاتَمًا وَنَقَشْنَا عَلَيْهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشْ عَلَيْهِ اَحَدٌ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہم نے انگوٹھی بنوائی اور اس پر کندہ کرایا۔ اب کوئی شخص اس طرح کندہ نہ کرائے۔

مَوْضِعُ الْخَاتَمِ

انگوٹھی کون سی انگلی میں پہنی جائے۔

۵۲۸۷ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا فَقَالَ اِنَّا قَدِ اتَّخَذْنَا خَاتَمًا وَنَقَشْنَا عَلَيْهِ نَقْشًا فَلَا يَنْقُشْ عَلَيْهِ اَحَدٌ وَاِنِّي لَاَرٰى بَرِيْقَهُ فِيْ خِنْصَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے انگوٹھی تیار کرائی اور ارشاد فرمایا ہم نے انگوٹھی بنوائی ہے۔ اور اس پر کندہ کرایا ہے۔ اب اس طرح کوئی شخص کندہ نہ کرائے اور میں اس کی چمک حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی چھنگلی میں دیکھ رہا ہوں۔

۵۲۸۸ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم انگوٹھی اپنے دائیں ہاتھ میں پہنتے۔

۵۲۸۹ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى بَيَاضِ خَاتَمِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اِصْبَعِهِ الْيُسْرٰى۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ گویا کہ میں ابھی سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کی سفیدی کو آپ کے بائیں ہاتھ کی انگلی میں دیکھ رہا ہوں۔

۵۲۹۰ عَنْ ثَابِتٍ اَنَّهُمْ سَاَلُوْا اَنَسًا عَنْ خَاتَمِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى وَبِيْصِ خَاتَمِهِ مِنْ فِضَّةٍ وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الْيُسْرٰى الْخِنْصَرَ۔

سیدنا حضرت ثابت رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ لوگوں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی کے متعلق دریافت کیا، تو آپ نے بتایا کہ گویا چاندی کی بنی ہوئی اس انگوٹھی کی چمک کو ملاحظہ کر رہا ہوں۔ اور آپ نے اپنے بائیں ہاتھ کی چھنگلی کو بلند فرمایا۔ (یعنی آپ اس انگلی میں انگوٹھی پہنتے تھے)

۵۲۹۱ عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ نَهَانِيْ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْخَاتَمِ فِي السَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى۔

سیدنا حضرت ابوبردہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے جناب حضرت علی رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے سنا سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کلمے کی انگلی اور درمیانی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

۵۲۹۲ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَلْبَسَ فِيْ اِصْبَعِيْ هٰذِهِ وَفِي الْوُسْطٰى

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کلمے کی انگلی اور درمیانی انگلی اور اس

وَالتَّخَتُّمِ بِهَا

مَوْضِعُ الْفَصِّ

٥٢٩٣ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَتَّمُ بِخَاتَمٍ مِنْ ذَهَبٍ ثُمَّ طَرَحَهُ وَلَبِسَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ وَنَقَشَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ ثُمَّ قَالَ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَنْقُشَ عَلَى نَقْشِ خَاتَمِي هَذَا وَجَعَلَ فَصَّهُ فِي بَطْنِ كَفِّهِ.

آپ نے اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا

طَرْحُ الْخَاتَمِ وَتَرْكُ لُبْسِهِ

٥٢٩٤ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا فَلَبِسَهُ قَالَ شَغَلَنِي هَذَا عَنْكُمْ مُنْذُ الْيَوْمَ إِلَيْهِ نَظْرَةٌ ثُمَّ أَلْقَاهُ.

٥٢٩٥ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اصْطَنَعَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَكَانَ يَلْبَسُهُ فَجَعَلَ فَصَّهُ فِي بَاطِنِ كَفِّهِ فَصَنَعَ النَّاسُ ثُمَّ إِنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَنَزَعَهُ وَقَالَ إِنِّي كُنْتُ أَلْبَسُ هَذَا الْخَاتَمَ وَأَجْعَلُ فَصَّهُ مِنْ دَاخِلٍ فَرَمَى بِهِ ثُمَّ قَالَ وَاللهِ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيمَهُمْ.

لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں۔

٥٢٩٦ عَنْ أَنَسٍ أَنَّهُ رَأَى فِي يَدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ يَوْمًا وَاحِدًا فَصَنَعُوهُ فَلَبِسُوهُ فَطَرَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَرَحَ النَّاسُ.

لوگوں نے بھی انگوٹھیاں اتار ڈالیں۔

کے نزدیک والی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا۔

نگینہ کون سی جگہ رہے

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سونے کی انگوٹھی پہنتے تھے بعد ازاں آپ نے اسے اتار ڈالا اور اس کی جگہ چاندی کی انگوٹھی پہنی۔ اس پر محمد رسول اللہ کندہ کرایا بعد ازاں ارشاد فرمایا کسی شخص کے لیے زیبا نہیں کہ وہ اپنی انگوٹھی پر کندہ کرائے۔ اور

انگوٹھی اتار ڈالنا اور اس کو نہ پہننا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک انگوٹھی بنوائی اور اسے پہنا پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔ اس انگوٹھی نے میرا دھیان اور خیال تقسیم کر دیا۔ کبھی میں تمہاری طرف دیکھتا ہوں اور کبھی اس انگوٹھی کی طرف بعد ازاں آپ نے اس انگوٹھی کو اتار ڈالا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی تیار کرائی اور آپ اس کو پہنتے تھے۔ آپ نے اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف کیا۔ لوگوں نے بھی ایسے ہی کیا پھر آپ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور انگوٹھی کو اتارا اور ارشاد فرمایا۔ میں اس انگوٹھی کو پہنا کرتا تھا اور اس کا نگینہ اندر کی طرف رکھتا تھا بعد ازاں آپ نے اس انگوٹھی کو اتار کر پھینک دیا۔ اور ارشاد فرمایا۔ خدا کی قسم میں اب دوبارہ اس انگوٹھی کو کبھی نہ پہنوں گا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں چاندی کی ایک انگوٹھی دیکھی ایک دن لوگوں نے بھی ایسی ہی انگوٹھیاں تیار کرائیں۔ اس کے بعد پھر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ انگوٹھی اتار ڈالی تو دوسرے

٢٩٧- عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَكَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ فِيْ بَطْنِ كَفِّهِ، فَاتَّخَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ مِنْ ذَهَبٍ فَطَرَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَطَرَحَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ وَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ فَكَانَ يَخْتِمُ بِهِ وَلَا يَلْبَسُهُ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما راوی ہیں۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی تیار کرائی اور اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف کیا پھر لوگوں نے بھی سونے کی انگوٹھیاں تیار کرائیں تو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگوٹھی کو اتار ڈالا۔ لوگوں نے بھی اپنی انگوٹھیاں اتار ڈالیں۔ بعد ازاں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ آپ اس سے صرف مہر لگاتے لیکن اسے پہنتے نہیں تھے۔

٢٩٨- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ ذَهَبٍ وَجَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِيْ بَطْنَ كَفِّهِ فَاتَّخَذَ النَّاسُ الْخَوَاتِيْمَ فَأَلْقَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا أَلْبَسُهُ أَبَدًا ثُمَّ اتَّخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمًا مِنْ وَرِقٍ فَأَدْخَلَهُ فِيْ يَدِهِ ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ أَبِيْ بَكْرٍ ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ عُمَرَ ثُمَّ كَانَ فِيْ يَدِ عُثْمَانَ حَتّٰى هَلَكَ فِيْ بِئْرِ أَرِيْسٍ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی ایک انگوٹھی بنوائی اور آپ نے اس کا نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھا تو (آپ کو دیکھ کر) دوسرے لوگوں نے بھی ایسی ہی انگوٹھیاں تیار کرائیں۔ پھر سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس انگوٹھی کو اتار ڈالا۔ اور ارشاد فرمایا میں اب کبھی اس انگوٹھی کو نہ پہنوں گا۔ اس کے بعد آپ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی۔ اور اسے اپنے دستِ اقدس میں پہنا۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال شریف کے بعد وہ انگوٹھی سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دستِ اقدس میں رہی پھر جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں۔ اس کے بعد حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں رہی حتی کہ وہ اریس کے کنویں میں جا گری۔

نوٹ:- بعد ازاں تلاش بسیار کے باوجود نہ ملی لیکن اس دن سے فتنہ شروع ہو گیا۔

ذِكْرُ مَا يُسْتَحَبُّ مِنْ لُبْسِ الثِّيَابِ وَمَا يُكْرَهُ مِنْهَا

اس امر کا ذکر کہ کون سے کپڑے پہننا بہتر ہیں اور کون سے مکروہ

٢٩٩- عَنْ أَبِي الْأَحْوَصِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَآنِيْ سَيِّئَ الْهَيْئَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكَ مِنْ شَيْءٍ قَالَ نَعَمْ مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ آتَانِيَ اللّٰهُ فَقَالَ إِذَا كَانَ لَكَ مَالٌ فَلْيُرَ عَلَيْكَ۔

سیدنا حضرت ابوالاحوص رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا وہ ارشاد فرماتے کہ میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا اور آپ نے مجھے میلے پرانے کپڑوں میں دیکھا تو آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تمہارے پاس کچھ مال و متاع ہے؟ میں نے عرض کیا۔ ہاں! ہر طرح کا مال و دولت اللہ رب العزت نے مجھے عنایت فرمایا ہے۔ تو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تمہارے پاس مال و دولت ہے تو اس کا اثر تم پر ظاہر ہونا چاہیئے۔ (یعنی اچھے اور صاف کپڑوں اور صاف و بہترین مکان کی صورتوں میں)

نوٹ:- حکماء کا اتفاق ہے کہ انسان کی صحت اور تندرستی کے لیے غذا سے بھی زیادہ صفائی اور پاکیزگی اہم ہے۔

ہر روز جا نماز، غسل کرنا، پانچوں وقت وضو کرنا، کپڑے صاف اور اُجلے رکھنا نیز مکان کی صفائی انسانی صحت کے لیے انتہائی اہم ہیں۔

ذِكْرُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ السِّيَرَاءِ

۵۳۰۰۔ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّهُ رَأَى حُلَّةَ سِيَرَاءَ تُبَاعُ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ لِيَوْمِ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هَذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ قَالَ فَأُتِيَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدُ مِنْهَا بِحُلَلٍ فَكَسَا مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَسَوْتَنِيهَا وَقَدْ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا إِنَّمَا كَسَوْتُكَهَا لِتَكْسُوَهَا أَوْ لِتَبِيعَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ أَخًا لَهُ مِنْ أُمِّهِ مُشْرِكًا۔

زرد لکیروں والی ریشمی چادر پہننی ممنوع ہے

امیر المومنین حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے مسجد کے دروازے پر بکتا ہوا زرد لکیروں والی ریشمی چادروں کا ایک جوڑا ملاحظہ فرمایا۔ تو آپ نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا۔ حضور کتنا اچھا ہو تا کہ آپ ان چادروں کو جمعۃ المبارک کے دن پہننے کے لیے لے لیتے (نیز اس وقت پہننے کے لیے) جب غیر ملکی وفود آپ کی خدمت میں آتے ہیں۔ تو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اسے تو وہ شخص پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ پھر اس قسم کے متعدد جوڑے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں پیش کیے گئے۔ آپ نے ان میں سے ایک جوڑا جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو عنایت فرمایا۔ تو جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ مجھے یہ جوڑے پہناتے ہیں حالانکہ اس سے قبل آپ نے کیا ارشاد فرمایا تھا۔ تو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے تمہیں یہ جوڑا پہننے کے لیے نہیں دیا بلکہ اس لیے دیا ہے کہ کسی دوسرے شخص کو پہناؤ یا فروخت کر دو۔ جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے وہ جوڑا اپنے ایک ماں زاد بھائی کو بخش دیا جو مشرک تھا۔

نوٹ: حدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ اپنے عزیز و اقارب اور رشتہ داروں کے ساتھ جو مشرک ہوتے ہیں حسنِ سلوک کرنا عبادت ہے

ذِكْرُ الرُّخْصَةِ لِلنِّسَاءِ فِي لُبْسِ السِّيَرَاءِ

۵۳۰۱۔ عَنْ أَنَسٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى زَيْنَبَ بِنْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَمِيصَ حَرِيرٍ سِيَرَاءَ۔

۵۳۰۲۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ رَأَى عَلَى أُمِّ كُلْثُومٍ بِنْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بُرْدَ سِيَرَاءَ۔

عورتوں کے لیے سیرا پہننے کی اجازت

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو ریشمی سیراء کی بنی ہوئی ایک قمیص پہنے ہوئے دیکھا۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت ام کلثوم رضی اللہ عنہا کو زرد لکیروں والی ریشمی چادر پہنے ہوئے ملاحظہ فرمایا۔

اَلسِّيَرَاءُ الْمُضَلَّعُ بِالْقَزِّ

سیرا ایک ریشمی کپڑا ہے جس میں ریشمی لکیریں ہوتی ہیں

۵۳۰۳ - عَنْ عَلِيٍّ يَقُولُ أُهْدِيَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُلَّةُ سِيَرَاءَ فَبَعَثَ بِهَا إِلَيَّ فَلَبِسْتُهَا فَعَرَفْتُ الْغَضَبَ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَأَمَرَنِي فَأَطَرْتُهَا بَيْنَ نِسَائِي

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ریشمی چادروں کا دھاری دار ایک جوڑا پیش کیا گیا۔ آپ نے اس کو میرے پاس ارسال فرمایا۔ میں نے لے پہنا تو آپ کے چہرہ انور پر ناراضگی دیکھی حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میں نے یہ تمہیں پہننے کے لیے نہیں دیا پھر آپ نے مجھے حکم فرمایا تو میں نے اسے اپنی عورتوں میں تقسیم کر دیا۔

ذِكْرُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الْإِسْتَبْرَقِ

استبرق (ایک ریشمی کپڑا) پہننے کی ممانعت

۵۳۰۴ - عَنِ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ عُمَرَ خَرَجَ فَرَأَى حُلَّةَ إِسْتَبْرَقٍ تُبَاعُ فِي السُّوقِ فَأَتَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اشْتَرِهَا فَالْبَسْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَحِينَ يَقْدَمُ عَلَيْكَ الْوَفْدُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ ثُمَّ أُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَلَاثِ حُلَلٍ مِنْهَا فَكَسَا عُمَرَ حُلَّةً وَكَسَا عَلِيًّا حُلَّةً وَكَسَا أُسَامَةَ حُلَّةً فَأَتَاهُ عُمَرُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قُلْتَ فِيهَا مَا قُلْتَ ثُمَّ بَعَثْتَ إِلَيَّ فَقَالَ بِعْهَا وَاقْضِ بِهَا حَاجَتَكَ أَوْ شَقِّقْهَا خُمُرًا بَيْنَ نِسَائِكَ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ باہر تشریف لے گئے تو آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ بازار میں استبرق (ریشمی جوڑا) فروخت ہو رہا ہے۔ آپ لے کر سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ اسے خرید لیجئے! اور جمعۃ المبارک کے دن اور جب غیر ملکی وفد آپ کے پاس آئیں اس کو پہنا کیجئے۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس کو تو وہ شخص پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں پھر اسی قسم کے تین جوڑے حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں پیش کیے گئے! ان میں سے آپ نے ایک جوڑا حضرت عمر کو ایک حضرت علی کو اور ایک حضرت اسامہ رضی اللہ عنہم کو بخشا تو جناب فاروق اعظم شہنشاہ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا حضور آپ نے قبل ازیں اس کے متعلق یہ ارشاد فرمایا تھا! کہ یہ استعمال نہیں کرنا چاہیئے! پھر آپ نے یہ مجھے کیوں عنایت فرمایا! سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس کو بیچ کر اپنی ضرورت پوری کیجئے۔ یا اس کے ٹکڑے کر کے اپنی عورتوں کی اوڑھنیاں بنایئے

صِفَةُ الْإِسْتَبْرَقِ

استبرق کیسا ہوتا ہے!

۵۳۰۵ - عَنْ يَحْيَى وَهُوَ ابْنُ أَبِي إِسْحَاقَ قَالَ قَالَ

جناب حضرت یحییٰ بن اسحاق رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سالم

سَأَلَهُ مَا الإِسْتَبْرَقُ قُلْتُ مَا غَلُظَ مِنَ الدِّيبَاجِ وَخَشُنَ مِنْهُ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللَّهِ يَقُولُ رَأَى عُمَرُ مَعَ رَجُلٍ حُلَّةَ سُنْدُسٍ فَأَتَى بِهَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اشْتَرِ هَذِهِ؟ وَسَاقَ الْحَدِيثَ.

* آخر تک حدیث پاک حسب سابق ہے۔

نے پوچھا۔ استبرق کیا ہے؟ میں نے کہا ایک قسم کا سخت ریشمی کپڑا ہوتا ہے۔ سالم نے بتایا کہ میں نے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے ریشمی کپڑے کا ایک جوڑا ملاحظہ فرمایا اور آپ اس کو لے کر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور فرمایا یہ خرید لیجئے۔

ذِكْرُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الدِّيبَاجِ

دیبا پہننے کی ممانعت

۵۳۰۱: عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُكَيْمٍ قَالَ اسْتَسْقَى حُذَيْفَةُ فَأَتَاهُ دِهْقَانٌ بِمَاءٍ فِي إِنَاءٍ مِنْ فِضَّةٍ فَحَذَفَهُ ثُمَّ اعْتَذَرَ إِلَيْهِمْ مِمَّا صَنَعَ بِهِ وَقَالَ إِنِّي نُهِيتُهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لاَ تَشْرَبُوا فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلاَ تَلْبَسُوا الدِّيبَاجَ وَلاَ الْحَرِيرَ فَإِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَلَنَا فِي الآخِرَةِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عکیم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے پانی مانگا تو ایک اعرابی نے آپ کی خدمت میں چاندی کے برتن میں پانی پیش کیا۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے اسے پھینک دیا۔ اور بعدازاں لوگوں کے سامنے اس کو استعمال کرنے کی معذرت کر دی) اور فرمایا۔ مجھے اس کی ممانعت ہے میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا سونے اور چاندی کے برتن میں مت پیو۔ دیبا اور حریر نہ پہنو یہ کافروں کے لیے دنیا میں ہے اور ہمارے لیے آخرت میں ہے۔

لُبْسُ الدِّيبَاجِ الْمَنْسُوجِ بِالذَّهَبِ

ایسا دیبا پہننا جس میں سنہری کام کیا گیا ہو!

۵۳۰۲: عَنْ وَاقِدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حِينَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ قُلْتُ أَنَا وَاقِدُ بْنُ عَمْرِو بْنِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ إِنَّ سَعْدًا كَانَ أَعْظَمَ النَّاسِ وَأَطْوَلَهُ ثُمَّ بَكَى فَأَكْثَرَ الْبُكَاءَ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ إِلَى أُكَيْدِرٍ صَاحِبِ دُومَةَ بَعْثًا فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ بِجُبَّةِ دِيبَاجٍ مَنْسُوجَةٍ فِيهَا الذَّهَبُ فَلَبِسَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَقَعَدَ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ وَنَزَلَ وَجَعَلَ النَّاسُ يَلْمُسُونَهَا بِأَيْدِيهِمْ فَقَالَ أَتَعْجَبُونَ مِنْ هَذِهِ؟ لَمَنَادِيلُ

جناب حضرت واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں جناب حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جب آپ مدینہ منورہ تشریف لائے میں نے آپ کو سلام عرض کیا۔ تو انہوں نے دریافت کیا آپ کون ہیں۔ میں نے کہا میں عمرو کا بیٹا واقد ہوں۔ اور حضرت سعد بن معاذ انصاری رضی اللہ عنہ جو بہت بڑے صحابی تھے کا پوتا ہوں۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ تو بہت بڑے حلیم اور طویل القامت شخص تھے۔ یہ فرمانے کے بعد وہ بہت زیادہ روئے بعدازاں فرمایا کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اکیدر بادشاہ کے پاس ایک لشکر بھیجا جو دومہ کا سردار تھا۔ اس نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ریشم اور سونے کا بنا ہوا ایک جبہ بھیجا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے پہنا

سَعْدٍ فِي الْجَنَّةِ أَحْسَنُ مِمَّا تَرَوْنَ.

بیان فرماتے ہوئے آپ منبر پر کھڑے ہوئے۔ آپ پھر بیٹھ گئے اور بات تک نہ فرمائی اور پھر منبر سے نیچے تشریف لائے لوگ اس جبے کو اپنے ہاتھوں سے چھونے لگے۔ تو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم اسے دیکھ کر حیران ہوتے ہو۔ جنت میں حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال اس سے بہتر اور افضل ہیں۔

نوٹ (۱) سیدنا حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بہت بڑے اور جلیل القدر صحابی تھے۔ نیز آپ قبیلہ اوس کے سردار تھے آپ کو جنگ میں ایک تیر لگا جس سے آپ شہید ہو گئے۔

(۲) دومہ مدینہ منورہ سے ۱۳ تیرہ منزلوں کے فاصلے پر ایک جگہ کا نام ہے۔

(۳) لوگ اس جبے کو چھونے لگے اور اس طرح اس کی چمک دمک سے حیران ہونے لگے۔

(۴) سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کے رومال جنت میں اس جبے سے کہیں زیادہ بہترین ہیں۔ تو دوسرے لباس اور کپڑوں کا کیا حال ہوگا تاہم یہ حدیث مبارک اگلی حدیث پاک سے منسوخ ہے

ذِكْرُ نَسْخِ ذٰلِكَ

حدیث ہذا کے منسوخ ہونے کا بیان ہے۔

۵۲۰۸ عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ لَبِسَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَاءً مِنْ دِيبَاجٍ أُهْدِيَ لَهُ ثُمَّ أَوْشَكَ أَنْ نَزَعَهُ فَأَرْسَلَ بِهِ إِلَى عُمَرَ فَقَالَ لَقَدْ أَوْشَكَ مَا نَزَعْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ نَهَانِي عَنْهُ جِبْرَائِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَجَاءَهُ عُمَرُ يَبْكِي فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَرِهْتَ أَمْرًا أَعْطَيْتَنِيهِ قَالَ إِنِّي لَمْ أُعْطِكَهُ لِتَلْبَسَهُ إِنَّمَا أَعْطَيْتُكَهُ لِتَبِيعَهُ فَبَاعَهُ عُمَرُ بِأَلْفَيْ دِرْهَمٍ.

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے دیبا کی ایک قبا پہنی جو آپ کی خدمت اقدس میں تحفۃً پیش کی گئی تھی۔ اور پھر تھوڑی دیر کے بعد آپ نے اسے اتار دیا۔ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرف بھیج دی۔ لوگوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابھی آپ نے اس کو کیوں اتار دیا۔ تو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مجھے جبرئیل علیہ السلام نے اسے پہننے سے منع فرمایا۔ پس حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ روتے ہوئے حاضر خدمت ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے مجھے وہ چیز عنایت فرمائی جسے آپ ناپسند فرماتے ہیں تو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے یہ تمہیں پہننے کے لیے نہیں دی۔ بلکہ اس لیے دی ہے تاکہ تم اسے فروخت کر دو۔ تو جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے اسے دو ہزار درہم میں فروخت کیا۔

اَلتَّشْدِيدُ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ وَأَنَّ مَنْ لَبِسَهُ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْآخِرَةِ.

ریشم پہننے کی سزا اور جو شخص اسے دنیا میں پہنے گا وہ آخرت میں نہ پہن سکے گا

۵۲۰۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ يَخْطُبُ وَيَقُولُ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ منبر پر خطبہ دے رہے تھے اور ارشاد فرما رہے تھے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم من لبس الحرير في الدنيا فلن يلبسه في الآخرة.

نے ارشاد فرمایا جو شخص دنیا میں ریشمی کپڑا پہنے گا اسے آخرت میں کوئی حصہ نہ ملے گا۔

۵۳۱۰: عن عبد الله بن الزبير قال لا تلبسوا نساءكم الحرير فإني سمعت عمر بن الخطاب يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لبسه في الدنيا لم يلبسه في الآخرة.

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا اپنی عورتوں کو ریشمی کپڑا مت پہناؤ۔ کیونکہ میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دنیا میں ریشمی کپڑا پہنے گا اسے آخرت میں تر سے گا۔

۵۳۱۱: عن عمران بن حطان أنه سأل عبد الله بن عباس عن لبس الحرير فقال سل عائشة فقالت سل عبد الله بن عمر فسألت ابن عمر فقال حدثني أبو حفص أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من لبس الحرير في الدنيا فلا خلاق له في الآخرة.

سیدنا حضرت عمران بن حطان رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا ریشمی کپڑا پہننا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا تم عائشہ سے دریافت کرو ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کرو۔ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے دریافت کیا۔ آپ نے بتایا کہ مجھے حضرت ابوحفص رضی اللہ عنہ نے بیان فرمایا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص دنیا میں ریشمی کپڑا پہنے آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

۵۳۱۲: عن ابن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إنما يلبس الحرير من لا خلاق له.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ریشمی کپڑا وہ شخص پہنتا ہے۔ جس شخص کا آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔

۵۳۱۳: عن علي البارقي قال أتتني امرأة تستفتيني فقلت لها هذا ابن عمر فاتبعته تسأله واتبعتها أسمع ما يقول قالت أفتني في الحرير قال نهى عنه رسول الله صلى الله عليه وسلم.

حضرت علی بارقی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں۔ کہ میرے پاس ایک عورت مسئلہ دریافت کرنے آئی۔ میں نے بتایا یہ ہیں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ان سے دریافت کیجئے گا وہ عورت مسئلہ دریافت کرنے کے لیے آپ کے پیچھے گئی اور میں اس کے پیچھے سننے کو گیا۔ کہتے ہیں کہ اس عورت نے کہا مجھے ریشمی کپڑے میں فتویٰ دو۔ انہوں نے فرمایا کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم۔ نے اس سے منع فرمایا۔

ذكر النهي عن الثياب القسية

ریشمی کپڑے پہننے ممنوع ہیں

۵۳۱۴: عن البراء بن عازب قال أمرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم بسبع ونهانا عن سبع نهانا عن خواتيم الذهب وعن آنية الفضة

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم فرمایا۔ اور سات باتوں سے منع فرمایا۔ آپ نے ہمیں سونے کی انگوٹھی

وَعَنِ الْمَيَاثِرِ وَالْقَسِّيَّةِ وَالْإِسْتَبْرَقِ وَالدِّيبَاجِ وَالْحَرِيرِ.

اور چاندی کے برتنوں اور ریشمی یا پاجاموں سے منع فرمایا۔ نیز آپ نے قسی استبرق دیبا اور حریر سے بھی منع فرمایا (یہ سب ریشمی کپڑے ہیں)

الرُّخْصَةُ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ

ریشم پہننے کی رخصت

۵۳۱۵ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرِ ابْنِ الْعَوَّامِ فِي قُمُصِ حَرِيرٍ مِنْ حِكَّةٍ كَانَتْ بِهِمَا.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عبدالرحمان بن عوف اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہما کو ریشمی قمیص پہننے کی اجازت بخشی۔ اس لیے کہ ان حضرات کو کھجلی ہو گئی تھی۔

نوٹ:۔ یہ اجازت مخصوص حالات میں کھجلی کی وجہ سے تھی۔ کیونکہ ریشم سے تکلیف نہیں ہوتی۔ اور بعض حکما کے نزدیک خارش و کھجلی کے لیے ریشمی کپڑا پہننا مفید ہے۔

۵۳۱۶ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِعَبْدِ الرَّحْمَنِ وَالزُّبَيْرِ فِي قَمِيصِ حَرِيرٍ كَانَتْ بِهِمَا يَعْنِي بِحِكَّةٍ ۔ — ترجمہ حوالہ گزشتہ

۵۳۱۷ عَنْ أَبِي عُثْمَانَ النَّهْدِيِّ قَالَ كُنَّا مَعَ عُتْبَةَ بْنِ فَرْقَدٍ فَجَاءَ كِتَابُ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَلْبَسُ الْحَرِيرَ إِلَّا مَنْ لَيْسَ لَهُ مِنْهُ شَيْءٌ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا هَكَذَا، وَقَالَ أَبُو عُثْمَانَ بِإِصْبَعَيْهِ اللَّتَيْنِ تَلِيَانِ الْإِبْهَامَ فَرَأَيْتُهُمَا أَزْرَارَ الطَّيَالِسَةِ حَتَّى رَأَيْتُ الطَّيَالِسَةَ.

سیدنا حضرت ابو عثمان نہدی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم حضرت عتبہ بن فرقد کے ہمراہ تھے جو ان دنوں حاکم تھے جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا فرمان پہنچا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ریشم کا کپڑا صرف وہی شخص پہنتا ہے جس کا دنیا اور آخرت میں کوئی حصہ نہ ہو۔ مگر اتنا ابو عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنی دو انگلیوں سے اشارہ فرمایا۔ جو انگوٹھے کے نزدیک ہیں یعنی درمیانی انگلیاں ظاہر میں سمجھتا ہوں جیسے طیلسان کی گھنڈیاں۔ بعد ازاں میں نے طیلسان کو دیکھا وہ ایک معروف کپڑا ہے۔ جسے کندھے پر ڈالتے ہیں۔

۵۳۱۸ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ لَمْ يُرَخِّصْ فِي الدِّيبَاجِ إِلَّا مَوْضِعَ أَرْبَعِ أَصَابِعَ.

سیدنا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے چار انگلیوں کے سوا ریشم پہننے کی اجازت نہیں بخشی۔

نوٹ:۔ اگر بالفرض ضرورت میں ریشم کا کپڑا استعمال کرنا ضروری ہو تو زیادہ سے زیادہ چار انگل استعمال ہو سکتا ہے۔

لُبْسُ الْحُلَلِ

کپڑوں کے جوڑے پہننا

۵۳۱۹ عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ مُتَرَجِّلًا لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ أَحَدًا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ.

سیدنا حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو لال جوڑا پہنے بالوں میں کنگھی کیے ہوئے دیکھا اتنا حسین وجمیل اور خوبصورت جتنا اس سے قبل میں نے کسی کو نہیں دیکھا تھا۔ اور نہ بعد میں دیکھا۔

لُبْسُ الْحِبَرَةِ

۵۳۲۰ عَنْ اَنَسٍ قَالَ كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحِبَرَةَ۔

یمنی چادر پہننا

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کپڑوں میں سے یمنی چادر سب سے زیادہ پسند تھی۔

ذِكْرُ النَّهْيِ عَنْ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ

۵۳۲۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهُ رَآهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ فَقَالَ هٰذِهِ ثِيَابُ الْكُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْهَا۔

کسم کے رنگ والے کپڑے پہننا ممنوع ہیں

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کو حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے کسم کے رنگ کے رنگے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے ملاحظہ فرمایا۔ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا یہ کفار کے کپڑے ہیں لہذا تم انہیں نہ پہنو۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ لباس اطوار میں کفار کی سی مشابہت ممنوع ہے۔

۵۳۲۲ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُعَصْفَرَانِ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ اذْهَبْ فَاطْرَحْهُمَا عَنْكَ قَالَ اَيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فِي النَّارِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ کسم کے رنگے ہوئے دو کپڑے پہن کر سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئے۔ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور ارشاد فرمایا۔ جاؤ انہیں پھینک دو۔ آپ نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کس جگہ پھینکوں! سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا آگ میں۔

۵۳۲۳ عَنْ عَلِيٍّ يَقُوْلُ نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبُوْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ وَاَنَا رَاكِعٌ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے سونے کی انگوٹھی، ریشمی اور کسم میں رنگے ہوئے کپڑے پہننے اور رکوع میں تلاوتِ کلامِ مجید سے منع فرمایا۔

لُبْسُ الْخُضْرِ مِنَ الثِّيَابِ

۵۳۲۴ عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ۔

سبز کپڑے پہننا

سیدنا حضرت ابو رمثہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم دو سبز کپڑے پہنے ہوئے باہر تشریف لائے۔

لُبْسُ الْبُرُوْدِ

۵۳۲۵ عَنْ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ قَالَ شَكَوْنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ بُرْدَةً لَّهُ فِيْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ فَقُلْنَا اَلَا تَسْتَنْصِرُ لَنَا

چادریں پہننا

جناب حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنی تکالیف اور مشکلات کا شکوہ کیا۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ معظمہ کے

اِلَّا دَعَوْا اللّٰهَ لَنَا۔

سامنے ہی چادر پر تکیہ لگائے تشریف فرما تھے۔ ہم نے عرض کیا آپ ہمارے لیے خداوند قدوس سے مدد نہیں مانگتے اور ہمارے لیے دعا نہیں فرماتے۔

۵۳۲۶۔ عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ جَاءَتِ امْرَأَةٌ بِبُرْدَةٍ قَالَ سَهْلٌ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْبُرْدَةُ قَالُوْا نَعَمْ هٰذِهِ الشَّمْلَةُ مَنْسُوْجٌ فِيْ حَاشِيَتِهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ نَسَجْتُ هٰذِهٖ بِيَدِيْ اَكْسُوْكَهَا فَاَخَذَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُحْتَاجًا اِلَيْهَا فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَاِنَّهَا لَاِزَارُهٗ۔

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک خاتون چادر لے کر آئی۔ سہل نے کہا کیا تمہیں علم ہے کہ وہ چادر کیسی تھی؟ انہوں نے کہا اس میں شمولی اس کے حاشیے پر کڑھائی کی گئی تھی۔ اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے اس چادر کو اپنے ہاتھوں سے بنا ہے۔ (نقش و نگار کیے ہیں) اور میں یہ آپ کی خدمت میں پہننے کے لیے پیش کروں گی۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضرورت کے پیش نظر اس کو لے لیا جب آپ باہر تشریف لائے تو اس چادر کا تہبند باندھے ہوئے تھے۔

اَلْاَمْرُ بِلُبْسِ الْبِيْضِ مِنَ الثِّيَابِ

سفید کپڑے پہننے کا حکم

۵۳۲۷۔ عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَسُوْا مِنْ ثِيَابِكُمُ الْبَيَاضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ پاکیزہ اور صاف و شفاف ہوتے ہیں اور اپنے مُردوں کو سفید کپڑوں میں کفن دیا کرو۔

۵۳۲۸۔ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالْبَيَاضِ مِنَ الثِّيَابِ فَلْيَلْبَسْهَا اَحْيَاؤُكُمْ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ فَاِنَّهَا مِنْ خَيْرِ ثِيَابِكُمْ۔

سیدنا حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم سفید کپڑے پہنا کرو۔ زندہ بھی پہنیں اور مُردوں کو ان کا کفن دو۔ کیونکہ یہ کپڑے عمدہ ہیں۔

لُبْسُ الْاَقْبِيَةِ

قبا پہننا

۵۳۲۹۔ عَنْ مِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ قَسَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَقْبِيَةً وَلَمْ يُعْطِ مَخْرَمَةَ شَيْئًا فَقَالَ مَخْرَمَةُ يَا بُنَيَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُهٗ لِيْ قَالَ فَدَعَوْتُهٗ فَخَرَجَ اِلَيْهِ وَعَلَيْهِ قَبَاءٌ مِنْهُ فَقَالَ هٰذَا لَكَ فَنَظَرَ اِلَيْهِ فَلَبِسَهٗ مَخْرَمَةُ۔

سیدنا حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائیں تقسیم فرمائیں اور مخرمہ کو نہ دی۔ تو آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا۔ بیٹا میرے ہمراہ چلئے ہم سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں چلیں۔ میں ان کے ہمراہ گیا۔ تو آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا۔ آپ اندر جائیں اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو بلائیں میں نے جا کر بلایا سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم انہی قباؤں میں سے ایک قبا پہنے ہوئے باہر تشریف لائے آپ نے ارشاد فرمایا۔ میں نے تو یہ آپ کے لیے رکھی ہوئی تھی۔ مخرمہ رضی اللہ عنہ نے اسے دیکھا اور اس کے بعد اسے پہن لیا۔

لُبْسُ السَّرَاوِيلِ

۵۳۲۰۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ بِعَرَفَاتٍ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَجِدْ إِزَارًا فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ نَعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسْ خُفَّيْنِ.

شلوار پہننا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے میدان عرفات میں یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا، جس شخص کو تہبند نہ ملے وہ شلوار پہنے۔ اور جس شخص کو چپل نہ ملے وہ موزے پہن لے۔

التَّغْلِيظُ فِي جَرِّ الْإِزَارِ

۵۳۲۱۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَا رَجُلٌ يَجُرُّ إِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهِ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْأَرْضِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ.

تہبند بہت زیادہ لٹکانا ممنوع

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص غرور اور فخر سے اپنی چادر (یا شلوار) ٹخنوں سے نیچے لٹکاتا تھا تو وہ شخص قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جاتا ہے۔

نوٹ: اس سے مراد سابقہ امتوں میں سے کوئی شخص ہے اور یہ غرور وتکبر کی سزا ہے ازار لٹکانا اتنا بڑا گناہ نہیں تاہم غرور اور فخر کی نیت سے لٹکانا گناہ ہے۔

۵۳۲۲۔ عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ أَوْ قَالَ إِنَّ الَّذِي يَجُرُّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللَّهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جس شخص نے اپنے کپڑے کو فخر اور غرور سے لٹکایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ عزوجل اس شخص کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

۵۳۲۳۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنْ مَخِيلَةٍ فَإِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ لَمْ يَنْظُرْ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسے ہی فرمایا جیسے اوپر گذرا۔

مَوْضِعُ الْإِزَارِ

۵۳۲۴۔ عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعُ الْإِزَارِ إِلَى أَنْصَافِ السَّاقَيْنِ وَالْعَضَلَةِ فَإِنْ أَبَيْتَ فَأَسْفَلَ فَإِنْ أَبَيْتَ فَمِنْ وَرَاءِ السَّاقِ وَلَا حَقَّ لِلْكَعْبَيْنِ فِي الْإِزَارِ.

تہبند کس جگہ تک ہونا چاہیے

سیدنا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تہبند پنڈلیوں تک ہونا چاہیے! جہاں پر پیٹ زیادہ گوشت ہوتا ہے وہاں تک مگر اس سے زیادہ چاہو تو اور نیچا سہی اگر اس سے بھی زیادہ نیچا کرنا چاہو تو جو نیچے پنڈلیوں کے آخر تک تاہم ٹخنوں کو ازار کے اندر نہیں ہونا چاہیے۔

نوٹ: یعنی ٹخنے تہبند کے نیچے نہ آئیں۔

مَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ

۵۳۲۵ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ۔

۵۳۲۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا أَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْإِزَارِ فَفِي النَّارِ۔

چادر کو ٹخنوں سے نیچے رکھنا

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ٹخنوں سے نیچے دکھنے والی چادر جہنم میں جائے گی۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ٹخنوں سے نیچے لٹکنے والی چادر جہنم میں جائے گی۔

إِسْبَالُ الْإِزَارِ

۵۳۲۷ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ لَا يَنْظُرُ إِلَى مُسْبِلِ الْإِزَارِ۔

۵۳۲۸ عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ الْمَنَّانُ بِمَا أَعْطَى وَالْمُسْبِلُ إِزَارَهُ وَالْمُنَفِّقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلِفِ الْكَاذِبِ۔

چادر لٹکانا

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ رب العزت ازار لٹکانے والے کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

سیدنا حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن تین آدمیوں کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا اور نہ ہی ان کو گناہوں سے پاک فرمائے گا۔ اور انھیں انتہائی دردناک عذاب ہوگا ایک تو وہ شخص جو کچھ دے کر احسان جتلائے۔ دوسرا وہ شخص جو ازار لٹکائے تو تیسرا وہ شخص جو جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال فروخت کرے۔

۵۳۲۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْإِسْبَالُ فِي الْإِزَارِ وَالْقَمِيصِ وَالْعِمَامَةِ مَنْ جَرَّ مِنْهَا شَيْئًا خُيَلَاءَ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص ازار قمیص اور عمامہ ان تینوں میں سے کسی کو تکبر سے لٹکائے اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

نوٹ: ازار یا چادر کا لٹکانا یہ ہے کہ اسے ٹخنوں سے نیچے لٹکائے۔ کرتے کا لٹکانا یہ ہے کہ وہ ازار سے بڑھ جائے یا آستینیں لمبی رکھے یا ضرورت سے زیادہ دامن چھوڑا کرے۔ عمامے کا لٹکانا یہ ہے کہ شملے کو بہت طویل اور لمبا چھوڑے سرین تک آدھی پیٹھ سے زیادہ جیسے بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے۔ یہ نہی اس لیے ہے کہ کپڑا بے کار ضائع ہوتا ہے۔ اور اس کو بجائے اگر یہ کپڑا دوسرے کسی مسلمان بھائی کو دے دے تو بہتر ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اگر ازار یا کرتا ٹخنوں سے نیچے ہو تو یہ اکثر مٹی میں خراب ہو جاتا ہے۔ اور بعض اوقات آدمی چلتے چلتے اس میں الجھ کر گر پڑتا ہے۔

۵۳۳۰ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ

وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ إِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَحَدَ شِقَّيْ إِزَارِي يَسْتَرْخِي إِلَّا أَنْ أَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكَ لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُ ذٰلِكَ خُيَلَاءَ۔

کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی قمیص غرور اور تکبر سے لٹکائے۔ قیامت کے دن اللہ رب العزت اس کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بے اختیاری سے میری ازار کا ایک کونا لٹک جاتا ہے۔ البتہ اگر میں اس کا خیال رکھوں تو نہیں لٹکے گا سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم ان لوگوں میں سے نہیں ہو جو غرور و تکبر سے یہ کام کرتے ہیں۔

نوٹ:- حدیث ہٰذا سے معلوم ہوا کہ عجب، رعونت، غرور اور تکبر ہے اگر کسی شخص کے مزاج میں تکبر نہ ہو اور اس کا پائجامہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائے تو وہ گنہگار نہ ہوگا افضل یہ ہے کہ ازار کے بارے میں احتیاط رکھے اور اسے ٹخنوں سے نیچے نہ ہونے دے۔

ذُيُولُ النِّسَاءِ

عورتیں اپنا دامن کتنا لٹکائیں؟

۵۲۴۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ إِلَيْهِ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَكَيْفَ تَصْنَعُ النِّسَاءُ بِذُيُولِهِنَّ قَالَ تُرْخِينَهُ شِبْرًا قَالَتْ إِذًا تَنْكَشِفَ أَقْدَامُهُنَّ قَالَ تُرْخِينَهُ ذِرَاعًا لَا تَزِدْنَ عَلَيْهِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص تکبر اور غرور سے اپنا کپڑا لٹکائے۔ اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتیں اپنے دامنوں کے ساتھ کیا کریں؟ تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ ایک بالشت کے برابر لٹکائیں۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاؤں کھل جائیں گے؟ تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: عورتیں ایک ہاتھ تک کے برابر لٹکائیں اور اپنا دامن اس سے زیادہ نہ کریں۔

۵۲۴۲: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّهَا ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذُيُولَ النِّسَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُرْخِينَ شِبْرًا قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ إِذًا يَنْكَشِفَ عَنْهَا قَالَ تُرْخِي ذِرَاعًا لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے عورتوں کے دامن کے متعلق دریافت کیا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عورتیں ایک بالشت لٹکائیں۔ انہوں نے عرض کیا اس قدر لٹکانے میں تو ان کے پاؤں کھل جائیں گے۔ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تو وہ ایک ہاتھ بڑھا لیں اس سے زیادہ نہ کریں۔

۵۲۴۳: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا ذَكَرَ فِي الْإِزَارِ مَا ذَكَرَ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ فَكَيْفَ بِالنِّسَاءِ قَالَ يُرْخِينَ شِبْرًا قَالَ إِذًا تَبْدُوَ أَقْدَامُهُنَّ قَالَ فَذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا عورت اپنے ازار کو کتنا لٹکائے؟ آپ نے فرمایا: ایک بالشت۔ انہوں نے عرض کیا اس سے تو پاؤں کھل جائیں گے تو سرور کونین صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا۔ تو ایک ہاتھ اس سے زیادہ نہ کرے۔

۵۳۴۲ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمْ تَجُرُّ الْمَرْأَةُ مِنْ ذَيْلِهَا قَالَ شِبْرًا قَالَتْ إِذًا يَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ ذِرَاعٌ لَا تَزِيدُ عَلَيْهِ

ام المؤمنین ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا عورت اپنا دامن کتنا لٹکائے آپ نے فرمایا ایک بالشت انہوں نے کہا اتنا تو کھل جائے گا۔ آپ نے فرمایا اچھا ایک ہاتھ سے زیادہ نہ کرے۔

النَّهْيُ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ — سارے جسم پر کپڑا لپیٹنا

نوٹ: سارے بدن پر اس طرح کپڑا لپیٹنا کہ ہاتھ پاؤں باہر نہ نکل سکیں ممنوع ہے۔

۵۳۴۳ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے بدن پر کپڑا لپیٹنے سے منع فرمایا۔ اور یہ کہ آدمی ایک کپڑے میں گوٹ لگا کر (گھٹنے کی طرح) بیٹھے، اور اس کپڑے سے اس کی شرمگاہ پر کچھ نہ ہو

نوٹ: دونوں پاؤں سامنے کھڑے کر کے سرین کو زمین پر رکھ کر جب کہ شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو۔

۵۳۴۴ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے بدن پر کپڑا لپیٹنے سے منع فرمایا اور یہ کہ آدمی ایک کپڑے میں گوٹ لگا کر (گھٹنے کی طرح) بیٹھے اور اس کپڑے سے اس کی شرمگاہ پر کچھ نہ ہو۔

النَّهْيُ عَنِ الِاحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ — صرف ایک کپڑے میں بدن لپیٹنا ممنوع ہے۔

۵۳۴۵ عَنْ جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَأَنْ يَحْتَبِيَ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے سارے بدن پر ایک ہی کپڑا لپیٹ لینے اور ایک ہی کپڑے میں گوٹ مارنے سے منع فرمایا۔

کیونکہ اس طرح آدمی قیدی کی طرح ہو جاتا ہے۔ جس کے ہاتھ اور پاؤں جکڑے ہوئے ہوں اور اس امر کا احتمال ہے کہ وہ چلتے چلتے گر پڑے

لُبْسُ الْعَمَائِمِ الْحَرْقَانِيَّةِ — سیاہ عمامہ باندھنا

۵۳۴۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ حُرَيْثٍ قَالَ رَأَيْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِمَامَةً حَرْقَانِيَّةً

سیدنا حضرت عمرو بن حریث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو سیاہ عمامہ باندھے ہوئے دیکھا۔

نوٹ: حدیث مبارک میں لفظ حرقانیہ آیا ہے جو حرق سے بنا ہے۔ اس کا مطلب جلانا ہے، جیسے جب کوئی چیز آگ میں جلائی جائے تو وہ سیاہ اور کالی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح عمامے کا رنگ سیاہ تھا۔

لُبْسُ الْعَمَائِمِ السُّوْدِ

سیاہ رنگ کی پگڑیاں باندھنا

۵۳۴۹ عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ یَوْمَ فَتْحِ مَکَّۃَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ بِغَیْرِ اِحْرَامٍ

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے روز مکہ کرمہ میں احرام کے بغیر سیاہ پگڑی باندھے داخل ہوئے۔

۵۳۵۰ عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَکَّۃَ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ ترجمہ بھی جو اوپر گزرا اس میں آتا اضافہ ہے بغیر احرام کے۔

اِرْخَاءُ طَرَفِ الْعِمَامَۃِ بَیْنَ الْکَتِفَیْنِ

دو کندھوں کے درمیان شملہ لٹکانا

۵۳۵۱ عَنْ عَمْرِو بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ کَاَنِّیْ اَنْظُرُ السَّاعَۃَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ وَعَلَیْہِ عِمَامَۃٌ سَوْدَاءُ قَدْ اَرْخٰی طَرَفَہَا بَیْنَ کَتِفَیْہِ۔

سیدنا حضرت عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ ایسے معلوم ہوتا ہے کہ میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو سیاہ عمامہ باندھے منبر پر بیٹھا ہوا دیکھ رہا ہوں اور اس کا شملہ دو کندھوں کے درمیان لٹکا ہوا ہے۔

اَلتَّصَاوِیْرُ

تصویریں

۵۳۵۲ عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا صُوْرَۃٌ۔

سیدنا حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا یا تصویر ہو۔

۵۳۵۳ عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا صُوْرَۃٌ۔

سیدنا حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں کتا اور تصویر ہو۔

۵۳۵۴ عَنْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی اَبِیْ طَلْحَۃَ الْاَنْصَارِیِّ یَعُوْدُہٗ فَوَجَدَ عِنْدَہٗ سَہْلَ بْنَ حُنَیْفٍ فَاَمَرَ اَبُوْ طَلْحَۃَ اِنْسَانًا یَّنْزِعُ نَمَطًا تَحْتَہٗ فَقَالَ لَہٗ سَہْلٌ لِمَ تَنْزِعُ قَالَ لِاَنَّ فِیْہِ تَصَاوِیْرَ وَقَدْ قَالَ فِیْہَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا قَدْ عَلِمْتَ قَالَ اَلَمْ یَقُلْ اِلَّا مَا کَانَ رَقْمًا فِیْ ثَوْبٍ قَالَ بَلٰی وَلٰکِنَّہٗ اَطْیَبُ لِنَفْسِیْ۔

جناب حضرت عبید اللہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کی عیادت کے لیے گئے انہوں نے پاس حضرت سہل بن حنیف رضی اللہ عنہ کو دیکھا جناب ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک شخص کو حکم فرمایا کہ وہ آپ کے نیچے سے بچھونا نکالے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کیوں؟ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس میں تصاویر ہیں اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ ارشاد فرمایا ہے کیا تمہیں علم ہے! سہل نے جواب دیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد یہ بھی تو ہے کہ اگر کپڑے میں تصاویر کے نقش ونگار ہوں تو کوئی حرج نہیں۔ حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ ہاں لیکن مجھے یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ اس میں کسی قسم کی تصاویر نہ دیکھوں۔

۵۳۵۵ عَنْ اَبِیْ طَلْحَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ

سیدنا حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور اقدس

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ صُورَةٌ قَالَ بُسْرٌ ثُمَّ اشْتَكَى زَيْدٌ فَعُدْنَاهُ فَإِذَا عَلَى بَابِهِ سِتْرٌ فِيهِ صُورَةٌ قُلْتُ لِعُبَيْدِ اللَّهِ الْخَوْلَانِيِّ أَلَمْ يُخْبِرْنَا زَيْدٌ عَنِ الصُّوَرِ يَوْمَ الْأَوَّلِ قَالَ عُبَيْدُ اللَّهِ أَلَمْ تَسْمَعْهُ يَقُولُ إِلَّا رَقْمًا فِي ثَوْبٍ.

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس میں تصویر ہو۔ حدیث ہذا کے راوی بسر فرماتے ہیں کہ حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ علیل ہو گئے اور ہم ان کی عیادت کے لیے ان کے دروازے پر گئے وہاں ایک ایسا پردہ لٹک رہا تھا جس پر تصویر تھی میں نے حضرت عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا حضرت زید رضی اللہ عنہ نے پہلے دن تصویر کے متعلق بیان کیا تھا! عبید اللہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کیا تم نے نہیں سنا آپ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ اگر کپڑے میں تصاویر ہوں تو کوئی حرج نہیں

۵۳۵۶ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ صَنَعْتُ طَعَامًا فَدَعَوْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَ فَدَخَلَ فَرَأَى سِتْرًا فِيهِ تَصَاوِيرُ فَخَرَجَ وَقَالَ إِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَا تَدْخُلُ بَيْتًا فِيهِ تَصَاوِيرُ.

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے کھانا تیار کیا اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا۔ آپ تشریف لائے تو آپ نے ایک پردہ ملاحظہ فرمایا جس پر تصاویر بنی ہوئی تھیں، سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم باہر تشریف لے گئے۔ اور ارشاد فرمایا فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس گھر میں تصاویر ہوں۔

۵۳۵۷ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرْجَةً ثُمَّ دَخَلَ وَقَدْ عَلَّقْتُ قِرَامًا فِيهِ الْخَيْلُ أُولَاتُ الْأَجْنِحَةِ قَالَ فَلَمَّا رَآهُ قَالَ انْزِعِيهِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم باہر نکلے اور پھر اندر تشریف لائے، میں نے ایک پردہ لٹکایا تھا جس پر پروں والے گھوڑوں کی تصاویر بنی ہوئی تھیں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ملاحظہ فرمانے کے بعد حکم فرمایا اسے نکال دیجئے۔

۵۳۵۸ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ لَنَا سِتْرٌ فِيهِ تِمْثَالُ طَائِرٍ مُسْتَقْبِلَ الْبَيْتِ إِذَا دَخَلَ الدَّاخِلُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ حَوِّلِيهِ فَإِنِّي كُلَّمَا دَخَلْتُ فَرَأَيْتُهُ ذَكَرْتُ الدُّنْيَا قَالَتْ وَكَانَ لَنَا قَطِيفَةٌ لَهَا عَلَمٌ نَلْبَسُهَا فَلَمْ نَقْطَعْهُ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے گھر میں ایک ایسا کپڑا تھا جس پر چڑیوں کی تصاویر بنی ہوئی تھیں۔ جب کوئی شخص اندر داخل ہوتا تو پردہ سامنے ہوتا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے عائشہ اس کو الٹ دیجئے! کیونکہ جب میں داخل ہوتا ہوں اور اسے دیکھتا ہوں تو دنیا یاد آتی ہے۔ اور ہمارے پاس ایک ایسی چادر تھی جس پر نقش و نگار تھے ہم اس کو پہنتے تھے اور ہم نے اس کو (نقش و نگار اتارنے کے لیے) کاٹا نہیں۔

۵۳۵۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ فِي بَيْتِي ثَوْبٌ فِيهِ تَصَاوِيرُ فَجَعَلْتُهُ إِلَى سَهْوَةٍ فِي الْبَيْتِ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ يَا عَائِشَةُ أَخِّرِيهِ عَنِّي فَنَزَعْتُهُ فَجَعَلْتُهُ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے گھر میں ایک کپڑا تھا جس پر تصاویر بنی ہوئی تھی۔ میں نے اس کو روشندان پر لٹکا دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف نماز پڑھا کرتے تھے پھر فرمایا اے عائشہ ہٹا دو اسے تو میں نے اتار

وَسَائِدَ. کر کے تکیے بنا ڈالے۔

۵۳۶۰: عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا نَصَبَتْ سِتْرًا فِيهِ تَصَاوِيرُ فَدَخَلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَعَهُ فَقَطَعْتُهُ وِسَادَتَيْنِ. قَالَ رَجُلٌ فِي الْمَجْلِسِ حِينَئِذٍ يُقَالُ لَهُ رَبِيعَةُ بْنُ عَطَاءٍ أَنَا سَمِعْتُ أَبَا مُحَمَّدٍ يَعْنِي الْقَاسِمَ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ فَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْتَفِقُ عَلَيْهِمَا.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میرے گھر میں ایک کپڑا تھا جس پر تصاویر بنی ہوئی تھی حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اندر تشریف لائے اور اسے اتار ڈالا پھر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے اسے کاٹ کر اس کے دو تکیے بنا ئے محفل میں سے ایک شخص جس کا نام ربیعہ بن عطا تھا کہنے لگا کہ میں نے ابومحمد (قاسم) کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے سنا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تکیہ لگاتے تھے۔

ذِكْرُ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا

لوگوں میں سے سب سے زیادہ عذاب کس کو ہوگا

۵۳۶۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَدِمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَفَرٍ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ عَلَى سَهْوَةٍ لِي فِيهِ تَصَاوِيرُ فَنَزَعَهُ وَقَالَ أَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سفر سے واپس تشریف لائے اور میں نے روشن دان پر ایک پردہ لٹکایا ہوا تھا جس پر تصاویر بنی ہوئی تھیں۔ آپ نے اسے اتار ڈالا اور ارشاد فرمایا قیامت کے روز سب سے زیادہ عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی تصاویر بناتے ہیں۔

۵۳۶۲: عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ سَتَرْتُ بِقِرَامٍ فِيهِ تَمَاثِيلُ فَلَمَّا رَآهُ تَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ هَتَكَهُ بِيَدِهِ وَقَالَ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ الَّذِينَ يُشَبِّهُونَ بِخَلْقِ اللَّهِ.

ترجمہ حسب سابق البتہ اس میں اس قدر زیادہ ہے کہ جب آپ نے اس پردے کو ملاحظہ فرمایا۔ تو آپ کے چہرہ انور کا رنگ متغیر ہو گیا اور اس کے بعد آپ نے اسے اپنے دست انور سے پھاڑ ڈالا۔

ذِكْرُ مَا يُكَلَّفُ أَصْحَابُ الصُّوَرِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ

قیامت کے دن مصوروں کے عذاب کا ذکر

۵۳۶۳: عَنِ النَّضْرِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عَبَّاسٍ فَأَتَاهُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ فَقَالَ إِنِّي أُصَوِّرُ هَذِهِ التَّصَاوِيرَ فَمَا تَقُولُ فِيهَا فَقَالَ ادْنُهْ ادْنُهْ سَمِعْتُ مُحَمَّدًا صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً فِي الدُّنْيَا كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَنْ

جناب حضرت نضر بن انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا اسی دوران عراق کا رہنے والا ایک شخص آیا اور اس نے عرض کیا میں تصاویر بناتا ہوں آپ کیا فرماتے ہیں۔ تو انہوں نے فرمایا۔ قریب آجائے قریب آجائے۔ میں نے حضور انور صلی اللہ

يُنْفَخُ فِيهَا الرُّوحُ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ۔

علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا جو شخص دنیا میں کوئی تصویر بنائے گا۔ قیامت کے دن اسے اس تصویر میں جان ڈالنے کا حکم دیا جائے گا۔ اور وہ اس میں جان نہ ڈال سکے گا۔

۴۳۶۴۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً عُذِّبَ حَتَّى يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ فِيهَا۔

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص تصویر بنائے گا اسے اس وقت تک عذاب دیا جاتا رہے گا۔ جب تک کہ وہ اس میں جان نہ ڈال دے۔ اور وہ اس میں جان نہ ڈال سکے گا۔

۴۳۶۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَوَّرَ صُورَةً كُلِّفَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ أَنْ يَنْفُخَ فِيهَا الرُّوحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص تصویر بنائے گا اسے اس وقت تک عذاب دیا جاتا رہے گا۔ جب تک کہ وہ اس میں جان نہ ڈال دے۔ اور اس میں جان نہ ڈال سکے گا۔

۴۳۶۶۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ الَّذِينَ يَصْنَعُونَهَا يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ۔

سیدنا حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تصویریں بنانے والے یہ لوگ قیامت کے دن عذاب میں مبتلا ہوں گے ان سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا ہے۔ اس میں زندگی ڈالو۔

۴۳۶۷۔ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَصْحَابَ هٰذِهِ الصُّوَرِ يُعَذَّبُونَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَيُقَالُ لَهُمْ أَحْيُوا مَا خَلَقْتُمْ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تصویریں بنانے والے یہ لوگ قیامت کے دن عذاب میں مبتلا ہوں گے ان سے کہا جائے گا کہ جو کچھ تم نے بنایا ہے۔ اس میں زندگی ڈالو

۴۳۶۸۔ عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا قَالَتْ إِنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِينَ يُضَاهُونَ اللّٰهَ فِي خَلْقِهِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو اللہ کی مخلوق کی تصاویر بناتے ہیں۔

ذِكْرُ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا

سب سے بڑھ کر عذاب کس کو ہوگا؟

۴۳۶۹۔ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَشَدِّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْمُصَوِّرُونَ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قیامت کے دن سب سے زیادہ سخت عذاب تصاویر بنانے والوں کو ہوگا

۴۳۷۰۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ اسْتَأْذَنَ جِبْرِيلُ

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ

عَلَيْهِ السَّلَامُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ادْخُلْ فَقَالَ كَيْفَ اَدْخُلُ فِيْ بَيْتِكَ سِتْرٌ فِيْهِ تَصَاوِيْرُ فَاِمَّا اَنْ تَقْطَعَ رُءُوْسَهَا اَوْ يُجْعَلَ بِسَاطًا يُوْطَأُ فَاِنَّا مَعْشَرَ الْمَلَائِكَةِ لَا نَدْخُلُ بَيْتًا فِيْهِ تَصَاوِيْرُ۔

جناب جبرئیل علیہ السلام نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آؤ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا۔ کس طرح آؤں؟ یہاں تو ایسا پردہ لٹک رہا ہے جس پر تصاویر بنی ہوئی ہیں۔ یا تو آپ ان کا سر کاٹ ڈالیں یا انہیں بچھا دیں تاکہ پیروں میں روندی جائیں کیونکہ ہم فرشتے ایسے گھر میں داخل نہیں ہوتے جہاں تصاویر ہوں۔

اَللُّحُفُ

اوڑھنے کی چادریں

۵۲۷۱ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ فِيْ لُحُفِنَا قَالَ سُفْيَانُ مَلَاحِفِنَا۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے اوڑھنے کے لیے چادروں میں نماز ادا نہیں فرماتے تھے۔

صِفَةُ نَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی کس طرح کی تھی؟

۵۲۷۲ عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتی میں دو تسمے تھے۔

نوٹ:۔ یعنی ہر ایک جوتی کے ایک تسمے میں انگوٹھا اور اس کے قریب والی انگلی رکھتے، اور دوسرے تسمے میں باقی ماندہ انگلیاں۔

۵۲۷۳ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَوْسٍ قَالَ كَانَتْ لِنَعْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قِبَالَانِ۔

سیدنا حضرت عمرو بن اوس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور کے جوتے کے دو تسمے تھے۔

ذِكْرُ النَّهْيِ عَنِ الْمَشْيِ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ

ایک جوتی پہن کر چلنا ممنوع ہے

۵۲۷۴ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِكُمْ فَلَا يَمْشِ فِيْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَهَا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جب تم میں سے کسی ایک شخص کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے۔ تو وہ صرف ایک جوتی میں نہ چلے جب تک کہ وہ درست نہ کر لے۔

نوٹ:۔ ایک پاؤں میں جوتی اور دوسرا پاؤں ننگا رکھنا اس طرح چلنا منع ہے۔ کیونکہ اس طرح پاؤں اوپر نیچے پڑتا ہے اور اس سے بیماری بھی پیدا ہوتی ہے۔ نیز یہ بد وضع بھی لگتا ہے۔

۵۲۷۵ عَنْ اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ رَاَيْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ يَضْرِبُ بِيَدِهِ عَلٰى جَبْهَتِهِ يَقُوْلُ يَا اَهْلَ الْعِرَاقِ تَزْعُمُوْنَ

جناب حضرت ابو رزین رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو پیشانی پہ ہاتھ پھیرتے دیکھا

اَنِّی اَکْذِبُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشْھَدُ لَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِ اَحَدِکُمْ فَلَا یَمْشِ فِی الْاُخْرٰی حَتّٰی یُصْلِحَھَا۔

اور آپ فرماتے تھے اے اہل عراق! کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان باندھتا ہوں؟ میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ جب تم میں سے کسی شخص کی جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ دوسری جوتی پہن کر نہ چلے جب تک وہ اسے ٹھیک نہ کرے۔

مَا جَآءَ فِی الْاَنْطَاعِ

٥٢٢٦ - عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اضْطَجَعَ عَلٰی نِطْعٍ فَعَرِقَ فَقَامَتْ اُمُّ سُلَیْمٍ اِلٰی عَرَقِہٖ فَنَشَّفَتْہُ فَجَعَلَتْہُ فِیْ قَارُوْرَۃٍ فَرَاٰھَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا ھٰذَا الَّذِیْ تَصْنَعِیْنَ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ قَالَتْ اَجْعَلُ عَرَقَکَ فِیْ طِیْبِیْ فَضَحِکَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

کھالوں کا بیان

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایک کھال پر آرام فرما ہوئے۔ جب آپ کو پسینہ آیا تو حضرت ام سلیم رضی اللہ عنہا اٹھیں اور آپ کے پسینہ کو جمع کر کے ایک شیشی میں بھرا۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دیکھ کر دریافت فرمایا ام سلیم! آپ یہ کیا کر رہی ہو تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میں آپ کا پسینہ اپنی خوشبو میں ملاؤں گی یہ سن کر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ہنسنے لگے۔

نوٹ: یہ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ مبارک خوشبودار ہوتا تھا۔

اِتِّخَاذُ الْخَادِمِ وَالْمَرْکَبِ

٥٢٢٧ - عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ سَھْمٍ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِہٖ قَالَ نَزَلْتُ عَلٰی اَبِیْ ھَاشِمِ بْنِ عُتْبَۃَ وَھُوَ طَعِیْنٌ فَاَتَاہُ مُعَاوِیَۃُ یَعُوْدُہٗ فَبَکٰی اَبُوْ ھَاشِمٍ فَقَالَ مُعَاوِیَۃُ مَا یُبْکِیْکَ اَوَجَعٌ یُشْئِزُکَ اَمْ عَلَی الدُّنْیَا فَقَدْ ذَھَبَ صَفْوُھَا قَالَ کُلٌّ لَا وَلٰکِنْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَھِدَ اِلَیَّ عَھْدًا وَدِدْتُ اَنِّیْ کُنْتُ تَبِعْتُہٗ قَالَ اِنَّہٗ لَعَلَّکَ تُدْرِکُ اَمْوَالًا تُقْسَمُ بَیْنَ اَقْوَامٍ وَاِنَّمَا یَکْفِیْکَ مِنْ ذٰلِکَ خَادِمٌ وَمَرْکَبٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَدْرَکْتُ فَجَمَعْتُ۔

نوکر اور سواری رکھنا

جناب حضرت سمرہ بن سہم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضرت ابو ہاشم بن عتبہ کے پاس حاضر خدمت ہوا۔ اور آپ بیماری میں مبتلا تھے اسی دوران حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ آپ کو دیکھنے کے لیے آئے۔ حضرت ابو ہاشم رونے لگے! تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا کہ آپ کیوں روتے ہیں؟ کوئی تکلیف ہے یا دنیا کے لیے روتے ہو۔ وہ تو بہت اچھی گزری۔ آپ نے جواب دیا ایسی تو کوئی بات نہیں۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک نصیحت فرمائی تھی میں اس کی پیروی کرنا چاہتا ہوں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم مال غنیمت کو لوگوں کے درمیان تقسیم ہوتے دیکھو تو تمہیں خدمت اور ضرورت کے لیے ایک خادم اور ایک سواری فی سبیل اللہ کافی ہے۔ تو جب مجھے مال ملا تو میں نے اسے جمع کیا

نوٹ: یعنی میں نے ضرورت سے زیادہ مال جمع اور اکٹھا کیا اس لیے روتا ہوں۔ ایک دوسری حدیث شریف کے مطابق دنیا

اس قدر کافی ہے کہ سکونت کے لیے ایک مکان ہو۔ خدمت کے لیے خادم ہو اور سواری کرنے کے لیے ایک سواری ہو تاکہ خدا کی راہ میں جہاد کیا جا سکے۔ تاہم جب سے مجھے مال و دولت ملا تو میں نے اسے جمع کیا۔

نوٹ:۔ چونکہ میں نے ضرورت سے زائد مال جمع کیا ہے اس لیے روتا ہوں دوسری ایک حدیث شریف کے مطابق دنیا اتنی ہی کافی ہے کہ رہنے کے لیے ایک مکان ہو۔ خدمت کے لیے خادم ہو۔ اور سواری اس سے زیادہ لالچ کرنا بے سود ہے

حِلْيَةُ السَّيْفِ

تلوار کا زیور

٥٢٧٨ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلٍ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ۔

سیدنا حضرت ابو امامہ بن سہل رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کھوپری چاندی کی تھی۔ جو چاندی کی تھی

٥٢٧٩ عَنْ أَنَسٍ قَالَ كَانَ نَعْلُ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ وَقَبِيعَةُ سَيْفِهِ فِضَّةً وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ حَلَقُ فِضَّةٍ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی نوک اور کھوپری چاندی کی بنی ہوئی تھیں اور اس کے درمیان بھی چاندی کے حلقے تھے۔

٥٢٨٠ عَنْ سَعِيدِ بْنِ أَبِي الْحَسَنِ قَالَ كَانَتْ قَبِيعَةُ سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ۔

سیدنا حضرت سعید بن ابو الحسن رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تلوار کی کھوپری چاندی کی بنی ہوئی تھی۔

اَلنَّهْيُ عَنِ الْجُلُوْسِ عَلَى الْمَيَاثِرِ مِنَ الْأُرْجُوَانِ

سرخ رنگ کی زین پوشوں کی ممانعت

٥٢٨١ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلِ اللّٰهُمَّ سَدِّدْنِي وَاهْدِنِي وَنَهَانِي عَنِ الْجُلُوْسِ عَلَى الْمَيَاثِرِ وَالْمَيَاثِرُ قِسِيٌّ كَانَتْ تَصْنَعُهُ النِّسَاءُ لِبُعُوْلَتِهِنَّ عَلَى الرَّحْلِ كَالْقَطَائِفِ مِنَ الْأُرْجُوَانِ۔

سیدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا۔ اس طرح دعا مانگو۔ یا اللہ مجھے مضبوط فرما اور سیدھی راہ دکھا۔ اور آپ نے مجھے میاثر پر بیٹھنے سے منع فرمایا اور میاثر ارغوانی چادروں سے بنا ہوا ایک طرح کا ریشمی کپڑا ہے جسے عورتیں اپنے خاوندوں کے لیے بناتی تھیں تاکہ وہ اس کو پالان پر ڈال کر سوار ہو سکیں

اَلْجُلُوْسُ عَلَى الْكَرَاسِيِّ

کرسیوں پر بیٹھنا

٥٢٨٢ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قَالَ أَبُوْ رِفَاعَةَ انْتَهَيْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَخْطُبُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ رَجُلٌ غَرِيبٌ جَاءَ يَسْأَلُ عَنْ دِينِهِ لَا يَدْرِي مَا دِينُهُ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَكَ خُطْبَتَهُ حَتّٰى انْتَهٰى إِلَيَّ فَأُتِيَ بِكُرْسِيٍّ خِلْتُ قَوَائِمَهُ حَدِيدًا فَقَعَدَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعَلَ يُعَلِّمُنِي مِمَّا عَلَّمَهُ

جناب حضرت حمید بن ہلال رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ابو رفاعہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ خطبہ ارشاد فرما رہے تھے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مسافر شخص آیا ہے جو دین کے متعلق دریافت کرتا ہے اور اسے معلوم نہیں کہ دین کیا ہے؟ یہ سن کر حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے اور آپ نے خطبہ

..... اللهُ ثُمَّ أَتَى خُطْبَتَهُ فَأَتَمَّهَا.

ختم کر دیا۔ حتی کہ آپ میرے پاس تشریف لائے اس وقت ایک کرسی لائی گئی جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے اس کے پاؤں لوہے کے بنے ہوئے تھے۔ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم اس پر تشریف فرما ہوئے اور آپ مجھے اس علم میں سے سکھانے لگے جو علم اللہ رب العزت نے آپ کو عطا فرمایا ہے پھر ازاں آپ واپس تشریف لائے اور خطبہ مکمل فرمایا۔

نوٹ:۔ حدیث ہذا سے ثابت ہوا کہ کرسی پر بیٹھنا جائز ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اگر ضروری کام کے لیے خطبہ ختم کر دینا برا نہیں۔

اِتِّخَاذُ الْقِبَابِ الْحُمْرِ

سرخ خیموں کا استعمال

٥٣٨٣. عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَطْحَاءِ وَهُوَ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ وَعِنْدَهُ أُنَاسٌ يَسِيرٌ فَجَاءَهُ بِلَالٌ فَأَذَّنَ فَجَعَلَ يَتْبَعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا.

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ہم مقام بطحا میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے تھے اور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ایک سرخ خیمے میں تھے اور آپ کی خدمت اقدس میں تھوڑے سے آدمی تھے۔ اسی دوران حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے آکر اذان دی۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم حضرت بلال رضی اللہ عنہ کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ دہراتے رہے۔

تَمَّ كِتَابُ الزِّيْنَةِ مِنْ كِتَابِ الْمُجْتَبٰى

سنن مجتبی سے کتاب الزینۃ ختم شد۔

كِتَابُ أَدَبِ الْقُضَاةِ

قاضیوں کے آداب سے متعلق کتاب

فَضْلُ الْحَاكِمِ الْعَادِلِ فِي حُكْمِهِ

جو حاکم منصف ہو اس کی تعریف

٥٣٨٤. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمُقْسِطِينَ عِنْدَ اللهِ تَعَالَى عَلَى مَنَابِرَ مِنْ نُورٍ عَلَى يَمِينِ الرَّحْمٰنِ الَّذِينَ يَعْدِلُونَ فِي حُكْمِهِمْ وَأَهْلِيهِمْ وَمَا وَلُوا قَالَ مُحَمَّدٌ فِي حَدِيثِهِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِينٌ.

سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عدل و انصاف کرنے والے لوگ اللہ جل جلالہ کے نزدیک نور کے ستونوں پر ہوں گے خدا کی دائیں جانب وہ اپنی رعایا پر حکم اور اہل خانہ کے معاملات اور جن چیزوں میں انہیں حکم کا اختیار ہے ان میں انصاف کرتے ہیں۔ محمد اپنی روایت میں فرماتے ہیں کہ خداوند عزوجل کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں۔

نوٹ:۔ کوئی شخص خداوند کریم کو مخلوق کی طرح نہ سمجھے۔ جیسے مخلوق کا بایاں ہاتھ کمزور اور ناتواں ہوتا ہے۔ اور دایاں مضبوط وسخت یہ چیز خداوند کریم میں عیب اور نقص ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے تمام عیوب اور نقائص سے پاک ہے۔

(۲) اپنے حکم میں انصاف اور عدل کرتے ہیں یعنی جب کوئی فیصلہ کرتے ہیں تو نہایت ہی عدل وانصاف

کیا اللہ کے نبی کسی کی بے جا رعایت اور طرفداری نہیں کرتے تھے اور نہ اپنے ۔ پھر کیا وجہ ہوئی خواص اور افسروں میں عدل وانصاف کرتے ہیں۔

اَلْإِمَامُ الْعَادِلُ

عدل وانصاف کرنے والا حاکم

۵۳۸۰: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ إِمَامٌ عَادِلٌ وَشَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ فِي خَلَاءٍ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ وَرَجُلٌ كَانَ قَلْبُهُ مُعَلَّقًا فِي الْمَسْجِدِ وَرَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجُلٌ دَعَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصِبٍ وَجَمَالٍ إِلَى نَفْسِهَا فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ وَرَجُلٌ تَصَدَّقَ بِصَدَقَةٍ فَأَخْفَاهَا لَا تَعْلَمُ شِمَالُهُ مَا صَنَعَتْ يَمِينُهُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس روز سات شخصوں کو اپنے سایہ میں رکھے گا جس دن اللہ کے سوا کسی دوسرے کا سایہ نہ ہوگا۔ ایک تو امام عادل دوسرا وہ نوجوان جو اللہ رب العزت کی عبادت میں بڑھتا چلا جائے تیسرا وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ تعالیٰ کو یاد کیا تو اس کی آنکھوں میں سے آنسو چھلک پڑے چوتھا وہ شخص جس کا دل مسجد میں لگا ہوا ہے۔ پانچویں وہ دو(۳) شخص جو محض اللہ کے لیے آپس میں دوستی رکھتے ہیں۔ چھٹا وہ شخص جس کو جمال اور منصب والی عورت بلائے اور وہ خدا سے ڈر کر اس سے باز رہے۔ ساتواں وہ شخص جس نے اللہ کی راہ میں خرچ کیا اور ایسے چھپا کر دیا کہ بائیں ہاتھ کو علم نہ ہوا کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا۔

نوٹ (۱) وہ شخص جس کی آنکھوں میں سے آنسو چھلک پڑے خدا کو یاد کر کے یا اپنے گناہوں کو یا اللہ کے خوف سے

(۲) وہ شخص جس کا دل مسجد کی طرف لگا ہوا ہے کہ کب اور کس وقت نماز کا وقت ہوتا ہے اور میں جا کر نماز پڑھوں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور ارشاد گرامی ہے۔

مسلمان مسجد میں اس طرح ہے۔ جیسے مچھلی پانی میں۔ اور منافق مسجد میں اس طرح ہے جیسے پرندہ پنجرے میں قید ہو۔

(۳) وہ شخص اللہ کے لیے دوست ہیں۔ یعنی ان میں کوئی دنیوی خواہش، لالچ اور غرض نہیں

(۴) چھٹا وہ شخص جس کو حسن والی عورت اپنے ساتھ زنا کرنے کو بلائے اور وہ بدنامی یا عزت و جان کی بجائے صرف اللہ کے خوف سے باز رہے۔

(۵) بائیں ہاتھ کو پتا نہ چلا کہ دائیں ہاتھ نے کیا دیا یعنی کسی شخص کو خدا کے سوا فی سبیل اللہ خرچ کرنے کی خبر اور اطلاع نہ ملی۔

حدیث شریف میں مذکورہ بالا امور کو اس وقت تک نہیں بجا لایا جا سکتا جب تک دل میں سچا اور پکا اعتقاد اور ایمان نہ ہو۔ حدیث ہذا سے معلوم ہوا کہ جو شخص خدا کو نہ مانے اس سے عدل وانصاف بھی نہیں ہو سکتا جب کبھی موقعہ ملا وہ چوری، خیانت اور رشوت ظلم و ستم سے جائز یا ناجائز کرے گا اسی لیے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے، رَأْسُ الْحِكْمَةِ مَخَافَةُ اللّٰهِ یعنی دانائی کا سرچشمہ اللہ کا خوف ہے یا خدا ترسی سب نیکیوں کی اصل اور جڑ ہے۔ اور اسی لیے بے دین سے کبھی بھی بھلائی کی توقع نہیں رکھنی چاہیے نیز یہ کہ بد عقیدہ اور گمراہ لوگ قابل اعتماد نہیں ہوتے۔

اَلْاِصَابَةُ فِی الْحُكْمِ

درست فیصلہ کرنا

٥٣٨٦- عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهٗ اَجْرَانِ وَاِذَا اجْتَهَدَ فَاَخْطَاَ فَلَهٗ اَجْرٌ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب کوئی منصف سوچ سمجھ کر فیصلہ کرے اور پھر وہ فیصلہ درست ہو تو اس کو دگنا ثواب ہے اور جو شخص غور و فکر کرے۔ لیکن وہ ٹھیک نہ ہو تو اسے اکہرا ثواب ہے

نوٹ: یہ اس لیے ہے کہ اس شخص نے اپنا فرض ادا کیا اور ہر انسان کا فرض ہے۔ کہ وہ جس چیز کو صداقت اور سچائی سے درست اور ٹھیک سمجھے اسے اختیار کرے۔ اگر اس کی سمجھ میں غلطی ہوئی تو اس پر کوئی گناہ نہیں باز پرس نہ ہو۔ اس شخص سے جو کوئی جان بوجھ کر اپنی قوت ایمانی سے غلط سمجھے پھر دنیاداری کے خیال، مال و زر کے لالچ یا منصب و عہدہ وغیرہ کے لیے اس میں تامل کرے۔ ایسے شخص کی زندگی قابل افسوس ہے جو چند روزہ زندگی کے لیے اپنی حقیقی اور دائمی خوشی اور راحت بھول جائے۔ اور دنیا کی تھوڑی سی عمر کے عیش اور مزے کے لیے اپنی زندگی کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تلخ بنا لے۔ جو شخص یہ خیال کرتا ہے کہ میں حق کو ناحق یا ناحق کو حق کر کے دنیا اور دولت تو ہمیشہ ہمیشہ کی خوشی میں رہوں گا وہ کوتاہ اندیش ہے وہ بیوقوف ہے خوشی درحقیقت وہ ہے۔ جو ہمیشہ قائم رہے۔ اور وہ خوشی اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک انسان اپنی قوت ایمانی سے حق کو حق نہ کہے۔ اور غلط کو غلط نہ کہے اب جو خوشی دل میں پیدا ہوتی ہے کہ میں نے اچھا کام کیا میرا خدا مجھ سے خوش ہے۔ یہی حقیقی اور اصلی خوشی ہے۔ جو کبھی مٹتی ہے۔ اور نہ ہی کم ہوتی ہے۔

بَابُ تَرْكِ اسْتِعْمَالِ مَنْ يَحْرِصُ عَلَى الْقَضَاءِ

جو شخص قاضی بننے کی خواہش رکھے اسے کبھی بھی قاضی نہ بنایا جائے!

٥٣٨٧- عَنْ اَبِیْ مُوْسٰى قَالَ اَتَانِیْ نَاسٌ مِّنَ الْاَشْعَرِیِّیْنَ فَقَالُوْا اذْهَبْ مَعَنَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِنَّ لَنَا حَاجَةً فَذَهَبْتُ مَعَهُمْ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اسْتَعِنْ بِنَا فِیْ عَمَلِكَ قَالَ اَبُوْ مُوْسٰى فَاعْتَذَرْتُ مِمَّا قَالُوْا وَاَخْبَرْتُ اَنِّیْ لَا اَدْرِیْ مَا حَاجَتُهُمْ فَصَدَّقَنِیْ وَعَذَرَنِیْ فَقَالَ اِنَّا لَا نَسْتَعِیْنُ فِیْ عَمَلِنَا بِمَنْ سَاَلَنَا۔

سیدنا حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میرے پاس قبیلہ اشعر کے کچھ لوگ آئے اور کہا کہ ہمیں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لے چلیے۔ ہمیں کام ہے میں ان کے ساتھ گیا انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کسی عہدے پر مامور فرمائیے۔ میں نے ان کا یہ مطالبہ سنا تو آپ کی خدمت اقدس میں معذرت کر دی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے علم نہیں تھا کہ اس غرض سے آئے ہیں ورنہ میں انہیں اپنے ساتھ نہ لاتا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ آپ سچ کہتے ہیں اور میری معذرت کو شرف قبولیت بخشا۔ بعد ازاں ان لوگوں کو جواب کو دیا کہ ہم میں سے جو شخص کسی عہدے کا طلب گار ہو ہم اسے کام پر نہیں لگاتے

نوٹ :۔ یہ خیال کرتے ہوئے کہ وہ خیانت کرے گا۔ اور وہ خیانت کرنے کے لیے ہی تو قاضی بننا چاہتا ہے مگر قاضی اور جج بننا اتنا بڑا کام اور عظیم ذمہ داری ہے کہ ہر مسلمان کو اس سے ڈرنا چاہیئے! خواہش اور تمنا کرنا تو دور کی بات ہے۔

۵۲۸۸ عَنْ أُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَلَا تَسْتَعْمِلُنِيْ كَمَا اسْتَعْمَلْتَ فُلَانًا قَالَ إِنَّكُمْ سَتَلْقَوْنَ بَعْدِيْ أَثَرَةً فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ عَلَى الْحَوْضِ۔

سیدنا حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک انصاری شخص سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے ذمے کوئی ذمہ داری کیوں نہیں سونپتے حالانکہ فلاں شخص کو آپ نے ایک عہدہ عنایت فرمایا ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا بے شک میرے بعد تم پر نالائق لوگ حاکم ہوں گے۔ تو ایسی صورت حال میں صبر کرنا حتیٰ کہ تم مجھ سے قیامت کے دن حوض کوثر پر ملو۔

نوٹ :۔ ایک شخص عرض کرنے لگا کہ فلاں شخص کو آپ نے عہدہ دیا ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں تو انصاف سے ہر شخص کو اس کی قابلیت کے مطابق عہدہ اور کام دیتا ہوں لیکن تم میرے بعد دیکھو گے کہ میرے بعد تم پر اثر ہوگا۔ یعنی نالائق نااہل لوگوں کو ذمہ داری اور عہدہ سونپا جائے گا۔ اور مستحق محروم ہوں گے۔

النَّهْيُ عَنْ مَسْأَلَةِ الْإِمَارَةِ۔

حکومت کی خواہش کرنے کی ممانعت

۵۲۸۹ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسْأَلِ الْإِمَارَةَ فَإِنَّكَ إِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ مَسْأَلَةٍ وُكِلْتَ إِلَيْهَا وَإِنْ أُعْطِيْتَهَا عَنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ أُعِنْتَ عَلَيْهَا۔

حضرت عبدالرحمان بن سمرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا عہدے کی خواہش نہ کرو کیونکہ اگر تمہیں حکومت مانگنے پر ملی تو تم کو چھوڑ دیا جائے گا اور اگر بن مانگے تجھے حکومت مل جائے گی تو خداوند عالم کی طرف تیری امداد کی جائے گی۔

۵۲۹۰ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَحْرِصُوْنَ عَلَى الْإِمَارَةِ وَإِنَّهَا سَتَكُوْنُ نَدَامَةً وَحَسْرَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَنِعْمَتِ الْمُرْضِعَةُ وَبِئْسَتِ الْفَاطِمَةُ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم حکومت کا لالچ کرتے ہو۔ حالانکہ یہ امارت قیامت کے دن ندامت حسرت اور شرمندگی ہوگی۔ حکومت جب ملتی ہے تو اس قدر اچھی اور پسندیدہ ہوتی ہے۔ جیسے بچہ دودھ پیتے وقت خوش و خرم ہوتا ہے۔ لیکن جب حکومت چلی جاتی ہے اور انسان کو اس کے اعمال بد کا بدلہ ملتا ہے، تو اس وقت اس طرح تکلیف ہوتی ہے۔ جیسے بچے کو دودھ چھڑاتے وقت تکلیف ہوتی ہے۔

اِسْتِعْمَالُ الشُّعَرَاءِ

اشعری قبیلے کے لوگوں کو حاکم متعین کرنا

۵۲۹۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّهُ قَدِمَ رَكْبٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُوْ بَكْرٍ أَمِّرِ الْقَعْقَاعَ بْنَ مَعْبَدٍ وَقَالَ عُمَرُ بَلْ أَمِّرِ الْأَقْرَعَ بْنَ حَابِسٍ فَتَمَارَيَا حَتَّى ارْتَفَعَتْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ قبیلہ بنو تمیم کے بعض سوار سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ تو سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قعقاع

أَمَّرُوا عَلَيْهِمَا فَنَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ حَتّٰى انْقَضَتِ الْآيَةُ وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ.

بن معبد کو حاکم مقرر فرما دیجئے۔ اور جناب حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرع بن حابس کو حاکم بنا دیجئے! بعد ازاں یہ دونوں جھگڑنے لگے حتیٰ کہ ان کی آوازیں اونچی ہو گئیں۔ بعد ازاں یہ آیت شریفہ نازل ہوئی اے ایمان والو! اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے پہلے اپنی رائے کا اظہار نہ کرو یا اس کے حکم کے درمیان قطع کلامی نہ کرو۔ آیت شریفہ یہاں تک ختم ہوئی ہے اگر وہ لوگ آپ کے باہر تشریف لانے تک صبر کریں، تو ان کے لیے بہتر ہوگا۔ آیت کے اترنے پر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ خدا کی قسم میں ان سے صرف آہستہ اور خاموشی سے بات کروں گا۔ اور جناب فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بھی آہستہ سے بات کی۔

إِذَا حَكَّمُوْا رَجُلًا فَقَضٰى بَيْنَهُمْ

جب لوگ کسی شخص کو حَکَم مقرر کریں اور وہ ان کے درمیان فیصلہ کرے

۵۲۹۲: عَنْ شُرَيْحِ بْنِ هَانِئٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّهٗ لَمَّا وَفَدَ إِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَهُمْ يُكَنُّوْنَ هَانِئًا أَبَا الْحَكَمِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ وَإِلَيْهِ الْحُكْمُ فَلِمَ تُكَنّٰى أَبَا الْحَكَمِ قَالَ إِنَّ قَوْمِيْ إِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْ شَيْءٍ أَتَوْنِيْ فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيْقَيْنِ قَالَ مَا أَحْسَنَ مِنْ هٰذَا فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ قَالَ لِيْ شُرَيْحٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ وَمُسْلِمٌ قَالَ فَمَنْ أَكْبَرُهُمْ قَالَ شُرَيْحٌ قَالَ فَأَنْتَ أَبُوْ شُرَيْحٍ فَدَعَا لَهٗ وَلِوَلَدِهٖ.

حضرت شریح بن ہانی رحمۃ اللہ علیہ راوی ہیں کہ آپ نے اپنے والد ہانی سے سنا کہ جب وہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے آپ نے لوگوں کو سنا وہ حضرت ہانی کو ابوالحکم کہہ کر پکارتے تھے تو آپ نے انہیں بلایا اور ارشاد فرمایا کہ حکم اللہ تعالیٰ کی ذات اقدس ہے اور حکم کرنا اس کو زیبا ہے۔ تو پھر تمہیں ابوالحکم کیوں کہا جاتا ہے؟ تو انہوں نے عرض کیا میری قوم کے لوگ جب کسی بات میں جھگڑتے ہیں تو وہ میرے پاس آتے ہیں اور میں انہیں حکم دیتا ہوں اس سے دونوں اطراف کے لوگ راضی ہو جاتے ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس سے بہتر کیا کام ہو سکتا ہے؟ تو پھر تمہارے کتنے بیٹے ہیں؟ تو آپ نے جواب میں عرض کیا میرے بیٹے شریح، عبداللہ اور مسلم ہیں۔ آپ نے پوچھا ان میں سے بڑا کون ہے۔ تو وہ عرض کرنے لگے شریح۔ آپ نے فرمایا تو تم ابوشریح ہو۔ پھر آپ نے ان کے لیے اور ان کے بیٹے کے لیے دعا فرمائی!

اَلنَّهْيُ عَنِ اسْتِعْمَالِ النِّسَاءِ فِي الْحُكْمِ

عورتوں کو حاکم بنانا ممنوع ہے

۵۲۹۳: عَنْ أَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ عَصَمَنِيَ اللّٰهُ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا هَلَكَ كِسْرٰى قَالَ مَنِ اسْتَخْلَفُوْا قَالُوْا بِنْتَهٗ

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ اللہ رب العزت نے مجھے ایک ایسی بات سے بچایا جو میں نے سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی تھی۔ جب ایران کا بادشاہ کسریٰ

قَالَ لَنْ يُفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا أَمْرَهُمُ امْرَأَةً

فوت ہو گیا تو سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا لوگوں نے اب تختِ پر کس کو بٹھایا ہے ۔ بزرگوں نے عرض کیا اس کی بیٹی کو ۔ تو سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پاتی جو اپنی حکومت عورت کے اختیار میں دے دے ۔

نوٹ :- کیونکہ شخصی حکومت میں اکثر مرد جاہل ، ناتجربہ کار ، ناتربیت یافتہ اور ناکام ثابت ہوتے ہیں جن کی وجہ سے سلطنت تباہ و برباد ہو جاتی ہے اور اگر عورت حاکم ہو گی جو مرد سے بھی کم عقل ہے ۔ تو سلطنت کیا خاک چلے گی ، تاہم اسلام میں عورت کے حقوق حسب ذیل ہیں ۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصاً عورتوں کے حقوق کا ذکر کیا ۔ عورتوں کے بارے قرآن سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات حسب ذیل ہیں ۔

(۱) وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ ۔ البقرة - ۲۲۸

اسلام کے لیے پسندیدہ طور پر ان کے حقوق ہیں جیسے ان پر حقوق ہیں

(۲) لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ۔ النساء - ۳۲

مردوں کا حصہ ہے جو وہ کمائیں اور عورتوں کا حصہ ہے جو کچھ وہ کمائیں

(۳) مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّن ذَكَرٍ أَوْ أُنثَىٰ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهُ حَيَاةً طَيِّبَةً وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ أَجْرَهُم بِأَحْسَنِ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۔ (النحل ۹۷)

جو کوئی اچھا کام کرے خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور وہ مومن ہے ۔ ہم یقیناً اسے ایک پاک زندگی میں رکھیں گے اور ہم انہیں بہترین اعمال کا ، جو وہ کرتے ہیں اجر دیں گے !

احادیث

سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا

(۱) فَاتَّقُوا اللَّهَ فِي النِّسَاءِ ۔　　　البیان والتبیین جلد اول صفحہ (۳۳۴)

عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو ۔

(۲) انما النساء شقائق الرجال ۔

(۱) مسند امام احمد جلد ششم صفحہ (۲۵۶)
(۲) دارمی جلد ۱ ، صفحہ ۴ (کتاب الطہارۃ)

ترجمہ :- عورتیں مردوں کی نظیر و مثیل ہیں

(۳) سیدنا حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ہم سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں کھل کر عورتوں سے باتیں کرنے سے ڈرتے تھے ۔ اس خطرہ کے پیش نظر کہ کہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم نازل نہ ہو جائے ۔ جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال ہوا تو ہم بھی کھول کر باتیں کرنے لگے ۔

اسلام میں پہلی مرتبہ عورت نے بحیثیت ماں ، بیٹی ، بیوی اور بہن کے اپنا صحیح مقام حاصل کیا انسانی معاشرت کے سکون کو برباد کرنے کے لیے چند ایسے امور وہ پا گئے تھے ۔ جنہوں نے اجتماعی زندگی کو بھی متزلزل کر دیا

اور آج بھی انسانی معاشرت انہی سے پریشان ہے۔ ان میں باہمی بے اعتمادی، دوستی، نفرت اور دوسرے سے احساس ہمدردی وایثار کی کمی ہے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان امور کی طرف خصوصی توجہ دلائی۔ آپ نے کبر، بدگمانی، تجسس، حسد، بغض، نا جائز حمایت، غیبت اور چغلی کو ان سے منع فرمایا۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سات ہلاک کر دینے والی باتوں سے بچو۔ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون سی باتیں ہیں۔ فرمایا کسی کو خدا کا شریک ٹھہرانا، جادو کرنا۔ اس کو مار ڈالنا جس کا مار ڈالنا اللہ نے حرام قرار دیا ہو سوائے حق شرعی کے، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا۔ لڑائی کے روز پشت دکھانا، پاک دامن اور بے خبر مومن عورتوں پر تہمت زنا لگانا۔ (مشکوٰۃ کتاب الایمان باب الکبائر صفحہ ۷)

عورت کے حقوق کا تحفظ اس کی صحیح تربیت اور اس سے صحیح معاشرتی مقام کے لیے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصی انتظام فرمایا۔ اسلام سے پہلے کی جاہلیت اور دور جدید کی جاہلیت میں عورت کو جس طرح ذلیل و رسوا اور نشانہ بنایا گیا۔ وہ بالکل واضح ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمۃ للعالمین ہے کہ آپ نے عظمت انسانی کا تذکرہ کرتے ہوئے عورت کو انسانیت کا ایک لازمی حصہ قرار دیا۔

نکاح و طلاق کے قوانین کی اصلاح فرما کر آپ نے عورت کو ظلم و ستم سے نجات دلائی اس کے لیے دائرہ عمل متعین فرمایا تاکہ اس کا تحفظ ہو سکے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔

الْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلَى أَهْلِ بَيْتِهَا وَهِيَ مَسْئُولَةٌ .

ترجمہ عورت اپنے اہل بیت کی نگران ہے اور اس کے لیے جواب دہ ہے

الْحُكْمُ بِالتَّشْبِيهِ وَالتَّمْثِيلِ وَذِكْرُ الِاخْتِلَافِ عَلَى الْوَلِيدِ بْنِ مُسْلِمٍ فِي حَدِيثِ ابْنِ عَبَّاسٍ

تشبیہ اور تمثیل سے ایک حکم نکالنا اور سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث شریف میں راویوں کا اختلاف

۵۳۹۲: عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدَاةَ النَّحْرِ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمٍ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَرْكَبَ إِلَّا مُعْتَرِضًا أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهُ فَإِنَّهُ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ قَضَيْتِهِ .

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ دسویں تاریخ کی صبح کو (یوم نحر) حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سوار تھے اسی دوران قبیلہ بنی خثعم کی ایک خاتون سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر فرض حج میرے والد پر ضعیف العمری میں فرض ہوا اور وہ سواری پر نہیں ہو سکتے تھے سوائے اس کے کہ وہ لیٹے لیٹے رہیں۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ ہاں اس کی طرف سے حج کیجئے کیونکہ اگر اس کے ذمے قرض واجب الادا ہوتا تو تمہیں ادا کرنا پڑتا۔

۵۳۹۵- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ اسْتَفْتَتْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْفَضْلُ رَدِيفُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْتَوِيَ عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يُجْزِئُ وَقَالَ مَحْمُودٌ فَهَلْ يَقْضِي أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ فَقَالَ لَهَا نَعَمْ

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قبیلہ خثعم کی ایک خاتون نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا اور اس وقت فضل آپ کے ہمراہ سوار تھے اس نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا فریضہ حج بندوں پر ایسے وقت میں فرض ہوا جب کہ میرا والد نہایت ہی ضعیف العمر کا ہے اور اونٹ پر جم کر نہیں بیٹھ سکتا کیا اس کی جانب سے حج ادا کیا جا سکتا ہے اگر میں حج کروں؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں۔

۵۳۹۶- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ الْفَضْلُ ابْنُ عَبَّاسٍ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَتْهُ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ تَسْتَفْتِيهِ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَتَنْظُرُ إِلَيْهِ وَجَعَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الْآخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَثْبُتَ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر تشریف فرما تھے۔ اسی دوران قبیلہ بنی خثعم کی ایک عورت آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی تاکہ آپ سے مسئلہ دریافت کرے۔ حضرت فضل رضی اللہ عنہ اس عورت کی طرف دیکھنا شروع کیا اور اس عورت نے فضل کی طرف دیکھنا شروع کیا اور حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم فضل کا منہ دوسری جانب پھیرنے لگے۔ اس عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ کا فرض حج بندوں پر اس وقت فرض ہوا کہ میرا والد بوڑھا ہے۔ حتیٰ کہ اونٹ پر بھی نہیں بیٹھ سکتا کیا میں اس کی طرف سے حج ادا کروں؟ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہاں۔ اور یہ ذکر حجۃ الوداع کا ہے (جس کے دوسرے سال سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال فرمایا)

۵۳۹۷- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي الْحَجِّ عَلَى عِبَادِهِ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لَا يَسْتَوِي عَلَى الرَّاحِلَةِ فَهَلْ يَقْضِي عَنْهُ أَنْ أَحُجَّ عَنْهُ قَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ فَأَخَذَ الْفَضْلُ يَلْتَفِتُ إِلَيْهَا وَكَانَتِ امْرَأَةً حَسْنَاءَ [illegible] اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْفَضْلَ فَحَوَّلَ وَجْهَهُ مِنَ الشِّقِّ الْآخَرِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ قبیلہ خثعم کی ایک عورت نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اللہ تعالیٰ کا فرض حج اس کے بندوں پر اس وقت فرض ہوا جب میرا والد بہت بوڑھا ہے اور اتنا کمزور کہ اونٹ پر بھی نہیں بیٹھ سکتا؛ کیا اس کی طرف سے حج ادا ہو جائے گا؟ اگر میں حج کر لوں؟ حضور انور صلی [illegible] فرمایا ہاں اسی دوران حضرت فضل رضی اللہ عنہ [illegible] کی طرف دیکھنے لگے۔ اور وہ خوبصورت تھی سو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کا منہ دوسری طرف پھیرنے لگے۔

۵۳۹۸- عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبِي أَدْرَكَهُ الْحَجُّ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت

وَهُوَ شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَثْبُتُ عَلَى رَاحِلَتِهِ فَإِنْ شَدَدْتُهُ خَشِيتُ أَنْ يَمُوتَ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ أَكَانَ مُجْزِئًا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ أَبِيكَ۔

کیا میرے والد پر حج فرض ہوا اور وہ بہت ضعیف العمر ہے۔ حتیٰ کہ اونٹ پر بھی نہیں بیٹھ سکتا اگر میں اسے باندھ دوں تو اس بات کا خدشہ ہے کہ کہیں وہ فوت نہ ہو جائے! کیا میں ان کی طرف سے حج کروں؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیکھو اگر اس پر قرض ہوتا اور تم ادا کر دیتے تو کیا ادا ہو جاتا۔ اس نے عرض کیا ہاں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے والد کی طرف سے حج کرو — کیونکہ یہ بھی اللہ کا قرض ہے!

۲۶۴۹۔ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ كَانَ رَدِيفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي عَجُوزٌ كَبِيرَةٌ وَإِنْ حَمَلْتُهَا لَمْ تَسْتَمْسِكْ وَإِنْ رَبَطْتُهَا خَشِيتُ أَنْ أَقْتُلَهَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكَ دَيْنٌ أَكُنْتَ قَاضِيَهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَحُجَّ عَنْ أُمِّكَ۔

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے اسی دوران ایک مرد نے آکر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری والدہ انتہائی بوڑھی ہے اگر میں اسے اونٹ پر بٹھاؤں تو یہ وہاں بیٹھ نہ سکے گی مگر اسے باندھ دوں تو اس بات کا خدشہ ہے کہ وہ فوت ہو جائے گی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دیکھو اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو کیا تم ادا کرتے؟ اس نے عرض کیا جی ہاں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تو پھر تم اپنی والدہ کی طرف سے حج کرو۔

۲۶۵۰۔ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ لَا يَسْتَطِيعُ الْحَجَّ وَإِنْ حَمَلْتُهُ لَمْ يَسْتَمْسِكْ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ حُجَّ عَنْ أَبِيكَ۔

سیدنا حضرت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے والد انتہائی بوڑھے ہیں۔ اور حج نہیں کر سکتے اگر میں اسے اونٹ پر سوار کروں تو تھم نہیں سکتا۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کروں؟ آپ نے فرمایا اپنے والد کی طرف سے حج کرو۔

۲۶۵۱۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ أَبِي شَيْخٌ كَبِيرٌ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ أَرَأَيْتَ لَوْ كَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَقَضَيْتَهُ أَكَانَ يُجْزِئُ عَنْهُ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ میرا والد انتہائی بوڑھا ہے۔ کیا میں اس کی طرف سے حج کر سکتا ہوں؟ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہاں کیا تم یہ خیال نہیں کرتے کہ اگر تمہارے والد پر قرض ہوتا اور تم ادا کر دیتے تو کیا ادا نہ ہو جاتا؟

اَلْحُكْمُ بِاتِّفَاقِ اَهْلِ الْعِلْمِ

اہل علم کے اتفاق کے مطابق فیصلہ کرنا

۵۴۰۰ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ اَكْثَرُوْا عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّهُ قَدْ اَتٰى عَلَيْنَا زَمَانٌ وَّلَسْنَا نَقْضِيْ وَلَسْنَا هُنَالِكَ ثُمَّ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدَّرَ عَلَيْنَا اَنْ بَلَغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهٗ مِنْكُمْ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ بِمَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ جَاءَهٗ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِنْ جَاءَهٗ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضَى الصَّالِحُوْنَ فَاِنْ جَاءَهٗ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ فَلْيَجْتَهِدْ رَاْيَهٗ وَلَا يَقُوْلُ اِنِّيْ اَخَافُ وَاِنِّيْ اَخَافُ فَاِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَّبَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُّشْتَبِهَاتٌ فَدَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ۔

سیدنا حضرت عبدالرحمٰن بن یزید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن جناب حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو بہت سے مسائل بیان فرمائے۔ آپؓ نے بتایا۔ ایک زمانہ ایسا تھا کہ ہم کوئی فیصلہ کرتے اور نہ ہی کسی امر کے فیصلہ وفتویٰ کے مجاز تھے۔ بعد ازاں اللہ جل جلالہ نے ہمارے مقدر میں لکھا اور ہم اس رتبہ تک پہنچے جسے تم اب دیکھ رہے ہو۔ اب آج کے دن سے تم میں سے جس شخص کو فیصلہ کرنے کی ضرورت لاحق ہو جائے تو وہ اللہ جل جلالہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کرے۔ اگر اسے یہ امر اللہ کی کتاب میں نہ ملے تو وہ شخص اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلوں کے مطابق فیصلہ کرے اور اگر فیصلہ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کے فیصلوں میں سے بھی نہ ملے تو وہ نیک بخت لوگوں کے فیصلے کے موافق فیصلہ کرے یعنی خلفائے راشدین اور صحابہ کرامؓ کے مطابق اگر وہ امر ایسا ہو جو نہ تو اللہ کی کتاب میں ملے نہ ہی اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام میں ملے نہ نیک اور صالح لوگوں کے فیصلوں میں ملے تو وہ شخص اپنی عقل سے کام لے۔ اور یہ نہ کہے کہ مجھے ڈر ہے۔ کیونکہ حلال وحرام واضح ہیں۔ البتہ ان دونوں کے درمیان بعض امور ایسے ہیں جو مشتبہ ہیں لہٰذا اس کام کو چھوڑ دے جو شک وشبہ میں ڈالے اور وہ کام کرے جس میں شک اور شبہ ہرگز نہ ہو۔ امام نسائیؒ نے فرمایا کہ حدیث عمدہ ہے۔ اس قول سے ثابت ہوا کہ جب کوئی مسئلہ کتاب سنت اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اقوال سے معلوم نہ ہو سکے تو قیاس کرنا درست ہے۔

۵۴۰۱ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَتٰى عَلَيْنَا حِيْنٌ وَّلَسْنَا نَقْضِيْ وَلَسْنَا هُنَالِكَ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ قَدَّرَ اَنْ بَلَغْنَا مَا تَرَوْنَ فَمَنْ عَرَضَ لَهٗ قَضَاءٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَلْيَقْضِ فِيْهِ بِمَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ جَاءَهٗ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهٖ نَبِيُّهٗ فَاِنْ جَاءَهٗ اَمْرٌ لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ وَلَمْ يَقْضِ بِهٖ نَبِيُّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَقْضِ بِمَا قَضٰى بِهِ الصَّالِحُوْنَ وَلَا يَقُوْلُ اَحَدُكُمْ اِنِّيْ اَخَافُ وَاِنِّيْ اَخَافُ فَاِنَّ الْحَلَالَ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامَ بَيِّنٌ وَّبَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُّشْتَبِهَةٌ فَدَعْ مَا يُرِيْبُكَ اِلٰى مَا لَا يُرِيْبُكَ۔

ترجمہ اوپر گذرا

۵۴۰۲ عَنْ شُرَيْحٍ اَنَّهٗ كَتَبَ اِلٰى عُمَرَ يَسْاَلُهٗ فَكَتَبَ اِلَيْهِ اَنِ اقْضِ بِمَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ فِيْ

جناب حضرت شریحؒ نے سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی طرف یہ پوچھنے کے لیے لکھا (کہ فیصلہ کیسے کیا جائے) تو آپؓ نے جواب میں لکھا۔ تم اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ

كِتَابِ اللهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاقْضِ بِمَا قَضَى بِهِ الصَّالِحُونَ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِي كِتَابِ اللهِ وَلَا فِي سُنَّةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يَقْضِ بِهِ الصَّالِحُونَ فَإِنْ شِئْتَ فَتَقَدَّمْ وَإِنْ شِئْتَ فَتَأَخَّرْ وَلَا أَرَى التَّأَخُّرَ إِلَّا خَيْرًا لَكَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ۔

کہ اگر اللہ کی کتاب میں موجود نہ ہو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے مطابق فیصلہ کیجئے۔ اگر قرآن و سنت دونوں میں نہ ہو تو نیک اور صالح لوگوں کے فیصلے کے مطابق فیصلہ کیجئے۔ اگر اللہ کی کتاب اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور نیک لوگوں کے فیصلوں میں بھی نہ ہو تو تمہارا دل چاہے تو آگے بڑھو ورنہ پیچھے ہٹو اور میرا خیال ہے کہ آگے بڑھنے کی نسبت، تمہارا پیچھے ہٹنا بہتر ہے۔

تَأْوِيلُ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ

اس آیت کی تفسیر

[illegible]- عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ مُلُوكٌ بَعْدَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَدَّلُوا التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ وَكَانَ فِيهِمْ مُؤْمِنُونَ يَقْرَءُونَ التَّوْرَاةَ قِيلَ لِمُلُوكِهِمْ مَا نَجِدُ شَتْمًا أَشَدَّ مِنْ شَتْمٍ يَشْتِمُونَا هَؤُلَاءِ إِنَّهُمْ يَقْرَءُونَ وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ وَهَؤُلَاءِ الْآيَاتِ مَعَ مَا يَعِيبُونَا بِهِ فِي أَعْمَالِنَا فِي قِرَاءَتِهِمْ فَادْعُهُمْ فَلْيَقْرَءُوا كَمَا نَقْرَأُ وَلْيُؤْمِنُوا كَمَا آمَنَّا فَدَعَاهُمْ فَجَمَعَهُمْ وَعَرَضَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلَ أَوْ يَتْرُكُوا قِرَاءَةَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ إِلَّا مَا بَدَّلُوا مِنْهَا فَقَالُوا مَا تُرِيدُونَ إِلَى ذَلِكَ دَعُونَا فَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمُ ابْنُوا لَنَا أُسْطُوَانَةً ثُمَّ ارْفَعُونَا إِلَيْهَا ثُمَّ أَعْطُونَا شَيْئًا نَرْفَعُ بِهِ طَعَامَنَا وَشَرَابَنَا فَلَا نَرِدُ عَلَيْكُمْ وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ دَعُونَا نَسِيحُ فِي الْأَرْضِ وَنَهِيمُ وَنَشْرَبُ كَمَا يَشْرَبُ الْوَحْشُ فَإِنْ قَدَرْتُمْ عَلَيْنَا فِي أَرْضِكُمْ فَاقْتُلُونَا وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْهُمُ ابْنُوا لَنَا دُورًا فِي الْفَيَافِي وَنَحْتَفِرُ الْآبَارَ وَنَحْتَرِثُ الْبُقُولَ فَلَا

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد کئی ایسے بادشاہ گزرے جنہوں نے تورات اور انجیل میں تبدیلی پیدا کر دی یعنی ان دونوں کے خلاف کرنے لگے اور بعض لوگ ایماندار بھی تھے۔ جو تورات اور انجیل پڑھتے تھے لوگوں نے ان بادشاہوں سے کہا کہ اس سے بڑی گالی جو یہ لوگ ہمیں دیتے ہیں کیا ہو گی یہ لوگ یہ آیت شریف پڑھتے ہیں وَمَنْ لَمْ يَحْكُمْ بِمَا أَنْزَلَ اللهُ فَأُولَئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ ، یعنی جو شخص اللہ کے نازل شدہ کے مطابق فیصلہ نہ کرے وہ کافر ہے یا اور اس طرح کی آیات جن سے ہمارے کاموں کے عیب و نقائص ظاہر ہوتے ہیں یہ پڑھتے ہیں تو انہیں حکم دو کہ وہ اس طرح پڑھیں جس طرح ہم پڑھتے ہیں۔ یعنی ان آیات کو نکال یا بدل ڈالیں۔ اور جس طرح ہم ایمان لائے ہیں اس طرح ایمان لائیں بادشاہ نے ان تمام لوگوں کو جمع کیا اور ان سے کہا۔ یا تو قتل ہو جاؤ یا تورات و انجیل پڑھنی چھوڑ دو سوائے اس کے جس طرح ہم نے بدلا ہے تمہارا دل چاہے تو ایسے پڑھو ان لوگوں نے کہا۔ اس سے تمہارا مطلب کیا ہے؟ ہمیں اپنے حال پر چھوڑ دو۔ ان میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ ہمیں ایک مینار بنوا دو۔ پھر ہمیں اس پر چڑھا دو۔ اور کھانے پینے کی کچھ چیزیں دے دو۔ ہم تمہارے پاس کبھی نہیں آئیں گے،

نَرِدُ عَلَيْكُمْ وَلَا نَمُرُّ بِكُمْ وَلَيْسَ أَحَدٌ
مِنَ الْقَبَائِلِ إِلَّا وَلَهُ حَمِيمٌ فِيهِمْ
قَالَ فَفَعَلُوا ذٰلِكَ. فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ
وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَا مَا كَتَبْنَاهَا
عَلَيْهِمْ إِلَّا ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللّٰهِ
فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا وَالْآخَرُونَ
قَالُوا نَتَعَبَّدُ كَمَا تَعَبَّدَ فُلَانٌ وَ
نَسِيحُ كَمَا سَاحَ فُلَانٌ وَنَتَّخِذُ
دُورًا كَمَا اتَّخَذَ فُلَانٌ وَهُمْ عَلَى
شِرْكِهِمْ لَا عِلْمَ لَهُمْ بِإِيمَانِ الَّذِينَ
اقْتَدَوْا بِهِ فَلَمَّا بَعَثَ اللّٰهُ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ
يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا قَلِيلٌ انْحَطَّ
رَجُلٌ مِنْ صَوْمَعَتِهِ وَجَاءَ سَائِحٌ
مِنْ سِيَاحَتِهِ وَصَاحِبُ الدَّيْرِ مِنْ
دَيْرِهِ فَآمَنُوا بِهِ وَصَدَّقُوهُ فَقَالَ
اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ
آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَآمِنُوا بِرَسُولِهِ
يُؤْتِكُمْ كِفْلَيْنِ مِنْ رَحْمَتِهِ أَجْرَيْنِ
بِإِيمَانِهِمْ بِعِيسَى وَبِالتَّوْرَاةِ وَ
بِالْإِنْجِيلِ وَبِإِيمَانِهِمْ بِمُحَمَّدٍ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَصْدِيقِهِمْ قَالَ
وَيَجْعَلْ لَكُمْ نُورًا تَمْشُونَ بِهِ الْقُرْآنَ
وَاتِّبَاعَهُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لِئَلَّا يَعْلَمَ أَهْلُ الْكِتَابِ يَتَشَبَّهُونَ
بِكُمْ أَنْ لَا يَقْدِرُونَ عَلَى شَيْءٍ مِنْ
فَضْلِ اللّٰهِ الْآيَةَ.

(تاکہ ہمارا پڑھنا تمہیں ناگوار نہ گزرے) بعض لوگوں نے کہا
ہمیں اپنے حال پر چھوڑ دو ہم سیر و سیاحت کریں گے۔ اور جنگل
میں چلے جائیں گے۔ وہاں وحشی جانوروں کی طرح کھائیں پئیں گے
اگر تم ہمیں اپنی بستی میں دیکھو تو ہمیں مار ڈالنا۔ بعض لوگوں نے
یہ کہا کہ ہمیں جنگل بیابان میں گھر بنا دو ہم کنوئیں کھود دیں گے اور
سبزیاں کاشت کریں گے۔ نہ ہم تمہارے قریب آئیں گے اور
نہ ہی تمہارے قریب سے ہو کر گزریں گے۔ اور نہ ہی کوئی رشتہ
قبیلہ ایسا تھا جس کا رشتہ دار ان لوگوں میں موجود نہ
تھا۔ آخر کار انہوں نے ایسا ہی کیا اور انہی لوگوں کے متعلق حق
تعالیٰ نے یہ آیت شریفہ نازل فرمائی (رھبانیۃ ابتدعوھا
آخر تک۔ یعنی اس قسم کی درویشی ان لوگوں نے خود گھڑ لی تھی
ہم نے انہیں اس (نام رہبانیت و درویشی) کا حکم نہیں دیا تھا۔
اور اس درویشی کو بھی وہ کما حقہ پورا نہ کر سکے۔ بعض لوگ
زبان سے کہتے تھے ہم بھی اسی طرح عبادت کریں گے۔
جس طرح فلاں فلاں شخص کرتا ہے۔ اور جنگل میں فلاں فلاں
شخص کی طرح سیر کریں گے۔ جیسے فلاں شخص نے کی اور ویسا
ہی گھر بنائیں گے جیسے فلاں شخص نے بنایا۔ لیکن وہ لوگ
شرک میں مبتلا تھے اور دین کی اتباع کرتے تھے۔ ان کے
ایمان سے آگاہ نہیں تھے۔ جب اللہ جل جلالہ نے حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا تو ان میں سے
لوگوں کی قلیل تعداد باقی تھی۔ کوئی تو اپنے عبادت خانے سے
آیا۔ کوئی جنگل سے آیا اور کوئی گرجے سے۔ وہ آپ پر
ایمان لائے اور آپ کو سچا کہا۔ پھر اللہ رب العزت نے یہ
آیت شریفہ نازل فرمائی (ترجمہ) اے ایمان والو۔ اللہ تعالیٰ سے
سے ڈرو۔ اور اللہ کے پیغمبر پر ایمان لاؤ۔ وہ اپنی رحمت سے
تمہیں دگنا عنایت فرمائے گا۔ ایک تو حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کی توراۃ و انجیل پر ایمان لانے کا ثواب اور دوسرا
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے اور
آپ کو سچا تسلیم کرنے کا ثواب اللہ تعالیٰ نے تمہارے سینے

ایک سلاحی عنایت فرمائے گا۔ (یعنی قرآن اور صاحب قرآن صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی) یہ اس لیے کہ یہود و نصاریٰ جو اپنے آپ کو تمہاری طرح ظاہر کرتے ہیں۔ لیکن وہ تمہاری طرح حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید پر ایمان نہیں لاتے، وہ اچھی طرح جان لیں کہ وہ اللہ کا فضل حاصل نہ کر سکیں گے۔

اَلْحُكْمُ بِالظَّاهِرِ

شریعت کے ظاہر کے مطابق حکم کرنا

۵۴۲۶ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ مِنْ حَقِّ اَخِيْهِ شَيْئًا فَلَا يَاْخُذْهُ وَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ بِهٖ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میرے پاس مقدمہ لاتے ہو میں بشر ہی ہوں۔ شاید تم میں سے کسی شخص کی زبان اور دلیل تیز ہو اگر میں کسی شخص کو اس کے بھائی کا حق دلا دوں تو وہ نہ لے۔ اور وہ یہ خیال کرے کہ میں نے اسے انگار کا ایک ٹکڑا دیا ہے۔

حُكْمُ الْحَاكِمِ بِعِلْمِهٖ

حاکم اپنی عقل سے فیصلہ کر سکتا ہے

۵۴۲۷ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ يُحَدِّثُ بِهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ بَيْنَمَا امْرَاَتَانِ مَعَهُمَا ابْنَاهُمَا جَاءَ الذِّئْبُ فَذَهَبَ بِابْنِ اِحْدَاهُمَا فَقَالَتْ هٰذِهٖ لِصَاحِبَتِهَا اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ وَقَالَتِ الْاُخْرٰى اِنَّمَا ذَهَبَ بِابْنِكِ فَتَحَاكَمَتَا اِلٰى دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَضٰى بِهٖ لِلْكُبْرٰى فَخَرَجَتَا اِلٰى سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوٗدَ فَاَخْبَرَتَاهُ فَقَالَ ائْتُوْنِيْ بِالسِّكِّيْنِ اَشُقُّهٗ بَيْنَكُمَا فَقَالَتِ الصُّغْرٰى لَا تَفْعَلْ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ هُوَ ابْنُهَا فَقَضٰى بِهٖ لِلصُّغْرٰى قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ وَاللّٰهِ مَا سَمِعْتُ بِالسِّكِّيْنِ قَطُّ اِلَّا يَوْمَئِذٍ مَا كُنَّا نَقُوْلُ اِلَّا الْمُدْيَةَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دو عورتیں ایک جگہ جمع تھیں اور ان دونوں کا ایک ایک بچہ تھا اسی دوران ایک بھیڑیا آیا اور ایک بچے کو اٹھا کر لے گیا بھیڑیا جس کا بچہ لے گیا وہ دوسری عورت سے کہنے لگی تمہارا بچہ لے گیا اور دوسری کہنے لگی۔ بھیڑیا تمہارا بچہ اٹھا کر لے گیا۔ پھر دونوں عورتیں جناب حضرت داؤد علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان سے فیصلہ کرنے کے متعلق عرض کیا حضرت داؤد علیہ السلام نے بچہ بڑی عورت کو دے دیا بعد ازاں دونوں عورتیں حضرت سلیمان علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان سے عرض کیا کہ آپ فیصلہ فرمائیں تو آپ نے چھری لانے کا حکم فرمایا کہ میں بچے کے دو ٹکڑے کیے دیتا ہوں۔ یہ سن کر چھوٹی عورت نے عرض کیا اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے ایسا نہ کیجئے وہ بچہ بڑی عورت کا ہے حضرت سلیمان علیہ السلام نے یہ سن کر وہ بچہ چھوٹی عورت کو دے دیا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ چھری کا نام سکین ہم نے کبھی نہیں سنا تھا ہم تو اس کو مدیہ کہا کرتے۔

نوٹ:۔ اس چھوٹی عورت کو بچہ اس لیے دیا گیا کیونکہ اس کی شفقت اور محبت سے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ اس کا بچہ ہے

السعة للحاكم أن يقول للشيء الذي لا يفعله أفعل ليستبين الحق

حاکم کو اس بات کی گنجائش کہ ایک بات کرنی نہ ہو لیکن حق کے ظاہر ہونے کے لیے کہے کہ میں کروں گا۔

۵۴۰۸ - عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم أنه قال خرجت امرأتان معهما صبيان لهما فعدا الذئب على إحداهما فأخذ ولدها فأصبحتا تختصمان في الصبي الباقي إلى داود عليه السلام فقضى به للكبرى منهما فمرتا على سليمان فقال كيف أمركما فقصتا عليه فقال ائتوني بالسكين أشق الغلام بينهما فقالت الصغرى أتشقه قال نعم فقالت لا تفعل حظي منه لها قال هو ابنك فقضى به لها.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ دو عورتیں نکلیں اور ان کے ہمراہ ان کے بچے بھی تھے ایک عورت کے بچے پر بھیڑیے نے حملہ کیا۔ اور اسے اٹھا کر لے گیا۔ پھر وہ دونوں عورتیں اس باقی ماندہ لڑکے کو لینے کے لیے سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس آئیں تو حضرت داؤد نے بڑی عورت کو دیا (حالانکہ وہ اس کا بیٹا نہ تھا) پھر وہ دونوں حضرت سلیمان علیہ السلام کے پاس آئیں اور حضرت سلیمان نے دریافت کیا تو عورتوں نے سارا حال بیان کیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا۔ میرے پاس چھری لاؤ۔ میں بچے کو دو حصوں میں تقسیم کر دوں گا یہ سن کر چھوٹی عورت نے کہا کیا آپ اس کو ذبح کریں گے۔ سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام نے کہا ہاں۔

جناب حضرت سلیمان علیہ السلام کا ارادہ کاٹنے اور ذبح کرنے کا نہ تھا۔ مگر انہوں نے اظہار حق کے لیے ایسا کیا۔ اس عورت نے کہا۔ جانے دیجئے میرا حصہ اس کو دے دیجئے! حضرت سلیمان علیہ السلام نے فرمایا۔ جاؤ تمہارا بیٹا ہے اور بچہ اسی عورت کو دلا دیا۔

نقض الحاكم ما يحكم به غيره ممن هو مثله أو أجل منه

ایک قاضی اپنے مساوی یا اپنے سے برتر شخص کے غلط فیصلے کو توڑ سکتا ہے!

۵۴۰۹ - عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خرجت امرأتان معهما ولداهما فأخذ الذئب أحدهما فاختصمتا في الولد إلى داود النبي صلى الله عليه وسلم فقضى به للكبرى منهما فمرتا على سليمان عليه السلام فقال كيف قضى بينكما قالت قضى به للكبرى قال سليمان أقطعه بنصفين لهذه نصف ولهذه نصف قالت الكبرى نعم اقطعوه فقالت الصغرى لا

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ دو عورتیں باہر نکلیں اور ان کے ہمراہ ان کے لڑکے بھی تھے۔ ان میں سے ایک بچے کو بھیڑیا لے گیا۔ اور وہ دونوں عورتیں جھگڑا کرتی ہوئی۔ حضرت داؤد علیہ السلام کے پاس گئیں۔ جناب حضرت داؤد علیہ السلام نے بچہ بڑی عورت کو دلا دیا پھر وہ دونوں سلیمان علیہ السلام کے پاس آئیں انہوں نے پوچھا داؤد نے کیا فیصلہ کیا عورتوں نے کہا بڑی کو دلا دیا جناب سلیمان علیہ السلام نے کہا میں تو اس کو کاٹ کر دو حصوں میں تقسیم کرتا ہوں جس کا ایک حصہ اس کو اور دوسرا حصہ اس عورت کو بڑی عورت نے کہا کہ اچھا کاٹ دو

تَقْطَعْهُ هُوَ وَلَدُهَا فَقَضَى بِهِ لِلَّتِي أَبَتْ أَنْ يَقْطَعَهُ۔

چھوٹی نے عرض کیا: نہ کاٹو وہ اسی کا لڑکا ہے۔ بعد ازاں حضرت سلیمان علیہ السلام نے وہ لڑکا اس عورت کو دے دیا جس نے بچے کے ٹکڑے کرنے سے منع کیا تھا۔ (امام نووی فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص یہ سوال کرے کہ حضرت سلیمان نے اپنے والد داؤد کا فیصلہ کس طرح منسوخ کیا تو اس کے متعدد جواب ہیں ایک تو یہ کہ جناب داؤد علیہ السلام نے آخری اور قطعی فیصلہ نہیں کیا تھا۔ بلکہ اپنی رائے ظاہر کر دی تھی۔ دوسرا یہ کہ حضرت داؤد نے فیصلہ بطور حکم نہیں کیا تھا بلکہ فتویٰ کے طور پر کیا تھا تیسرا یہ کہ آپ کی شریعت میں فیصلہ منسوخ ہونا درست ہوگا اس لیے آپ نے جدید اور نیا فیصلہ کیا)۔

بَابُ الرَّدِّ عَلَى الْحَكَمِ إِذَا قَضَى بِغَيْرِ الْحَقِّ

جب حاکم غلط فیصلہ کرے تو اسے مسترد کرنا درست ہے

۵۴۱۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي جَذِيمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ صَبَأْنَا وَجَعَلَ خَالِدٌ قَتْلًا وَأَسْرًا قَالَ فَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ أَسِيرَهُ حَتَّى إِذَا أَصْبَحَ يَوْمًا أَمَرَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فَقُلْتُ وَاللهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ أَحَدٌ وَقَالَ بِشْرٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ قَالَ فَقَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذُكِرَ لَهُ صُنْعُ خَالِدٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ قَالَ زَكَرِيَّا فِي حَدِيثِهِ فَذَكَرُوا فِي حَدِيثِ بِشْرٍ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو قبیلہ بنی جذیمہ کی طرف ارسال فرمایا تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے بنو جذیمہ کو دعوت اسلام دی۔ مگر وہ اچھی طرح یہ نہ کہہ سکے کہ ہم مسلمان ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم نے اپنا دین ترک کر دیا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے انہیں قتل کرنا اور قید کرنا شروع کر دیا۔ بعد ازاں ہر ایک شخص کے حوالے ایک ایک قیدی کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے ہر شخص کو اس کے قیدی کو قتل کرنے کا حکم دیا۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا خدا کی قسم میں اپنے قیدی کو قتل نہ کروں گا اور نہ ہی کوئی شخص میرے دوستوں میں سے قیدی کو قتل کرے گا الغرض آپ نے حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے حکم کو مسترد کر دیا۔ جب ہم حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے۔ اور آپ کی خدمت اقدس میں عرض کیا جو کچھ حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں دست مبارک اٹھائے اور ارشاد فرمایا اے اللہ! خالد نے جو کام کیا ہے۔ اس سے میں بیزار ہوں دوسری روایت کے مطابق یہ آپ نے دو دفعہ ارشاد فرمایا۔

نوٹ:۔ یعنی خالد رضی اللہ عنہ کے قتل کا مواخذہ مجھ سے دور کرنا۔ کیونکہ جناب خالد رضی اللہ عنہ نے میرے حکم کے بغیر خود اپنی طرف سے اجتہادی غلطی کی ہے۔

ذِكْرُ مَا يَنْبَغِي لِلْحَاكِمِ أَنْ يَجْتَنِبَهُ

٥٤١١ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ قَالَ كَتَبَ أَبِي وَكَتَبْتُ لَهُ إِلَى عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ وَهُوَ قَاضِي سِجِسْتَانَ أَنْ لَا تَحْكُمَ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَأَنْتَ غَضْبَانُ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَحْكُمُ أَحَدٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ.

حاکم کو کن باتوں سے پرہیز کرنی چاہیئے۔

سیدنا حضرت عبدالرحمان بن ابوبکرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میرے والد نے مجھ سے عبیداللہ بن ابی بکرہ قاضی سیستان کی طرف حکم لکھوایا کہ تم دو شخصوں کے درمیان فیصلہ نہ کرو جب تم غصے میں ہو۔ کیونکہ میں نے سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ تم میں سے کوئی شخص جب غصے میں ہو تو وہ فیصلہ نہ کرے۔

نوٹ:۔ کیونکہ غصے میں عقل درست نہیں ہوتی لہٰذا فیصلہ غلط ہوگا۔

الرُّخْصَةُ لِلْحَاكِمِ الْأَمِينِ أَنْ يَحْكُمَ وَهُوَ غَضْبَانُ

٥٤١٢ عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ أَنَّهُ خَاصَمَ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ كَانَا يَسْقِيَانِ بِهِ كِلَاهُمَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ عَلَيْهِ فَأَبَى عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ وَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَاسْتَوْفَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ وَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ ذٰلِكَ أَشَارَ عَلَى الزُّبَيْرِ بِرَأْيٍ فِيهِ السَّعَةُ لَهُ وَلِلْأَنْصَارِيِّ فَلَمَّا أَحْفَظَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارِيُّ اسْتَوْفَى لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِي صَرِيحِ الْحُكْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ لَا أَحْسَبُ هٰذِهِ الْآيَةَ أُنْزِلَتْ إِلَّا فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ

امین حاکم کو حالتِ غصہ میں فیصلہ کرنے کی اجازت

سیدنا حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے ایک انصاری کا مرد سے جو حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ بدر میں حاضر ہوا تھا۔ مدینہ منورہ میں ایک پتھریلی زمین کے پانی کے بہاؤ پر جھگڑا کیا اور دونوں اصحاب اس پانی سے کھجوروں کی زمین کو سیراب کرتے تھے۔ انصاری کا مطالبہ تھا کہ پانی کو بہنے دو۔ یہاں سے گزر جائے تو حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے اس کو تسلیم نہیں کیا۔ حضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے زبیرؓ! پانی سے اپنے درختوں کو سیراب کرو پھر اپنے ہمسائے کی طرف چھوڑ دو۔ انصاری یہ سن کر ناراض ہو اور کہنے لگا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زبیرؓ آپ کے پھوپھی زاد بھائی ہیں۔ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ انور کا رنگ غصہ سے بدل گیا۔ آپ نے فرمایا۔ اے زبیر درختوں کو پانی سے سیراب کرو۔ اور پھر پانی روک لو۔ حتیٰ کہ پانی درختوں کے تنوں تک پہنچے۔ اب کی بار سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو آپ کا پورا پورا حق دلایا۔ اور آپ نے اس سے قبل حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو جو حکم فرمایا تھا۔ اس میں انصاری کا زیادہ فائدہ

وَاَحَدُهُمَا يَزِيدُ عَلَى صَاحِبِهِ فِي الْقِصَّةِ.

تھا۔ اور حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کا کام بھی چلتا تھا۔ لیکن جب انصاری نے آپ کو ناراض کر دیا تو آپ نے ان کا پورا حق دلوایا۔ حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ میرے خیال میں یہ آیت شریفہ اسی کے متعلق نازل ہوئی۔

ترجمہ: تیرے رب کی قسم وہ کبھی مسلمان نہ ہوں گے جب تک کہ وہ باہمی جھگڑوں میں آپ کے فیصلوں کو قبول نہ کر لیں اور پھر آپ جو حکم دیں اس سے تنگ دل نہ ہوں۔ اور اسے بلا عذر تسلیم کر لیں حدیث ہذا کے دو راوی ہیں۔ اور ایک نے دوسرے کی نسبت قصہ زیادہ طویل بیان کیا ہے۔

فوٹ:۔ حدیث ہذا میں ایک دوسرے مقام پر ہے کہ جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو صاف اور صریح حکم دے کر پورا پورا حق ادا کرا دیا۔ چونکہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم امین تھے اور حالت غصہ میں بھی حق سے تجاوز نہ فرماتے تھے۔ لہٰذا آپ نے غصے کی حالت میں حکم فرمایا۔ اور کسی شخص کے لیے درست اور جائز نہیں۔

حُكْمُ الْحَاكِمِ فِي دَارِهٖ

حاکم کا اپنے گھر میں فیصلہ کرنا

۵۴۱۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ عَنْ اَبِيهِ اَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ اَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ عَلَيْهِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِي بَيْتِهٖ فَخَرَجَ اِلَيْهِمَا فَكَشَفَ سِتْرَ حُجْرَتِهٖ فَنَادٰى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا وَاَوْمَاَ اِلَى الشَّطْرِ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ قَالَ قُمْ فَاقْضِهٖ.

سیدنا حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے ابن ابی حدرد سے اپنا قرض مانگا۔ اور ان دونوں حضرات کی آوازیں بلند ہوئیں۔ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر سے یہ آوازیں سنیں۔ آپ دروازے پر تشریف لائے اور پردہ اٹھا کر پکارا۔ اے کعب حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ حضور حاضر ہوں آپ نے حضرت کعب سے فرمایا۔ اے کعب اپنا آدھا قرض معاف کر دو! حضرت کعب نے کہا میں نے معاف کر دیا۔ بعد ازاں آپ نے ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے کہا اٹھیں اور قرض ادا کریں۔

اَلْاِسْتِعْدَاءُ

امداد چاہنا

۵۴۱۶ عَنْ عَبَّادِ بْنِ شُرَحْبِيْلَ قَالَ قَدِمْتُ مَعَ عُمُوْمَتِي الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ حَائِطًا مِنْ حِيْطَانِهَا فَفَرَكْتُ مِنْ سُنْبُلِهٖ فَجَاءَ صَاحِبُ الْحَائِطِ فَاَخَذَ كِسَائِيْ وَضَرَبَنِيْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَسْتَعْدِيْ عَلَيْهِ فَاَرْسَلَ اِلَى الرَّجُلِ فَجَاءُوْا بِهٖ فَقَالَ مَا حَمَلَكَ عَلٰى هٰذَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ دَخَلَ حَائِطِيْ فَاَخَذَ مِنْ سُنْبُلِهٖ فَفَرَكَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا عَلَّمْتَهٗ

جناب حضرت عباد بن شرحبیل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں اپنے چچاؤں کے ہمراہ مدینہ منورہ آیا۔ پس میں ایک باغ میں گیا اور وہاں کی ایک پھلی کو میں نے مسل ڈالا۔ اسی دوران باغ کا مالک آیا۔ اور اس نے میرا کمبل چھین لیا۔ نیز مجھے مارا۔ میں حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ کی خدمت اقدس میں عرض کی۔ آپ نے اس باغ والے کو بلا بھیجا۔ اور دریافت کیا۔ تم نے ایسا کیوں کیا؟ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ

إِذْ كَانَ جَاهِلًا وَلَا أَطْعَمْتَهُ إِذْ كَانَ جَائِعًا اُرْدُدْ عَلَيْهِ كِسَاءَهُ وَأَمَرَنِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ نِصْفَ وَسْقٍ .

اللہ علیہ وسلم! یہ میرے باغ میں آیا ۔ اور اس نے ایک پھل کو لے کر مسل ڈالا ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر وہ نہیں جانتا تھا تو تم نے اسے بتایا کیوں نہیں ؟ اگر وہ بھوکا تھا تو تم نے اسے کھلایا کیوں نہیں ؟ جاؤ اور اس کو اس کا کمبل واپس دو ۔ بعد ازاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک یا نصف وسق کھجور دینے کا حکم صادر فرمایا ۔

صَوْنُ النِّسَاءِ عَنْ مَجْلِسِ الْحُكْمِ

عورتوں کو عدالتوں میں لانے سے بچانا

٥٤١٥ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَحَدُهُمَا اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللَّهِ وَقَالَ الْآخَرُ وَهُوَ أَفْقَهُهُمَا أَجَلْ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَأْذَنْ لِي فِي أَنْ أَتَكَلَّمَ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هَذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَبِجَارِيَةٍ لِي ثُمَّ إِنِّي سَأَلْتُ أَهْلَ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي إِنَّمَا عَلَى ابْنِي جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَتِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ أَمَّا غَنَمُكَ وَجَارِيَتُكَ فَرَدٌّ إِلَيْكَ وَجَلَدَ ابْنَهُ مِائَةً جَلْدَةٍ وَغَرَّبَهُ عَامًا وَأَمَرَ أُنَيْسًا أَنْ يَأْتِيَ امْرَأَةَ الْآخَرِ فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا .

سیدنا حضرت ابوہریرہ اور حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ دو شخص سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں باہم ایک جھگڑا لائے ۔ ایک نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہمارے درمیان اللہ تعالیٰ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کیجئے ۔ اور دوسرا شخص جو زیادہ سمجھدار تھا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اپنی گزارش پیش کرنے کی اجازت بخشئے! میرا بیٹا اس شخص کے پاس نوکر تھا اور اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا ۔ لوگوں نے مجھے کہا کہ تمہارے بیٹے کو پتھروں سے مار ڈالنا چاہیئے! میں نے سو بکریاں اور ایک لونڈی دے کر اپنے بیٹے کو چھڑایا ۔ پھر میں نے پیشہ اہل علم سے دریافت کیا ، تو انہوں نے بتایا کہ تمہارے بیٹے کو سو کوڑوں کی سزا ہونی تھی! نیز ایک سال تک ملک بدر ہونا تھا ۔ اور اس کی بیوی کو پتھروں سے مار ڈالنا چاہیئے تھا ۔ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ۔ اس ذات اقدس کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے ۔ میں تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب کے مطابق کروں گا! تمہاری بکریاں اور لونڈی تمہیں پھر واپس ملے گی اور اس کے بیٹے کو سو کوڑے مارے جائیں گے نیز ایک سال جلاوطن کر دیا جائے گا ۔ اور آپ نے انیس کو حکم فرمایا کہ وہ دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جائیں اور اگر وہ زنا کا اقرار کرے تو اسے پتھروں سے مار ڈالے ۔ (اور آپ نے اس عورت کو محفلِ انصاف میں بلایا نہیں) اس نے اقرار کیا اور بعد ازاں اسے رجم کیا گیا ۔

۵۴۱۰ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ قَالُوا كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ إِلَيْهِ رَجُلٌ فَقَالَ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ إِلَّا مَا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ فَقَالَ صَدَقَ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ قُلْ قَالَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَافْتَدَيْتُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ وَكَأَنَّهُ أُخْبِرَ أَنَّ عَلَى ابْنِهِ الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ مِنْهُ ثُمَّ سَأَلْتُ رِجَالًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَمَّا الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ فَرَدٌّ إِلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ اغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ اور حضرت زید بن خالد اور حضرت شبل رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ آپ نے بیان فرمایا کہ ہم حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے آکر عرض کیا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر عرض کرتا ہوں کہ آپ ہمارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیے! پھر اس کا مخالف اٹھا اور وہ شخص زیادہ سمجھدار تھا، اس نے کہا یہ سچ کہتا ہے۔ آپ اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ فرمائیں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا بولو! اس نے بتایا کہ میرا بیٹا اس شخص کے پاس مزدوری کیا کرتا تھا۔ اس نے اس کی بیوی سے زنا کیا۔ میں نے سو بکریاں اور ایک نوکر دے اس کو آزاد کرایا کیونکہ مجھے لوگوں نے کہا تھا کہ تمہارے بیٹے کو پتھروں سے مار ڈالا جائے گا! تو میں نے فدیہ دیا۔ بعد ازاں میں نے کئی اہل علم سے دریافت کیا انہوں نے کہا تمہارے بیٹے کو تو سو کوڑے مارے جانے چاہئیں تھے۔ اور ایک سال کے لیے ملک بدر کرنا چاہیے تھا۔ سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ کروں گا۔ لیکن سو بکریاں اور خادم تمہیں واپس ملے گا۔ اور تمہارے بیٹے کو سو کوڑے لگائے جائیں گے! ایک سال کے لیے ملک بدر کیا جائے گا۔ اے انیس تم صبح کے وقت دوسرے شخص کی بیوی کے پاس جاؤ! اگر وہ اقرار زنا کرے تو اسے پتھروں سے مار ڈالو۔ صبح کے وقت انیس اس کے پاس گئے۔ اس نے اقرار کیا اور انہوں نے اسے رجم کروا ڈالا۔

تَوْجِيهُ الْحَاكِمِ إِلَى مَنْ أُخْبِرَ أَنَّهُ زَنَى

حاکم کا زانی کو بلا بھیجنا

۵۴۱۱ عَنْ أَبِي أُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُتِيَ بِامْرَأَةٍ قَدْ زَنَتْ فَقَالَ مِمَّنْ قَالَتْ مِنَ الْمُقْعَدِ الَّذِي فِي حَائِطِ سَعْدٍ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَأُتِيَ بِهِ مَحْمُولًا فَوُضِعَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَاعْتَرَفَ فَدَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِإِثْكَالٍ

سیدنا حضرت ابو امامہ بن حنیف رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ لوگ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک عورت کو لے کر حاضر ہوئے جس نے زنا کیا تھا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کس نے اس کے ساتھ زنا کیا ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ اس معذور اپاہج نے! جو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے باغ میں رہتا ہے! آپ نے اسے بلایا

فَضَرَبَهُ بِهِ ضَرْبَةً لِزَمَانَتِهِ وَخَفَّفَ عَنْهُ۔

لگ اسے اٹھا کر لے آئے! آپ نے کھجور کے خوشے منگوائے اور اس سے ایک بار مارا۔ اور اس پر اس لیے تخفیف کی کہ وہ معذور اور ضعیف تھا اگر آپ اس کو حد سے مارتے تو اس کے مر جانے کا اندیشہ تھا۔

نوٹ: حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی دفعہ سو خوشوں والی ٹہنیاں ماریں!

مَصِيرُ الْحَاكِمِ إِلَى رَعِيَّتِهِ لِلصُّلْحِ بَيْنَهُمْ

١٢١٨: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ يَقُولُ وَقَعَ بَيْنَ حَيَّيْنِ مِنَ الْأَنْصَارِ كَلَامٌ حَتَّى تَرَامَوْا بِالْحِجَارَةِ فَذَهَبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَأَذَّنَ بِلَالٌ وَانْتُظِرَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحْتُبِسَ فَأَقَامَ الصَّلٰوةَ فَتَقَدَّمَ أَبُو بَكْرٍ فَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِالنَّاسِ فَلَمَّا رَآهُ النَّاسُ صَفَّحُوا وَكَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي الصَّلٰوةِ فَلَمَّا سَمِعَ تَصْفِيحَهُمُ الْتَفَتَ فَإِذَا هُوَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرَادَ أَنْ يَتَأَخَّرَ فَأَشَارَ إِلَيْهِ أَنِ اثْبُتْ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ يَعْنِي يَدَيْهِ ثُمَّ نَكَصَ الْقَهْقَرَى وَتَقَدَّمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى فَلَمَّا قَضَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةَ قَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ قَالَ مَا كَانَ اللهُ لِيَرَى ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ بَيْنَ يَدَيْ نَبِيِّهِ ثُمَّ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ مَا لَكُمْ إِذَا نَابَكُمْ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِكُمْ صَفَّحْتُمْ إِنَّ ذٰلِكَ لِلنِّسَاءِ مَنْ نَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلٰوتِهِ فَلْيَقُلْ سُبْحَانَ اللهِ۔

حاکم کا رعیت کے درمیان خود صلح کرانے کیلئے جانا

سیدنا حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ انصار کے دو قبائل میں تلخ کلامی ہو گئی حتی کہ دونوں نے ایک دوسرے کی طرف پتھر پھینکے! سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان دونوں قبائل میں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے! اسی دوران نماز کا وقت نزدیک آ گیا۔ جناب بلال رضی اللہ عنہ نے اذان دی۔ اور آپ کا انتظار کیا۔ لیکن آپ وہیں قیام پذیر رہے۔ یہاں تک کہ اقامت ہوئی! اور جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کے لیے آگے بڑھے! پھر سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے! اور جناب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھا رہے تھے! جب لوگوں نے آپ کو دیکھا تو دستک دی، دوران نماز حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کسی اور طرف متوجہ نہیں ہوتے تھے۔ تاہم جب سب کی دستک کی آواز سنی اور نگاہ پھیر کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور آپ نے پیچھے ہٹنے کا ارادہ کیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہ اپنی جگہ پر رہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کر خدا کا شکر ادا کیا۔ بعد ازاں آپ الٹے پاؤں واپس ہٹ گئے۔ اور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھے اور نماز پڑھائی۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے فرمایا۔ آپ اپنی جگہ پر کیوں نہیں رہے؟ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ اللہ جل جلالہ ابو قحافہ کے بیٹے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو اپنے پیغمبر کے سامنے دیکھے۔ پھر آپ لوگوں کی طرف متوجہ ہوئے اور دریافت فرمایا۔ تمہارا کیا حال ہے؟ اگر جب نماز میں کوئی حادثہ ہوتا ہے تو تم عورتوں کی طرح تالیاں بجاتے ہو جو عورتوں کا کام ہے جب نماز میں کسی کو

کوئی حادثہ پیش آئے تو اسے سبحان اللہ کہنا چاہیے۔

إِشَارَةُ الْحَاكِمِ عَلَى الْخَصْمِ بِالصُّلْحِ

۱۲۱۹۔ عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّهُ كَانَ لَهُ عَلَى عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ أَبِي حَدْرَدٍ الْأَسْلَمِيِّ يَعْنِي دَيْنًا فَلَقِيَهُ فَلَزِمَهُ فَتَكَلَّمَا حَتَّى ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ فَمَرَّ بِهِمَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا كَعْبُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ كَأَنَّهُ يَقُولُ النِّصْفَ فَأَخَذَ نِصْفًا مِمَّا عَلَيْهِ وَتَرَكَ نِصْفًا۔

حاکم مدعی یا مدعا علیہ کو صلح کرنے کا اشارہ کر سکتا ہے:

سیدنا حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کا قرض حضرت عبداللہ بن حدرد رضی اللہ عنہ کے ذمے تھا۔ آپ نے راستے میں حضرت عبداللہ عنہ کو دیکھا اور پکڑا تو آوازیں بلند ہونے لگیں۔ اسی دوران حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے قریب سے گزرے تو آپ نے ہاتھ سے نصف قرض لینے کا اشارہ فرمایا۔ حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے نصف قرض لے لیا اور باقی نصف معاف فرما دیا۔

إِشَارَةُ الْحَاكِمِ عَلَى الْخَصْمِ بِالْعَفْوِ

۱۲۲۰۔ عَنْ وَائِلٍ قَالَ شَهِدْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ جَاءَ بِالْقَاتِلِ يَقُودُهُ وَلِيُّ الْمَقْتُولِ فِي نِسْعَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِوَلِيِّ الْمَقْتُولِ أَتَعْفُو قَالَ لَا قَالَ فَتَأْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَلَمَّا ذَهَبَ فَوَلَّى مِنْ عِنْدِهِ دَعَاهُ فَقَالَ أَتَعْفُو قَالَ لَا قَالَ فَتَأْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا .... قَالَ فَتَقْتُلُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَلَمَّا ذَهَبَ فَوَلَّى مِنْ عِنْدِهِ دَعَاهُ فَقَالَ أَتَعْفُو قَالَ لَا قَالَ فَتَأْخُذُ الدِّيَةَ قَالَ لَا قَالَ فَتَقْتُلُهُ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ أَمَا إِنَّكَ إِنْ عَفَوْتَ عَنْهُ يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِ صَاحِبِكَ فَعَفَا عَنْهُ وَتَرَكَهُ فَأَنَا رَأَيْتُهُ يَجُرُّ نِسْعَتَهُ۔

حاکم معاف کرنے کے لیے اشارہ کر سکتا ہے:

سیدنا حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر تھا۔ جب کہ ایک مقتول کا وارث قاتل کو رسی میں باندھ کر کھینچ لایا تو آپ نے مقتول کے وارث سے دریافت کیا کیا تو معاف کرتا ہے؟ اس نے عرض کیا نہیں۔ پھر آپ نے پوچھا کیا تو دیت لیتا ہے؟ اس نے کہا نہیں پھر آپ نے دریافت فرمایا۔ کیا تو خون کا بدلہ لے گا؟ اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا تو تم اسے لے جاؤ جب وہ اسے لے کر چلا اور آپ کی طرف پیٹھ پھیری تو پھر آپ نے اسے بلایا۔ اور دریافت فرمایا کیا تو معاف کرتا ہے۔ اس نے عرض کیا نہیں۔ آپ نے پوچھا تو کیا تم دیت لو گے؟ اس نے کہا نہیں پھر آپ نے پوچھا کیا تم اسے قتل کرو گے؟ تو اس نے عرض کیا ہاں۔ آپ نے فرمایا۔ اچھا آپ اسے لے جائیں۔ جب وہ لے کر چلا اور پیٹھ کی آپ کی طرف پھر آپ نے اسے بلایا اور فرمایا کیا تو معاف کرتا ہے بولا نہیں آپ نے فرمایا اچھا دیت لیتا ہے اس نے کہا نہیں تب آپ نے فرمایا کیا قتل کرے گا وہ بولا ہاں آپ نے فرمایا اچھا اسے لے جا لیکن اس وقت آپ نے فرمایا اگر تم اسے معاف کر دو تو پھر قاتل اور ساتھی کے جیسے ان نے ملا ہے دونوں کے گناہ سمیٹ لے گا۔ یہ سن کر اس نے معاف کر دیا اور میں نے دیکھا کہ وہ اپنی رسی کھینچ رہا تھا۔

إِشَارَةُ الْحَاكِمِ بِالرِّفْقِ

۵۴۲۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيْرَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِي يَسْقُونَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْأَنْصَارِيُّ سَرِّحِ الْمَاءَ يَمُرُّ فَأَبَى عَلَيْهِ فَاخْتَصَمُوا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ أَرْسِلِ الْمَاءَ إِلَى جَارِكَ فَغَضِبَ الْأَنْصَارِيُّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْ كَانَ ابْنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيْرُ اسْقِ ثُمَّ احْبِسِ الْمَاءَ حَتَّى يَرْجِعَ إِلَى الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَيْرُ إِنِّي أَحْسَبُ أَنَّ هٰذِهِ الْآيَةَ نَزَلَتْ فِي ذٰلِكَ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ الْآيَةَ.

حاکم پہلے نرمی سے حکم سنا سکتا ہے۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد اقدس میں ایک انصاری نے حضرت زبیرؓ کے ساتھ پانی کے بہاؤ پر جھگڑا کیا۔ جس پانی سے کھجور کے درختوں کو سیراب کیا کرتے تھے۔ انصاری نے کہا پانی چھوڑ دیجئے چلا جانے دو (جب تک درختوں کو اچھی طرح سیراب نہ کر لیا جائے) حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے تسلیم نہ کیا۔ آخرکار یہ جھگڑا سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں لایا گیا۔ آپ نے (حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو ان کا پورا حق دلاتے ہوئے) ارشاد فرمایا۔ اے زبیر! اپنے درختوں کو پانی سے سیراب کیجئے۔ اور بعد ازاں اپنے پڑوسی کی طرف چھوڑ دیجئے۔ انصاری یہ سن کر طیش میں آ کر کہنے لگا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخر حضرت زبیر رضی اللہ عنہ آپ کے پھوپھی زاد تھے۔ آپ کے چہرہ اقدس کا رنگ متغیر ہو گیا۔ پھر آپ نے (نرمی ترک کرتے ہوئے اور اصل حکم دیتے ہوئے) فرمایا اے زبیر پانی سے اپنے درختوں کو خوب سیراب کیجئے حتیٰ کہ درختوں کے تنوں تک پہنچ جائے! حضرت زبیر رضی اللہ عنہ نے فرمایا میرا خیال ہے کہ یہ آیت شریفہ اسی کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ. الآية

(جیسے اوپر ترجمہ گزرا)

شَفَاعَةُ الْحَاكِمِ لِلْخُصُومِ قَبْلَ فَصْلِ الْحُكْمِ

۵۴۲۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ زَوْجَ بَرِيرَةَ كَانَ عَبْدًا يُقَالُ لَهُ مُغِيثٌ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ يَطُوفُ خَلْفَهَا يَبْكِي وَدُمُوعُهُ تَسِيلُ عَلَى لِحْيَتِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ يَا عَبَّاسُ أَلَا تَعْجَبُ مِنْ حُبِّ مُغِيثٍ بَرِيرَةَ وَمِنْ بُغْضِ بَرِيرَةَ مُغِيثًا فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

مقدمے کا فیصلہ ہونے سے قبل حاکم سفارش کر سکتا ہے

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا (جنہیں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے خرید کر آزاد کیا تھا) کا خاوند غلام تھا۔ اور اس کا نام مغیث رضی اللہ عنہ تھا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میں اس غلام کو آپ کے پیچھے پیچھے پھرتا دیکھ رہا ہوں۔ وہ رو رہے تھے اور آنسو ان کی داڑھی سے

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ رَاجَعْتِيهِ فَإِنَّهُ أَبُو وَلَدِكِ قَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَتَأْمُرُنِي قَالَ إِنَّمَا أَنَا شَفِيعٌ قَالَتْ فَلَا حَاجَةَ لِي فِيهِ.

پر رہتے تھے۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے عباس آپ حضرت مغیث رضی اللہ عنہ کی حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سے محبت پر حیران نہیں ہوتے اور جو بریرہ کو مغیث سے نفرت ہے۔ بعد ازاں آپ نے حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ اگر آپ حضرت مغیث کے پاس رجوع کریں تو اچھا ہے۔ کیونکہ وہ آپ کے بچے کے باپ ہیں بریرہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ مجھے حکم فرماتے ہیں تو میں اسے ضرور تسلیم کروں گی آپ نے فرمایا نہیں میں تو سفارشی ہوں۔ بریرہ رضی اللہ عنہا نے کہا تو پھر مجھے حاجت نہیں۔

مَنْعُ الْحَاكِمِ رَعِيَّتَهُ عَنْ إِتْلَافِ أَمْوَالِهِمْ وَبِهِمْ حَاجَةٌ إِلَيْهِ.

اگر کسی شخص کو مال کی ضرورت ہو اور وہ اپنے مال کو ضائع کردے تو حاکم اسے روک سکتا ہے!

٥٢٢٣- عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ أَعْتَقَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ غُلَامًا لَهُ عَنْ دُبُرٍ وَكَانَ مُحْتَاجًا وَكَانَ عَلَيْهِ دَيْنٌ فَبَاعَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِثَمَانِ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَأَعْطَاهُ فَقَالَ اقْضِ دَيْنَكَ وَأَنْفِقْ عَلَى عِيَالِكَ.

سیدنا حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک محتاج انصاری نے اپنی وفات کے بعد اپنے غلام کو آزاد کر دیا تھا یعنی مدبر بنایا اور وہ مقروض بھی تھا۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے اس غلام کی آزادی کو مسترد کرتے ہوئے اس غلام کو آٹھ سو درہم میں فروخت کیا۔ اور ارشاد فرمایا اپنا قرض ادا کرو اور اپنے بال بچوں پر خرچ کرو۔

الْقَضَاءُ فِي قَلِيلِ الْمَالِ وَكَثِيرِهِ

تھوڑا اور زیادہ مال مساوی ہیں۔

٥٢٢٤- عَنْ أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ بِيَمِينِهِ فَقَدْ أَوْجَبَ اللَّهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَإِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيرًا يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ وَإِنْ كَانَ قَضِيبًا مِنْ أَرَاكٍ.

سیدنا حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو شخص کسی مسلمان کا حق قسم کھا کر لے تو اللہ تعالیٰ اس شخص پر دوزخ واجب کر دیتا ہے۔ اور جنت حرام۔ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر وہ شخص تھوڑی سی چیز لیوے تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خواہ پیلو کے درخت کی ایک ٹہنی ہی ہو۔

قَضَاءُ الْحَاكِمِ عَلَى الْغَائِبِ إِذَا عَرَفَهُ

جب حاکم کسی شخص کو پہچانتا ہو اور وہ شخص غائب ہو تو اس پر فیصلہ کرنا درست ہے

۵۲۳۵ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ هِنْدٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ أَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيحٌ وَلَا يُنْفِقُ عَلَيَّ وَوَلَدِي مَا يَكْفِينِي فَآخُذُ مِنْ مَالِهِ وَلَا يَشْعُرُ قَالَ خُذِي مَا يَكْفِيكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوفِ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ابوسفیان کی بیوی ہندہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں۔ اور کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ابوسفیان ایک کنجوس آدمی ہیں نہ مجھے خرچ دیتے ہیں اور نہ میری اولاد کو کیا میں کچھ اس کے مال سے ان کی اجازت کے بغیر لے لوں؟ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قدر تمہیں اور تمہاری اولاد کو ضرورت ہوئے لو (کیونکہ اتنا لینا تمہارا حق ہے۔ اور اس پر کوئی گناہ نہیں)۔

نوٹ:۔ مصنف علیہ الرحمہ یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ ابوسفیان اگرچہ مجلس میں حاضر نہ تھے۔ مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس پر یک طرفہ فیصلہ فرمایا۔ اور ترجمۃ باب قضاء علی الغیب سے یہی مراد ہے۔

النَّهْيُ عَنْ أَنْ يَقْضِيَ فِي قَضَاءٍ بِقَضَائَيْنِ

ایک حکم میں دو فیصلے کرنا۔

۵۲۳۶ عَنْ أَبِي بَكْرَةَ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يَقْضِيَنَّ أَحَدٌ فِي قَضَاءٍ بِقَضَائَيْنِ وَلَا يَقْضِي أَحَدٌ بَيْنَ خَصْمَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ۔

سیدنا حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا! دو مقدموں کا فیصلہ کوئی شخص ایک فیصلے میں نہ کرے اور کوئی شخص غصے کی حالت میں دو کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔

مَا يَقْطَعُ الْقَضَاءُ

فیصلہ کرنے سے جو مال و متاع حاصل ہو

۲۳۷ء عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّكُمْ تَخْتَصِمُونَ إِلَيَّ وَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ أَلْحَنُ بِحُجَّتِهِ مِنْ بَعْضٍ وَإِنَّمَا أَقْضِي بَيْنَكُمْ عَلَى نَحْوِ مَا أَسْمَعُ فَمَنْ قَضَيْتُ لَهُ مِنْ حَقِّ أَخِيهِ شَيْئًا فَإِنَّمَا أَقْطَعُ لَهُ قِطْعَةً مِنَ النَّارِ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ تم میرے فیصلہ کے لیے جھگڑے لاتے ہو۔ میں تو ایک انسان ہی ہوں۔ تم میں سے کوئی شخص زبان اور دلیل تیز ہوتی ہیں دوسرے شخص سے سن کر یہ فیصلہ کروں گا پھر اگر میں کسی شخص کو اس کے بھائی کا حق ناحق دلا دوں تو اس کے لیے وہ جائز نہ ہوگا بلکہ میں اسے انگارہ کا ٹکڑا دلاتا ہوں۔

بَابُ الْأَلَدِّ الْخَصِمِ

۵۴۲۸ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَبْغَضَ الرِّجَالِ إِلَى اللّٰهِ الْأَلَدُّ الْخَصِمُ۔

بہت زیادہ لڑاکا اور جھگڑالو

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے برا شخص وہ ہے جو ہر ایک سے ناحق لڑائی جھگڑا

کَيْفَ الْقَضَاءُ فِيمَنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ بَيِّنَةٌ

۵۴۲۹ عَنْ أَبِي مُوسَى أَنَّ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَابَّةٍ لَيْسَ لِوَاحِدٍ مِنْهُمَا بَيِّنَةٌ فَقَضَى بِهَا بَيْنَهُمَا نِصْفَيْنِ۔

جس جگہ گواہ نہ ہوں تو حکم کس طرح کیا جائے؟

سیدنا حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ دو اشخاص نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جانور کے بارے میں جھگڑا کیا۔ اور کسی شخص کے پاس گواہ نہ تھا۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں کو نصف نصف دلا دیا۔

عِظَةُ الْحَاكِمِ عَلَى الْيَمِينِ

۵۴۳۰ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ كَانَتْ جَارِيَتَانِ تَخْرِزَانِ بِالطَّائِفِ فَخَرَجَتْ إِحْدَاهُمَا وَيَدُهَا تَدْمَى فَزَعَمَتْ أَنَّ صَاحِبَتَهَا أَصَابَتْهَا وَأَنْكَرَتِ الْأُخْرَى فَكَتَبْتُ إِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ فِي ذٰلِكَ فَكَتَبَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضَى أَنَّ الْيَمِينَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ وَلَوْ أَنَّ النَّاسَ أُعْطُوا بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعَى نَاسٌ أَمْوَالَ نَاسٍ وَدِمَاءَهُمْ فَادْعُهَا وَاتْلُ عَلَيْهَا هٰذِهِ الْآيَةَ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ حَتّٰى خَتَمَ الْآيَةَ فَدَعَوْتُهَا فَتَلَوْتُ عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ بِذٰلِكَ فَبَلَغَهُ ذٰلِكَ فَسَرَّهُ۔

قسم کھلاتے وقت حاکم کا نصیحت کرنا

سیدنا حضرت ابن ابو ملیکہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ طائف میں دو لڑکیاں موزے سیتی تھیں جب ان میں سے ایک باہر نکلی تو اس کے ہاتھوں سے خون بہ رہا تھا اس نے کہا کہ میری سہیلی نے مجھے مارا۔ اور دوسری نے انکار کیا میں نے سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی طرف لکھ بھیجا اور آپؓ نے جواب میں لکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح فیصلہ کیا ہے۔ کہ قسم مدعیٰ علیہ پر ہے۔ اور اگر لوگوں کو ان کے دعویٰ کے مطابق مل جاتا تو لوگ دوسرے لوگوں کے اموال اور جانوں کا دعویٰ کرتے اور یہ آیت تلاوت کیجئے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ ۔ آخر تک یعنی جو لوگ اللہ کے ساتھ کئے گئے عہد اور قسم کے عوض دنیا کے طمع سے جھوٹی قسم کھاتے ہیں۔ ان کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔ یہاں تک کہ آپ نے آیت شریفہ کو ختم فرمایا۔ آیت سنانے سے غرض یہ تھی کہ عورت جھوٹی قسم کھانے سے باز آجائے۔ پھر میں نے اس عورت کو بلا کر یہ آیت سنائی تو اس نے اپنے قصور کا اقرار کیا اور جب یہ خبر ابن عباس رضی اللہ عنہما کو پہنچی تو وہ خوش ہوئے

كَيْفَ يَسْتَحْلِفُ الْحَاكِمُ

۵۴۲۱ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ مُعَاوِيَةُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلَى حَلْقَةٍ يَعْنِي مِنْ أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَا أَجْلَسَكُمْ قَالُوا جَلَسْنَا نَدْعُو اللَّهَ وَنَحْمَدُهُ عَلَى مَا هَدَانَا لِدِينِهِ وَمَنَّ عَلَيْنَا بِكَ قَالَ آللَّهِ مَا أَجْلَسَكُمْ إِلَّا ذَلِكَ قَالُوا آللَّهِ مَا أَجْلَسَنَا إِلَّا ذَلِكَ قَالَ أَمَا إِنِّي لَمْ أَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ وَإِنَّمَا أَتَانِي جِبْرِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخْبَرَنِي أَنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ يُبَاهِي بِكُمُ الْمَلَائِكَةَ۔

حاکم کس طرح قسم لے

سیدنا حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حلقے پہ باہر تشریف لائے! آپ نے دریافت فرمایا تم کیوں بیٹھے ہو، صحابہ کرام نے عرض کیا کہ ہم اللہ کی حمد کرتے ہیں اور اللہ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنا دین بتایا اور آپ کو مبعوث فرما کر ہم پر احسان فرمایا۔ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تم اللہ کی قسم کھا کر بتاؤ کیا تم اسی لیے بیٹھے ہو؟ انہوں نے عرض کیا اللہ کی قسم ہم اسی لیے بیٹھے ہیں۔ آپ نے انہیں بتایا کہ میں نے تم سے اس لیے قسم نہیں لی کہ تمہیں جھوٹا سمجھا ہے بلکہ اس لیے کہ جناب حضرت جبرئیل میرے پاس تشریف لائے۔ اور مجھے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں سے فرشتوں پر فخر فرمایا ہے کہ دیکھو یہ میرے بندے ہیں۔ جو دنیا کی خواہشات کے باوجود میری یاد میں مصروف ہیں۔ آپ نے صحابہ کرام سے قسم لی اور قسم لینے کا صحیح طریقہ یہی ہے کہ اللہ کے سوا کسی کی قسم نہیں لی جاتی۔

۵۴۲۲ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَى عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ رَجُلًا يَسْرِقُ فَقَالَ لَهُ أَسَرَقْتَ قَالَ لَا وَاللَّهِ الَّذِي لَا إِلَهَ إِلَّا هُوَ فَقَالَ عِيسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَكَذَّبْتُ بَصَرِي۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جناب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک شخص کو دیکھا جو چوری کر رہا تھا۔ آپ نے اس سے دریافت فرمایا کیا تم نے چوری کی؟ اس نے کہا نہیں اس ذات اقدس کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا میں نے اللہ پر یقین کیا اور میں اپنی آنکھوں کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔

نوٹ:۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سوا چوری کا کوئی شخص گواہ نہیں تھا۔ اگرچہ آپ نے اپنی آنکھوں سے ملاحظہ فرمایا تھا لیکن خدا کا نام سن کر آپ کانپ اٹھے۔ اور فرمانے لگے کہ جب یہ شخص قسم کھاتا ہے۔ تو جھوٹی کس طرح ہو، میری آنکھوں سے غلطی ہو سکتی ہے کہ وہ چوری کا مال نہ ہو اس کا مال ہو۔

آداب قاضی کے بارے میں کتاب ختم شد

آخر کتاب آداب القاضی

كِتَابُ الْاِسْتِعَاذَةِ

اللہ کی پناہ مانگنے کی کتاب

۵۴۲۳ عَنْ مُعَاذِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَصَابَنَا طَشٌّ وَظُلْمَةٌ فَانْتَظَرْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ بِنَا ثُمَّ ذَكَرَ كَلَامًا مَعْنَاهُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُصَلِّيَ بِنَا قَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ حِيْنَ تُمْسِيْ وَحِيْنَ تُصْبِحُ ثَلَاثًا يَكْفِيْكَ كُلَّ شَيْءٍ۔

سیدنا حضرت معاذ بن عبداللہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ آپ نے اپنے والد گرامی سے سنا کہ بارش ہوئی اور اندھیرا چھا گیا تو ہم نے نماز پڑھانے کے لیے سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم کا انتظار کیا۔ بعد ازاں کچھ کہا جس کا مطلب یہ تھا کہ اس کے بعد سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں نماز پڑھانے باہر تشریف لائے۔ آپ نے فرمایا کہو میں نے عرض کیا۔ کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا: قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس صبح و شام تین مرتبہ پڑھ لیا کرو یہ آپ کو ہر بلا سے بچائے گی۔

۵۴۲۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ خُبَيْبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ طَرِيْقِ مَكَّةَ فَاَصَبْتُ خَلْوَةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ قُلْ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ قُلْتُ مَا اَقُوْلُ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ مَا تَعَوَّذَ النَّاسُ بِاَفْضَلَ مِنْهُمَا۔

سیدنا حضرت عبداللہ بن خبیب رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ مکہ کے راستے پر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا ایک وقت میں نے آپ کو اکیلا پایا۔ تو میں آپ کے قریب گیا۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو۔ میں نے پوچھا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا۔ کہو میں نے پوچھا کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہو۔ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ کو اسے ختم کیا۔ بعد ازاں آپ نے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ کو بھی ختم کیا پھر فرمایا: لوگوں نے ان دو سورتوں سے بڑھ کر زیادہ پناہ نہیں مانگی!

۵۴۲۵ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ بَيْنَا اَنَا اَقُوْدُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاحِلَتَهُ فِيْ غَزْوَةٍ اِذْ قَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَاسْتَمَعْتُ ثُمَّ قَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَاسْتَمَعْتُ فَقَالَهَا الثَّالِثَةَ فَقُلْتُ مَا اَقُوْلُ فَقَالَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَرَاَ السُّوْرَةَ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَرَاَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقَرَاْتُ مَعَهُ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَرَاَ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ وَقَرَاْتُ مَعَهُ حَتّٰى خَتَمَهَا ثُمَّ قَالَ مَا تَعَوَّذَ بِمِثْلِهِنَّ

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں ایک سفر جہاد میں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو کھینچ رہا تھا۔ آپ نے فرمایا: اے عقبہ تم کہو۔ میں سن کر خاموش رہا۔ پھر دوسری مرتبہ کہا اور پھر تیسری مرتبہ فرمایا کہو۔ میں نے عرض کیا۔ کیا کہوں؟ آپ نے فرمایا کہو قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ پھر آپ نے سورت کو پڑھا۔ اور یہاں تک کہ ختم کیا۔ پھر قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور پھر قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھا۔ اور میں نے بھی آپ کے ساتھ پڑھا یہاں تک کہ ختم کیا۔ بعد ازاں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے

أَحَدٌ.

فرمایا ان دو سورتوں کی طرح کسی سے پناہ نہیں مانگی گئی

٥٤٣٦- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْ قُلْتُ مَا أَقُولُ قَالَ قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَأَهُنَّ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ لَمْ يَتَعَوَّذِ النَّاسُ بِمِثْلِهِنَّ أَوْ لَا يَتَعَوَّذُ النَّاسُ بِمِثْلِهِنَّ.

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ارشاد فرمایا کہو میں نے عرض کیا کیونکر؟ آپ نے فرمایا کہو قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پھر انہیں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے تلاوت فرمایا۔ اور ارشاد فرمایا کسی شخص نے ان سورتوں کی طرح نہیں پڑھا رہا۔ ارشاد فرمایا۔ ان سورتوں کی مثل کسی نے پناہ نہیں مانگی۔ یا ان کی طرح لوگ پناہ نہیں مانگتے۔

نوٹ: یعنی ان سورتوں سے بڑھ کر پناہ مانگنے کا کوئی بہترین طریقہ نہیں ہے۔

٥٤٣٧- عَنِ ابْنِ عَابِسٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا ابْنَ عَابِسٍ أَلَا أَدُلُّكَ أَوْ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِأَفْضَلِ مَا يَتَعَوَّذُ بِهِ الْمُتَعَوِّذُونَ قَالَ بَلَى يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ هَاتَيْنِ السُّورَتَيْنِ.

سیدنا حضرت ابن عابس جہنی رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ سے ارشاد فرمایا اے ابن عابس کیا میں تمہیں سب سے بہتر پناہ نہ بتاؤں جس سے پناہ مانگنے والے پناہ مانگتے ہیں انہوں نے کہا کیوں نہیں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور ارشاد فرمایئے۔ آپ نے یہ دونوں سورتیں بتائیں۔ قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس۔

٥٤٣٨- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أُهْدِيَتْ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَغْلَةٌ شَهْبَاءُ فَرَكِبَهَا وَأَخَذَ عُقْبَةُ يَقُودُهَا بِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعُقْبَةَ اقْرَأْ قَالَ وَمَا أَقْرَأُ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ اقْرَأْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ فَأَعَادَهَا عَلَيَّ حَتَّى قَرَأْتُهَا فَعَرَفَ أَنِّي لَمْ أَفْرَحْ بِهَا جِدًّا قَالَ لَعَلَّكَ تَهَاوَنْتَ بِهَا فَمَا قُمْتَ بِشَيْءٍ مِثْلِهَا.

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک سفید خچر پیش کیا گیا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اس پر سوار ہوئے اور حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ اس کو کھینچتے ہوئے چلے۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا۔ پڑھو! حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا پڑھوں؟ آپ نے فرمایا۔ پڑھو۔ قل اعوذ برب الفلق من شر ما خلق پھر آپ نے اسے دہرایا حتیٰ کہ میں نے اسے پڑھا۔ آپ کو معلوم ہو گیا کہ میں خوش نہیں ہوا۔ یہ دیکھ کر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ شاید تم نے اس کی قدر نہیں کی کیونکہ اس کی مثل کی کوئی سورت نہیں ملی۔

٥٤٣٩- عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّهُ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ قَالَ عُقْبَةُ فَأَمَّنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم سے معوذتین کے متعلق دریافت کیا حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے بتایا کہ بعد ازاں سرور عالم

بِهِمَا فِي صَلَاةِ الْغَدَاةِ .

صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز فجر کی امامت فرمائی اور انہی دونوں سورتوں کی تلاوت فرمائی تاکہ سب لوگ سن لیں۔

۹۵۲: عَنْ عُقْبَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ بِهِمَا فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ .

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو سورتوں کو نماز میں تلاوت فرمایا۔

۹۵۳: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ أَقُودُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّفَرِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عُقْبَةُ أَلَا أُعَلِّمُكَ خَيْرَ سُورَتَيْنِ قُرِئَتَا فَعَلَّمَنِي قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَلَمْ يَرَنِي سُرِرْتُ بِهِمَا جِدًّا فَلَمَّا نَزَلَ لِصَلَاةِ الصُّبْحِ صَلَّى بِهِمَا صَلَاةَ الصُّبْحِ لِلنَّاسِ فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَاةِ الْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ كَيْفَ رَأَيْتَ .

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ دوران سفر میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کھینچ رہا تھا۔ اس دوران سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے عقبہ! کیا میں آپ کو سب سے زیادہ بہترین تلاوت شدہ سورتیں نہ سکھاؤں؟ پھر آپ نے مجھے سکھلائیں! قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس آپ نے مجھے ملاحظہ فرمایا کہ میں زیادہ خوش نہیں ہوا۔ جب آپ صبح کی نماز کے لیے تشریف لائے تو آپ نے نماز میں یہی دونوں تلاوت فرمائیں۔ جب آپ نماز پڑھ چکے تو آپ نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا۔ اے عقبہ آپ نے کیسے پایا؟

۹۵۴: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ بَيْنَا أَقُودُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَقْبٍ مِنْ تِلْكَ النِّقَابِ إِذْ قَالَ أَلَا تَرْكَبُ يَا عُقْبَةُ فَأَجْلَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أَرْكَبَ مَرْكَبَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا تَرْكَبُ يَا عُقْبَةُ فَأَشْفَقْتُ أَنْ تَكُونَ مَعْصِيَةً فَنَزَلَ وَرَكِبْتُ هُنَيْهَةً ثُمَّ نَزَلْتُ وَرَكِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ سُورَتَيْنِ مِنْ خَيْرِ سُورَتَيْنِ قَرَأَ بِهِمَا النَّاسُ فَأَقْرَأَنِي قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَتَقَدَّمَ فَقَرَأَ بِهِمَا ثُمَّ مَرَّ بِي فَقَالَ كَيْفَ رَأَيْتَ يَا عُقْبَةُ اقْرَأْ بِهِمَا كُلَّمَا نِمْتَ وَقُمْتَ .

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے جانور کو ادھر کی بہت سی گھاٹیوں میں سے ایک گھاٹی میں پکڑ کر لیے جا رہا تھا۔ اسی دوران سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا اے عقبہ کیا آپ سوار نہیں ہوتے؟ میں نے حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت اور عظمت کا ادب کرتے ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کی سواری مبارک پر کس طرح سوار ہو سکتا ہوں تھوڑی دیر کے بعد پھر آپ نے ارشاد فرمایا۔ اے عقبہ! کیا آپ سوار نہیں ہوتے؟ میں (نے الامر فوق الادب کو پیش نظر رکھتے ہوئے) آپ کے حکم کی تعمیل کی۔ تاکہ آپ کی نافرمانی سے گنہگار نہ ہوں! بعد ازاں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم سواری سے نیچے اترے اور میں تھوڑی دیر کے لیے سوار ہوا۔ پھر میں سواری سے نیچے اترا اور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سوار ہوئے۔ سرور کونین

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ میں تمہیں دو بہترین سورتیں سکھاتا ہوں لوگوں نے ان کی تلاوت کی ہے۔ بعد ازاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے دو سورتیں قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھائیں۔ اسی دوران نماز کی تکبیر ہوئی آپ آگے تشریف لے گئے اور آپ نے یہی دو سورتیں تلاوت فرمائیں۔ بعدہٗ آپ میرے سامنے سے نکلے اور فرمایا۔ اے عقبہ آپ کیا سمجھے ؟ ان دونوں سورتوں کی سوتے اور اٹھتے وقت تلاوت فرمائیں

۵۴۴۳ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كُنْتُ أَمْشِي مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ فَقُلْتُ مَاذَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَسَكَتَ عَنِّي ثُمَّ قَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ قُلْتُ مَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَسَكَتَ عَنِّي فَقُلْتُ اللّٰهُمَّ ارْدُدْهُ عَلَيَّ فَقَالَ يَا عُقْبَةُ قُلْ قُلْتُ مَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ فَقَرَأْتُهَا حَتّٰى أَتَيْتُ عَلٰى آخِرِهَا ثُمَّ قَالَ قُلْ قُلْتُ مَا أَقُولُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَأْتُهَا حَتّٰى أَتَيْتُ عَلٰى آخِرِهَا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ مَا سَأَلَ سَائِلٌ بِمِثْلِهِمَا وَلَا اسْتَعَاذَ مُسْتَعِيذٌ بِمِثْلِهِمَا۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جا رہا تھا اتنے میں آپ نے فرمایا۔ اے عقبہ کہو۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! کیا عرض کروں ؟ آپ خاموش رہے۔ پھر فرمایا مجھے ! اے عقبہ کہو ! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا عرض کروں ؟ پھر خاموش ہو رہے۔ میں نے دل میں خیال کیا۔ خدا کرے آپ مجھے پھر ارشاد فرمائیں۔ کہو۔ آپ نے فرمایا اے عقبہ کہو ! میں نے عرض کیا کیا کہوں ؟ آپ نے فرمایا کہو قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ میں نے پڑھا یہاں تک کہ اسے ختم کیا پھر سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ کہو ! میں نے عرض کیا کہوں ؟ آپ نے ارشاد فرمایا۔ کہو۔ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ میں نے اس کی تلاوت کی۔ آخر تک پھر آپ نے اس وقت ارشاد فرمایا۔ کسی طلب کرنے والے نے اس کے برابر نہیں مانگا۔ اور نہ ہی کسی پناہ طلب کرنے والے نے اس کے برابر پناہ چاہی ہے۔

۵۴۴۴ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَاكِبٌ فَوَضَعْتُ يَدِي عَلٰى قَدَمِهِ فَقُلْتُ أَقْرِئْنِي سُورَةَ هُودٍ أَقْرِئْنِي سُورَةَ يُوسُفَ فَقَالَ لَنْ تَقْرَأَ شَيْئًا أَبْلَغَ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور آپ سوار تھے۔ میں نے اپنا ہاتھ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں پر رکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! مجھے آپ سورہ ہود اور سورہ یوسف پڑھا دیجئے ! تو آپ نے فرمایا تم اللہ کے نزدیک سورہ فلق سے زیادہ بہتر سورہ تلاوت نہ کرو گے !

فوٹ :۔ یعنی طلب پناہ کے لیے اس سے بہتر کوئی سورہ نہیں۔

۵۴۴۵ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُنْزِلَ عَلَيَّ آيَاتٌ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ إِلٰى آخِرِ السُّورَةِ وَقُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ إِلٰى آخِرِ السُّورَةِ۔

سیدنا حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مجھ پر کچھ آیات نازل ہوئیں جن کی مثل دیکھنے میں نہیں آئی یعنی قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ

۵۴۲۶ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْرَأْ يَا جَابِرُ قُلْتُ وَمَا أَقْرَأُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اقْرَأْ قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ فَقَرَأْتُهُمَا فَقَالَ اقْرَأْ بِهِمَا وَلَنْ تَقْرَأَ بِمِثْلِهِمَا

سیدنا حضرت جابر رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اے جابر پڑھیے! میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! میرے ماں باپ آپ پر قربان میں کیا پڑھوں؟ آپ نے ارشاد فرمایا، پڑھئے! قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ أَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ۔ میں نے ان دونوں کی تلاوت کی۔ بعد ازاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تلاوت کیجئے۔ آپ ان کی طرح ہرگز تلاوت نہیں کریں گے۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ

اس دل سے اللہ کی پناہ طلب کرنا جس میں اللہ کا خوف نہ ہو

۵۴۲۷ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ أَرْبَعٍ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم چار باتوں سے اللہ کی پناہ طلب فرمایا کرتے تھے۔ اس علم سے پناہ جو فائدہ مند نہ ہو۔ اس دل سے پناہ جو اللہ کا خوف نہ کرے۔ اس دعا سے اللہ کی پناہ جو مقبول اور منظور نہ ہو۔ اور اس نفس سے جو سیر نہ ہوتا ہو۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ فِتْنَةِ الصَّدْرِ

سینے کے فتنہ سے اللہ کی پناہ مانگنا

۵۴۲۸ عَنْ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نامردی، بخیلی، سینے کے فتنے اور عذاب قبر سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ

کان اور آنکھ کے فتنے سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

۵۴۲۹ عَنْ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِي تَعْوِيْذًا أَتَعَوَّذُ بِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي ثُمَّ قَالَ قُلْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَشَرِّ بَصَرِي وَشَرِّ لِسَانِي وَشَرِّ قَلْبِي وَشَرِّ مَنِيِّي قَالَ حَتّٰى حَفِظْتُهَا قَالَ سَعْدٌ وَالْمَنِيُّ مَاؤُهُ

جناب حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے وہ تعویذ سکھلائیے جس سے میں اللہ کی پناہ طلب کیا کروں۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور کہا کہو۔ یا اللہ میں کان، آنکھ، زبان، دل اور منی کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے یہاں تک یاد کرلیا۔ اور سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ منی سے مراد نطفہ ہے۔

فائدہ:۔ نطفہ کی برائی کا مطلب یہ ہے کہ اسے حرام میں بہایا جائے!

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْجُبْنِ

۵۴۴۵: عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ كَانَ يُعَلِّمُنَا خَمْسًا كَانَ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهِنَّ وَيَقُوْلُهُنَّ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوْذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ۔

نامردی اور بزدلی سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

جناب حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ ہمارے والد حضرت سعد بن ابی وقاص ہمیں پانچ باتوں کی تعلیم دیا کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ساتھ دعا فرمایا کرتے تھے۔ یا اللہ میں بخیلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اور نامردی سے اور ذلیل ترین عمر تک زندہ رہنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ (ذلیل عمر سے مراد وہ بڑھاپا ہے جس سے حواس اور عقل میں فرق آ جائے) اور دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْبُخْلِ

۵۴۴۶: عَنْ أَبِيْ مَسْعُوْدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

بخل سے پناہ مانگنا

سیدنا حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب فرمایا کرتے تھے۔ بخیلی، نامردی، ضعیف العمری، سینے کے فتنے سے اور عذاب قبر سے۔

۵۴۴۷: عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْأَوْدِيِّ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُكْتِبُ الْغِلْمَانَ وَيَقُوْلُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ دُبُرَ الصَّلَاةِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَأَعُوْذُ بِكَ أَنْ أُرَدَّ إِلٰى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَحَدَّثْتُ بِهَا مُصْعَبًا فَصَدَّقَهُ۔

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب حضرت سعد اپنے بیٹوں کو یہ کلمات سکھاتے تھے جس طرح استاد بچوں کو سکھاتا ہے۔ اور فرماتے تھے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان کلمات کو نماز کے بعد پڑھا کرتے تھے۔ اے اللہ میں بخیل، بزدلی، انتہائی ضعیف العمری، دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ راوی فرماتے ہیں کہ میں نے حدیث ہذا جناب مصعب سے بیان کی تو آپ نے فرمایا سچ ہے۔

۵۴۴۸: عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ میں عاجزی، سستی، بخیلی، بڑھاپے، عذاب قبر اور زندگی و موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

الاستعاذة من الهم

رنج سے پناہ مانگنا

٥٤٥٤ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتٌ لَا يَدَعُهُنَّ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں مستقل تھیں جنہیں آپ نے کبھی بھی ترک نہیں فرمایا۔ آپ ارشاد فرماتے تھے یا اللہ میں رنج اور غم سے اور عاجزی و سستی، بخیلی اور بزدلی اور لوگوں کے مجھ پر غالب کرنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

٥٤٥٥ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَوَاتٌ لَا يَدَعُهُنَّ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ.

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں مستقل تھیں اور آپ ان دعاؤں کو چھوڑتے نہیں تھے۔ یا اللہ! میں رنج و غم، عاجزی اور سستی، بخیلی اور نامردی، قرض اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ امام نسائی فرماتے ہیں کہ روایت بواسطت یہ اور سہیل روایت غلط ہے۔

٥٤٥٦ - عَنْ أَنَسٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دعا مانگتے تھے یا اللہ میں سستی، بڑھاپے، بزدلی، بخیلی اور دجال کے فریب اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

٥٤٥٧ - عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ یا اللہ میں عاجزی، سستی، بڑھاپے، بخیلی، بزدلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور عذاب قبر اور زندگی و موت کے فتنے سے بھی تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

الاستعاذة من الحزن

غم سے پناہ مانگنا

نوٹ: سابق کے باب میں ہم نے یہی ترجمہ کیا ہے اور رنج و حزن کا ترجمہ ایک ہے۔ رنج اس پر ہوتا ہے جو آئندہ واقع ہونے والا ہو اور حزن جو واقع ہو چکا ہو۔

٥٤٥٨ - عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا دَعَا قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا فرمایا کرتے تو ارشاد فرماتے یا اللہ میں رنج و غم سے تیری پناہ مانگتا ہوں، نیز عاجزی، سستی، بخیلی، نامردی، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبہ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

نوٹ: امام نسائی نے فرمایا۔ حدیث ہذا کی اسناد میں سعد بن سعید ضعیف ہے۔ اور ہم نے روایت ہذا کو اس لیے لکھا کیونکہ اس میں اسناد زائد ہے۔

بَابُ الِاسْتِعَاذَةِ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ

۵۴۵۹ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَكْثَرَ مَا يَتَعَوَّذُ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا أَكْثَرَ مَا تَتَعَوَّذُ مِنَ الْمَغْرَمِ قَالَ إِنَّهُ مَنْ غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ۔

جرمانے اور گناہ سے پناہ مانگنا

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اکثر قرض داری اور گناہ سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔ میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ قرضداری سے اکثر پناہ مانگتے ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص مقروض ہوگا وہ جھوٹی بات کہے گا اور وعدہ خلافی کرے گا۔

اَلِاسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ السَّمْعِ وَالْبَصَرِ

۵۴۶۰ عَنْ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ عَلِّمْنِي تَعَوُّذًا أَتَعَوَّذُ بِهِ فَأَخَذَ بِيَدِي ثُمَّ قَالَ قُلْ أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَشَرِّ بَصَرِي وَشَرِّ لِسَانِي وَشَرِّ قَلْبِي وَشَرِّ مَنِيِّي قَالَ حَتَّى حَفِظْتُهَا قَالَ سَعْدٌ وَالْمَنِيُّ مَاؤُهُ۔

کان اور آنکھ کی برائی سے پناہ طلب کرنا

حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی تعوذ ارشاد فرمائیے جسے میں پڑھا کروں۔ آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور پھر ارشاد فرمایا کہو میں کان، آنکھ، زبان، دل اور نطفہ (زنا) کی برائی سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

۵۴۶۱ عَنْ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَنْتَفِعُ بِهِ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَافِنِي مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلِسَانِي وَقَلْبِي وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّي يَعْنِي ذَكَرَهُ۔

جناب حضرت شکل بن حمید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے کوئی ایسی دعا ارشاد فرمائیے جس سے میں فائدہ اٹھاؤں۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہو یا اللہ مجھے کان، آنکھ، زبان، دل اور ذکر کی برائی سے محفوظ رکھ۔

اَلِاسْتِعَاذَةُ مِنَ الْكَسَلِ

۵۴۶۲ عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ أَنَسٌ وَهُوَ ابْنُ مَالِكٍ عَنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَعَنِ الدَّجَّالِ قَالَ كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَةِ الدَّجَّالِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

سستی سے پناہ مانگنا

سیدنا حضرت حمید رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے عذاب قبر اور فتنہ دجال کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ آپ نے بتایا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے یا اللہ میں سستی، بڑھاپا، نامردی، بخیلی، فتنہ دجال اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْعَجْزِ

عاجزی سے پناہ طلب کرنا

۵۴۶۳۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ لَا أُعَلِّمُكُمْ إِلَّا مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ اللّٰهُمَّ آتِ نَفْسِي تَقْوَاهَا وَزَكِّهَا أَنْتَ خَيْرُ مَنْ زَكَّاهَا أَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَعِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَدَعْوَةٍ لَا يُسْتَجَابُ لَهَا.

سیدنا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے کہا میں تمہیں وہی سکھاتا ہوں جو ہمیں سرورکونین صلی اللہ علیہ وسلم سکھایا کرتے تھے۔ آپ ارشاد فرماتے تھے۔ یا اللہ میں عاجزی، سستی، بخیلی، بزدلی، بڑھاپے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اے اللہ میرے نفس کو پرہیزگار بنا دے۔ اور اسے برائیوں سے پاک فرما اور تو سب سے اچھا پاک فرمانے والا ہے۔ اور اے اللہ تو ہی اس نفس کا مالک اور مختار ہے اے اللہ میں اس دل سے تیری پناہ مانگتا ہوں جس میں خوف نہ ہو۔ اور اس نفس سے جو سیر نہ ہو۔ اور اس علم سے پناہ مانگتا ہوں جس میں فائدہ نہ ہو۔ اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔

۵۴۶۴۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَفِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں۔ کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ اے اللہ میں عاجزی، سستی، بخیلی، بزدلی، بڑھاپے، عذاب قبر اور زندگی و موت کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الذِّلَّةِ

ذلت سے پناہ مانگنا۔

۵۴۶۵۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْفَقْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ اے اللہ میں غربت و افلاس اور دین و دنیا کی خوبیوں کی کمی و ذلت، کسی پر ظلم کرنے یا مجھ پر ظلم ہونے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

۵۴۶۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوا بِاللّٰهِ مِنَ الْفَقْرِ وَالْقِلَّةِ وَالذِّلَّةِ وَأَنْ تَظْلِمَ أَوْ تُظْلَمَ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غربت و افلاس کی، ذلت تمہارے ظلم کرنے اور کسی شخص کے تم پر ظلم ہونے سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔

۵۴۶۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْقِلَّةِ وَالْفَقْرِ وَالذِّلَّةِ وَأَعُوذُ بِكَ أَنْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے۔ یا اللہ تیری کمی، فقیری اور ذلت سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور خود ظلم کرنے یا مجھ پر ظلم ہونے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

الاستعاذة من القلة

کمی سے پناہ مانگنا

٥٤٦٨ عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تعوذوا بالله من الفقر ومن القلة ومن الذلة وأن أظلم أو أظلم.

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا فقیری، کمی، ذلت، ظلم کرنے یا ظلم ہونے سے اللہ کی پناہ طلب کرو۔

الاستعاذة من الفقر

غربت و افلاس سے اللہ کی پناہ مانگنا

٥٤٦٩ عن أبي هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال تعوذوا بالله من الفقر والقلة والذلة وأن تظلم أو تظلم.

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا غربت و افلاس، کمی، ذلت، ظلم کرنے اور ظلم ہونے سے اللہ کی پناہ طلب کرو

٥٤٧٠ عن مسلم بن أبي بكرة أنه كان سمع والده يقول في دبر الصلاة اللهم إني أعوذ بك من الكفر والفقر وعذاب القبر فجعلت أدعو بهن فقال يا بني أنى علمت هؤلاء الكلمات قلت يا أبت سمعتك تدعو بهن في دبر الصلاة فأخذتهن عنك قال فالزمهن يا بني فإن نبي الله صلى الله عليه وسلم كان يدعو بهن في دبر الصلاة.

سیدنا حضرت مسلم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ آپ نے اپنے والد سے سنا کہ وہ نماز کے بعد دعا مانگا کرتے تھے: اے اللہ میں کفر، فقیری، عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ تو وہ بھی دعا مانگنے لگا ان کے والد نے پوچھا بیٹا یہ دعا آپ نے کہاں سے سیکھی! تو انہوں نے بتایا۔ اے میرے والد میں نے ہر نماز کے بعد آپ کو یہ دعا مانگتے ہوئے سنا تھا سو میں نے بھی یاد کر لیا اس کے بعد ان کے والد نے کہا۔ اس دعا کو اپنے لیے لازم کر لیجیے کیونکہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز کے بعد دعا مانگتے تھے۔

الاستعاذة من شر فتنة القبر

قبر کے فتنے سے پناہ مانگنا

نوٹ:۔ قبر میں ایک فتنہ یا امتحان ہوگا بعض کے نزدیک فتنۂ قبر یہ ہے کہ جب مردہ قبر میں رکھا جاتا ہے تو اسے ایک دفعہ زمین زور سے دبوچتی ہے جس سے پسلیاں ادھر سے ادھر ہو جاتی ہیں۔ یہ اس لیے بھی ہے کہ پتا چلے مردہ مسلمان ہے یا کافر۔ اللہ تعالیٰ نے اس اہم ترین اور عظیم امتحان سے پاس کرے آمین

٥٤٧١ عن عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم كثيرا مما يدعو بهؤلاء الكلمات اللهم إني أعوذ بك من فتنة النار وعذاب النار وفتنة القبر وعذاب القبر وشر فتنة المسيح

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ میں فتنۂ جہنم، عذاب جہنم، فتنۂ قبر، عذاب قبر اور فتنۂ دجال، فتنۂ عزت و تنگ دستی، امیری کے فتنے سے

الدَّجَّالِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنَى اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا أَنْقَيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِي وَبَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ۔

تیری پناہ مانگتا ہوں اے اللہ! میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال۔ اور میرے دل کو گناہوں سے اس طرح صاف فرما جیسے سفید کپڑے کو میل سے صاف کیا جاتا ہے اور مجھے گناہوں سے اتنا دور کر دے جتنا مشرق مغرب سے دور ہے۔ اے اللہ میں سستی بڑھاپے گناہ اور قرض داری سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ

سیر نہ ہونے والے نفس سے پناہ مانگنا

٥٤٧٢ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْأَرْبَعِ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَمِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے اے اللہ میں چار چیزوں سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں! اس علم سے جو فائدہ نہ دے اس دل سے جس میں خوف خدا نہ ہو، اس نفس جو سیر نہ ہو۔ اور اس دعا سے جو قبول نہ ہو۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْجُوعِ

بھوک سے پناہ مانگنا

٥٤٧٣ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيعُ وَأَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے اے اللہ میں بھوک سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ وہ بہت برا ساتھی ہے اور امانت میں خیانت کرنے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں بہت بری بات ہے چھپی ہوئی۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْخِيَانَةِ

خیانت سے پناہ مانگنا

٥٤٧٤ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْجُوعِ فَإِنَّهُ بِئْسَ الضَّجِيعُ وَمِنَ الْخِيَانَةِ فَإِنَّهَا بِئْسَتِ الْبِطَانَةُ۔

سیدنا حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے یا اللہ میں بھوک سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں جو بری بات رفیق ہے اور خیانت سے جو بہت بری خصلت ہے۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ

دشمنی نفاق اور برے اخلاق سے پناہ مانگنا

٥٤٧٥ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور

كَانَ يَدْعُوا بِهٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ وَقَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَدُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَنَفْسٍ لَا تَشْبَعُ ثُمَّ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعِ۔

عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے یا اللہ میں اس علم سے تیری پناہ مانگتا ہوں جو فائدہ نہ دے۔ اس دل سے پناہ مانگتا ہوں جس میں ڈر نہ ہو۔ اس دعا سے پناہ مانگتا ہوں جو قبول نہ ہو۔ اس نفس سے جو سیر نہ ہو۔ پھر آپ ارشاد فرماتے۔ اے اللہ میں ان چار باتوں سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

٥٤٧٦ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوا اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الشِّقَاقِ وَالنِّفَاقِ وَسُوءِ الْأَخْلَاقِ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ میں دشمنی نفاق اور بری عادات و خصائل سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اَلْإِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْمَغْرَمِ

قرض سے پناہ طلب کرنا

٥٤٧٧ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ التَّعَوُّذَ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّكَ تُكْثِرُ التَّعَوُّذَ مِنَ الْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم گناہ اور قرضداری سے بہت پناہ مانگتے تھے کسی نے عرض کیا حضور آپ قرض اور گناہ سے بہت پناہ طلب فرماتے ہیں۔ آپ نے فرمایا جب آدمی مقروض ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے۔ اور وعدہ خلافی کرتا ہے۔

اَلْإِسْتِعَاذَةُ مِنَ الدَّيْنِ

قرض سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

٥٤٧٨ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَتَعْدِلُ الدَّيْنَ بِالْكُفْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا میں کفر اور قرض سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ ایک شخص نے عرض کیا کیا آپ قرض کو کفر کے برابر قرار دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا ہاں۔

نوٹ:۔ قرض چونکہ حقوق العباد میں سے ہے اس کی معافی بہت مشکل ہے اس کے برعکس دوسرے گناہ توبہ سے معاف ہو سکتے ہیں۔

٥٤٧٩ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْكُفْرِ وَالدَّيْنِ فَقَالَ رَجُلٌ تَعْدِلُ الدَّيْنَ بِالْكُفْرِ قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ میں کفر اور قرض سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔ ایک شخص نے عرض کیا کیا آپ قرض کو کفر کے برابر قرار دیتے ہیں تو آپ نے فرمایا ہاں۔

الاِسْتِعَاذَةُ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ

قرض کے غلبے سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

۵۴۸۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے: اے اللہ میں قرضے اور دشمن کے غلبہ اور دشمنوں کی لعن طعن سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

الاِسْتِعَاذَةُ مِنْ ضَلَعِ الدَّيْنِ

قرض کے بوجھ سے پناہ مانگنا

۵۴۸۱: عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْكَسَلِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ.

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے یا اللہ میں رنج و غم، سستی، بزدلی، بخیلی، قرض کے بوجھ اور لوگوں کے غلبے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

الاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى

امارت کے فتنے سے پناہ مانگنا

امارت اور مالداری کا فتنہ یہ ہے کہ آدمی دنیا کی لذت اور اس کے مزوں میں پڑ کر خدا کو بھول جائے اور عدل و انصاف ترک کر دے، راست بازی کو خیر باد کہہ دے۔

۵۴۸۲: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَشَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَشَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّ قَلْبِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ.

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے، یا اللہ میں عذاب قبر، فتنہ جہنم، بڑے فتنہ یعنی دجال کے فتنہ، امارت کی آزمائش، غربت کے امتحان سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔ اے اللہ میرے گناہوں کو برف اور اولوں کے پانی سے دھو ڈال، اور میرے دل کو برائیوں سے اس طرح صاف کر دے جیسے سفید کپڑے کو میل کچیل اور غلاظت سے پاک صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ میں سستی، بڑھاپے، قرض اور گناہ سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

الاِسْتِعَاذَةُ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا

دنیا کے فتنے سے پناہ مانگنا

۵۴۸۳: عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُهُ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ وَيَرْوِيْهِنَّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى

سیدنا حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت سعد آپ کو یہ دعا سکھاتے تھے اور اسے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے تھے یا اللہ میں بخل سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ بزدلی، بڑھاپے تک زندہ رہنے سے اور دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

۵۴۸۴ عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ وَعَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ الْاَوْدِيِّ قَالَا كَانَ سَعْدٌ يُعَلِّمُ بَنِيْهِ هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْمُكْتِبُ الْغِلْمَانَ وَيَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ بِهِنَّ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ اُرَدَّ اِلٰى اَرْذَلِ الْعُمُرِ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ فِتْنَةِ الدُّنْيَا وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

جناب حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ اور جناب حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہما دونوں سے مروی ہے کہ حضرت سعد اپنے بیٹوں کو یہ دعا سکھاتے تھے جیسے استاد بچوں کو سکھاتا ہے اور فرماتے تھے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم ان دعاؤں کے ساتھ ہر نماز کے بعد پناہ مانگتے تھے آپ فرماتے یا اللہ میں بخل، نامردی، بڑھاپے تک زندہ رہنے دنیا کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۵۴۸۵ عَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم، بزدلی، بخیلی، بڑھاپے، سینے کے فتنے اور عذاب قبر سے اللہ کی پناہ طلب فرمایا کرتے تھے۔

۵۴۸۶ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَسُوْءِ الْعُمُرِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

سیدنا حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ میں نے سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا۔ کہ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ میں بزدلی بخیلی، ضعیف العمری، سینے کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

۵۴۸۷ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَفِتْنَةِ الصَّدْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ۔

سیدنا حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ مجھے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) نے بتایا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم بخیلی نامردی اور سینے کے فتنے اور عذاب قبر سے اللہ کی پناہ طلب فرمایا کرتے تھے۔

۵۴۸۸ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُوْنٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مُرْسَلًا۔

جناب عمرو بن میمون سے مرسلاً ایسی ہی روایت مروی ہے۔

◆ ◆ ◆

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ الذَّكَرِ

ذکر کی برائی سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

۵۴۸۹: عَنْ شُتَيْرِ بْنِ شَكَلِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَنْتَفِعُ بِهِ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ عَافِنِي مِنْ شَرِّ سَمْعِي وَبَصَرِي وَلِسَانِي وَقَلْبِي وَشَرِّ مَنِيِّي يَعْنِي ذَكَرَهُ۔

جناب شتیر بن شکل بن حمید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے اپنے والد سے سنا اور میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ایسی دعا سکھلا دیجئے جس سے میں فائدہ اٹھاؤں! سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہو یا اللہ مجھے کان' آنکھ' زبان' دل اور آلۂ تناسل کی برائی سے محفوظ رکھ۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَرِّ الْكُفْرِ

کفر کی برائی سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

۵۴۹۰: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْكُفْرِ وَالْفَقْرِ فَقَالَ رَجُلٌ وَيَعْدِلَانِ قَالَ نَعَمْ۔

سیدنا حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے تھے: یا اللہ میں کفر اور تنگدستی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ ایک شخص نے عرض کیا کیا دونوں میں کوئی فرق نہیں؟ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہاں۔

نوٹ: اس لیے کہ محتاجی فقر اور غربت بھی بعض اوقات انسان کو کفر کے قریب پہنچا دیتی ہے۔ جس سے بعض اوقات انسان خداوند تعالیٰ کا ناشکرا بن جاتا ہے اور روٹی پیسہ وغیرہ کے لالچ اور طمع سے انسان حق کو ناحق اور ناحق کو حق کہنے لگتا ہے۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الضَّلَالِ

گمراہی سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

۵۴۹۱: عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا خَرَجَ مِنْ بَيْتِهِ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ أَعُوذُ بِكَ مِنْ أَنْ أَزِلَّ أَوْ أَضِلَّ أَوْ أَظْلِمَ أَوْ أُظْلَمَ أَوْ أَجْهَلَ أَوْ يُجْهَلَ عَلَيَّ۔

ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب گھر سے باہر تشریف لاتے تو فرماتے (چلتے وقت) بسم اللہ۔ اے اللہ میں پھسلنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ راستہ بھولنے خود ظلم کرنے اور اپنے آپ پر ظلم ہونے جہالت کرنے اور کسی شخص کی مجھ پر جہالت ہونے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ غَلَبَةِ الْعَدُوِّ

دشمن کے غلبے سے پناہ مانگنا

۵۴۹۲: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما راوی ہیں کہ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ میں قرض کے غلبے اور دشمن کے غلبے اور دشمنوں کی

الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الْعَدُوِّ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ.

طاقت سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ شَمَاتَةِ الْاَعْدَاءِ

دشمنوں کی ملامت سے پناہ طلب کرنا

۵۴۹۳: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ غَلَبَةِ الدَّيْنِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔

ترجمہ اوپر گزر چکا ہے

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْهَرَمِ

بڑھاپے سے پناہ مانگنا

۵۴۹۴: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ أَبِي الْعَاصِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ بِهٰذِهِ الدَّعَوَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْعَجْزِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ.

سیدنا حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا فرمایا کرتے تھے یا اللہ! میں سستی، بڑھاپے، نامردی، عاجزی، زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

۵۴۹۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَغْرَمِ وَالْمَأْثَمِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ.

سیدنا حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا اے اللہ میں سستی، بڑھاپے، قرض، مال اور گناہ سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، نیز دجال کی برائی سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں اور عذاب قبر اور جہنم کے عذاب سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ سُوْءِ الْقَضَاءِ

بری قضا سے پناہ طلب کرنا

۵۴۹۶: عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنْ هٰذِهِ الثَّلَاثَةِ مِنْ دَرَكِ الشَّقَاءِ وَشَمَاتَةِ الْأَعْدَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَجَهْدِ الْبَلَاءِ قَالَ سُفْيَانُ هُوَ ثَلَاثَةٌ فَذَكَرْتُ أَرْبَعَةً لِأَنِّيْ لَا أَحْفَظُ الْوَاحِدَ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْهِ.

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم تین چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب فرمایا کرتے تھے۔ بدبختی، دشمنوں کی ملامت، بری قضا اور سخت بلا سے، سفیان رحمۃ اللہ نے بتایا کہ حدیث میں تین چیزیں تھیں مگر میں نے چار بیان کیں کیونکہ مجھے یاد نہیں رہا کہ اس میں کون سی نہ تھی۔

الاستعاذة من درك الشقاء

بدبختی سے اللہ کی پناہ مانگنا

٥٤٩٧ عن أبي هريرة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يستعيذ من سوء القضاء وشماتة الأعداء ودرك الشقاء وجهد البلاء.

ترجمہ اوپر گذرا

الاستعاذة من الجنون

جنون سے پناہ مانگنا

٥٤٩٨ عن أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يقول اللهم إني أعوذ بك من الجنون والجذام والبرص وسيء الأسقام.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرمایا کرتے تھے: اے اللہ میں جنون، جذام، برص اور بری بیماریوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

الاستعاذة من عين الجان

جنوں کی نظر سے پناہ مانگنا

٥٤٩٩ عن أبي سعيد قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتعوذ من عين الجان وعين الإنس فلما نزلت المعوذتان أخذ بهما وترك ما سوى ذلك.

سیدنا حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم آدمیوں اور جنوں کی نظروں سے اللہ کی پناہ مانگتے تھے۔ جب معوذتین (سورہ الفلق اور سورہ الناس) نازل ہوئیں تو آپ نے انھیں پڑھنا شروع کیا اور باقی سب کو چھوڑ دیا۔

الاستعاذة من سوء الكبر

فخر و غرور کی برائی سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

٥٥٠٠ عن أنس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يتعوذ بهؤلاء الكلمات كان يقول اللهم إني أعوذ بك من الكسل والهرم والجبن والبخل وسوء الكبر وفتنة الدجال وعذاب القبر.

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ان الفاظ سے پناہ مانگتے تھے آپ فرماتے تھے یا اللہ میں بڑھاپے اور سستی، نامردی، بخیلی، فخر کی برائی، فتنہ دجال اور عذاب قبر سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں

الاستعاذة من أرذل العمر

انتہائی ضعیف العمری یعنی بری عمر سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

٥٥٠١ عن مصعب بن سعد عن أبيه قال كان يعلمنا خمسا رسول الله صلى الله عليه وسلم يدعو بهن ويقولهن اللهم إني أعوذ بك من البخل وأعوذ بك من الجبن وأعوذ بك من أن

سیدنا حضرت مصعب بن سعد رضی اللہ عنہ نے اپنے والد کو سنا، وہ ہمیں پانچ باتیں سکھاتے تھے جن کے ساتھ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم دعا فرمایا کرتے تھے یا اللہ میں بخیلی سے تیری پناہ مانگتا ہوں نیز بزدلی اور

أَنْ أُرَدَّ إِلَى أَرْذَلِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

ضعیف العمری تک زندہ رہنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ سُوْءِ الْعُمُرِ

عمر کی برائی سے پناہ طلب کرنا

۵۵۰۲ عَنْ عَمْرِو بْنِ مَيْمُونٍ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ عُمَرَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ بِجَمْعٍ أَلَا إِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ خَمْسٍ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ سُوْءِ الْعُمُرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الصَّدْرِ وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ.

سیدنا حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے ہمراہ حج کیا اور آپ مزدلفہ میں فرما رہے تھے جب میں نے خود سنا۔ خبردار سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم پانچ چیزوں سے اللہ کی پناہ طلب فرمایا کرتے تھے۔ اے اللہ میں بخل، بزدلی، ضعیف العمری جینے کے فتنے اور عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

الْاِسْتِعَاذَةُ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ.

نفع کے بعد نقصان سے پناہ طلب کرنا

نوٹ:۔ یعنی سب بنے بنائے کاموں کا اس کے بعد بگڑ جانا۔

۵۵۰۳ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا سَافَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ.

۵۵۰۴ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ فِي الْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْوَلَدِ.

ترجمہ دونوں کا ایک ہے حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سید کونین صلی اللہ علیہ وسلم دوران سفر فرماتے یا اللہ میں سفر کی سختی، لوٹنے کے رنج، نفع کے بعد نقصان، مظلوم کی بددعا، مال اور گھر میں اور اولاد میں بری بات دیکھنے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ دَعْوَةِ الْمَظْلُومِ

مظلوم کی بددعا سے پناہ مانگنا

۵۵۰۵ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَافَرَ يَتَعَوَّذُ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ وَالْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْرِ وَدَعْوَةِ الْمَظْلُومِ وَسُوْءِ الْمَنْظَرِ.

جناب حضرت عبداللہ بن سرجس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے تو آپ سفر کی شدت اور سختی سے اللہ کی پناہ طلب فرماتے۔ (آخر تک جیسے اوپر گزرا)

الْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ كَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ

سفر سے واپس ہونے کے وقت اللہ کی پناہ طلب کرنا

۵۵۰۶ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ فَرَكِبَ رَاحِلَتَهُ قَالَ بِاِصْبَعِهٖ وَمَدَّ شُعْبَةُ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِى السَّفَرِ وَالْخَلِيْفَةُ فِى الْاَهْلِ وَالْمَالِ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَّعْثَاءِ السَّفَرِ وَكَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ۔

کہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور آپ سوار ہوتے تو آپ انگلی سے اونٹ پر ارشاد کرتے۔ (حضرت شعبہ نے اپنی انگلی کو طویل کیا) یہ بیان ارشاد سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے یا اللہ سفر میں تو ہی میرا ساتھی ہے۔ اور گھر اور مال میں تو ہی خلیفہ ہے اے اللہ میں سفر کی سختی اور سفر سے واپس آنے کی مصیبت سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

نوٹ: (۱) گھر اور مال کا خلیفہ تو ہے یعنی میرے مال اور گھر کا محافظ تو ہی ہے۔

(۲) سفر سے واپس آنے کی مصیبت اور سفر کی سختی کا مطلب یہ ہے کہ اے اللہ مجھے سفر میں بھی آرام کے ساتھ رکھیو اور جب واپس جاؤں تو خیریت و عافیت سے لوٹوں اور تمام رشتہ داروں اور عزیزوں کو صحیح اور سالم پاؤں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ جَارِ السُّوْءِ

برے پڑوسی سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

۵۰۰۵: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جَارِ السُّوْءِ فِىْ دَارِ الْمُقَامِ فَاِنَّ جَارَ الْبَادِيَةِ يَتَحَوَّلُ عَنْكَ۔

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی ہیں کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا برے ہمسائے کے پاس رہنے کی جگہ میں اللہ کی پناہ طلب کرو۔ کیونکہ جنگل کا ہمسایہ ایک دو دن میں ہٹ جاتا ہے اگر برا بھی ہوا تو برداشت اور بستی کا ہمسایہ اپنی جگہ پر جما رہتا ہے۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ غَلَبَةِ الرِّجَالِ

لوگوں کے بوجھ سے پناہ مانگنا

۵۰۰۸: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِىْ طَلْحَةَ اِلْتَمِسْ لَنَا غُلَامًا مِنْ غِلْمَانِكُمْ يَخْدُمُنِىْ فَخَرَجَ بِىْ اَبُوْ طَلْحَةَ يُرْدِفُنِىْ وَرَاءَهُ فَكُنْتُ اَخْدُمُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلَّمَا نَزَلَ فَكُنْتُ اَسْمَعُهُ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَغَلَبَةِ الرِّجَالِ۔

سیدنا حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ سے ارشاد فرمایا کہ اپنے بیٹوں میں سے ایک بیٹا میری خدمت کے لیے مقرر کرو حضرت ابوطلحہ سوار کر اپنے پیچھے بٹھائے ہوئے مجھے لے کر نکلے میں سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کرتا جب آپ اترتے تو میں آپ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنتا یا اللہ میں بڑھاپے، رنج، عاجزی، سستی اور بخیلی بزدلی اور قرض کے بوجھ اور لوگوں کے بوجھ کے فساد سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں۔

اَلْاِسْتِعَاذَةُ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ

فتنہ دجال سے اللہ کی پناہ طلب کرنا

۵۰۰۹: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ